TIGHT BINDING BOOK

# TEXT PROBLEM WITHIN THE BOOK ONLY TEXT FLY WITHIN THE BOOK ONLY

UNIVERSAL
LIBRARY
OU_188080
UNIVERSAL
LIBRARY

OSMANIA UNIVERSITY LIBRARY

Call No ٩٤٠٥٢٧ Accession No ٨٢٢٤
8224

Author المستشرقين تاريخ ا - ى

Title

This book should be returned on or before the date last marked below

۹۵

سلسلۂ تاریخ علمیہ مجلد ثمانیہ

# انقلابی یورپ

یعنی

# تاریخ یورپ

از ۱۷۸۹ء عیسوی تا ۱۸۱۵ء عیسوی

مصنفہ

ایچ مورس اسٹیفنس۔ ایم۔ اے

مترجمہ

مولوی حسن عابد صاحب جعفری بیرسٹرایٹ لا

سنہ ۱۳۴۴ھ م سنہ ۱۹۲۶ء

دارالطبع جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن

یہ کتاب مسز ریو گنٹس (لندن) کی اجازت سے
جن کو حق اشاعت حاصل ہے اُردو میں ترجمہ کر کے
طبع و شایع کی گئی ہے

# فہرست مضامین انقلابی یورپ

دیباچہ مصنف ۔ صفحہ ۱

دیباچہ

زمانۂ انقلاب ۔ اصول سادات اصول قومیت ، تخصیص آزادی کا اصول ، مدد و پیما عتوں کی حالت ، متوسط حماعتوں کی حالت ، اعلیٰ حماعتوں کی حالت اٹھارھویں صدی کی دہنی رفتار اٹھارھویں صدی کا اخلاق و مذہب ۔ صفحہ ۲ تا ۱۱

باب اوّل

۱۷۸۹ء تا ۱۷۹۲ء

۱۷۸۹ء کا سہ رامہ ، برتانیا ، انگلستان اور ہالینڈ ، یورپ کی چھوٹی طاقتیں ، آسٹریا اور حورف ثانی ، حورف ثانی کی خارجہ سلمت عملی ، روس کیتھرائن ، فرانس لوئس سازدہم ، ہسپانیہ چارلس چہارم ، پرتگال میریا اول ، اطالیہ ، میلیر فرڈیننڈ چہارم ، صقلیہ ، روم پوپ پائس ششم ، پرماڈیوک فرڈیننڈ ، السارڈی ، سارڈینیا ( وکٹر اماڈیس سوم ) جمہور لکہ ، جمہور حنوا ، وینس ، انگلستان جارج سوم ، پٹ کی سکمت عملی ، پرتیا فریڈرک ولیم ثانی ، پرتیا کی حکمت عملی ، مالینڈ ڈمارک کرسچین ہفتم ، سویڈن گستاوس سوم ، سلطنت عظمیٰ ، مجلس انتظامی ۔ ، شہزادوں کی مجلس ، آزاد شہروں کی مجلس ، ساہی مجلس عالیہ ، الک کونسل ، حلقہ جات ، حرمی کے شہزادے ، باوبریا ، بیڈن ، دیبی ریاستیں ، مئنز ، ٹریور ، کولون ، سوئٹزرلینڈ ، حنوا ۔ صفحہ ۱۲ تا ۴۶

باب دوم

۱۷۹۰ء — ۱۷۹۹ء

ترکوں سے جنگ ، حورف کی پیشگوئی ، ۱۷۸۹ء کی مہم ، سویڈن میں انقلاب ، لیرمیں انقلاب ، اسٹیٹس جنرل کے لئے انتخابات ، اسٹیٹس جنرل کا اجتماع ، فرقوں میں باہمی کشمکش ، ٹینس اٹیاٹ نے قومی مجلس ہونے کا اعلان کیا ، ساہی دربار ، میرابو کا خطاب بادشاہ سے

نیکر کی برخاستگی، قومی محافظ کی ترتیب، بیسٹائل کی تسخیر، نیکر کی واپسی، بادشاہ کا ورود پیرس، موسن کا قتل، اجتماع ۱۷ اگست، حقوق انسانی کا اعلان، معطلی کرنے والا استرداد، ورسلز کی طرف عورتوں کی روانگی، بادشاہ کا پیرس آنا، اس کا اتریورپ میں، انقلاب بلجیم، جمہور بلجیم کا افتتاح، فرانس کے لئے جدید دستور، کلیسا کا ملکی دستور، مجلس وضع قوانین، مرابو، مرابو اور اہل دربار، اوگنون اور رومیں، آبنائے لوٹ کا واقعہ، شہزادوں کے حقوق آسیس ہیں، ——— صفحہ ۴۷ تا ۹۰

# باب سوم

(۱۷۹۲ — ۱۷۹۰)

لیپرطوریہ لیوپولڈ، لیوپولڈ کی حکمت عملی، پرشیا کی حکمت عملی، لیوپولڈ کی حکمت عملی، کانفرنس گرٹیبک، لیوپولڈ اور ترکی، صلحنامہ سسٹوا، لیوپولڈ امپراطور بنایا گیا، لیوپولڈ اور ہنگری، لیوپولڈ بحیثیت بادشاہ، ہنگری، بلجیم میں فرقہ بندیاں، کانفرنس بمقام ہیگ، لیوپولڈ کی فتح بلجیم آسٹروی مقام میلح۔ روس اور سوئڈن، ویلیرا، مقام اسمعیل کی تسخیر، صلحنامہ جاسی، لیوپولڈ کی حالت، میرابو کی موت، پیرس میں قتل عام حکومت آئینی پر لطرتاں، وارنس کو فرار ہونے کے سانح، دستور حکومت کی تکمیل، پولینڈ کا دستور حکومت، قانون ساز مجلس، فرانس اور شہنشاہ کے درمیان جنگ کی قرب، فرانس اور شہنشاہ کے درمیان جنگ کے اسباب، گستاوس ثالث کا قتل، ڈیموریز کی حکمت عملی، آسٹریا کے خلاف فرانس کا اعلان جنگ، ٹیرایز پر حملہ، شہنشاہ فرانسیس دوم، نیدرلینڈ پر فوج کشی، لوئی شانزدہم کی معزولی، لبنیفٹ کی فراری، ستمبر ۱۷۹۲ کا قتل عام، والمی کی لڑائی، کانونشن یعنی مجلس میں تفریق، سوائے اور نیس کی فتح، مے اس کی تسخیر، جیماپیر کی لڑائی، لوئی شانزدہم کا قتل، اسپین۔ ہالینڈ۔ انگلستان اور سلطنت جرمنی سے جنگ، بولینڈ میں ملکہ کیتھرین کا حملہ، پولینڈ کی دوسری تقسیم، ——— صفحہ ۹۱ تا ۱۳۹

# باب چہارم

(۱۷۹۳ — ۱۷۹۵)

فرانس اور یورپ کی باہمی جنگ، جنگ کی بدلی ہوئی حالت، ۱۷۹۳ کا پہلا حملہ، جنگ نیرووڈن، اکانوستن پراتر، مجلس تحفظ عامہ، لاوندی میں فتنہ و فساد، گرونڈین کا

اندراج، دوسری انجمن، فرانس میں نمائندگی، پہلی مجلس تحفظ عامہ کی کارروائی، انجمن اعظم تحفظ عامہ، رائل سیری کی حالت، مجلس سلامتی عامہ، مائٹ یا گورنر، قانون اشتباہ، انتہائی قانون، خوفناک حکومت کا نتیجہ، جونشوین اور وانگینز کی جنگ، بابرت اور ڈانٹن کے بیڑوں کا زوال، ۱۷۹۴ء کا محاربہ، فلیوریس کی جنگ، یکم جون کی لڑائی، رائل یئر کا زوال، تھرمیڈورین کی حکومت کا پہلا رخ، ہالینڈ کی تسخیر، بٹیویا کی جمہوری ریاست، دیگر اقطاع میں کامیابی، یولینڈ ۹۵-۱۷۹۴ء، پولنڈ کا خاتمہ، دول براعظم میں تغیر، تھرمیڈورین حکومت کا دوسرا رخ، یکم اپریل ۱۷۹۵ء کا فساد، فساد ۹۵-۱ء ۲ مئی، میل کا عہد نامہ ——— صفحہ ۱۴ تا ۱۷۶

## باب پنجم

(۱۷۹۵-۱۷۹۷)

دستور سال سوم، نظماء، فرانس کا مقامی انتظام، ڈینڈے میٹر کا فساد، پیرس میں جدال و قتال، پہلے نظماء، کنونیشن کا خاتمہ، انگلستان اور مہاجر، فرانس میں صلح کی خواہش، فرانس اور چھوٹی ریاستیں، روس، ۱۷۹۵ء کا محاربہ، محاربہ اٹلی کا پہلا مرحلہ، چیراسکو کا التوائے جنگ، محاربہ اٹلی کا دوسرا حصہ، تیسرا حصہ، چوتھا حصہ، پانچواں حصہ، جرمنی میں محاربہ کے اثرات، ڈائرکٹروں کی ملکی حکمت عملی، ڈائرکٹروں اور مجلس قانون سازی میں تبدیلیاں، وزارت میں تبدیلیاں، فرانس اور ہسپانیہ، سان الڈیفانسو کا عہد نامہ، انگلستان اور ڈائرکٹروں کے تعلقات، کیتھرائن ملکہ روس کی وفات، بوناپارٹ کا حملہ، لیوبن کی ابتدائی گفت و شنید، ——— صفحہ ۱۷۷ تا ۲۰۴

## باب ششم

(۱۷۹۷-۱۷۹۹ء)

کلیجوں کی حکمت عملی، کلیجوں اور ڈائرکٹروں میں لڑائی، انگلستان اور ڈائرکٹری میں حصول امن کی گفت و گو، فرک ٹیڈر کا انقلاب، بوناپارٹ اطالیہ میں، وینس پر قبضہ، لائیگوریا کی جمہوریہ، جمہوریہ سیسل پائن، کیمپو فورمیو کا صلح نامہ، مے اینس پر قبضہ، ہالینڈ اور ہیلویہ کا جمہوریہ، کیمپ ڈاؤن کی مہم، بوناپارٹ پیرس میں، مصر کی مہم، جنگ نیل، ڈائرکٹری کی خانگی حکمت عملی، ڈائرکٹری کی حکمت، مورخارجہ میں، ہیلویٹیا

کی جمہوریت، اطالیہ کے واقعات، روما کی جمہوریہ، یارتھی نوپی، فوج میں زبردستی بھرتی کا قانون، شروع جنگ، اسٹوکا اور میگنیو کی لڑائیاں، اطالیہ کی مہم، ٹریبیا کی لڑائی، پاپا یائس ششم کی موت، نوبی کی لڑائی، سوئٹزرلینڈ میں لڑائی، زیورخ کی لڑائی ہالینڈ کی مہم، رجن کی لڑائی، مہمات کے نتائج، روس، شام کی مہم، کونسلوں اور ڈائرکٹری میں جھگڑا، ۱۸ برومیر کا انقلاب، ——— صفحہ ۲۰۵ تا ۲۲۷

## باب ہفتم

(۱۷۹۹ — ۱۸۰۴)

سال ہشتم کا کانسٹی ٹیوشن، کونسلیٹ، انجمن واضعان قوانین، قونصلیت کا جانگی طرز عمل، وزارت، قونصلیت کی خارجی حکمت عملی، مریگو کی مہم، ہوہنلنڈن کی مہم ۱۸۰۰ء کے سرمائی مہم، لونی ویل کا صلحنامہ، شہنشاہ یال کا قتل، شمال کی نیوٹرل لیگ، کوین ہیگن کی لڑائی، ہسپانیہ اور پرتگال، بیڈیجوز کا صلحنامہ، مصر کی مہم، ایمیون کا صلحنامہ جرمنی کی ریاستوں کو دنیوی قرار دینا، سوئٹزرلینڈ کا دوسرا انتظام، کون کورڈاٹ، خانگی بندوبست، پریفکچرس صوبہ داران، تعلیمات، آئینی تبدیلیاں، بوناپارٹ کا نوآبادیوں کے متعلق طرز عمل، انگلستان اور فرانس کے درمیان جنگ کا دوبارہ شروع ہونا، امور خارجہ کی حالت، پیشگرداور کوڈوڈل کی سازش، ڈیوک ڈی انجھین کا قتل، بوناپارٹ کا اہل فرانس کا شہنشاہ ہونا، فرانس ثانی کا آسٹریا کا شہنشاہ ہونا، ——— صفحہ ۲۲۸ تا ۲۵۰

## باب ہشتم

(۱۸۰۴ — ۱۸۰۸)

شہنشاہی دربار، ایمپائر کے محکمہ جات، شاہنشاہی کا طریقۂ انتظام، نپولین کے وزرا، بولون کا کیمپ، ولینیو کی ناکامیابی، پٹ کا جدید اتحاد، ابتدائے جنگ، ۱۸۰۵ کی مہم، الم کی فتح، آسٹرلٹز کی لڑائی، ٹرافالگر کی لڑائی، پریس برگ کا صلحنامہ، پرشیا کی شکست فاش، جنیوا کی مہم، ایلو کی مہم، فریڈلینڈ کی لڑائی، ٹلسٹ کا صلحنامہ کونٹینینٹل بلوکیڈ، کوین ہیگن پر گولہ باری، فرانس کا حملہ پرتگال پر، سویڈن یورپ کا دوسرا بندوبست، ہالینڈ، اطالیہ، روم، الیریا، جرمنی کے خلاف نپولین کی دوسری تدبیر

بوہیریا، رٹم برگ، وسٹ فیلیا، رک کی گرانڈ ڈچی، سیکسنی، چھوٹی چھوٹی ریاستیں، عہدۂ رائن، پولینڈ، وارسا کی گرانڈ ڈچی، فرٹ کی کانفرس ——— صفحہ ۲۵۱ تا ۲۷۴

## باب نہم

(۱۸۰۹ تا ۱۸۱۲)

ویمیرو کی مہم، سٹرا کا عہدنامہ، ہسپانیہ میں انقلاب، جوزف بوناپارٹ کا ہسپانیہ کا بادشاہ ہونا، ہیلین کی اطاعت پذیری، نپولین ہسپانیہ میں، مرجان مو کی پیش قدمی، کرنا کی لڑائی، آسٹریا، دیگرام کی مہم، ایسبرن کی لڑائی، دیگرام کی لڑائی، وانا کا صلحنامہ جزیرہ نما کی مہم، ٹیلیویرا کی لڑائی، والچرن کی مہم، نپولین اور پاپائے روم، سویڈن میں انقلاب، ٹرکی، بکارسیٹ، نپولین کے مقبوضات کی انتہائی وسعت، سلطنت فرانس کا اندرونی انتظام، اصول وراثت، نپولین کے اور ناجائز قانونی اصلاحیں، مالیات، تعلیمات، ان طریقوں کی ترویج جرمنی میں، پرشیا کی ترتیب، جرمنی میں قومی احساس کی تجدید، میری لوئی سے نپولین کی نسبت، رینیشولر اور ۱۸۱۰ء کی مہم، ۱۸۱۱ء کی مہم، انجام ——— صفحہ ۲۷۵ تا ۳۰۷

## باب دہم

(۱۸۱۲ تا ۱۸۱۴)

اسکندر اور نپولین کے درمیان تاریخی اتفاق، کیس ریا کی پالیسی، پرشیا اور بارڈن برگ کی وزارت، روس پر حملہ، بورڈینو کی لڑائی، جزیرہ نما کی مہم، پرتیا کا اعلان جنگ، ۱۸۱۳ کی پہلی مہم، پلیسوٹز کا عہدنامہ، ریخن بیک کا عہدنامہ، آسٹریا کا اعلان جنگ جرمنی کی دوسری مہم، ٹوپلٹز کا عہدنامہ، لیپزگ کی لڑائی، ہناؤ کی لڑائی، نپولین کے خلاف جرمنی میں بغاوت، جزیرہ نما کی مہم، وٹوریا کی لڑائی، ویلنگٹن کا فرانس پر حملہ، صلح کی گفت وشنید، فرانس پر حملہ، پہلی مہم، نپولین کی فتوحات فرانس میں، نپولین کے خلاف دوسری تحریکیں، برماڈوٹی، ہالینڈ، اوگیرو، ارتھیز میں ویلنگٹن کی فتح، اطالیہ، چٹلین کی کانگرس فرانس کا طرز عمل نپولین کے ساتھ، فرانس کے مصائب، بوربن، چومنٹ کا صلحنامہ

فرانس میں نپولین کی دوسری مہم، پیرس کی لڑائی، پیرس پر اتحادیوں کا قبضہ، پیرس کی گورنمنٹ، نپولین کی دست برداری، پیرس کا عارضی صلحنامہ، ٹولوس کی لڑائی، لوئی ہژدہم کی آمد، پیرس کا پہلا عہدنامہ، خاتمہ، ——— صفحہ ۳۰۰ تا ۳۴۱

# باب یازدہم

## ۱۸۱۴ — ۱۸۱۵

وائنا کی کانگرس، موجودہ حکمران اور مدبرین، کانگرس کی مایع، خفیہ عہدنامہ، سیکسنی کا انتظام، یولینڈ کا بندوبست، جرمن کنفیڈریشن، رائن کا بندوبست، سوئٹزرلینڈ، اطالیہ، دوسری سلطنتیں، سویڈن، ڈنمارک، ہسپانیہ، پرتگال، غلاموں کی تجارت، دریاؤں کی جہازرانی، وائنا کی کانگرس کا اختتام، لوئی (۱۸) کا پہلا عہد حکومت، ایلبا سے نپولین کی واپسی، واٹرلو کی مہم، پیرس کا دوسرا صلحنامہ، نپولین سینٹ ہلینا بھیج دیا گیا، متبرک اتحاد، لوئی ۱۸ کی تجدید حکومت، جدید حکومت کا نظام، ہسپانیہ میں استبداد، پیلس، وائنا کی کانگرس کے نتائج، قومیت کا اصول، انقلاب فرانس کے مستقل نتائج ——— صفحہ ۳۴۲ تا ۳۶۷

# نقشہ جات

خاتمہ کتاب
۱- یورپ ۱۷۸۹ء میں،
۲- یورپ ۱۸۰۲ء میں،
۳- یورپ ۱۸۱۰ء میں،
۴- یورپ ۱۸۱۵ء میں،

# تتمہ جات

خاتمہ کتاب
۱- یورپ کی اعلیٰ درجہ کی طاقتوں کے فرمانروا و وزرا۔
۲- یورپ کی دوسرے درجہ کی طاقتیں۔
۳- نپولین کا خاندان۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# انقلابی یورپ

## دیباچۂ مصنّف

میں نے اس کتاب میں یورپ کے ایک اہم انقلابی دور کی تاریخ لکھنے کی کوشش کی ہے۔ فوجی واقعات کو حتی الوسع اختصار کے ساتھ بیان کیا ہے اور صرف اس پر اکتفا کیا ہے کہ محاربات کے تفصیلی حالات کو چھوڑ کر صرف اُن کا ذکر کر دیا جائے تاکہ ایسے ضروری معاملات مثلاً ۱۷۸۹ء کا انقلاب بلجیم، دوبارہ ترتیب پرشیا ۱۸۱۲-۱۸۱۳ء اور وینیا کی کانگریس کے حالات شرح لکھے جا سکیں۔ میں نے تمام کتاب میں انقلاب فرانس کے اثر کے متعلق جو یورپ پر پڑا تھا واقعہ نگاری کی ہے اور نپولین کو بجائے ایک زبردست فاتح کے ایک زبردست مصلح ثابت کیا ہے۔ اس رسالہ کے اندرونی حالات اور اُن کے عام نتائج کو تمہید میں بیان کر دیا ہے اور پوری کتاب میں ان حالات کی تشریح لکھی ہے۔ کتاب کے نقشوں سے ریاستہائے یورپ کے حدود کے تغیر و تبدل ظاہر ہوتے ہیں وہ اس قابل نہیں ہیں کہ ان سے صحت کے ساتھ مختلف مقامات معلوم ہو سکیں۔

ناظرین کو چاہیے کہ اس کتاب کو پڑھتے وقت ایک اطلس پیش نظر رکھیں کیونکہ ایسے مختصر حجم کی کتاب میں تمام ضروری نقشوں کا داخل کرنا جن میں جملہ مقامات مندرجۂ کتاب ہذا مل سکیں ناممکن تھا۔

ایچ۔ مورس۔ اسٹیفنس

# دیباچہ

۱۷۸۹ء تا ۱۸۱۵ء عرصۂ زمانۂ انقلاب - ان اصولوں کے بیان میں جنھوں نے اٹھارھویں صدی کے سیاسی خیالات میں تغیر پیدا کیا - رعایا کے اصول سیادت - اصول قومیت شخصی آزادی کا اصول - اٹھارھویں صدی خیر اندیش خود مختار سلاطین - اٹھارھویں صدی کی مزدور پیشہ جماعت کی حالت - زرعی غلامی - متوسط طبقہ کی جماعتیں - اعلیٰ طبقہ کی جماعتیں انقلاب فرانس میں موجودہ خیالات کے متعلق فرانس نے کیوں پیش قدمی کی - انقلاب پیدا کرنے میں اٹھارھویں صدی کے فلاسفہ اور مصنفین کا حصہ - فرانس اور جرمنی کے حکماء کا مقابلہ - اخلاق کی گری ہوئی حالت - مذہب کی طرف بے توجہی نتیجہ -

**زمانۂ انقلاب** ۱۷۸۹ء سے لیکر ۱۸۱۵ء تک کا زمانہ جو یولین کے علبہ اور غدر فرانس کا زمانہ ہے یورپ کی تاریخ میں نہایت ہی اہم انقلاب کو پیش کرتا ہے انیسویں صدی کے یورپ اور اس کی ریلوے اور سلسلہ تار برقی اور اٹھارھویں صدی کے یورپ اور اس کی خراب سڑکیں اور غیر مقرر ڈاک میں بہت بڑا فرق ہے - "لیکن یہ فرق اُس اختلاف سے بڑھکر نہیں ہے جو کہ بیشتر اور آج کے سیاسی - معاشرتی" اور اقتصادی خیالات میں ہے موجودہ اصول کا جو کہ انسانی ترقی اور اس کی شہادت یعنی تہذیب میں نئی تحریک ظاہر کرتے ہیں اسی زمانۂ انقلاب میں نمود ہوا اور ان کی بالیدگی اس زمانہ کی تاریخ کے ماتحت ہے اور اس کی حقیقت کو ہم پر منکشف کرتی ہے -

**اصول سیادت** یہ خیال کہ حکومت کا وجود رعایا کی ترقی "حفاظت اور خوش حالی کے لئے ہے اٹھارھویں صدی کا یقین واثق تھا" لیکن فلسفیین اور سلاطین دونوں کا اعتقاد تھا خواہ وہ مہذب انگلستان میں ہوں یا روس میں جو کہ بربریت کو ترک کر رہا تھا کہ حکومت کا وجود رفاہ رعیت کے لئے ہے

لیکن حکومت عامۃ الناس کے ہاتھ میں ہونا چاہیئے۔ اس بنیادی اصول سے انیسویں صدی بالکل منکر ہے یہ بقین کیا جاتا ہے کہ حکومت رعایا کے ہاتھ میں ہو اور اوس کے نمایندے اس میں کارکن ہوں۔ بہتر ہے کہ ایک قوم حکومت جمہور میں غلطیاں کرے بجائے اسکے کہ اُس پر ایک غیر ذمہ دار بادشاہ تدبر اور عقلمندی سے حکومت کرے۔ سیادت جمہور کے خیال کو مستعدی کے ساتھ فرانس کے غدر عظیم کے زمانہ میں پیش کیا گیا۔ موجودہ یورپ کی تمام دولتوں میں یورے طور پر بھی اسکے تسلیم نہیں کیا گیا۔ لیکن اُس نے انیسویں صدی کے سیاسی ارتقاء پر ایک نہایت گہرا اثر ڈالا ہے اور وہ زمانہ حال کے سیاسی خیالات کی ایک جماعت کی بنیاد ہے اور اگرچہ ۱۸۱۵ء میں اس کی تجویز اسکے لئے باعث بطلان ہوئی لیکن مجلس وائنہ کے زمانہ سے لیکر یورپ کی موجودہ تاریخ کا ایک نہایت حیرت انگیز پہلو اس کی تدریج مقبولیت اور مہذب ممالک میں مستقل افزایش ہے۔

**اصول قومیت** دوسرا سیاسی عقیدہ جو ۱۷۸۹ء تا ۱۸۱۵ء کے ازمنۂ انقلاب میں رونما ہوا خیال قومیت ہے وہ اس خیال مملکت سے متضاد ہے، جو کہ گزشتہ صدی میں غالب تھا اٹھارھویں صدی میں فرمانروا ریاست و مملکت کا نمونہ تھا۔ قومی اور نسلی حدود کو کچھ اہمیت نہ دیجاتی تھی۔ اس میں کچھ بے ضابطگی نہ تھی کیتھولک نڈرلینڈ یا بلجیم پر آسٹریا کا خاندان حکمران ہو یا ایک آسٹروی شہزادہ ٹسکنی میں فرمانروا ہو اور ہسپانوی نیپلز میں۔ پولینڈ کی پہلی تقسیم کو خلاف فطر جرم قرار دیکر نارواہ سمجھا گیا۔ بلکہ وہ ایک ہنرمندانہ تجویز سمجھی گئی جو ہمسایہ ریاستوں کی توسیع حدود کے لئے اختیار کی گئی تھی جنھوں نے اپنے آس پاس کے اضلاع کو ناجائز طور پر ملحق کرلیا تھا۔ لیکن انقلاب اور نپولین کے زمانہ کی جنگوں نے خیال قومیت کا احساس پیدا کیا۔ قدیم خیالات کے یورپ کے مقابلہ میں مسلح فرانس قومی ثابت ہوا اور یہ اس وقت تک ظہور پذیر ہوا جب تک اس کا قومی احساس نپولین کی ایک نئی مغربی سلطنت کی تخلیق میں صرف نہ ہوگیا اور جب تک کہ اس کے قدیم دشمنوں یعنی یورپ کے

فرماں روائوں کے بجائے فرانسیسی، ہسپانوی، روسی اور جرمن اقوام کے ساتھ ملکر معلوب نہ ہوگیا۔ قومیت کا خیال سیادت جمہور کے خیال کے ماند مجلس وائینا میں ۱۸۱۵ء میں رد کیا گیا۔ کیتھولک ندرلنڈ بالیجیم کے صوبوں سے منحرف ہوا۔ ناروے ڈنمارک سے علیحدہ کیا گیا۔ اٹلی غیر ملکی سہزادوں کے تحت میں مختلف خود مختار دولتوں میں منقسم ہوا۔ لیکن مجلس وائینا نے خیال کو نہ مٹا سکی۔ اسکی جڑ نہایت استوار ہوگئی تھی۔ انیسوں صدی کی یورپی تاریخ کی ایک عجیب خصوصیت نئی اقوام کا تشکیل پانا ہے جو جذبۂ قومیت اور مشابہت نسل پر مبنی تھا۔

شخصی آزادی کا اصول۔

تیسرا موجودہ خیال جس نے یورپ کی ہیئت بدلدی ہے شخصی اور انفرادی حرّیت کا اصول ہے۔ اصول جاگیر کے حقوق و فرائض کی تربیت سے یورپی دولتوں کے دستور پر گہرا اثر پڑا۔ سیادت عام سے سیاسی آزادی فعل عائد ہوتی ہے مگر نظام جاگیری نے معاشرتی اور اقتصادی آزادی کے نفاذ اور وجوب سے انکار کیا۔ اصول کے طور پر انفرادی خیال و فعل کی آزادی کو ہر فلسفی اور حاکم ایک اچھی چیز تصور کرتا تھا۔ عملی طور پر غریب جماعتیں علاماً انعیاد میں تھیں بانو وہ اپنے مالکوں کے زرعی غلام تھے یا تجارتی حصوں کے تحت میں محنت کش بڑے مزدور تھے جب شخصی اور انفرادی آزادی حاصل ہوچکی تو سیاسی آزادی نصب العین ہوئی اور یہی اقدار عامہ کے خیال کی رہنما ہوئی اس زمانہ تغیر میں نظام جاگیری کے آخری نشانات بھی کالعدم ہوگئے۔ انقلاب فرانس کے اصول نپولین کے فتوحات کی بدولت اٹھارھویں صدی کی سیاسی تنظیم کی تباہی میں زیادہ کارگر ہوئے ۱۸۱۵ء کی مجلس وائینا حکومتوں اور ریاستوں کے قدیم خیالات کی طرف عود کرنا بھی لینی لیکن اس نے انفرادی آزادی کے پرانے قیود کو دوبارہ عاید کرنے کی کوشش نہیں کی۔ جب شخصی آزادی تسلیم کی گئی تو مجلس وائینا کے عود کرنے کی غرض بالکل بے سود ہوئی۔ خیال اور فعل کی آزادی قومیت اور سیادت عامہ کے خیالات کی رسد زخیز میں رہنما ہوئی جو کہ نپولین کے منحدہ یورپ کی افواج کے ہاتھوں زک پانے سے عارضی طور پر بے نشان ہوگئے تھے

زمانہ ماقبل انقلاب فرانس اور زمانۂ جنگ جن کی مصائب کی وجہ سے موجودہ یورپ کو جنم لینا تھا خیراندیش مطلق العنان فرمانرواؤں سے مخصوص کیا جا سکتا ہے۔ سرکار سب کچھ تھی مگر قوم ہیچ تھی۔ حاکم سب لوگوں سے اعلےٰ تصور ہوتا تھا۔ لیکن اس کی سیادت اس ذمہ داری پر مبنی تھی کہ وہ فلاح عامہ کے خیال سے حکومت کرے۔ خیراندیش سلاطین کے خیال کو پرشیا کے فریڈرک اعظم نے معراج کمال تک پہنچایا۔ وہ کہتا ہے کہ "میں قوم کا پہلا خادم ہوں" یہ ایک ایسا فقرہ ہے جو لوئیس شانزدہم کی تعریف کو رد کرتا ہے جو انقلاب فرانس کے پہلے رہنماؤں نے بیان کی ہے۔ اس طرز عمل کی ڈائمڈرات جیسے بڑے فلاسفہ نے حمایت کی ہے اور یہ اٹھارھویں صدی کے نصف آخر کے بادشاہوں کی اندرونی حکمت عملی کا خاص اصول رہا ہے جو اوھوں نے اپنی رعایا کی طرف اختیار کی روس کی ملکہ کیتھرائن لوئڈن کی گسٹاؤس سوم ہسپانیہ کے چارلس سوم ٹسکنی کے ارک ڈیوک لیوپولڈ اور سب سے زیادہ شہنشاہ جوزف دوم نے ان پر مطلق العنانی کو یہ کہہ کر بچایا کہ وہ اپنے اختیارات کو رعایا کی بہبودی کے لئے کام میں لاتے ہیں۔ تمام جماعتوں پر حقیقی فلاح کے لئے کبھی بھی ایسی سرگرمی نہ دکھائی گئی کبھی فرماں رواؤں نے اپنے وجود کی ضرورت کو جائز ثابت کرنے کے لئے اتنی محنت نہ کی یا ایسی ملکی اصلاحیں نہ کیں جیسی کہ انقلاب فرانس کے ذرا پہلے ظہور میں آئیں جو کہ مطلق العنانی کے اصول کے استیصال کا پیش خیمہ تھا۔ خیراندیش سلاطین کی حیثیت کی حقیقی کمزوری اس میں تھی کہ وہ اپنی اصلاحوں کے استقلال کے ذمہ دار نہیں ہو سکتے تھے یا ان سلطنتوں کی بوسیدہ عمارات کی بنیاد کو مستحکم نہ کر سکتے تھے جو کہ جاگیرداری حکومتوں میں قائم ہوئی تھیں تاکی اور آرنڈہ جیسے بڑے بڑے وزراء اپنے بادشاہوں کے نیک خیالات کو تشکیل دینے میں بہت کچھ مدد کر سکتے تھے۔ لیکن وہ اپنے جیسے جانشین نہ پیدا کر سکتے اور نہ نامزد کر سکتے تھے اور نہ ان میں یہ قدرت تھی کہ وہ بے لوث منتظمین کی ایک بے نقص جماعت پیدا کریں اور جب فریڈرک اعظم کا زبردست ہاتھ اٹھ گیا تو پرشیا میں بہت جلد انتظامی انحطاط نمودار ہوا اور جب پرشیا کی

یہ حالت تھی جو کہ خیر اندیش سلاطین میں سے سب سے بڑے دانشمند اور برتر شخص کے زیر حکومت چالیس سال سے زیادہ رہ چکا تھا تو اغلب تھا کہ یہ تنزل دوسرے ممالک میں زیادہ نمایاں ہوتا ان فرماں رواؤں کا فلاح عامہ کے لئے حکومت کرنے کا خیال آخرکار موجودہ خیال جمہوریت کے سامنے مات ہوا جسکا واقع ہونا یقینی تھا۔ اور جس کی وجہ یہ تھی کہ اُنکے خیال کا مستقل ہونا ناممکن تھا۔

مزدور پیشہ جماعتوں کی حالت

حقیقت یہ ہے کہ ان فرماں رواؤں نکے محسوسات اور مساعی کو کامل وقعت سے دیکھکر یہ کہنا درست نہ ہوگا کہ اون کی جد وجہد نے اٹھارھویں صدی کے آخر وقت تک مزدور پیشہ جماعتوں کی حالت کے درست کرنے میں بہت کام کیا۔ یورپ کے کاشتکار ایک کثیر تعداد میں سو برس تک قطعی غلام تھے۔ پرشیا کی مثال ہم ایک دفعہ اور پیش کرتے ہیں۔ اسمیں جو محنت کہ کاشتکاروں کی بہتری کے لئے کی گئی وہ صرف شاہی حلقۂ زمینداری تک محدود تھی اور وہ صرف تجربہ ہی تھا پرشیا کے امرا کی جاگیروں سالیشیا اور برینڈنبرگ میں تھیں اور اونکے کاشتکاروں کے ساتھ جو سلوک روا رکھا جاتا تھا وہ امریکہ و غرب الہند کے حبشیوں سے بہتر نہ ہوتا تھا۔ جو اپنے گاؤں کے چھوڑنے کے مجاز نہ تھے اور نہ وہ اپنے مالکوں کی اجازت کے بغیر شادی کر سکتے تھے اون کے بچوں کو مالکوں کے گھرانے میں کئی سال تک برائے نام اجرت پر خدمت کرنا پڑتی تھی اور اُن کو اپنے مالکوں کی جاگیروں پر کم از کم تین دن اور اکثر اوقات ہفتہ میں چھ دن مشقت کرنی پڑتی تھی اس جبری مزدوری میں کاشتکار کا اتنا وقت صرف ہو جاتا تھا کہ وہ اپنا ذاتی کھیت صرف چاندنی رات میں جوت سکتا تھا۔ قطعی غلامی کی حالت وسطی اور مشرقی یورپ جرمنی کے ایک بہت بڑے حصے پولینڈ اور روس میں عام تھی اور جہاں کہیں روس کا وجود تھا صناعوں کی جماعت کی حالت بھی اسیطرح پست تھی کیونکہ کوئی شخص اپنے مالک کی اجازت کے بغیر کوئی پیشہ نہ سیکھ سکتا تھا۔ اور ایک فراری غلام کے نئے شہروں کے تجارتی جتھوں میں شرکت کا کوئی موقع نہ تھا مغرب کی جانب ایک زیادہ ترقی یافتہ تہذیب نے مزدوروں کی حالت کو اول سے بہتر بنا دیا۔ دریائے رائن کے کنارے اطالوی اور جرمنی

کاشتکاروں نے اپنے مالک کی مداخلت کے بغیر شادی کرنے کی اجازت حاصل کی تھی لیکن باوجود اس کے دریاے رائن کے کنارے ایک سربرآوردہ شہزادہ لینڈگریو آف ہسی کیسل تھا جو اپنی رعایا کو آپ انگلستان کے ہاتھوں فروخت کرتا جو کہ امریکہ کی جنگ حریت میں کرایہ کے اجرتی سپاہیوں کا کام دیتی تھی۔ فرانس میں کاشتکار کی حالت مدرجہا بہتر تھی کاشتکار جو کہ جو آمیں سینٹ کلاڈ کے کلیسا کی جاگیر میں غلام کی حیثیت رکھتے تھے۔ اور جن کی حمایت میں والٹیر نے اپنا زور قلم دکھایا ہے وہ جرمن کاشتکاروں سے کہیں زیادہ آسودہ تھے۔ وہ اپنی خواہش کے مطابق شادی کر سکتے اور بغیر اجازت وطن ترک کر سکتے تھے البتہ وہ اس حق سے کہ اپنی جائداد فروخت کر سکیں یا اوس کو اپنی مرضی کے مطابق کام میں لا سکیں محروم کر دئے گئے تھے بفیہ فرانسیسی کاشتکار اور کسان عام طور پر بالکل آزاد تھے نظام جاگیری کے سبب سے اون کے لئے کچھ دقتیں رہ گئی تھیں لیکن واقعی کوئی زیادتی نہ رہی تھی اور جو تکالیف کہ ان کو برداشت کرنی پڑتی تھیں وہ صرف دستور دستاویز پر قبضہ کی بے ضابطگی کی وجہ سے تھیں اور اوس کی اوس خلاف ورزی کے سبب سے تھیں جو وہ شخصی آزادی کے لئے کرتے تھے۔ فرانسیسی کاشتکار اور کسان جبری موقتی مزدوری پر خشم آلودہ ہوتے تھے۔ جو حقیقت میں موجودہ لگان کی مترادف تھیں اور ان محاصل پر جو کہ اُن سے اپنے آبائی مالکوں کی اولاد یا اون کے نمایندوں کی جانشینی کے وقت واجب الادا ہوتے۔ برخلاف اُس کے جرمنی۔ پولینڈ۔ اور ہنگری کا کاشت کار جو ذاتی حلقہ بگوشی کے بوجھ کے ملے پس گیا تھا اوس قطعۂ زمین کی ظاہری ملکیت کو خواب میں بھی نہ دیکھ سکتا تھا جو کہ اوس کا مالک اُسکو نہایت مہربانی سے اُس کے چند فرصت کے لمحوں میں جوتنے کے لئے دیتا۔

**متوسط جماعتوں کی حالت**

وسطی اور مشرقی یورپ کی آبادی کا ایک بہت بڑا عنصر خاص طور پر کاشتکار تھا اور اپنی فلاکت میں سوائے زندگی کی نہایت ہی ناگزیر ضروریات کے کچھ توقع نہ کرتا تھا۔ تجارت سوداگری اور صنعت کا درحقیقت وجود نہ تھا یا بالفاظ دیگر شہر اور آیندہ متوسط جماعتوں کا عنصر آبادی میں موہوم سا تھا۔ مغربی یورپ اور رائن کے کنارے اور خاص طور پر

فرانس میں بھی جہاں کی کاشتکار جاعتیں زیادہ آزاد امیر اور مہذب تھیں زندگی کے لئے زیادہ سہولتوں کی ضرورت تھی اور ایک متمول ذہین تاجر روس اور صناع متمدن عنصر نہایت سرعت کے ساتھ اوس ضرورت کو پورا کرنے کے لیے وجود پذیر ہوا جو پیدا ہوئی تھی۔ سوداگری۔ تجارت اور مزدوری کی اجتماعی مشغولیت نے ایک آسودہ اور روشن خیال متوسط جاعت پیدا کی۔ جو کہ پشت در پشت تعلیم سے بہرہ رکھتی اور جن کو شخصی آزادی حاصل تھی۔ دولت کے ساتھ ساتھ تہذیب و تعلیم ہے اور چونکہ فرانس اور مغربی جرمنی میں ایک بڑی متوسط جاعت تھی اون حصص کے کاشتکار بہتر تعلیم یافتہ اور زیادہ ذہین ہوتے تھے۔

**اعلیٰ جاعتوں کی حالت** اعلیٰ جاعتوں کی حالت اوس جغرافی تقسیم کے مطابق تھی فی الحقیقت تمام یورپ میں بڑے بڑے امرا کی دماغی اور اخلاقی حالت تقریباً یکساں تھی اوس کا مرکز پیرس تھا جو کہ سوسائٹی طرز زندگی اور تعیش کا پائے تخت تھا۔ جہاں روسی آسٹرڈی اور سوئیڈن کے شرفا مساوات پر ملتے تھے۔ لیکن جرمن اور مشرقی یورپ کے اشراف کی تعداد تعلیم اور نفاست میں فرانسیسی امراء کی تعداد سے کمتر تھی لیکن وہ ایسے اختیارات ہاتھ میں رکھتے تھے جو فرانسیسی شرفا کھو بیٹھے تھے۔ روسی پروشوی اور آسٹرڈی امیر اور ہنگری کا شریف ہزارہا غلام کاشتکاروں کا مالک تھا جو کہ اُس کی زمین جوتتے اور اُس کے احکام کی فوری تعمیل کرتے تھے فرانسیسی امیر اپنی آبائی جاگیر کے کاشتکاروں سے چند حاصل وصول کرسکتا تھا جو بطور پٹہ معین تھی یا جاگیری خدمات کی صورت میں ادا کئے جاتے تھے اوسکے کاشتکار کسی طور پر اوسکے غلام نہ تھے اون سے کوئی ذاتی خدمت واجب الادا نہ تھی اور ایسی خدمت کے معاوضہ میں جو لگان دینا پڑتا تھا اُس کی ادائی پر برافروختہ ہوتے تھے اپنے مالک کی وفاداری میں زندگی کا احساس بہت پہلے کافور ہوچکا تھا اور جبکہ فرانسیسی کاشتکار کو اپنے مالک کی اطاعت کا کوئی اعتراف نہ تھا اوس وقت پروشوی اور روسی غلام آقا کا اپنا حلقہ بگوش ہونا تسلیم کرتا تھا۔

یہ ملحوظات بتلاتے ہیں کہ کوئی انقلاب جس سے ۲۶ سال بعد موجودہ یورپ کی داغ بیل ڈالنی تھی فرانس میں ظہور پذیر ہوا اُس کی یہ وجہ تھی کہ فرانسیسی کاشتکار

جو زیادہ آزاد زیادہ متمول اور بہتر تعلیم یافتہ تھا۔ لگان کے ادا کرنے میں اور اپنے مالک کے ملکی اور دنیاوی حقوق کے تسلیم کرنے میں ناراضی ظاہر کرتا تھا۔ اور روس کی ناراضی اوس اعتراض سے بڑھ کر تھی جو غلام کاشتکار کو اپنی حلقہ بگوشی پر تھا۔ کاشتکاروں اور مزدوروں کو رہنما اس واسطے ملگئے کیونکہ فرانس میں ایک وسیع ضمیر متوسط جماعت موجود تھی۔ فرانسیسی ملکی آزادی کے لئے بہت کاری وار کرنے کے لئے اس واسطے تیار تھے کہ اُن کو ایک حد تک شخصی آزادی حاصل تھی اور آخرکار اونھوں نے مساوات عامہ کے خیال کی اشاعت کی۔ سیادت جمہور قومیت اور شخصی آزادی کے حالات کی ابتدا فرانس سے نہیں ہوئی وہ اتنے ہی پرانے ہیں جتنی کہ تہذیب ہے لیکن وہ قرون متوسط میں نظام جاگیرداری میں مدھم پڑ گئے اور اصلاح عظیم کے بعد اس کی جگہ مختلف سیاسی خیالات نے لی جو کہ اٹھارھویں صدی کی دولت کی برتری اور خیر اندیش روشن خیال بادشاہوں کی مطلق العنان فرماں روائی کے اصولوں کی صورت میں مستحکم ہو کر جمے۔ انگلستان اور ہالینڈ نے باقی مغربی دنیا سے علیحدہ بسنور نمایاں اُن وجوہات سے جو کہ اُن کی اندرونی تواریخ اور اون کی جغرافی حیثیت سے بہت گہرا تعلق رکھتے تھے۔ اونھوں نے اپنے کو سلسلہ جاگیرداری اور ویسے ہی مطلق العنانی سے آزاد کرا لیا تھا۔ وہ اپنے آزاد قومیت کے احساس کو پختہ کر چکے تھے اور اُنھوں نے شخصی آزادی کی اہمیت کو سمجھ لیا تھا سترھویں صدی کے جاگیری نفس جو باقی رہ گئے تھے ان کی تنسیخ نے انگلستان کے کسانوں اور کاشتکاروں کی روس کے برّاعظم کے کسان بھائیوں کی نسبت ایک مختلف اقتصادی حیثیت قایم کر لی تھی۔ انگلستان میں قومی بوجھ اُٹھانے کے معاملہ میں امیر اور نوکر میں اون حد انگیز امتیازات کا وجود نہ تھا جو کہ فرانس میں ابھی باقی تھے۔ اور اگرچہ مجلس استحقاق کے موافق انگریزوں کی ایک بڑی تعداد کو عامۃ الناس کے نمایندوں کے انتخاب میں بہت کم شرکت حاصل تھی تاہم انتظام حکومت جو کہ بڑے خاندانوں کے امراء کی ایک چھوٹی سی جماعت کے ہاتھوں میں تھا۔ ایک سیاسی آزادی کے مانند تھا۔ اور انتظامی معاملات کا توازن نہایت ہوشیاری کے ساتھ عمل میں لایا گیا تھا۔

اٹھارھویں صدی کی ذہنی رفتار

ہمیں اُس اثر کو کم وقعت نہیں دینا چاہیئے جو ذہنی اور دماغی خیالات کی وجہ سے پڑا اس سے وہ مسائل عقلی مراد ہیں جنھیں غدر فرانس یورپ کے زیادہ مظلوم اور نا ترقی یافتہ اقوام کے دماغ تک پہنچا کر ان کو زبردستی متوجہ کرتا تھا۔ اٹھارھویں صدی کے بڑے فرانسیسی صاحبان قلم والٹیر مانٹسکو ڈائڈراٹ اور راسیو کے دماغ لاک اور انگریزوں کے سیاسی خیالات سے بھرے ہوئے تھے۔ اپنے مختلف طریقوں میں اونھوں نے اس بات پر اقرار کیا کہ حکومت کا وجود محکوم کی فلاح کے لئے ہے اور اونھوں نے حکومت کے مخارج۔ اور انسان کے تعلق سوسائٹی کی تحقیق کی یہ اوّل کے خیالات ہیں جنھوں نے حکومت مطلق العنان کی حیثیت میں تبدیلی پیدا کی وہ اس بات پر بھی مصر تھے کہ انسان کو شخصی آزادی کے تحفظ کے حقوق ملنے چاہئیں حتیٰ کہ وہ تحفظ عامہ اور قیام تہذیب سے متصادم نہ ہوں۔ اٹھارھویں صدی کے بڑے فرانسیسی مصنفوں نے اپنی تصانیف سے غدر فرانس کے ہنگامے اور اوسکی اصلی رفتار پر اوس سے کم اثر ڈالا ہے جو کہ عام طور پر قیاس کیا جاتا ہے اس تحریک کے اسباب فلسفہ یا سوسائٹی سے متعلق نہ تھے بلکہ اقتصادی اور سیاسی تھے اور اس کا سرعت سے ترقی پانا تواریخی حالات پر مبنی تھا اور بیشتر بقیہ یورپ کی توجہ اور رضامندی پر لیکن اوس کے رہبروں کا منبع تعلیم اٹھارھویں صدی کے فرانسیسی فلاسفہ کی تصانیف تھیں اگرچہ اون کے اصولوں کا غدر کے برپا کرنے میں کوئی ظاہری اثر نہ تھا اونھوں نے اس کی افزایش اور اوس کے اصولوں کی اشاعت یورپ بھر میں کی۔ اٹھارھویں صدی کے وسط کے بڑے فرانسیسی مصنفین کی لائل سوسائٹی میں انفرادی حیثیت یا بالفاظ دیگر حکومت کے متعلق عام خیالات پر اثر ڈالا ہے اون کے خیالات کا اوس صدی کے آخر کے بڑے جرمن مصنفین کی رائوں سے مقابلہ کرنا جنھوں نے انسانی انفرادی تربیت اور شخصی ترقی کی صلاحیت پر اپنی توجہ مبذول کی تھی تعجب انگیز معلوم ہوتا تھا۔ شلر گوئٹے۔ کینٹ اور ہرڈر جرمن ہونے سے بڑھکر محبان دنیا تھے۔ انسان اور اُس کی دماغی اور صناعی ترقی کے مسئلے جرمنی کے بڑے صاحبان خیال کو ان مشکلات کی نسبت زیادہ باعث

رغبت ہوئے جو کہ سوسائٹی کی مختلف جماعتوں کے معاشرتی اور سیاسی تفاوت کی وجہ سے پیش آتی تھیں۔ مثلاً گرٹے غدر فرانس کے معنی خوب سمجھتا تھا اور وہ ان اثرات کو غور سے مطالعہ کرتا تھا جو اس غدر سے بنی نوع انسان پر ہونے والے ہیں لیکن اُس نے اُن اثرات کی درا بھی پروانہ کی جو اس غدر سے جرمنی پر ہوئے تھے۔

**اٹھارھویں صدی کا اخلاق و مذہب**

آخرش اٹھارھویں صدی کی گری ہوئی اخلاقی حالت نے تمام ممالک کی تمام جماعتوں کے افراد کی اوس سرگرمی کو زایل کر دیا تھا جو کہ انسانی ہمدردی میں کیجاتی ہے۔ براعظم کے دونوں پراٹسٹنٹ اور رومن کیتھولک ممالک میں عیسائی مذہب کی طرف سے مدا اعتقادی عام ہوگئی تھی کیتھولک ممالک کے بیشتر پادری اپنی اوباشی کی وجہ سے مذموم تھے اور اونکی اوس مذہب کے اصولوں سے ظاہر نفرت اُن کی بدکرداری کے برابر تھی جس کی وہ تعلیم دیتے تھے جرمنی کے پروٹسٹنٹ پادری بھی اپنی بے دینی میں ایسے ہی آزاد تھے۔ اشلیز کے مشہور معاملہ میں برلن کی مجلس اعلیٰ کی رائے تھی کہ وہ اوس گاؤں کا تو بھرن پادری ہے کے قابل ہے جو کہ گیلر ڈارف کا پادری تھا۔ اور جو عیسائیت علی الاعلان منکر تھا اور صرف ضرورت اخلاق کی تلقین کرتا تھا۔ پراٹسٹنٹ اور رومن کیتھولک ممالک میں عیسائیت اخلاق کے اُن دلپذیر حالات میں تبدیل ہوگئی تھی جو کہ راسیو کی کتاب پروفیشن ڈیفائے ڈورلیکار سوائے یارڈیں بہترین طور پر ظاہر کئے گئے ہیں۔[1] ان موہوم اور بے اصول اخلاق کی وجہ سے کئی مخفی انجمنیں جیسے کہ روزیٹی اور الیومینیٹی مجذوبوں کے حلقے وجود میں تھے جنھوں نے مذہب کی جگہ مشین اور علامانی رسمیں رکھی تھیں۔

یہ بھی یورپ کی سیاسی اقتصادی ذہنی اور اخلاقی حالت غدر فرانس سے ذرا ہی پہلے ۱۷۸۹ء میں۔ تمام براعظم کو ۲۶ سال مسلسل جنگ کے زمانہ میں سے گزرنا تھا جسکے اخیر پر اوسکو دونوں سیاسی اور دنیاوی زندگی کے نئے مطامح نظر اور نئے خیالات کا اوبھرنا تھا۔ نئے خیالات کو ۱۸۱۵ء میں فی الحقیقت مزاحمت پیش آئی اگرچہ وہ بالکل ضایع نہو سکے لیکن چونکہ انسانی دماغ اُن سے ایک مرتبہ روشن ہو چکا تھا اسلئے وہ فراموش نہو سکے اور اُن کی آیندہ ترقی سے مراد انیسویں صدی میں موجودہ یورپ کی تاریخ ہے۔

---

[1] Profession de foi due Vicaire Saivyard

# باب اول

## ۱۷۸۹ء

۱۷۵۶ء کا صلح نامہ فرانس اور آسٹریا کے درمیان۔ اتحاد و تلاثہ درمیان انگلستان۔ پرشیا۔ ہالینڈ۔ ۱۷۸۸ء یورپ کی چھوٹی طاقتیں۔ آسٹریا۔ جوزف ثانی۔ اوس کی داخلہ حکمت عملی۔ خارجہ حکمت عملی۔ روس۔ کیتھرائن۔ پولینڈ۔ فرانس۔ لوئیس شانزدہم۔ ہسپانیہ۔ چارلس چہارم۔ پرتگال میریا اول۔ اطالیہ۔ صقلیہ۔ فرڈیننڈ چہارم۔ میلز۔ صقلیہ۔ روم۔ پاپائے پائیس ششم۔ ٹسکنی۔ ڈیوک اعظم لیوپولڈ۔ پرما۔ ڈیوک فرڈیننڈ۔ موڈینا۔ ڈیوک ہرقل سوم۔ ملسا ڈی۔ سارڈینیا۔ فاتح امادیس سوم۔ لگا۔ جنوا۔ وینس۔ انگلستان۔ حارج سوم۔ پٹ کی حکمت عملی۔ پرشیا۔ فریڈرک ولیم ثانی۔ پرشیا کی حکمت عملی۔ ہالینڈ۔ ڈنمارک۔ کرسچین ہفتم۔ سوئیڈن۔ گستاویس سوم۔ مقدس روم کی طاقت۔ مجلس وضع قوانین۔ تنجمیں۔ مجلس شہزادگان۔ مجلس احرار۔ شاہی عدالت۔ مجلس الاک۔ حلفہ جات۔ جرمی کے شہزادے۔ بوہرما۔ ہیڈن۔ ورٹن برگ۔ سکسنی۔ سکس وے مار۔ شہزادہ کلیسائی۔ میس۔ ٹریور۔ گلون۔ ملک کے چھوٹے شہزادے اور سردار۔ سوئٹزرلینڈ۔ جنوا۔ نیجہ۔

**۱۷۵۶ء کا عہد نامہ**

اوائل ۱۷۸۹ء میں یورپ کی ریاستیں دو باوقعت سیاسی جماعتوں میں ممتاز تھیں۔ ایک فرانس۔ آسٹریا۔ ہسپانیہ اور روس کے باہمی تعلق کے زیر اثر تھیں اور دوسری انگلستان پرشیا اور ہالینڈ کے اتحاد کے زیر نگیں تھیں وہ انقلاب عظیم یورپ کی طاقتوں کی مقاومت کا آخری سیاسی واقعہ تھا جو ۱۷۵۶ء میں فرانس اور آسٹریا کے عہدنامہ کی وجہ سے ظہور میں آیا۔ معاہدات جو اس وقت عمل میں آئے اور اتحادات جن کی آزمایش ہفت سالہ جنگ میں ہو چکی تھی ۱۷۸۹ء میں موجود تھے لیکن اس امر کی دانشمندانہ اصلاح کی گئی۔ جو آسٹروی فرانسیسی تعہد کی تہ میں تھا ۱۷۵۶ء کا اتحاد فی الحقیقت دونوں ملکوں

میں سے کسی میں بھی مقبول عام نہ تھا۔ فرانس میں میری انٹائنٹ کو اس ناگوار عہدنامہ کی زندہ نشانی سمجھ کر سخت نفرت کی نگاہ سے لوگ دیکھتے تھے اور جسکی شادی لے جو لوئیس شانزدہم کے ساتھ ہوئی آسٹروی معاہدے پر مہر کا کام دیا وہ "آسٹروی عورت" کے نام سے حقارت کے ساتھ موسوم کیجاتی تھی مسلم سیاسی فلاسفر اور مصنفین نے فرانس کی قدیم حکمت عملی اور ہنری چہارم اور لوئس چہاردہم کے اختیار کردہ طریقہ کے ثبوت میں نہایت دماغ لڑایا ہے جو (سلاطین مذکور) خاندان ہیپس برگ خاندان باربن اور فرانسیسیوں کا آبائی دشمن سمجھے تھے آسٹریا میں بھی امراء اور تعلیم یافتہ طبقوں نے اس کی عدم مقبولیت کو اوسی شدت سے محسوس کیا۔ آسٹروی سپہ سالار ہفت سالہ جنگ کے دوران میں فرانسیسی مداخلت کی بے اثری سے حیں بجبیں تھے اور آسٹروی اس جنگ کی ہزیمت کو اس ترشروی سے اوس تعلق سے منسوب کرتے تھے گویا کہ فرانسیسیوں نے حلیف ہونے کے بجائے حریف کا کام انجام دیا تھا۔ شاہی خاندان کے لوگ بھی اسی خیال سے متاثر تھے "ہمارے فدرتی دشمن جو اس وقت ہمارے دوست بنے ہیں اس وقت اس سے کہیں زیادہ ضرر پہنچا رہے ہیں اگر وہ ہمارے علانیہ دشمن ہوتے" یہ الفاظ ہیں جن میں لیوپولڈ آف ٹسکنی دی انٹائنٹ کے بھائی نے ایک خط میں جو کہ اوس نے اپنے بھائی شہنشاہ جوزف کو دسمبر ۱۷۸۴ء میں لکھا تھا فرانسیسیوں کی سرشت کا حال کھینچا ہے شہنشاہ جوزف کی بھی ذاتی رائے یہی تھی وہ اپنے روسی حلیف ملکہ کیتھرائن کو اپنے بہنوئی لوئس شانزدہم شاہ فرانس پر ترجیح دیتا تھا اوس کا اپنی خارجہ حکمت عملی میں بہ خاص میلان رہا کہ وہ فرانسیسی اتحاد کو قربان کرکے اوس سے رشتہ دوستی کو مستحکم کرے۔ روس جس کی سلطنت ہفت سالہ جنگ کے بعد اپنی ملکہ عظمیٰ کے تحت میں بہت وسیع ہو رہی تھی کسی اتحادی کی پروا نہ کرتا تھا اور اپنی مستقل اور مستحکم ترقی میں ایک خود مختارانہ روش پر گامزن تھا۔ کیتھرائن نے فریڈرک اعظم کے پیشتر آخری زمانہ میں پرشیا سے اتحاد روا رکھا اور ایک حد تک انگلستان سے بھی دوستانہ تعلقات قائم رکھے لیکن اوسکا فطری رجحان انگلستان سے بداعتقادی کا تھا۔ ۱۷۸۰ء میں اوس نے

مسلح غیر جانب داری' کی سرپرستی اختیار کی جس کا کام انگلستان کے بحری فرضی استحقاق کے مخالف تھا اور ۱۷۸۸ء میں اوس نے روس آسٹریا فرانس اور ہسپانیہ کے ایک باقاعدہ اتحاد اربعہ کی تجویز کی۔

پرسیا انگلستان اور ہالینڈ

اگر فرانس روس اور آسٹریا کے تعلقات نا تصفیہ شدہ تھے تو ۱۷۸۹ء میں پرسیا ہالینڈ اور انگلستان کا رشتۂ اتحاد بھی کچھ زیادہ استوار نہ تھا فریڈرک اعظم کی وفات کے بعد پرشیا کی حالت دراصل انحطاط پذیر تھی اگرچہ اوس کی فوجی طاقت اول درجہ کی شمار ہوتی تھی اور اوسکے نامور بادشاہ کا رعب و داب ابھی تک باقی تھا جو کہ ۱۷۸۶ء میں انتقال کر چکا تھا۔ اور انگلستان کا اتحاد مسلم تھا لیکن اندرونی انتظام میں ایک تنزل دکھائی دیتا تھا۔ اور خارجہ حکمت عملی میں ایک تلون رونما تھا۔ شمالی امریکہ میں نوآبادی کے باشندوں کی کامیابی اور عہدنامۂ ورسیلز کی وجہ سے انگلستان کو ایک شدید صدمہ پہنچ چکا تھا۔ اور جبکہ برّاعظم کی طاقتیں اُس کی ثروت کا حسد کرتی تھیں۔ روس کی فوجی قوت کو ہیچ سمجھتی تھی اور یہ رائے برلن میں عام تھی اور پرسیا کا نیا بادشاہ اس بات کا اظہار کرتا تھا کہ انگلستان کے ساتھ اتحاد بجز ناگوار ہونے کے اور کیا ہو سکتا ہے تیسرے اتحادی رکن ہالینڈ کی حالت نہایت پست و ضعیف تھی اور انگلستان ۱۷۸۷ء میں شہزادہ آرینج کی اسٹیٹ ہولڈری کی حیثیت کو صرف اس وجہ سے قائم رکھ سکا کہ اوس نے پرشیا کو مسلح مداخلت پر آمادہ کر دیا تھا۔ اگرچہ یہ مداخلت ۱۷۸۸ء کے مشہور عہدنامہ کا باعث ہوئی لیکن واقعہ یہ ہے کہ انگریزی اور پروشوی مدبرین کو ایک دوسرے سے سخت بداعتقادی تھی اور اسٹیٹ ہولڈری کے جبری حلقہ بگوش نے ہالینڈ کی جمہور پسند جماعت کو اتحادیوں سے سخت متنفر کر دیا تھا۔ اور اوس کو فرانس سے مدد طلب کرنے پر مجبور کر دیا تھا۔

یورپ کی چھوٹی طاقتیں

یورپ کی باقی ماندہ ریاستیں دونوں اتحادی جماعتوں (حلقوں) میں سے ایک نہ ایک کے ساتھ منسلک تھیں۔ جرمنی کی چھوٹی ریاستیں جن کو جوزف ثانی نے بڑھایا یا گھٹایا تھا پرشیا کی طرف میل رکھتی تھیں شمال کیجانب ڈنمارک جس کے حکمران خاندان انگلستان یا پرشیا کے شاہی

خاندانوں سے قرابت رکھتے تھے کامل طور پر روس کے ظلّ اقتدار میں تھا۔ سویڈن گسٹاویس سوم کے زیر حکومت کیتھرائن ثانی سے برسرپیکار تھا۔ پولینڈ جو خانگی نزاع سے پاش پاش ہو رہا تھا اور جسکو اُس کے ہمسائے اوس کی کامل تباہی کی دھمکی دے رہے تھے اپنی آخری تقسیم کا منتظر تھا۔ یورپ کی جمہوری ریاستیں فرانسیسی، آسٹروی اتحاد سے بالکل پیوستہ تھیں۔ اسپین فرانس سے جارحانہ و مدافعانہ عہدنامہ یک ڈی فیل کے ذریعے ملا ہوا تھا جو فرانسیسی وزیر جانویل کے ہاتھوں ۱۷۶۱ء میں طے ہوا تھا اور جس کی امریکہ کی جنگ حریت میں آزمایش ہو چکی تھی۔ پرتگال اگرچہ عہدنامۂ متحدین کی وجہ سے انگلستان سے تجارتی طور پر متعلق تھا اور سیاسی طور پر ہسپانیہ کے فرضی حقوق کے خلاف انگریزی حمایت میں تھا لیکن خاندان شاہی کی مسلسل شادیوں کے ذریعے سے ہسپانیہ کا حلیف بننے کی کوشش کر رہا تھا۔ اطالیہ میں نیپلز پر ایک ہسپانوی شہزادہ حکومت کرتا تھا اور وہ ایک آسٹروی شہزادی سے بیاہا ہوا تھا۔ سارڈینیا اور فرانس کا قدیمی حلیف تھا اور جزیرہ نما کا باقی حصہ اکثر آسٹروی اثر میں تھا۔ ترکی جو کہ روبہ تنزل تھا روس اور آسٹریا کا جائز شکار خیال کیا جاتا تھا اس کے اس مقابلہ میں انگلستان اور فرانس نے ہمت افزائی کی مگر کوئی حقیقی امداد نہ کی۔

۱۷۸۹ء میں یورپ کی طاقتوں کے عام باہمی تعلقات کا ایک خام خاکہ کھینچنے کے بعد یہ مناسب ہوگا کہ ہر جوش انگیز زمانہ کی تاریخ میں قدم رکھنے سے پہلے ہر ایک ریاست کی حالت پر نظر غائر ڈالیں۔ کیونکہ عظیم الشان طوفانی انقلاب کا عمل میں آنا تھا اور بہت سے سیاسی تغیرات کو رونما ہونا تھا۔ عہد فرانس اور نپولین کے زمانہ کا نہایت ہی اہم نتیجہ لوگوں کے دلوں پر احساس کا اثر تھا۔ جیسا کہ چند ملکی خیالات کے نشو و نما میں ظاہر ہوا اور جس نے موجودہ یورپ کو سانچہ میں ڈھالا ہے۔ لیکن بڑی بڑی تبدیلیاں شاہی خاندانوں میں بھی اور ریاستوں کی جغرافی حدود میں بھی ظہور میں آئیں۔ جن کو ہم ۱۷۸۹ء کے یورپ کی حالت کے مطالعے سے سمجھ سکتے ہیں۔

آسٹریا اور جوزف ثانی | ۱۷۸۹ء کے آغاز میں سب سے زیادہ اہم بیان شہنشاہ جوزف ثانی

کا ہے اور اُس کے مملوکات ایسے ہیں جن میں ایک باریک بیں بھی زبردست انقلاب کی پیشن گوئی کر سکتا تھا۔ جوزف اوس وقت سینتالیس (۴۷) سال کا تھا اور وہ ۱۷۶۵ء میں اپنے باپ فرانسس آف لورن کی جگہ شہنشاہ منتخب ہوا تھا۔ ۱۷۸۰ء میں اپنی والدہ میریا تھیریسیا کے انتقال پر وہ خاندان آسٹریا کے علاقوں کا وارث بنا وہ غالباً مطلق العنان سلاطین کا بہترین نمونہ تھا۔ وہ ایک ہی محنتی روشن خیال اور قابل فرمانروا تھا۔ اوس کے خیالات اوس زمانے سے کہیں بڑھ کر تھے جہاں تک کہ اوس کا اُن کو اپنی رعایا پر عاید کرنا اوس کے لئے بجائے شکر و احسان کے باعث نفرت ہوا اور رعایا میں امن چین کی بجائے بغاوت اور ہل چل پھیل گئی۔ شہنشاہ جوزف کی اصلاحوں کی تاریخ اور وہ رخنے جن کا وہ باعث ہوئیں اس سلسلہ کی پہلی جلد سے متعلق ہیں۔ ۱۷۸۹ء میں خاندان ہیپس برگ کے تمام موروثی علاقے بھی فتنہ پردازی پر تلے تھے۔ شہنشاہ کے اون ممالک کو الحاق کرنے کی تجویز جس میں زبان جرمن کے استعمال پر اصرار کیا گیا تھا۔ مقامی حب وطن کے اشتعال کا سبب ہوئی اس تجویز میں قانون اور انتظام حکومت کو آسان بنانا اور مختلف مذہبی اور تعلیمی مجالس کو مشابہ بنانا بھی مطلوب تھا۔ ہنگری۔ ٹائرل۔ بوہیمیا اور سب سے بڑھکر آسٹروی ندرلینڈ بالجیم میں بغاوت کا اعلان کیا گیا۔ جسکو مقامی تعصبات مذہبی جنون اور ذات کے خیال نے بھڑکایا۔ آسٹروی ندرلینڈ ان اسباب میں سے پہلے اور دوسرے کے تابع تھا اور ہنگری تیسرے کے۔ بلجیم کے لوگ اور خاصکر برین کنز اپنے اون مقامی حقوق اور پرانے ضابطوں کے لئے سر دآزما ہونے کو تھے۔ جن کی شہنشاہ کے احکام نے تنسیخ کی تھی۔ بلجیم کے یادری جوزف کو اوس سلوک کی وجہ سے جو اوس نے پوپ سے برتا تھا اور اردسی دباؤ کے باعث جو اوس نے مذہبی مکافات پر ڈالا تھا۔ ایک بے دین سے بدتر سمجھتے تھے اور وہ جامع لووین کے مقابلہ میں برسیلز کی شاہی تعلیم گاہ کے قیام پر سخت برہم ہوئے۔ لیکن ہنگری میں ملک کے وہ امرا جنھوں نے نہایت شجاعت کے ساتھ لڑکر میریا تھیریسیا کے تخت کو بچایا تھا کھلم کھلا ناراضی ظاہر کرتے تھے یہ کچھ تو جوزف کے ان قدیم

ضابطوں کی تنسیخ کی وجہ سے تھا اور کچھ اس وجہ سے کہ اس نے لوسے کے تاج کو دانیبا منتقل کر دیا تھا۔ لیکن اس سے بڑھکر اوس کا سبب اوس کا زرعی غلامی کو توڑنا تھا۔ جیسا کہ پہلے بیان کیا گیا ہے غلامانہ کاشتکاری یورپ کے مغربی حصے یعنی فرانس بلجیم اور ورما سے راس سے کس رسے مانکل مسدوم ہو چکی تھی لیکن مشرق کی طرف اس کی شدت بتدریج بڑھتی ہوئی چلی جاتی تھی اور خالص پرشیا پولینڈ اور ہنگری میں اوس کی حالت ویسی ہی خراب تھی جیسی کہ روس میں۔ ایک ہنگری سے کاشتکاری اور حراست کا محصول یہ ہے نہایت رحمدل بادشاہ جس کے آقائے لئے چار دن کی جبری محنت کرنا ہوں یا بجائے ان اوس کے سامنے مچھلی کا شکار اور چھ دن بنگل سے شکار کو جانا ہوں اور ساتواں دن تو باری تعالے کے لئے مخصوص ہے تو سے خود فرمائے کہ ہر کسطرح محصول ادا کر سکتا ہوں ہنگری میں تمرارکی حراست کا دستوری رسم کے مطابق تمام حاصل سے بری ہونے نے غلامانہ کاشتکاروں پر ستم کو حسن کے ساتھ جبری محنت بھی شریک تھی اور زیادہ شدید ہوا تھا شہنشاہ جوزف نے غلامانہ کاشتکاری کی ۲۲ اگست ۱۷۸۱ء میں منسوخ کیا اور بیگاری کے محصول کو دور کرنے کے لئے ایک سے سالانہ آغاز کیا اوس کی سعی محنت کو تدریجی تخفیف لگان سے مدد گیا ۱۷۹۶ء میں خاندان ہیں رگ کے موروثی مالک میں جہاں نہیں کھلم کھلا بغاوت تھی سمجھ گئے تھے لوئی سولہم کے رسا اور ہنگری کے امرا دشاہ کی اُن سالاصلاحوں پر جو وہ اپنے اصلاح کرتا تھا۔ طیش میں آئے۔ ہنگری اور پرشیا کے سب غلام کاشتکار اور بلجیم کے فرد ورنگو وہ کھلے قانون اور مالی فوائد سے متمتع کرنا چاہتا تھا۔ اپنے غائبانہ کی وجہ سے اسکی اعانت نہ کر سکتے تھے وہ اپنے مغربی ممتلکہ غلاموں سے ایک نئی آسٹریا ریاست بنانا چاہتا تھا لیکن اس امید میں اوس کو سخت مخالفت سے یا لایرا نسل اور زبان کی مشکلات نے ناکامیاب بنا دیا جا سکتا ہے۔ خواہ قانون کتنا ہی نقل پر بنی لگایا ہو شہنشاہ کی مصلحت آمیز کوشش اوس کے خاندان کی موروثی املاک کے ہاتھ سے نکل جانے کی موجب ہوئی۔

**جوزف ثانی کی خارجہ حکمت عملی** شہنشاہ جوزف ثانی کی خارجہ حکمت عملی اونھیں خاص اصولوں کے تابع تھی جن سے اوس کے ملک کی اندرونی اصلاحیں متعلق تھیں یعنی اپنے مختلف مقبوضات کو متصل کردینا اوس کی اون تجاویز کو جن سے وہ ہسبرگ کے علاقوں کو اپنے سوبیا کے مقبوصات کے ساتھ جوڑنے کے لئے آسٹروی نڈرلینڈ کے معاوضہ میں بویریا کو لینا چاہتا تھا فریڈرک اعظم نے باطل کردیا اوس کی وہ کوشش جو اوس نے برائے نام شہنشاہ ہونے کی بجائے ایک بہتر بااختیار حیثیت بنانے اور جرمنی حب الوطنی پر ایک نئی جرمنی طاقت کا سنگ بنیاد رکھنے میں ظاہر کی بالکل بے سود ثابت ہوئی۔ ان دو مقصدوں سے یعنی ایک آسٹروی مستحکم ریاست کی بنا جسکو وہ ممکن سمجھتا تھا اور ایک جدید قومی جرمنی طاقت جو اوس کی سیادت میں ہو اور جسکو وہ محض ایک خواب تصور کرتا تھا۔ بے مراد ہوکر جوزف ثانی نے اپنے خیالات کو اوس کی طرف منعطف کیا۔ اوس کے ابتدائے شباب کا مطمح نظر اوس کی ماں کا حریف پرشیا کا فریڈرک اعظم تھا اور اوسکی اواخر عمر کا نصب العین روس سلطانہ ملکہ کتھرائن تھی دونوں اس زمانہ کے روشن خیال خود مختار سلاطین کے نمونے تھے۔ دونوں نے اپنے ممالک کو وسعت دی تھی اور دونوں نے یہ کوشش کی کہ وہ ایسی ریاستوں کو استوار دیرپا وجود دیں۔ دونو حکومت اور جنگ میں کامیاب ثابت ہوئے۔ اور دونوں نے اٹھارھویں صدی کے فلاسفر کی پیروی کی۔ وہ یکے بعد دیگرے اوس کے مطمح نظر رہے۔

شہنشاہ جوزف ہی سے یہ مخصوص ہے کہ وائنا کے ہابرگ میں اوس کے ذاتی کمرے میں صرف ایک ہی تصویر آویزاں تھی اور وہ فریڈرک کی تھی اور اوس کی خواب گاہ میں بھی ایک ہی اور وہ کتھرائن کی تھی۔ فریڈرک اعظم کی وفات کے بعد شہنشاہ جوزف اوس کے جانشین سے برخاستہ ہوکر کتھرائن کو بہت سراہنے لگا اور ۱۷۸۷ء میں کریمیا کے دورہ میں اوس کا ہم سفر بنا۔ وہ اوس کی شخصیت کا گرویدہ ہوگیا اور اوس کی تجاویز سے اوس کی آنکھوں میں چکاچوند ہوگئی اور ترکوں کے خلاف اوسکو روس کا حلیف بننے کی رغبت ہوئی اور یہ خواہش ہوئی کہ اوس کے ساتھ ملکر ٹرکی کو بانٹ لے جیساکہ اوس کی ماں فریڈرک اور کتھرائن نے پولینڈ

کی پہلی تقسیم میں کیا تھا۔ چنانچہ ۱۷۸۸ء میں اوس نے دولت عثمانیہ کے خلاف اعلان جنگ کیا لیکن روس کو معلوم ہوگیا کہ ترک باوجود اپنی حکومت کی خرابی کے حقیر دشمن نہ تھے۔ شہنشاہ جوزف کی فوج اوسکے امیر افسروں کی بداطواری کی وجہ سے خراب ہوئی۔ اور دبانے اوس کا صرف دسوان حصہ باقی رکھا ۱۷۸۹ء میں وہ جنگ سے واپس آیا لیکن اپنے جسم میں ایک مہلک بیماری کے جراثیم لیکر یلٹا مگر اس ارادہ کے ساتھ کہ وہ جنگ کو مسلسل جاری رکھیگا۔

روس کیتھرائن | روس جو جوزف ثانی کا منتخب اتحادی تھا بلکہ کیتھرائن ثانی کے زیر حکومت تھا۔ یہ بڑی ملکہ اپنی پیدائش کے لحاظ سے ایک مالٹ زبت کی غیر معروف جرمن شاہزادی تھی وہ روسی طاقت کے بانی پیٹر دے میں پیٹر اعظم کے ہم ملیہ ہوئی۔ روسیوں سے زیادہ اس نے اپنے اختیار کردہ ملک کی توسیع کی اہمیت کو سمجھ لیا تھا اور یہ توسیع جغرافی حیثیت سے بحر بالٹک اور بحر اسود کی طرف ہوسکتی تھی۔ اوس نے لوگوں کی اوس حیثیت کو بھی پہچان لیا تھا جو وہ اوس کی مہموں میں روس کی مدد دے میں رکھتے تھے۔ اوس کا سن ساٹھ برس کا تھا اور وہ اپنے عظیم الشان اختیارات پر پورے طور پر قابض تھی۔ اپنی حکومت کے ۲۷ سالہ تجربہ سے اوس نے اپنی طاقت کو مستحکم کرلیا تھا۔ پیٹر اعظم نے یہ سمجھا تھا کہ روس کے لئے سمندر میں دخل حاصل کرنا نہایت ضروری ہے۔ اور اس وجہ سے اوس نے سینٹ پیٹرزبرگ کو تعمیر کرایا۔ کیتھرائن نے جنوب کی طرف رخ کیا اور ایسے مقوصات کو بحر اسود تک بڑھانا چاہا جو اسکی بحر بالٹک اور بحر اسود کو روسی جھیلیں بنا سکیگی اور اسوجہ سے سوئڈن اور ترکی کی محتاط اور مستقل دشمن تھی۔ روس کی مغربی سرحد پر پولینڈ واقع تھا اور مقدم الذکر کی لاپدی حکمت عملی یہ تھی کہ وہ پولینڈ کے قیام اور استحکام میں مدد معاون ہوتا کہ وہ روس اور آسٹریا اور پرشیا کی توسیعی طاقتوں کے مابین حائل ہو۔ لیکن پولینڈ کی انوکھی طرز حکومت نے بیچارے بدنصیب ملک کو غیر قابل مدافعت ومقاومت کردیا تھا۔ اور روس میں مدنظمی پیدا کردی تھی۔ اس برائی طرز حکومت

میں ایک بے اختیار بادشاہ کا انتخاب عمل میں آتا تھا اور جس کو حق خانہ جنگی کو تسلیم کرنا پڑتا تھا اور جسے یہ بھی اعتراف ہوتا کہ کوئی رئیس تجویز امتناعی کی رو سے کسی تحریک کو روک سکے جسکی تجویز مجلس اعلیٰ میں پیش ہو یہ ممکن تھا کہ اس طرز حکومت کی اصلاح کیجاتی اور باشندگان پولینڈ کی ایک تنظیم یافتہ قوم بنجاتی لیکن ہمسایہ طاقتوں کے لئے یہ سہل تھا کہ وہ اصلاح کی بجائے اوس ملک کو آپس میں بانٹ لیں جنھوں نے ۱۷۷۲ء میں اوس کی پہلی تقسیم کو عملی صورت دی تھی اور پولینڈ کا قبضہ سمندر سے خارج کیا گیا تھا جس کی وجہ سے تینوں طاقتیں یعنی روس، پرشیا اور آسٹریا ایک دوسرے سے قریب تر ہوگئی تھیں جس کا نتیجہ یہ تھا کہ روس بجائے ایک ضروری مشرقی سلطنت ہونے کے ایک یورپی طاقت بن گیا تھا۔ کیتھرائن نے اس حقیقت کو پہچان لیا کہ روس کو اپنی اوس حیثیت کے مطابق پولینڈ کی حالت زار کی وجہ سے سیاسیات یورپ میں مزید دخل دینا چاہیئے اور اوس نے اوس حالت سے حتی الوسع فائدہ حاصل کرنے کا ارادہ کرلیا۔ اپنی اندرونی حکومت میں کیتھرائن ایک خیر اندیش مطلق العنان ملکہ تھی۔ اوس نے ڈائڈرٹ کے ساتھ مربیانہ سلوک کیا۔ انسان کے حقوق کے نئے اصولوں کی بڑی مداح تھی اوس نے ایک انجمن قائم کی جس کا کام یہ تھا کہ روس کی حکومت کو ترتیب دے لیکن وہ جانتی تھی کہ نئے اصولوں کا اطلاق روسیوں پر نہیں ہوسکتا۔ وہ اصول اون خانہ بدوش تاتاری قبیلوں کے لئے جو کہ ملداری روس کے جنوبی اضلاع میں بے خانماں پھرتے تھے نہایت ہی ناموافق تھے۔ وہ خوب سمجھتی تھی کہ اون کا دیہاتی انتظام کاشتکاروں کو اون بہت سی برائیوں سے بچاتا تھا۔ جو کہ بظاہر زیادہ روشن خیال ممالک میں پائی جاتی تھیں اور اوس نے اونکو اون زمینوں میں جن سے کہ وہ متعلق تھے حقوق دیئے اور اون کے لئے دلچسپی کے سامان پیدا کردیئے۔ روس نے دراصل اصلاح اور تجدید کی ضرورت کو محسوس نہ کیا اور وہاں انفرادی اور سیاسی آزادی کا احساس پیدا نہ ہوا تھا۔ اس لئے بہترین طور پر وہ خود مختار فرماں روائی کے قابل تھا۔

فرانس لوئیس شانزدہم ۱۷۸۹ء میں یورپ کے فلاح وامن کا اہم ترین مسئلہ آسٹروی روس اتحاد کے بعد آسٹروی، فرانسیسی، معاہدہ تھا جسکی تصدیق ۱۷۵۶ء کے عہدنامہ میں ہوچکی تھی جیساکہ اوپر بیان ہوچکا ہے۔ دوسرا معاہدہ دونوں میں سے کسی ملک میں بھی مقبول نہ ہوا۔ فرانس اور آسٹریا ایک دوسرے کے آبائی دشمن تھے دونوں درباروں کی مستقل حکمت عملی دشمنی کو تازہ کرنے کے موافق تھی اور جو دوستی بھی وہ صرف خاندانوں سے متعلق تھی نہ کہ قوم سے۔ کانٹز، نیرپا ظہر لیسیا، ابیڈی برس۔ میڈم ڈی پمپا ڈور اور لوئس شانزدہم مذکور حکمت عملی کے ذمہ دار تھے فرانس اب بھی ایک نہایت طاقتور ملک نظر آتا تھا۔ امریکہ کی جنگ حریت میں جو مداخلت اوس نے کی وہ انگلستان کی اپنی نئی آبادیوں کے کھو بیٹھنے کی ایک بڑی وجہ تھی اور ۱۷۸۳ء کے عہدنامہ ورسیلز سے ایک اعتراف یہ بھی ہوتا تھا کہ انگلستان کو اسواسطے زک اٹھانی پڑی کیونکہ اوس نے سینٹ لوسیا اور ٹوبیگو جزائر غرب الہند دیدئے تھے۔ لیکن ماوخود اپنی ظاہری طاقت کے فرانس اقتصادی اور سیاسی وجوہات سے بہت ہی ناتواں ہورہا تھا وہ ۱۷۸۷ء میں ہالینڈ کی فرانسیسی اور جمہوریسند جماعت کو کسی مزید طریقہ سے سہارا نہ دے سکا اور اس وجہ سے مجبور ہوا کہ انگلستان پرشیا کو اجازت دے کہ شہزادہ آرنج اپنی اسٹیٹ ہولڈر ہی پر بحال ہوجائے۔ آسٹروی معاہدہ کے باوجود وہ ایک امن پسند حکمت عملی کو اختیار کرتے ہوئے جو اوس کی مالی حالت کی وجہ سے ناگزیر تھی انگلستان کی دوستداری پر مجبور ہوا اور ۱۷۸۶ء میں اوس کے ساتھ ایک تجارتی تعہد کیا۔ فرانس کی کمزوری جانگی حالات کا نتیجہ تھی حکومت اور دربار مالیات کے لحاظ سے ایک ہی تھے دربار کے اخراجات بے ضابطہ تھے اور اوسکا نتیجہ دیرپا قومی مالی خسارہ تھا اس خسارہ کی تکمیل کے لئے بہت جدوجہد کی گئی لیکن تمام تدابیر یہاں تک کہ قدرے دیوالگی بے سود ثابت ہوا۔ یہ عیاں تھا کہ مالیات کو نئے سرے سے ترتیب دینے کے لئے ایک باقاعدہ کوشش کیجانی چاہیئے اور اس طرح شاہی خزانے کو حواسوقت تک کچھ تبدیلیوں کے ساتھ بیچ رہا تھا۔ پرکرنے کے لئے جاگیری بندوبست کی

بجائے محصول عائد کرنے کے واسطے ایک باضابطہ تجویز عمل میں لائی جائے لیکن ٹکس کی ایک باضابطہ تجویز عوام الناس کی مرضی کے بغیر عمل میں نہیں لائی جاسکتی - جوکہ جاگیری حقوق کو مسوخ کرتی اور حکومت کو اپنے اخراجات کے لئے قوم کے سامنے ذمہ دار ٹھہراتی - تعلیم یافتہ جماعتیں جوکہ کثیر التعداد بھی تھیں اور آسودہ بھی اس کے قیام کے مطابق رائے زنی کا استحقاق رکھتی تھیں - اہل رائے کا اضطراب بڑھ گیا تھا - اہل فرانس اپنی طرز حکومت کو پیچھے چھوڑ چکے تھے اور کاشتکار اور کسان اون اقتصادی دیاوی اور سیاسی حقوق کے وجود کو بُرا جانتے تھے اور جو حقوق اون فرایض کے بعد باقی رہے تھے جو اول سے اونکے ساتھ تھے - تجار نے یہ تحت پیش کی کہ ریاست کے معاملات کے انتظام میں اون کو بھی حصہ ملنا چاہیئے - تعلیم یافتہ جماعتوں کو دونوں سے ہمدردی تھی - فرانس کے لیئے مطلق العنان بادشاہت کا زمانہ ختم ہوچکا تھا - لوئی سنا ئزدہم نیک مزاج واقع ہوا تھا لیکن وہ اوس طریق انضباط کی اصلاح کرنے پر قادر نہیں تھا - جس طریقہ کے مطابق وہ حکمرانی کرتا تھا اور دراصل یہ طریقہ وہ تھا نہ کہ بادشاہ کی شخصیت جس سے درالسیسی متنفر تھے - تمام تر وہ اس طریقہ سے تجاوز کرچکے تھے -

ہسپانیہ چارلس چہارم | فرانس کی فوت کا بہت بڑا انحصار ہسپانیہ کے گہرے تعلق پر تھا - باربن کے دو بڑے خاندان اس معاہدہ سے جوکہ فرانس اور ہسپانیہ کے مابین ۱۷۶۱ء میں وقوع میں آیا - متحد و پیوست ہوچکے ہیں - اوس میں دونوں حاربانہ اور مدافعانہ اتحاد میں جکڑے ہوئے تھے - ہسپانیہ نے معاہدہ کی شرائط کا ایفا کیا - اور وہ انگلستان کے خلاف امریکہ کی جنگ حریت میں بہت کچھ بھگت چکا تھا - اسپین خوش قسمتی سے چارلس سوم مطلق العنان سلاطین میں سے ایک نہایت ہی روشن خیال فرماں روا کے زیر حکومت تھا - اوس کا وزیر ارناڈا اوس صدی کے بہترین مدبرین میں سے تھا ارناڈا اس وجہ سے زیادہ مشہور ہے کہ اوس نے فرقہ یعقوبی کا استیصال کیا جنھوں نے ہسپانوی قلوب پر یہاں تک اثر پیدا کیا تھا کہ وہ تعلیم اور اعتقاد

کے مالک ہو بیٹھے تھے اون کے خارج ہونے سے تخت کو تقویت پہنچی جس نے قومی صلاحیت اور استعداد کی ہر قسم کی رہنمائی اپنے ذمہ لی۔ ارناڈا ایک عظیم الشان منظم شخص واقع ہوا تھا اوس نے رفاہ عامہ اور وسائل آمدورفت کے لئے زر خطیر صرف کیا۔ ہسپانیہ کی ایک زبردست بحری طاقت قائم کی دو عیبوں نے ہسپانیہ کی شہرت کو دبا دیا تھا اور کوئی مدبر اون کو رفع نہیں کرسکتا تھا۔ سوائے اسکے کہ ایک قومی نیابت برپا ہو جائے اور جس حریت نمودار ہو ان میں سے ایک تو قوم کی ذاتی حجاب آلودگی تھی اور اس کا سبب آزادی خیال کا قطعی استیصال تھا دوسرے قوم کا افلاس تھا۔ جو ہسپانوی نوآبادیوں سے سونے کی درآمد کا نتیجہ تھا۔ جسکی وجہ سے قوم کی ہر صنعتی ترقی میں مزاحمت پیدا ہوئی۔ ارناڈا کے معاونین بھی لائق افراد تھے اون میں ایک تو کمیو تھا جس نے جزوی تعلیم گاہوں اور مدرسوں کے بجائے ایک قومی طرز تعلیم کی بنا ڈالی جوول لاناس ایک تعینی اور سیاسی اقتصادیات کا ماہر تھا۔ کبارس ایک ہوشیار واقف مالیات تھا۔ جس نے سینٹ چارلس کے بنک کی بنیاد ڈالی۔ اور جس نے قومی قرضہ کو ایک منضبط صورت دی اور اون لائق افراد میں سے ایک فلوریڈا بلیکا تھا جسکے زیر اہتمام صیغۂ امور خارجہ تھا۔ چارلس سوم کا انتقال ۱۲ دسمبر ۱۷۸۸ء کو ہوا اور اس کے جانشین چارلس چہارم نے جس نے کہ ۱۷۸۸ء سے لیکر ۱۸۱۵ء تک کمزوری طبیعت کا ثبوت دیا حکومت کو یوں آغاز کیا۔ فلوریڈا بلانکا کو کبیرس اور دیگر تجربہ کار وزرا و پیکر ہسپانیہ کے معاملات میں برسر اقتدار قائم رکھا۔

**پرتگال سیرایا اول** | پرتگال انگلستان کا ایسا ہی ہمراز اتحادی تھا جیسا کہ ہسپانیہ فرانس کا تھا پرتگال اور انگلستان کا آبائی تعلق کئی صدیوں سے تھا۔ اور ۱۷۰۳ء کے عہدنامہ میتھی وان نے استحکام پہنچایا اور جس معاہدہ کی وجہ سے پرتگال انگلستان کا ایک بڑی حد تک دامنگیر ہوگیا تھا پرتگال کا وزیر اعظم پامبل جس نے فرقۂ یعقوبی کا تصدیعہ شروع کیا تھا اور جس نے آرمڈا ہسپانوی کے مقابلہ میں اندرونی اور نظمی اصلاحیں کی تھیں۔ ۱۷۷۷ء میں سقط ہوا لیکن

مناصب مملکت اسی کے شاگردوں سے معمور تھے اور وہ اسی کے چلائے ہوئے اصول پر کاربند تھے کہ رعایا کی فلاح و بہبودی میں ترقی ہو۔ پاسبل جبکہ ایک طرف شاہی خودسری کو برقرار رکھنے کے لئے نہایت ہی قوی رائے رکھتا تھا دوسری طرف وہ جدید اصول اصلاح کا بھی قائل تھا۔ اس نے غلامی بند کردی تھی تعلیم کو ترقی دی علم المعاشیات کے مسلمہ اختیار حفاظت کے ذریعہ سے صنعت اور کاشتکاری کو تقویت دی پرتگال کی حقیقی کمزوری ہسپانیہ کے مانند رعایا کی اور اوس کے ماحصل پر مبنی تھی۔ یعقوبیوں اور اُن سے تحقیقی بارپرس نے آزادی خیال کا بالکل استیصال کر دیا تھا۔ مالی حیثیت بھی اوس کی ہسپانیہ کی طرح تھی کیونکہ بادشاہ کو برازیل کی دولت نے اون تمام محصولات سے بے نیاز کر دیا تھا جو کہ اہل لوگوں پر عاید کئے جاتے تھے۔ سیاسی حیثیت سے خاندان برگنزا کا مطمح نظر اٹھارھویں صدی کے جزو آخر میں یہ تھا کہ وہ اب ہسپانیہ کے برسر حکومت خاندان کی بغاوت شاہی شادیوں سے حاصل کرے اور اوس انحصار سے جو کہ اوسے انگلستان پر ہی تھا۔ بلکہ میریا اول جو کہ جوزف کے بعد تخت نشین ہوئی ایک ضعیف العقل اور متعصب عورت تھی ۱۷۸۹ء میں شاہی اختیارات شاہزادہ جان ولیعہد سلطنت کے ہاتھ میں تھے جو کہ بالآخر ۱۸۱۶ء میں جان ششم کے نام سے تخت حکومت پر متمکن ہوا۔

**اطالیہ** اٹھارھویں صدی میں اطالیہ بہت سی چھوٹی چھوٹی ریاستوں کا مجموعہ تھا اطالوی یگانگی کا خیال ابھی بڑے بڑے اطالوی صاحبان قلم و خیال تک ہی محدود تھا۔ یورپ کی طاقتوں کا اوسے کوئی سہارا نہ تھا۔ اطالیہ علم موسیقی اور دیگر فنون کا مخزن تھا۔ جن کی پرورش چھوٹے چھوٹے دربارو میں ہوا کرتی تھی۔ لیکن سیاسی حیثیت سے اس تقسیم کی وجہ سے یورپی طریقۂ حکومت میں اوسکی حکمت عملی کو کچھ دخل نہ دیجاتی تھی۔ کلی طور پر وہ فرانس اور آسٹریا کے زیر اثر تھا لیکن اوس صدی کا رجحان کئی ادنے لیسوں کے طریقۂ حکومت میں

**پیلر مرڈینڈ چہارم** ظہور پذیر تھا۔ اطالوی ریاستوں میں قابل لحاظ دونوں صقلیہ کی بادشاہت تھی جو جزیرہ نما کے جنوبی حصے اور صقلیہ پر مشتمل تھی۔ یہ بادشاہت

فرڈیننڈ چہارم کو دی گئی جسکے اُس کا باپ مشہور ڈان چارلس ۱۷۵۹ء میں چارلس سوم کے نام سے ہسپانیہ کے تخت کا مالک بنا۔ نیپلز ہی میں چارلس سوم نے ایک مصلح فرمانروا کا طریقہ اختیار کرلیا تھا۔ تنکی، نیپلز کا مشہور وزیر نئے بادشاہ کے اوائل زمانہ حکومت میں امور سلطنت کو نہایت ہی روشن خیالی سے چلاتا رہا اوس کی حکمت عملی یہ تھی کہ نیپلز کے رؤسا کے جاگیری خیالات کی روک تھام کرے جنکو اوس نے منفعت بخش عدالتی حقوق سے محروم کردیا تھا اور یوں صاحب تاج کے اثر کو قائم کرے۔ اوس نے پاپائے روم کے فرضی حقوق کی بھی مخالفت کی۔ وہ اس خیال سے بھی متفق تھا کہ یعقوبیوں کو دبایا جائے۔ وہ طاقت جو اس طرح سے صاحب تاج کے لئے حاصل کی گئی نہایت عقلمندی سے کام میں لائی گئی اوس نے مالیات کی تصحیح اور نظر ثانی کی تعلیم کو ترقی دی اور قانون میں اصلاح کرنے کے لئے بھی ہاتھ بڑھایا۔ نوجوان تھمس فانگری جسکی کتاب "علم قانون" میں علم معیشت اور حکومت کے متعلق نہایت ہی اعلیٰ درجہ کے خیالات مندرج ہیں اور جو اٹھارھویں صدی کے سیاسی فلاسفہ کا ایک نمونہ ہونے کی حیثیت سے ایڈسگو کے دوسرے نمبر پر ہے اہل نیپلز بھا۔ اوس کے تخیلات نے اطالوی خیال پر بہت بڑا اثر ڈالا۔

صقلیہ اس عظیم الشان نیپلزی دریر کے اثر سے باہر رہا کیونکہ ایک تو اوسمیں اہل جزیرہ کا سا حسد تھا اور دوسرے ازمنۂ متوسطا کی پارلیمنٹ کا وجود مستحکم تھا۔ فرڈیننڈ چہارم نے ۱۷۶۸ء میں میریا کیرولینا سے شادی کی جو کہ ملکہ میریا تھیریسیا کی سب سے قابل بیٹی تھی۔ اوس نے اپنے کاہل الوجود اور ناخواندہ شوہر پر پوری طرح سے قابو پالیا۔ تنکی کو اوس نے برخاست کردیا۔ جس کو وہ اوسکی وجوہات سے ناپسند کرتی تھی جسکی بنا پر اوس کی بہن ریی انٹائٹ ۱۷۷۶ء میں فرانسیسی مصلح وزیروں ٹرگاٹ اور نیکر سے نفرت رکھتی تھی اور کچھ عرصہ کے بعد اُس نے اکٹن کو اوس کی جگہ پر مقرر کیا جو کہ حقیقت میں فرانس کا باشندہ تھا لیکن نسل کے لحاظ سے آئرلینڈ کا رہنے والا تھا۔ وہ اپنے مزاج کے مزاج کی وجہ سے تنکی کے کام کو مستعدی سے نہ چلا سکا۔

روم پوپ پائس ششم | کلیسائی ریاستوں پر جنیں بلونا اور فرارا کی سفارتیں اور بیٹیونٹو اور ہانٹی کارود کے علاقے بھی شامل تھے۔ اٹھارھویں صدی کی بیدار خیالی کے مطابق حکومت کیجاتی تھی۔ پاپا کا اقتدار ڈھے چکا تھا۔ اور اس کو پامیل۔ جازیل۔ ارنڈا اور تنلی کے مطالبات کے موافق چلنا پڑتا تھا تاکہ یعقوبیوں کو جو کہ دراصل اوس کے روحانی معاون تھے دبایا جائے لیکن تاہم اطالیہ میں اوس کی دنیاوی طاقت بھی برقرار تھی جیوانی اجیلو براش جو ۱۷۷۵ء میں پوپ منتخب ہوا اور جس نے پائس ہشتم کا لقب اختیار کیا۔ ایک عجیب لائی اور خلیق شخص تھا لیکن اوسے ٹسکنی میں وسیع اصلاحوں کے لیئے رضامند ہونا پڑا جس نے ملک کے اوس حصے میں دولت کلیسا پر ایک نتیجہ خیز اثر ڈالا۔ اور باوجود اوس واقعات کے حوادس نے بہ نفس نفیس وائینا میں جاکر جوزف ثانی سے کی وہ شاہ مذکور کو اوس حکمت عملی کے خلاف جو اوس نے کلیسا کی طرف اختیار کر رکھی تھی ترغیب دینے میں کامیاب نہ ہو سکا۔ مشہور معروف خاکی تدابیر جو وہ کلیسائی ریاستوں میں عمل میں لایا مانٹائن کی تراٹی کو خشک کرانا تھا اور روما کے کلیسائن عجائب خانہ کو از سر نو تعمیر کرانا تھا جسکو اوس نے مشہور محقق اسلاف انیس کوری نس وائی کو سٹی کے زیر نگرانی رکھا ٹسکنی لیو پولڈ ڈیوک اعظم کے زیر حکومت جو جوزف ثانی کا بھائی تھا اور آخر کار جانشین ہوا سرسبز اور مالا مال ہو رہا تھا۔ ڈیوک مذکور اوس زمانہ کے مطلق العنان فرمانرواؤں میں سے بہترین حاکم ہوا ہے اوس نے ہر جانب اصلاح کی سائیپیوڈی رکی بستویا کے یادری کی مدد سے اوس نے پادریوں کے حلقوں اور خانقاہوں میں تخفیف کی اس نے بہت سی دلدلوں کو خشک کروایا اور اس طرح سے زراعت کو فائدہ پہونچایا۔ اوس نے تعلیم کی نئے سرے سے ترتیب دی اور پیزا اور سینا کی یونیورسٹیوں کو ترقی دی لیکن اوس کی بڑی بڑی اصلاحیں قانون اور اقتصادیات سے متعلق تھیں ٹسکنی میں جس کی ابتدا قرون متوسط کی چند جمہور ریاستوں سے ہوئی تھی اب تک ایسی حکومت ہوتی رہی جیسا کہ چند قدیم آزاد شہروں اور ضلعوں پر ایک مجموعی

حیثیت سے اپنے آئین اور مقامی مالیات کے زیر سایہ ہوا کرتی ہے۔ لیوپولڈ اون بادشاہوں میں سے اول ہوا ہے جنھوں نے انھیں ریاستوں میں باقاعدہ اور منضبط آئین و قوانین کی تجویز کرنے میں پیش قدمی کی اوس نے اون کو ضبط تحریر میں لانے کے لئے لمبرڈی اوس زمانہ کے عالم قانون کے تفویض کیا۔ اس نے قانون کے سامنے تمام شخصی استحقاق کو توڑ دیا۔ اور اذیت رسانی اور بدمعاشوں کے لئے حق تحفظ کو مسوخ کر دیا اوس نے خانگی دھمکیوں اور مجرموں کی جائداد کی ضبطی کو منسوخ کیا۔ معاشیات میں وہ اون فزیوکریسی حاکموں کے نقش قدم پر چلا جو قانون قدرت کے موافق حکومت کیا کرتے تھے۔ مارکوئس ڈی میرابیو لے جو نئی نوع کا دوست تھا اور اون کے اصولوں سے موافقت رکھتا تھا اون تمام محصولوں کو اٹھا دیا جو تجارت و صنعت پر عائد تھے آخر میں لیوپولڈ نے یہہ دیکھ کر کہ اوس کی ریاست حقیقی طور پر ایک جنگ کی متحمل نہیں ہو سکتی سسکنی کی فوج کو توڑ دیا جسکی وجہ سے اوس کے مالیات کو بہت فائدہ پہنچا۔

**پرما ڈیوک فرڈیننڈ** سسکنی سے دوسرے درجہ پر اطالیہ میں بہترین حکومت پرما کی ریاست میں پائی جاتی تھی۔ فرڈیننڈ جو پرما اور ہائے کنزا کا ڈیوک تھا ڈان فلپ کا اکلوتا بیٹا فرانسیسی الزبتھ لوئس۔ پانزدہم کی بیٹی کے بطن سے تھا۔ یہ ڈان فلپ ہسپانیہ کے فلپ پنجم کا دوسرا بیٹا الزابتھ فارنیز کے بطن سے تھا اوس نے مشہور فرانسیسی فلسفی کنڈلاگ کی نگرانی میں تعلیم پائی اوسکی اوائل حکومت میں اٹھارھویں صدی کے بہترین خیال ہویدا تھے وہ ۱۷۶۵ء میں اپنے باپ کا جانشین ہوا اور پرانے وزیر ڈوٹلٹ مارکوئس آف فیلی نو کو جو کہ ایک فرانسیسی تھا اپنے قدم عہدے پر برقرار کیا ڈوٹلٹ گو کہ ایک چھوٹے حلقے میں کام کر رہا تھا لیکن وہ یامیل اور تسکی کا لگہ کھاتا تھا۔ اوس نے برما میں تحقیق مذہب کو دبایا اور اندرونی انتظام کو ترقی دی اور تعلیم کو اس قدر سرسبز کیا کہ برما کی یونیورسٹی مشہور عالم یکہادی کے زیر انتظام یورپ کی ایک بہترین یونیورسٹی بن گئی ۱۷۶۹ء میں ڈیوک فرڈیننڈ نے میریا امیلیا سے شادی کی جو

ملکہ میریا تھریسیا کی بیٹی تھی اوس نے دو سال بعد وٹلٹ کو عہدۂ وزارت سے علیحدہ کروا دیا اوس علیحدگی کا کوئی مخالف اثر نہ پڑا، اگرچہ اوس نے اصلاح کو روک دیا۔ اور برما میں ایک ہسپانوی لانوسن اور بعد میں ایک فرانسیسی ماہرت کے زیر حکومت قدیم خوش انتظامی کی شان قائم رہی (موڈینا) موڈینا جہاں ہرقل سوم خاندان اسٹ کا آخری ڈیوک حکومت کرتا تھا ایک جداگانہ حالت میں تھا یہ شہزادہ ۱۷۸۰ء میں ماڈینا ریگیو اور مرندولا کی ریاستوں کا مالک بنا تھا اوس وقت وہ اپنی عمر کے ترپن سال میں تھا اور اوس نے اوس برابک شادی کر کے اپنی مقبوضات میں ماسہ اور کرارا کی ریاستوں کا اضافہ کیا اوس کی اکلوتی بیٹی اور ولیعہد میریا۔ بیاٹرس۔ آسٹریا کے ارک ڈیوک فرڈی نینڈ سے بیاہی گئی تھی جو کہ شہنشاہ جوزف کا چھوٹا بھائی اور لمبارڈی کا گورنر جنرل تھا۔ ڈیوک ہرقل ایک متوہم مزاج اور حریص حکمران تھا۔ اوس کو ہمیشہ روپیہ سمیٹنے کی فکر لگی رہتی تھی۔ سیاسی حیثیت سے اوس نے آسٹریا کی خواہشات کی تکمیل کی۔ جب کہ آسٹریا کا خاندان اپنی رشتہ داریوں اور شادیوں کے سبب اطالیہ پر اپنے منشاء کے موافق حکومت کراتا تھا۔ اس وقت لمبارڈی کی یا اگر ٹھیک ٹھیک کہا جائے تو میلان، نیپلز اور منٹوا کی پوری پوری حکومت اوس کے ہاتھ میں تھی اس صوبے نے جوزف ثانی کی نفع بخش حکمت عملی سے بہت فائدہ اٹھایا۔ اوس کا گورنر جنرل ارک ڈیوک فرڈیننڈ تھا۔ اور اس کا بڑا مدبر کونٹ فرزیان تھا جو نمام اصلاحوں کو خوب سمجھتا اور کام میں لاتا تھا اوس کی تعلیم اور صنعت کی سرپرستی خاصکر مشہور ہے۔ اوس نے میلان اور پاویا کی یونیورسٹیوں کی حیثیت درست کرنے کے لیئے پرجوش کوشش کی اور پیکیٹیلی اوس زمانہ کے مشہور محب انسانی کو سابق الذکر یونیورسٹی میں علم معیشت کا پروفیسر منتخب کیا اور والٹا کو جو کہ سائنس میں اوتناہی ماہر تھا موخر الذکر یونیورسٹی میں طبعیات کا پروفیسر مقرر کیا۔

لمبارڈی

سارڈینیا (وکٹر اماڈیس سوم)

اطالیہ کی صرف باقی ماندہ ریاست سارڈینیا کی تھی

اور وہ اطالیہ کی نسبت فرانس سے زیادہ متعلق تھی اوس کا حکمراں دکٹر امبڈیس تھا جس نے ایک ہسپانوی شاہزادی سے شادی کی تھی اس کی دو بیٹیاں فرانس کے لوئس شانزدہم کے دونوں بھائیوں یعنی کاؤنٹ ڈی پراونس اور کاؤنٹ ڈی ارٹائیس کے عقد میں تھیں اوس کے مقبوضات سارڈینیا ہیڈ ماؤنٹ سوائے اور ناسس زیر تھے اوس کے بیشتر رعایا کو اوس سے ایک بڑی شکایت یہ تھی کہ وہ ناجائز طور پر سوائے کی رعایا کے ساتھ جو دوسرے زبان بولتی تھی رعایت برتتا ہے اوس میں بھی اوس سدی کی روح حلول کئے ہوئی تھی اوس نے زراعت و تجارت کو ترقی دی اور سائنس کی سرپرستی کی اور اوس نے ٹیہان پر ایک رصدگاہ بنوائی اور سائنس اور فنون لطیفہ کی تعلیم گاہیں قائم کیں۔ اوس نے رفاہ عام کے لئے بہت سے کام ہاتھ میں لئے ان سب میں بڑھکر بندرگاہ ناپس کی درستی تھی لیکن ایک معاملہ میں اوس نے ٹسکنی کے ڈیوک اعظم لیوپولڈ کے مخالف رخ اختیار کیا اوس نے اپنی فوج بڑھائی اور اوس کی ازسرنو ترتیب دی اور ٹارٹونا اور اسے سنڈیا پر نہایت ہی جدید وضع کی فصیلیں تعمیر کرائیں۔

جمہوریں | سب سے آخر میں ہمیں اطالوی جمہوریوں کا ذکر ہونا چاہیئے جو قرون وسطیٰ سے چلی آتی تھیں۔ ان میں سے چھوٹی لکہ کی جمہوری ریاست تھی جو ہر جانب سے ٹسکنی کے عظیم الشان علاقوں سے گھری ہوئی تھی۔ لیوپولڈ نے جو لیگ ہارن کو بڑھایا اوس کی وجہ سے اس ریاست کی تجارت کو نقصان پہنچا۔ بایں ہمہ اوس کا انتظام درست اور اوس کی حالت آسودہ تھی بقیہ دو استرانی جمہوریوں کی حالت دگرگوں تھی۔

جمہور جنوا | جن میں عدد یہ کی دیر پا حکمرانی نے سیاسی آزادی کا استیصال کر دیا تھا جنوا کی جمہوری ریاست کی حالت جس کا ڈیج را فیلڈی فراری تھا بالکل تباہ تھی وہاں کے باشندے مفلوک الحال تھے یہاں کی تجارت کپیاٹ ہارن اور ماسس میں منتقل ہوگئی تھی رسوم و قانون غیر اصلاح شدہ

تھے یہ اتنی کمزور تھی کہ یہ کارسیکا کی اوس بغاوت کو فرو نکر سکی جو ہیولی کے تحت میں حکومت کے حقوق طلب کرنے کے لئے نمودار ہوئی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ آخر کار ۱۷۶۸ء میں یہ جزیرہ فرانسیسیوں سے ملحق کرنا پڑا۔

وینس | وینس کی جمہورحس کا حکمراں ۱۷۸۹ء میں یال ریپز تھا یورپ کی نظروں میں اتنی گری ہوئی نہ تھی اس کے بڑا عظمی مقبوضات کی حکومت جو کہ دیرونا سے ستائرل تک اور بحر اوڈریاٹک کے مشرقی ساحل کے ساتھ ساتھ پھیلے ہوئے تھے وینس کے عدد یہ کے لئے سود مند تھی اور اون کے لئے ثمر آور تھی۔ ان مقبوضات میں جزائر ایونین بھی شامل تھے ڈل مایٹا سے ایک کثیر فوج بہم پہنچائی جاتی تھی۔ لیکن اس کی حکومت میں سخت خود غرضی پائی جاتی تھی اور اس لئے روشن خیالی میں لمبارڈی برما ٹسکنی اور نیپلز کے ساتھ ساتھ نہ چل سکی عام طور پر اطالیہ میں جہاں کہیں بادشاہت تھی اوس کا رجحان اٹھارھویں صدی میں حیرانداس حود سرانہ حکومت کی طرف تھا اور ایسی طرز حکومت پرانی جمہوروں کی نسبت لوگوں کے لئے بہت فائدہ مند تھی سیاسی طور پر تمام ملک فرانسیسی آسٹروی اتحاد کا ایک جزو خیال کیا جاتا تھا۔

انگلستان جارج سوم | اتحاد ثلثہ کی خاص طاقت جیسے روس، فرانس و آسٹریا کے غیر یوستہ اتحاد کے مقابلہ میں توازن قائم رکھا انگلستان تھا اوس شدید صدمہ سے جو اوس کی امریکہ کی نوآبادیوں کی بغاوت سے پہنچا بڑا عظم کی طاقتیں اوسکو پہلے کی نسبت کمزور خیال کرنے لگیں۔ ورسیلز کے عہدنامہ نے اوس کی عاجزی اور بے بسی پر مہر کا کام دیا جس سے مجبوراً اُسے فرانس کو علاقہ دینا پڑا تھا لیکن دراصل جنگی قوت کی نسبت اوس کا مالیات پر زیادہ اثر پڑا تھا اور انگلستان کی بحری طاقت جو کہ اوس کی جزائری حیثیت کی وجہ سے اوس کی قوت کا عنصر اعظم ہونا چاہیئے۔ پیشتر کی طرح بہترین حالت میں تھی۔

پٹ کی حکمت عملی | پٹ اصغر کی حکمت عملی جس کا تقرر ۱۷۸۳ء میں عمل میں آیا ایک امن پسندی و تخفیف اخراجات کی حکمت عملی تھی۔ ملک کو جنگ امریکہ کا خاصہ مالی خسارہ سہنا پڑا تھا اور وزیر اعظم کا بڑا مدعا یہ تھا کہ ملک کے تجارتی اور صنعتی ذرائع

کو وسعت دے ایڈم اسمتھ کا شاگرد ہونے کی حیثیت سے وہ اقتصادیات کے بڑے بڑے اصولوں سے واقف تھا اور اوس کی خارجہ حکمت عملی کا بہت ہی اہم پہلو فرانس کے ساتھ ایک تجارتی معاہدۂ کلی قائم کرنا تھا انگلستان کے مالی بندوبست کے جو براعظم کے سب ممالک سے بڑھکر تھا انگریزی حکومت کو اس قابل بنا دیا کہ وہ قوم اسکے روپیہ کو اور ملکوں کی نسبت زیادہ موثر طور پر اپنی طرف کھینچ لے جب کہ ضرورت ملک کے لئے محسوس ہو رہی ہو اپنی امن پسندی کے باوجود پٹ کو اوسکے معتمد امور خارجہ ڈیوک آف لیڈز نے ترغیب دی کہ وہ یورپ کے سیاسیات میں اچھی طرح دخل دے۔ ہالینڈ کی صورت حالات کے سبب اوس کو اتحاد ثلثہ میں شریک ہونا پڑا۔ خاص انگلستان میں اس فرانسیسی ذہنی تحریک کا کوئی اثر نہ پڑا جو انقلاب فرانس کا موجب ہوا ہے قرن گزشتہ میں اوس نے جاگیری اضافیات سے نجات حاصل کرلی تھی جو براعظم کے کسان اور کاشتکار کو اس قدر گراں گزرتی تھی اوس نے انفرادی تجارتی آزادی اور قانونی مساوات کو بھی حاصل کرلیا تھا۔ سیاسی حیثیت سے اگرچہ اوس کی حکومت ایک امرا کی جماعت سے متعلق تھی جو کہ شمول سوداگر اور تحریر مستعمل تھی لیکن طبع کی آزادی اور قانون انتخاب کے ذریعہ سے رائے عامہ کو دخل دینے کا ایک موقع حاصل ہوا اگرچہ طریقۂ انتخاب قدیم طریقہ رائے دہندگی میں الجھا ہوا تھا۔

پرشیا فریڈرک ولیم ثانی | پرشیا اتحاد ثلثہ کا دوسرا رکن ہر طرح سے انگلستان کے غیر موافق تھا ظاہر اطور پر فریڈرک اعظم کی توجہات کے رعب و داب اور اوس قابل شہنشاہ کی فوجی داستمدادہ تعظیم کے سبب پرشیا یورپ میں سب سے بڑی فوجی طاقت شمار ہوتا۔ لیکن دراصل اس کی شہرت اوس کی فوجی قوت سے زیادہ تھی پرشیا کمزور تھا جب کہ انگلستان طاقتور تھا۔ پرشیا کے پاس کوئی قابل لحاظ مالی سررشتہ نہ تھا۔ اور نہ وہ صنعتی لحاظ سے دولتمند تھا۔ اوس کے پاس کوئی فوجی بنک نہ تھا اگر جنگ کے لئے کوئی ذریعہ تھا تو وہی زر نقد جو برلس میں محفوظ تھا پرشیا کی حکومت مطلق العنان تھی اور بادشاہ کی مرضی اعلےٰ متصور ہوتی تھی اوسکی حکومت نظام جاگیری پر مبنی

تھی جس سے انگلستان نے قطعی طور پر اور فرانس نے عملی طور پر نجات حاصل کرلی تھی اوس کے ساتھ ساتھ قرون متوسط کی غلامانہ کاشتکاری کے اتفاقات شرفا کے حقوق اور دنیاوی اور تجارتی اجارہ داری کا بھی فیصلہ ہو چکا تھا یرشیا کی فوج قوی نہ تھی سپاہیوں کے ساتھ غلاموں کا سا سلوک کیا جاتا تھا اور افسر جو کہ تمام تر شریف و نجیب ہوتے فوجی انضباط کو قائم رکھنے کے لئے تشدد سے کام لیتے۔ فریدرک اعظم اٹھارھویں صدی کے جید اندلس سلاطین کا عمدہ نمونہ تھا لیکن خیرہ لیشی سے بڑھکر اوسکو ایی مطلق العنانی کا خیال تھا ایک طرف اوسکو رعایا کی خوش حالی منظور تھی لیکن دوسری طرف کھلم کھلا امرا کے اختیارات کو بھی زدہ قایم رکھنا تھا۔ اس نے زمینداروں یا شہریوں کے لیئے کسی قسم کے انقلاب کی خواہش کو استعمال تک نہیں دی۔ موخرالذکر اپنے مالکوں کے اختیار میں تھے جبکہ موخرالذکر پر قدیم شہری طریقوں کی پابندیاں عائد تھیں یرشیا کی کمزوری صرف اوس کی حکومت کی ذات ہی میں نہ تھی بلکہ اوس سے جغرافی وجوہات بھی متعلق تھے اوس کے اجزا بکھرے ہوئے تھے دریائے رائن کے خلیج ڈچی اور شرقی پرزلیا ایک دوسرے سے بہت فاصلہ پر تھے اور اوس کے درمیان بہت سی جرمن ریاستیں حائل تھیں۔ اوس کے اصلاح متوسط اور برگ فرنڈ کے علاقے بہت ہی عمر آباد اور سمندر سے منقطع تھے اوس کے سب سے بڑے صوبے یرشیا خاص لوئیر یا سالیشیا اور پرشین پولینڈ باوجود اسلیسی اور جرمنی نوآبادیوں کے سب کے سب سلاوانی تھے اور بہدیں اپنے پیچھے تھے کہ اٹھارھویں صدی میں سلاوان قومیں تھیں۔ روسی سلاوانی آبادی کے لوگوں کو باوجود اپنی جہالت کے کافی مقامی انتظام حاصل تھا جسکی وجہ سے اون کی حالت قابل رداشت تھی، لیکن مشرقی یرشیا اور خاصکر یرشیائی پولینڈ میں لوگ زمانۂ وسطی اور لاطینی تہذیب سے ممارتے تھے اور اس سبب سے اون کے ساتھ غلاموں کا سا سلوک روا رکھا جاتا تھا اون کو کوئی مقامی اداروں کا اختیار نہ تھا۔

یرشیا کی حکمت عملی | یرشیا کی حکمت عملی جو فریڈرک اعظم نے اختیار کی تھی

دونوں پرشیائی اور جرمنی آرزوؤں پر مشتعل تھی اور دونوں میں سخت خود غرضی شامل تھی اس مثال نے جو درست خوا بادشاہ نے شہنشاہ کی جنگوں میں قائم کی تھی پرستیا کے مدبرین پر ایک گہرا اثر ڈالا۔ اوس نے مصلحت کو انصاف و مین الاقوامی قانون پر فوقیت دی۔ اوس پرشیائی حکمت عملی کی معراج کمال پولینڈ کی پہلی تقسیم تھی جسکی تجویز اوس نے کی تھی اور جس کے ذریعہ سے پرشیا نے پرشیا خاص کے مشرقی صوبوں کو برنڈبرگ سے ملایا اور پولینڈ کو سمندر سے منقطع کر دیا اوس کے جانشینوں کا مقصد بھی توسیع ممالک کی حکمت عملی پر عمل پیرا ہوا تھا اور اوس کے ساتھ یہ بھی ملحوظ تھا کہ اور اضافہ کر کے سیالیشیا کو پرشیا خاص کے ساتھ جوڑ دیا جائے۔ پرستیا کی جرمنی حکمت عملی یہ تھی کہ تمام سلطنت کے شاہزادوں کے حقوق کے لئے بہت گرمجوشی کا اظہار کر کے ملک بھر کی رہنمائی حاصل کیجائے اور اونکی محافظت کا اظہار کیا جائے اور یہ اسی سبب پر مبنی تھا کہ فریڈرک اعظم نے مجلس شہزادگان قائم کی۔ پرستیا کا موروثی دشمن آسٹریا تھا جس کو اگرچہ فتح سالیشیا سے کھلے طور پر زک پہنچ چکی تھی لیکن پھر بھی اوس کا اثر سلطنت پر بہت بڑا تھا اور اوسکے رجحان سے یہ بھی پایا جاتا تھا کہ وہ اون ندا پر کو جو پولینڈ کے متعلق تھیں روکنا چاہتا تھا۔ فریڈرک اعظم تھا جس نے متہنشاہ کی اس تجویز کی مخالفت کی تھی جس میں وہ آسٹریا ندرلینڈ کے معاوضہ میں بویریا کو لینا چاہتا تھا اور اوس نے روس و فرانس کے درباروں میں آسٹریا کے خلاف سازش کی یہ اس آسٹریا فرانسیسی روسی اتحاد کی توڑ پر تھا کہ پرستیا نے ہالینڈ میں انگلستان کی درخواست پر مداخلت کی اور ۱۷۸۸ء میں ہالینڈ اور انگلستان کے ساتھ اتحاد ثلثہ قائم کیا شاہ پرشیا فریڈرک ولیم ثانی جو کہ اپنے مشہور و معروف چچا کی جگہ ۱۷۸۶ء میں تخت نشین ہوا ایک غبی اور متلون مزاج آدمی تھا لیکن اوس نے پرستیائی حکمت عملی کے اصولی خیالات کو ذہن نشین کر لیا تھا وہ آسٹریا کو پرشیا کا دائمی دشمن سمجھتا تھا۔ جسے دھوکہ و سخن سازی سے ہر موقع پر استفادہ حاصل کرنا جائز خیال کیا جاتا تھا اوس کا وزیر اعظم برڈس برگ آسٹریا کا مستقل دشمن تھا لیکن بادشاہ کے عجیب مزاج کی وجہ سے ملک کے

اختیارات وزیر کے ہاتھ میں نہ تھے بلکہ شاہی مقربین کے سپرد تھے جس میں ۱۷۸۸ء کے سب سے اخیر میں بڑھکر بشلف واڈر اور لشاسسنی تھے۔

**ہالینڈ** ہالینڈ انگلستان اور پرشیا کے درمیان ایک واسطہ نما جوان دونوں کو متحد کئے تھا۔ ہالینڈ کی فوجی طاقت کچھ بھی نہ تھی لیکن اس کے باشندوں کی ثروت نے جو کہ انھوں نے اپنی وسیع اشیائے تجارت اور ساہوکارانہ مستعدی سے حاصل کی تھی "صوبجات متحدہ" کی جمہوری حکومت کو بہت ممول بنا دیا تھا ساتوں صوبوں میں سے ہر ایک نے اپنی خود مختاری قایم رکھی تھی۔ وہ ایک دوسرے سے اتحاد کے نہایت ہی مضبوط رشتے میں وابستہ تھے جلسۂ اتحاد رئیس اعظم کے ماتحت تھا جسکو ۱۷۲۷ء میں پھر تازہ کیا گیا ملک کے زیادہ متمول حصوں مثلاً ہالینڈ میں متعدد امرا جو مقامی حکومتوں کے عہدوں پر ممتاز تھے رئیس اعظم کے مرتبہ پر ناک بھوں چڑھاتے تھے۔ کیوں کہ بری اور بحری فوج اوس کے زیر کمان تھی لیکن مقابلتہً غریب اور روستائی صوبوں یعنی فریزلینڈ اور گرانجن میں امرا رئیس اعظم کے ممد و معاون تھے ۱۷۸۷ء میں صوبجات متحدہ نے شمالی غیر جانبدارانہ مجلس میں دخل دیا جسکو اوس کی بھرتی نے انگلستان کی تجارتی سیادت کو توڑنے کے لئے قائم کیا تھا اور جنگ میں جو کہ اس کے بعد پیش آئی ان کو نقصانات عظیم اوٹھانے پڑے اور صلح ہونے پر انکو ۱۷۸۳ء میں ہندوستان میں تمام کارخانے انگریزوں کے حوالے کرنا پڑا۔ رئیس اعظم ولیم پنجم شہزادہ اورنج کے خلاف جسکے خاندان میں یہ سیادت موروثی قرار دی گئی تھی جنگ مذکور میں انگلستان کی رفاقت کے نہایت شدید الزام عائد کئے گئے اور وہ صلح ہو چکی تو صوبہ ہالینڈ کے حکام کی سرداری میں ایک تحریک کی گئی جس کا مقصد یہ تھا کہ شہزادہ مذکور کو اوس کے عہدہ سے علیحدہ کیا جائے اور ولندیزی مدر لینڈ میں ایک نئی حکومت بنائی جائے جو صوبجات متحدہ امریکہ کے نقش قدم پر چلے ۱۷۸۶ء میں اس تحریک نے بہت زور پکڑا ایک فرانسیسی موج کی [illegible] کے تحت میں تیار کی گئی اور رئیس اعظم کو ہیگ سے بھاگنا پڑا اور اس وجہ سے فرانس سے مصلحانہ مداخلت کی درخواست کی گئی۔ لیکن جیسا کہ اوپر ذکر ہو چکا ہے فرانس باوجود اپنی ظاہری طاقت کے دخل دینے سے قاصر رہا اور ولندیز محبان وطن کو اپنی قسمت پر چھوڑ دیا

گیا تھا رئیس اعظم کے تعلق سے انگلستان نے ہیگ میں اپنے قابل ایلچی سر جیمس ہیرس کے ذریعے سے (جو کہ بعد میں لارڈ ماسبری بنا) پرشیا کو عمل کی ترغیب دی۔ انگلستان اور پرشیا کے اس روش اختیار کرنے میں خاندانی اور سیاسی وجوہات مضمر تھے رئیس اعظم اپنی ماں کی طرف سے جارج سوم کا ماموں زاد بھائی تھا اور اس نے فریڈرک ولیم ثانی کی بہن سے شادی کی تھی سیاسی طور پر اگر ہالینڈ فرانسیسی آسٹروی اتحاد میں رئیس اعظم کے اخراج کی وجہ سے ملجا تا تو تمام یورپ ایک ہی سلسلہ میں وابستہ ہو جاتا اور عملی طور پر اوس سے آسٹروی ندرلینڈ ہالیحیم گھر گیا ہوتا ستمبر ۱۷۸۷ء میں ایک پرشیائی فوج نے ڈیوک آف برنزک کے تحت میں امسٹرڈم پر قبضہ کر لیا اور رئیس اعظم کو ایسے عہدہ پر متمکن کر دیا۔ ولسٹریز کے محبان وطن فرانس کو بھاگ گئے اور ولیم ائمن کی فوج منتشر کر دی گئی اور ۱۷۸۸ء میں اس کام کی تکمیل اتحاد ثلثہ کے دستخط سے ہو گئی۔

ڈنمارک کرسچین ہفتم | دو شمالی سلطنتیں ڈنمارک اور سوئیڈن انگلستان کے خلاف ۱۷۸۰ء میں غیر جانبدارانہ مجلس کے موافق تھیں لیکن کئی پشت سے ان میں بڑی سخت عداوت چلی آتی تھی۔ ڈنمارک جس میں ۱۷۸۹ء میں نارویے بھی شامل تھا نہایت ہی آسودہ حالت میں تھا۔ اٹھارھویں صدی کے خیالات نے رسائی خلائق نے وہاں بھی گھر کیا تھا اور ۲ جون ۱۷۸۸ء میں ایک شاہی فرمان سے رہی سہی زرعی غلامی دور ہو گئی مالیات قانون اور تعلیم کی نئی ترتیب سے رعایا کی حالت کے درست کرنے میں بہت جد و جہد کی گئی اور ہر طرف ترقی کے آثار نمودار ہوئے یہ اصلاحیں شاہ کرسچین ہفتم کا کارنامہ نہ تھیں جو کہ ایک بچہ سال تھا بلکہ اون کا سبب شاہزادہ تھا جو کہ بعد میں فریڈرک ششم کے نام سے موسوم ہوا اور اوس کا وزیر کونٹ اینڈریوز بنسا سٹارف بتھا جو کہ اٹھارھویں صدی کے ایک بڑے ڈپلومیٹ مدبر کا بھتیجا تھا۔ سوئیڈن میں

سوئیڈن گستاوس سوم | ۱۷۸۹ء میں فن لینڈ کا ایک بڑا حصہ سویڈی پومیرنیا اور روگن کا جزیرہ بھی شامل تھا اس وقت وہ اوس صدی کے بہترین حکمرانوں میں سے

ایک گستاوس سوم کے زیر حکومت تھا اوس بادشاہ نے ۱۷۷۲ء میں ایک حکمت عملی سے سوئیڈن کی ریاستوں کا قلع قمع کرکے اون کو دو ٹکڑوں میں تقسیم کردیا۔ ایک کیپ کہلاتا تھا اور وہ اوس کے زیر حمایت تھا دوسرا ہیسٹ کے نام سے موسوم تھا اور فرانس اور روس کے زیر حمایت تھا۔ شاہ موصوف نے اوس زمانے کے خیر اندیشی کے خیالات کو تشکیل دینے میں اپنی مطلق العنانی سے کام لیا اوس نے ایذا رسانی دور کی محصولات کا تعین کیا تجارت و حرفت کو ترقی دی اور شرفا کے حقوق کو جہاں کہیں تلف نہیں کیا وہاں گھٹا ضرور دیا۔ اگر وہ اون اندرونی اصلاحوں سے تجاوز نہ کرتا تو سوئیڈن کے باشندوں کی ایک مستقل ممنونیت حاصل کرلیتا لیکن اوس نے برا عظم کی سیاسیات میں دخل دینے میں اصرار کیا اور جس کے سبب اسکو ایک بڑی فوج قائم رکھنا پڑی۔ جس نے لوگوں کو شل کردیا۔ اگرچہ وہ بھی ۱۷۸۸ء میں مجلس شمالی میں شریک ہوا لیکن بعد میں اوس نے اوس کے خلاف روش اختیار کی اور روسی۔ ترکی جنگ سے استفادہ حاصل کرنے کا مصمم ارادہ کرلیا اس ارادہ سے اوس کا حال اپنے کھوئے ہوئے علاقے کو واپس لینا تھا چنانچہ اوس نے ۱۷۸۸ء کے موسم گرما میں روس پر یورش کی اور اوس کے بحری بیڑے نے سینٹ پیٹرز برگ کو تشویش میں ڈالدیا۔

**سلطنت عظمیٰ**

اب تک اُن ریاستوں کا ایک خاکہ سا بیان کیا گیا ہے جنمیں ۱۷۸۹ء میں کسی قدر اتحاد تھا اور اس قابل تھیں کہ بحیثیت آزاد ریاستوں کے یورپ کی سیاسیات میں کم و بیش دخل دیں مقدس روما کی ریاست کیحالت جداگانہ تھی جو اس وقت تک اپنی پرانی روش پر تھی اور جیسا کہ ۱۶۴۸ء میں عہدنامہ وسٹ فیلڈ میں طے ہوا تھا اوسی کے مطابق اوس پر حکمرانی کیجاتی تھی۔ اصل جرمنی یعنی وہ جرمنی جو کہ اوڈر کے مغرب میں واقع ہے مذکورہ انتظام کے مطابق متعدد خود مختار ریاستوں میں پارہ پارہ ہوچکی تھی اور یہ ریاستیں جن کی بندش متصل کمزور تھی مقدس طاقت روم کے نام سے یاد کیجاتی تھیں چھوٹی ریاستوں کی کثیر التعدادی نے فوجی حیثیت سے اوس سلطنت

کو بالکل نکما کر دیا تھا اور اور انکے اتحاد میں اسقدر بو دا پن تھا کہ اور اس کی عام اندرونی حالت اصلاح پذیر نہ ہو سکتی تھی اور نہ ایک مستقل خارجی حکمت عملی اختیار کر سکتی تھی اشتراکی انتظامات اس قدر تکلیف دہ اور ناقابل عمل تھے کہ جرمنی کا شمار بڑی سلطنتوں میں نہ ہو سکا۔

**مجلس انتظامی** شاہی مجلس انتظامی یا بالفاظ دیگر پریوی اسٹیٹ تین مجلسوں پر مشتمل تھی اور ہر ایک اعلیٰ مجلس میں ایک قرارداد کی منظوری کیلئے علیحدہ آرا کی ضرورت ہوتی تھی۔ قرارداد پر جب بادشاہ کے دستخط ثبت ہوتے تو وہ منظور شدہ سلطنت شمار ہوتی مجلس اوّل آٹھ منتخبین کی ہوتی جنمیں تین مذہبی میشوا مینس ٹریوس اور کالون کے صدر اساقفہ مقرر تھے اور ان میں پانچ دنیاوی بوہیمیا برینڈنبرگ اور ہنوور کے نمایندے تھے جو ہنگری پرشیا اور انگلستان کے بادشاہ بھی تھے۔ چوتھا سیکسنی کا نمایندہ اور پانچواں سیکسنی کا نمایندہ جو ۱۷۸۹ء میں بومیریا کا نمایندہ بھی تھا۔ اس مجلس کا صدر مینس کا صدر اسقف تھا جو سلطنت کے حل وعقد پر حاوی تھا۔

**شہزادوں کی مجلس** مجلس ثانی شہزادوں کی ہوتی جو ایک سو نفوس پر مشتمل تھی جن میں چھتیس مذہبی کلیسائی تھے اور چونسٹھ دنیاوی امرا۔ اس مجلس میں تمام منتخبین مختلف حیثیتوں سے رائے زنی کے حقوق رکھتے تھے۔ ہنوور کی چھ رائیں مختلف پرگنوں سے متعلق تھیں پرشیا کی چھ تھیں۔ جو کہ گلڈوز کی ریاست مورس کے اضلاع وغیرہ وغیرہ کے لئے تھیں۔ آسٹریا کی تین رائیں تھیں۔ ڈنمارک اور سوئیڈن کے بادشاہ بھی ہال سٹین اور ہومرانیا کے ڈیوکوں کی حیثیت سے نمایندے شمار ہوتے تھے چھوٹے شہزادوں لینڈگریو آف ہسل اور مارگریو آف بیڈن اور ڈیوک آف ورٹمبرگ سے لیکر سلم اور انہالٹ کے ادنیٰ شہزادوں تک ہر ایک علیحدہ علیحدہ ایک ایک رائے رکھتا تھا اور یہی دنیاوی اہل رائے کی تعداد کو ساٹھ تک پہنچائے ہوئے تھے مذہبی شہزادوں میں چونتیس نہایت متمول اساقفہ و رئیس رہبان تھے۔ اون میں سے بیشتر وسیع علاقوں پر حکمرانی کرتے تھے اور جس میں سب سے زیادہ

مشہور سالزبرگ کا صدر اسقف بمبرگ اگزبرگ، ورٹزبرگ، اسپامرز، ورمس، اسٹرس برگ بیسل کانس ٹینس، پیڈربارن، ہلڈی شیم اور منسٹر کے اسا قفہ اور الواہگن - کیٹن اور اسبٹلو کے رئیس رہبان ہوتے تھے بقیہ چھ رائیں انتخاب پر موقوف تھیں اور اون نمایندوں کو معمولی دنیا دی و دینی بادشاہ جو فرنکونیا سوبیبا وسٹ فیلیا میں بہت عام تھے منتخب کرتے تھے اس میں چار دنیاوی نمایندے ہوتے اور دو دینی - اس مجلس کی صدارت پر یا تو آسٹریا کا ڈیوک اعظم یا سالس برگ کا صدر اسقف متمکن ہوتا تھا -

آزاد شہروں کی مجلس | تیسری یا ادنیٰ مجلس آزاد شہروں کی تھی اگر کوئی معاملہ جس کا دونوں مجالس اعلےٰ نے تصفیہ کر دیا ہو اور وہ شہنشاہ کے سامنے اوس کی رضامندی کے لئے پیش کیا گیا ہوتا کہ وہ سلطنت کا قطعی اور ناطق فیصلہ کہلائے اس مجلس کی مخالفت اوس فیصلہ کو روک سکتی تھی - یہ مجلس شاہی آزاد شہروں کے بادن نمایندوں پر مشتمل تھی اور صغیر مجلسوں میں منقسم تھی جسمیں وسٹ فیلیا کی مجلس میں فرنک فورڈ اون دی مین کلون ایلاسپیل ہمبرگ ایوبک شامل تھے اور سوبیبا کی مجلس نیورمبرگ رٹیس بان الم اور اکسبرگ پر حاوی تھا اس مجلس کا مرکز ریٹزبن کا شہر تھا جہاں مجلس کے اجلاس ہوا کرتے تھے اس تشکیل سلسلۂ اتحاد کی وجہ سے تمام جرمن کی یکجہتی ضائع ہو چکی تھی منتخب شہزادوں اور آزاد شہروں کی نمایندگی محتاروں کے ذریعہ سے ہوا کرتی تھی چھوٹی طاقتیں اپنے تئیں بے ثبات محسوس کرتی تھیں - اس لئے وہ اس بات پر مجبور تھیں کہ اپنی سیاسی آزادی کے لئے کسی بڑی طاقت یعنی آسٹریا فرانس "پرشیا" یا ہنوور سے اعانت طلب کریں -

شاہی مجلس عالیہ | سلطنت کی اور بڑی شاہی مجلس یعنی استثنائے عدالت (رائشکا مرگیرخت) بھی جسکا استقر ویٹزلر تھا - اسلئے یہ مدعا تھا کہ جرمن کے شہزادوں کے تصفیہ کا تصفیہ کرے مگر یہ بھی روبہ انحطاط تھی اسکی رشوت ستانی باخر و تعویق زباں زد خلق تھی اور اس کے پاس کوئی ایسا آلہ نہ تھا جس سے اسکے احکام کی تعمیل کیجاتی سلطنت شہنشاہ کی سیادت میں تھی جس کی تاجپوشی

قرون وسطیٰ کے تمام پرتکلف رواجوں سے عمل میں آئی تھی ماسوا ایک دفعہ کے یعنی وسٹ فیلیا کے عہدنامے کے بعد یہ منصب امتیازی ہمیشہ خاندان آسٹریا کو حاصل تھا لیکن درحقیقت صاحب عہدہ کوئی خاص اختیارات سے مستفید نہ ہوتا تھا خاندان ہیپس برگ کے موروثی ممالک کے لئے حکمراں ہونے کی حیثیت سے شہنشاہ کا اقتدار قائم تھا نہ کہ شہنشاہ ہونے کی حیثیت سے جوزف ثانی نے برائے نام شہنشاہ سے بہتر یعنی با اختیار ہونے کی کوشش کی لیکن اوس کا نتیجہ یہ ہوا کہ فریڈرک اعظم نے اپنی طاقت پکڑی کہ شہزادوں کا ایک جتھا اوس کے خلاف قائم کردیا اسلیئے اس ایک بڑی مملکت سلطنت یورپی حیثیت سے اسٹریا کا شاہی مجلس میں بہت بڑا اثر تھا کیوں کہ مجالس تخیین وشناہزادگان کے دینی ارکان موروثی طور پر اوس کی حمایت کا میلان رکھتے تھے اور یہ اونھیں کی رائیں تھیں جن پر اوسے بہت بڑا بھروسہ تھا اُس کی تجاویز نے یہاں تک صورت اختیار کی کہ دانتا میں الگ کونسل قائم ہوئی۔

الگ کونسل | اس کا مقصود یہ تھا کہ شہزادوں کے جھگڑوں کو طے کرے اس مجلس نے رینیز لر کی مجلس عالیہ کے حقوق کو غصب کرلیا۔

حلقہ جات | جب ایک معاملہ کے متعلق کوئی فیصلہ ہو جاتا تو سلطنت کے عاملانہ اختیارات حلقوں کے تفویض کئے جاتے ان حلقہ جات میں ہر ایک میں اپنی مجلس ہوتی اور اوس مجلس کا یہ فرض ہوتا کہ جس وقت سلطنت جنگ کا فیصلہ کرے تو افواج اور روپیہ کی فراہمی کی فکر کرے دس حلقوں میں سے جو کہ شروع میں قائم کئے گئے برگنڈی کا حلقہ یوئی چہاردہم کی فتوحات سے تقریباً کالعدم ہوچکا تھا اور وہ جو کہ مشرقی حصہ میں تھے برہنا سسکنی اور آسٹریا کی متحدہ ریاستوں کے زیر اثر تھے صرف مغربی جرمنی یعنی وسٹ فیلیا۔ فرنکونیا اور سوبیا کے حلقوں میں یہ انتظام معقول رکھتا تھا لیکن وہاں بھی اوس کا نتیجہ قطعی ناکامی ہوئی جب کبھی حلقہ جات کو اپنی افواج میدان جنگ میں لانا پڑتیں تو اوس کا نتیجہ اس کے سوا کیا ہوسکتا

تھا کہ نہایت چھوٹی چھوٹی تقسیموں اور بٹے ہوئے اختیارات سے ایک نصف درجن شہزادے سپاہیوں کا صرف ایک دستہ اکٹھا کر سکتے اور ان شہزادوں میں سے ایک کی یہ کوشش ہوتی کہ قیام کا صرفہ اوس کے ہمعصروں کے سر پڑے الغرض مقدس دولت روم قرون متوسط کے دوسرے انتظاموں کے مانند اس زمانہ کے فنون جنگ اور مذہب کی طرح تنزل پر تھی اسکی کچھ جزوی ریاستوں مثلاً آسٹریا پرشیا اور اُن سے کچھ کم پومیریا میں طاقت و سکت باقی تھی لیکن مجموعی طور پر یہ بالکل اپنی محافظت نہ کر سکتی تھی اور مشرقی یورپ اور فرانس کے درمیان ایک کمزور سرحد کی حیثیت رکھتی تھی۔

جرمنی کے شہزادے | سلطنت عظمیٰ کی جارحانہ اور مدافعانہ اغراض نے جرمنی کے باشندوں پر کوئی خاص اثر نہ ڈالا تعلیم یافتہ جماعتوں کو اس بات پر ناز تھا کہ وہ حب الوطنی کے محسوسات سے برتر ہیں اور جرمن سے بڑھکر نجبان دنیا ہیں ادنیٰ جماعتیں اندرونی حکومت کی زیادہ پروا کرتی تھیں۔ جس کا اون پر اثر تھا لیکن سلطنت اور روس کو جو یورپی سیاسیات سے متعلق تھی خیال میں نہ لاتی وہ میلان جو بڑی طاقتیں چیر اندیش مطلق العنانی کی طرف رکھتی تھیں جرمنی کی چھوٹی ریاستوں میں بھی پایا جاتا تھا یعنی یہ کہ قدیم جاگیروں کو کم از کم گھٹا تو دیا جائے اگر پوری طرح سے نہ مٹائی جائیں اور اس رجحان سے وہ خود بھی متعلق تھے جو کہ امرا پر عاید کئے گئے تھے۔ فرمان روا کی فروغ یافتہ طاقت اگر کلی طور پر نہیں تو عام طور پر رعایا کی آسودگی کو ترقی دینے کے لئے استعمال کی جاتی تھی یا کم از کم ادب اور فن کو بڑھانے کے لئے۔

بادیریا | جرمنی کے بڑے بڑے چند حکمرانوں پر ایک نظر ڈالنے سے اس خیال کا صحیح ہونا ثابت ہوتا ہے۔ چارلس تھیوڈر الکٹر پیلے ٹائم جو ۱۷۷۷ء میں بویریا کی سلطنت پر قابض ہوا اور جس نے ڈیل بیج کے خاندان کے علاقوں کو ایک دفعہ اور یکجا کیا ایک نہایت بیدار مغز بادشاہ تھا اوس نے اپنی سلطنت میں ایک عظیم الشان جامعہ کی بنیاد متہیم میں ڈالی اور وسلا ارف میں یورپ

کا ایک متحد تصویر خانہ قائم کیا لیکن یومیریا میں اوس نے بہت سی خانقاہوں کو مٹایا اگرچہ اوسکو رومن کیتھولک مذہب سے بھی عقیدت تھی اوس نے بنہمن ٹامسن ایک مشہور باشندہ امریکہ کو وزارت کا عہدہ دیا اور بعد میں اوس کو کونٹ رمسفورڈ کے خطاب سے امتیاز بخشا۔ اوس ماہر علم و فن نے رہائیت کو دبانے اور اس بات کی بھی جد وجہد کی کہ غریب سے غریب شخص کو حقیقی آسایش ملے باوجود ان سب باتوں کے الکٹر چارلس تھیوڈورل نے چند باتوں میں اپنے تئیں ایک متعصب شخص ظاہر کیا اوس نے سلسلۂ تعلیم کو کامل طور پر رومن کیتھولک پادریوں اور غیر یعقوبیوں کے ہاتھ میں چھوڑ دیا اور اوس نے اس بات کی اجازت دی کہ اوس کے ممالک میں پراٹسٹنٹوں کی مزاحمت کیجاے

**سیڈن** مارگریو چارلس فریڈرک جس نے بیڈن خاص اور بیڈن ڈرلاش کی اور حکومتوں کو متحد کیا تھا حاکم سابق الذکر سے زیادہ کامل طور پر روشن خیال شخص تھا حقیقی طور پر ایک خیر اندیش مطلق العنان بادشاہ تھا وہ علم معیشت کا مطالعہ کیا کرتا تھا اور اوس پر اوس نے ایک رسالہ بھی لکھا تھا اوس کے اصولوں کا اطلاق وہ بھی چھوٹی سی ریاست پر کرتا تھا اوس نے تعلیم تحتانیہ کی ایک تجویز کی اور ۲۳ جولائی ۱۷۸۳ء میں اوس نے زرعی غلامی اپنے علاقے میں موقوف کردی مگر شاہی حقوق کو قائم رکھا اور یہ بھی حکم جاری رکھا کہ رعایا میں سے کوئی متنفس بادشاہ کی اجازت لئے بغیر ملاقہ کے باہر نہ جاسکے

ڈیوک چارلس یوجین آف ورٹمبرگ اپنے ہمسایوں سے متضاد طبیعت واقع ہوا تھا اوس نے اون کی طرح اپنی مطلق العنانی کو قائم رکھا لیکن اپنی طاقت کے بھاری محصول لگانے میں اور اپنی ریاست کے اتنا سب سے کہیں بڑھکر ایک فوج رکھنے میں صرف کیا وہ اپنی رعایا سے غلاموں کے مانند سلوک کرتا تھا اور اوس کا طرز حکومت ایسا ظالمانہ تھا کہ آلاک کو مسل نے اوس کے خلاف کارروائی کرنے کی اوسے دھمکی دی تھی با ایں ہمہ وہ ادب و فن کا مربی تھا اوس نے اسٹیٹ گارمیں ایک ناٹک گھر قایم کیا اور وہاں فنون لطیف کی ایک درسگاہ قائم کی اوس نے شیلر شاعر کی تعلیم کے اخراجات

کو برداشت کیا جس نے اوس کی ہجو لکھی اور جو بعد میں ویمر کو بھاگ گیا لیکن ورٹیمبرگ کا چارلس یوجین ڈیوک، چارلس آف ڈیوہائنٹ (زوی برکن) جیسے شہزادوں کو ایک روشن خیال بادشاہ نظر آتا تھا۔ (موخرالذکر کا جانشین مکسملین جوزف بیکٹر بلٹائن چارلس ہیوبرٹ ڈور کا جانشین مقرر ہوا اور وہ لومیریا کا پہلا بادشاہ گزرا ہے) کیونکہ وہ شہزادہ اپنے شوق شکار کے لئے اپنی رعایا کو قربان کرتا تھا اور ولیم تھم لینڈ گریو آف ہیسل کیسل جیسے شہزادوں کو جو اپنی رعایا کو انگریزوں کے ہاتھوں سیکڑوں کی تعداد میں فروخت کرتا تھا اور جو امریکہ میں جاکر لڑتی تھی وہ ایک نہایت آزاد اور روشن ضمیر بادشاہ دکھائی دیتا تھا۔ اور زیادہ مشرق کی طرف سکسنی جو کہ جرمنی کی بڑی ریاستوں میں شمار ہوتا تھا۔ روبانحطاط تھا الیکٹر اگسٹس ثانی اور ثالث پولینڈ کے بادشاہ رہ چکے تھے اور انھوں نے اپنے شاہی رعب و داب کو قائم رکھنے کے لئے موروثی مالک کو تہ کر دیا تھا جو خوش قسمتی سے فریڈرک اگسٹس جو ۱۷۸۹ء میں الکٹر تھا۔ پولینڈ کے تخت کے لئے منتخب کیا گیا اور اس وجہ سے وہ اپنی رعایا کی خوشحالی کے لئے کچھ کر سکا اوس نے قانون کو ترتیب دینے کے لئے ایک مجلس قایم کی ایذارسانی کو منسوخ کیا صنعت و حرفت و زراعت کو ترقی دی اور کانوں کی ایک تعلیم گاہ قائم کی لیکن وہ مڈن کے مارگریو کی طرح یہاں تک نہ بڑھا کہ رعیتی غلامی کو بند کر دیتا۔ انقلاب فرانس سے عین پہلے سیکس کی شان اوس کے دارالانتخاب میں تھی اور نہ اس کا دماغی مرکز ڈرسڈن کا خوبصورت شہر تھا یہ مقام اس وقت ویمر کے قبضہ میں تھا جہاں کہ ڈیوک چارلس اگسٹس آف سکس ویمر نے اپنے گرد بیشتر بڑے بڑے فلسفیوں اور عالموں کو جمع کر رکھا تھا جنھوں نے جرمنی کا نام اٹھارھویں صدی کے اخیر اور انیسویں صدی کے آغاز میں روشن کیا اوس کے دربار میں جرمنی کے عظیم الشان عناصر گرٹے۔ شیلر۔ ہرڈر۔ وی لینڈ، اور میوزیس جلوہ افروز تھے اوس کی ریاست کی یونیورسٹی جرمنی بھر میں مشہور ہو گئی اور ریاستوں کی تخصیص ضروری نہیں ہے یہ کہنا کافی ہو گا کہ جو ریاستیں شمال میں

واقع تھیں عام طور پر بہت پچھے تھیں خاصکر میکلن برگ کی ریاستیں ہنوبرگ کی ریاست ایک امرا کی جماعت کے زیر حکومت چھوڑ دی گئی تھی جو اصلاحوں کو قبول نہ کرتی تھی اگرچہ اوس کی یونیورسٹی جس کا کہ سنگ بنیاد جارج سوم نے کاٹنگٹن پر رکھا تھا نہایت اعلیٰ منصور ہوتی تھی۔

دینی ریاستیں | اوس صدی کی تحریک کے موافق تھیں دینی حکمران اکثر بیدار مغز واقع ہوئے تھے لیکن وہ ایک بڑی حد تک اپنے پادریوں کی جماعت کے بہت مطیع و منقاد تھے اوس جماعت کے کلیسائی عہدوں پر اکثر سے شاہزادے مختار ہوتے تھے جو کم درجہ کے شہزادوں کی اولاد کے سوا ہوتے تھے یہ لوگ نئے منتخب شدہ پادریوں سے اصرار کرتے تھے کہ وہ اون کے ساتھ دانستہ وپیوستہ ہوکر پادریوں کے حلقوں کی جاگیری رسوم میں کوئی تغیر نہ پیدا ہونے دیں پس اٹھارھویں صدی کے اختتام پر امیرزادے اسا قفہ اور قسیس شریف و نجیب خاندانوں کے لوگ ہوتے تھے متاز قسیس جوزف ہیرن آف نواگن بک اور بیسل کا اسقف ارتھل کارئیس قسیس لوئی ہامبرگ اور ورزبرگ کا اسقف رائٹ کا امیر کالسٹانس کا اسقف ہوان برگ کا امیر لیج کا اسقف لمبرگ کا پرنس الکٹس سپائیرز کا اسقف امیر جیرومی کالوریڈ ہالبرگ صدر اسقف اور پلیٹن برگ کا رنجیس منسٹر کا رہبان تمام شریف خاندانوں سے متعلق تھے۔ اس موقع پر ایک نہایت عجیب بات قابل ذکر ہے وہ یہ ہے پرانشٹلب شاہزادوں کو جن حاصل تھا کہ کیتھولک شاہزادوں کو اسقفی کے حلقہ جات بخشیں ۱۷۹۵ء میں ڈیوک آف بارک آسنا برگ کا ولیعہد اسقف تھا اور ہال اسٹین گوٹارک کا شہزادہ بشپ فریڈرک لیوبک کا اسقف اس جماعت کے پادریوں میں سے زیادہ متعصب اور زیادہ آزاد حیثیت کے تین اسا قفہ تھے۔ اور اس وجہ سے وہ اس کی قابلیت زیادہ رکھتے تھے کہ اپنے علاقوں میں اپنے زمانہ کے موافق چل سکیں۔

مئسن | ان سب میں بڑھکر ارتھل کا شریف فریڈرک چارلس تھا جو میسن کا صدر اسقف تھا اور وردس کا ولیعہد پادری جو سلطنت عظمیٰ کا باعتبار صدر الصدور تھا یہ رفیع الدرجہ پادری اکثر عیش میں ڈوبا رہتا تھا لیکن

اوس کے عہدے کی وجہ سے سب فریق اوس کے توجہ کے خواہشمند تھے اور اوس کے فریڈرک اعظم کے شہزادوں کے جتھے میں شریک ہونے سے پرشیا کے بادشاہ کی غیر آسٹروی حکمت عملی کو بہت بڑی تقویت پہونچی ۱۷۸۹ء میں اوس نے تمام خارجہ اور داخلہ امور سیاسیات کو اپنے مددگار ہیرن ڈی ڈالبرگ پر چھوڑ دیا جسے انقلاب فرانس اور نپولین کے زمانہ قیام میں جرمن کی تاریخ میں نمایاں حصہ لینا تھا۔

ٹریوز | (۱۷۸۹ء میں ٹریوز کا صدر اسقف کلیمنٹ وینزی لاس ایک سیکسن شہزادہ ہی بہتر حکمراں تھا جسے ۱۷۸۳ء میں آزادی مذہب کا ایک حکم نافذ کیا جس کی رو سے ہر قسم کے مذہب کے لوگوں کو اوس کی ریاست میں آباد ہونے کی اجازت تھی اور وہ وہاں کوئی پیشہ یا تجارت اختیار کر سکتے تھے۔

کولون | (آخری صدر اسقف آرک ڈیوک میکملین تھا جو شہنشاہ جوزف کا سب سے چھوٹا بھائی تھا وہ اپنے بھائی کے آزاد خیالات میں شریک تھا اور اپنے مقدم کی بنائی ہوئی بان کی یونیورسٹی کا سرپرست تھا۔ یہ یونیورسٹی کلوں کی یونیورسٹی کے مقابلہ میں قائم کی گئی تھی تاکہ جدید علوم میں ترقی کی رغبت ہو۔ اُن تمام مذہبی اور دنیاوی حکومتوں کی رغبت یہی تھی کہ رعایا آسودہ اور خوشحال ہو جوزف ثانی اپنے زمانہ کے جرمن شاہزادوں کا نمونہ تھا۔ سب شاہزادوں کا یہی مدعا تھا کہ رعایا کی فلاح اور بہبود میں ترقی ہو لیکن رعایا کو اوس کا محرک نہ ہونا چاہیئے اون کے طبائع جداگانہ تھے ماگریو آف بیڈن کے بیدار مغز شہزادے سے لیکر ڈیو ہانٹس کے شکاری ڈیوک تک وہ نہایت مختلف الرجحان واقع ہوئے تھے لیکن وہ اپنے مختلف طریقوں میں اور مختلف حدود تک بہتری کے خواہاں تھے مگر جبکہ بڑے شہزادے اوس صدی کے میلان سے متاثر تھے اون کے غریب معاصرین ایسا کرنے سے معذور رہے اون میں سے اکثر قرضدار تھے کیونکہ انھیں دولتمند شہزادوں کی برابری نہایت مطلوب تھی وہ روپیہ فراہم کرنے کے لیئے قرون متوسط کے جاگیری نظام کے سب طریقوں کو کام میں لاتے جنکے گاؤں جن پر اون کی حکومت تھی اون کے ظلم میں مبتلا تھے اور اس لئے جب

کبھی کوئی مسافران بارہ ریاستوں میں وارد ہوتا تو اُس کا پتہ لگجاتا تھا اون چھوٹے شہزادوں کے تحت میں چھوٹے سردار ہوتے جو فریکونیا اور سوبیریا میں بہت عام تھے ان سرداروں کو مجلس عالیہ میں کوئی نمایندگی حاصل نہ تھی۔ اور اس واسطے وہ شہنشاہ پر بلاواسطہ منحصر تھے اون کی غربت انکو اس بات پر مجبور کرتی تھی کہ وہ افسر شہزادوں کی ملازمت اختیار کریں۔ ہمارے سامنے صرف اون کی دو مثالیں ہیں اسٹین پر شیا کا وزیر اعظم اور ورمرز اسٹریا کا منہور جرنیل دونوں انھیں سرداروں میں سے تھے۔ جرمنی کے اس طرح پارہ پارہ ہونے سے حب وطن کے احساس کا صفایا ہوگیا اور وہ اوسوقت تک پیدا نہ ہوا جبتک کہ جرمنی پروسین کے سیادت قالب میں سے ڈھلکر نہ نکلا۔

سوئٹزرلینڈ | دوسری یورپی متحدہ ریاست سوئٹزرلینڈ کی تھی لیکن اسمیں بھی اندرونی انحطاط کے وہی آثار ہویدا تھے جو کہ مقدس سلطنت روم میں عیاں تھے لیکن یہ اس سیاسی تنزل سے کچھ تو احساس قومیت کی وجہ سے بچ گئی اور کچھ مقامی حکومتوں کے اصرار سے سوئٹزرلینڈ میں اٹھارھویں صدی میں ایک شہر کی دوسرے شہر سے مخالفت اور کتھولک اور پراٹسٹنٹ اور شرفا و متوسطین کی نزاعات نمایاں تھیں برن جیسے شہروں میں حکومت عددیہ کے ہاتھ میں تھی دیگر یورمی جیسے مقاموں میں ایک خالص جمہوری حکومت قائم تھی جس میں ہر ایک کسان مقامی انتظام کے معاملہ میں رائے زنی کا حق رکھتا تھا جہاں جاگیری نظام مسلط تھا کسان بقیہ یورپ کے کسانوں سے بہتر نہ تھے لیکن پہاڑی شہروں میں ایسی حکومت ناممکن تھی اور انفرادی اور سیاسی آزادی موجود تھی یہ ہمیں یاد رکھنا چاہیئے کہ اٹھارھویں صدی کے سوئٹزرلینڈ کی حالت اونیسویں صدی کے سوئٹزرلینڈ کی حالت سے مشابہ نہ تھی گریزنس ریاست میں شامل نہ تھا نیوسیٹل پرشیا کے تحت میں تھا۔

جنوا | جنوا ایک آزاد جمہوری سلطنت تھی اوس صدی کی ذہنی تحریک میں جنوا نے نہایت نمایاں حصہ لیا۔ رائنیو جنوا میں پیدا ہوا اور والٹیر کی

زندگی کا کنج عافیت سوئیزرلینڈ کے قریب میں تھا لیکن ۱۷۸۹ء میں پہلے جنوا کی حالت ایک ایسی انقلاب کی سی تھی جیسی کہ ہالینڈ میں تھی۔ متوسط خاندانوں میں جن کے ہاتھ میں عدالت و حکومت تھی اور عوام الناس میں ایک تنازعہ اُٹھا جس میں سابق الذکر کو کامیابی ہوئی جنوا کے جمہور پسند اشخاص خارج السلطنت کئے گئے اور اُن میں سے اکثر خاصکر کلاویر نے انقلاب فرانس کی رفتار پر ایک خاصہ اثر ڈالا۔ الغرض ۱۷۸۹ء میں یورپ میں ایک بیداری کا احساس نمودار تھا جاگیرداری کے حلقہ بگوش فنا ہونے کو تھے۔ خیراندیش مطلق العنان فرمان رواؤں نے انفرادی اور تجارتی آزادی کو تسلیم کرلیا تھا۔ غدر فرانس ایک نیا رکھیت میں دو نئے اصولوں کا بیج بونے کے قابل ہوا اوّل سیادت عامہ کا اور دوسرے احساس قومیت کا۔

# باب دوم

## ۱۷۸۹ - ۱۷۹۰

قیصر کیتھرین و شہنشاہ جوزف دوم - جنگ ترکی - ترکوں کے خلاف ۱۷۸۹ء کی مہم - جنگ ہائے فاکسنی درمنک - قبضہ بلغراد - سوئڈن میں انقلاب بلجیم کے معاملات - بلجیم میں جوزف دوم کی حکمت عملی - لیئر میں انقلاب، فرانس میں اسٹیٹس جنرل کے انتخابات - اسٹیٹس جنرل کا انعقاد مختلف طبقات میں کشمکش - طبقۂ سوم کا اپنے جمعیت قومی ہونے کا اعلان کرنا - میدان ٹینس کی حلف - اجلاس شاہی - مرابو کا سیاس نامہ بادشاہ کے حضور میں نکر کی برطرفی - پیرس میں ۱۲ جولائی کا ہنگامہ - بیسٹیل کا قبضہ - نکر کی دوبارہ طلبی - لوئی شانزدہم کا ورود پیرس - فرانس کا قتل امتناعی - ۴ اگست کا اجلاس حقوق انسانی کا اعلان - حق امتناعی کا مسئلہ - پیرس کی عورتوں کی ورسیلز کو روانگی - لوئی شانزدہم کا پیرس میں قیام کے لئے جانا - فرانس کے انقلاب کا اثر یورپ پر - بلجیم میں انقلاب - جمہوریہ بلجیم کی تکوین - شہنشاہ جوزف دوم کا انتقال - اس کے عہد حکومت کی ناکامی - انقلاب فرانس کی جانب لوئی شانزدہم کا رویہ - جدید فرانسیسی دستور - پادریوں کا ملکی نظام مجلس ترکیبی کے تجاویز - مرابو غیر ملکی جنگ سے فرانس کی جدید صورت حالات کو خطرہ - مرابو اور دربار فرانس غیر ملکی جنگ کے اغلب اسباب - اونیان اور نٹکا سا وڈ کے معاملات - اتحاد خاندانی - اساس میں "حکمراناں شہنشاہی" کے حقوق - شہنشاہ نیوپولڈ کا صورت حال پر حاوی ہو جانا -

۱۷۸۹ء کے آغاز میں مدبرین یورپ کے خیالات خاص طور پر ان واقعات کی طرف منعطف تھے جو یورپ کے مشرق میں پیش آ رہے

تھے۔ کیتھرین (ملکۂ روس) شہنشاہ جوزف دوم کے معاقدے کو نہ صرف انگلستان میں پٹ اور پرشیا کا بادشاہ فریڈرک ولیم، نظر اضطراب سے دیکھ رہے تھے، بلکہ فرانسیسی وزرا اور یورپ کی تمام چھوٹی سلطنتوں کے حکمران بھی مضطرب تھے۔ ترکی پولینڈ اور بویریا کو نقصان پہنچا کر روس اور آسٹریا کی سرحدوں کی وسعت کو خوف سے دیکھا جاتا تھا، اور ان ممالک کے حکمرانوں کی آزاد حرص سے دہشت طاری تھی۔ تعلیم یافتہ اشخاص اصحاب تدبّر اور ارباب سیاست نہیں بلکہ اٹھارھویں صدی کے فلسفی معلموں کے شاگرد تھے، ان کی توجہ تمام تر آسٹروی نذر لینڈ یا بلجیم میں شہنشاہ جوزف کی حکمت عملی کی ترقی پر مرکوز تھی۔ یہ معلوم ہوتا تھا کہ سپہ سالار ڈی آلٹن کی جنگجویانہ کارروائیاں کامیابی سے ہمکنار ہوا چاہتی ہیں۔ بلجی محبان وطن قید خانوں میں پڑے ہوئے تھے یا جلا وطن ہو گئے تھے، اور بلجیم میں یہ معلوم ہوتا تھا کہ شہنشاہ کے حب انسانی و اجتماع مرکزیت کے اصلاحات ایک فوجی مطلق العنانی کے قیام پر ختم ہو جائیں گے۔ فرانس کی نسبت یہ معلوم تھا کہ وہ تقریباً مایوس کن مالی دقت میں گرفتار ہے اور یکم مئی ۱۷۸۹ء کے اسٹیٹس جنرل کے اجتماع کے متعلق عام طور پر یہ سمجھا جاتا تھا کہ لوئی شانزدہم نے مالی مدد حاصل کرنے کے لئے یہ ایک صورت اختیار کی ہے۔ اسٹیٹس جنرل کے اجلاس کے بعد جو اہم نتائج بروئے کار آنے والے تھے ان کی توقع نہایت ہی دقیقہ رس سیاسی مدبّرین کو بھی نہیں تھی، اور کسی نے یہ پیش بینی نہیں کی تھی کہ ایک ربع صدی سے زائد تک یورپ کی تمام دلچسپی فرانس کے ساتھ وابستہ ہو جائے گی، اور اس ملک کے واقعات مسلسل جن کی کوئی نظیر تاریخ میں نہیں مل سکتی، یورپ کے سیاسی نظم میں کامل ترمیم اور بنی نوع انسان کی تاریخ میں ایک نئے دور کا افتتاح کر دیں گے۔

**ترکوں سے جنگ** ترکوں کی جنگ میں ۱۷۸۵ء کی مہم کا خاتمہ بہ حیثیت مجموعی آسٹریوں اور روسیوں کے مفید مطلب ہوا۔ آسٹروی فوجوں کے کمانڈر لیوڈن نے ڈیونبر پر قبضہ کر لیا اور بوسینا میں داخل ہو کر ۳ اکتوبر

کو لودی کو زیر کر لیا۔ خاندان سکیں کوبرگ سالفیلڈ کا فرینسس جو سیاس شہزادہ کوبرگ ایک آسٹروی فوج کی سرکردگی میں شہزادہ سالفیلڈ کی زیر قیادت روسی فوج سے ملکر ۲۰ ستمبر کو یوکزم پر قابض ہو گیا مگر دوسری طرف ترکوں نے بانات واقع ٹمسور کو پامال کر کے ویران کر دیا اور اس نواح میں اس آسٹروی فوج کو سراسیمہ کر دیا جو خود شہنشاہ کے زیر قیادت تھی۔ روسیوں نے بھی کسی قدر ترقی کی اور ۶ دسمبر کو بوکن نے شدید نقصان جان کے ساتھ اور زیادہ برسیوورد اور ایبنز کی شجاعت کی وجہ سے رجاکو کو مسخر کر لیا۔ کامیابیوں نے جوزف میں خود داری ما کافی کے باوجود آیا۔ جوش پیدا کر دیا، اور اس نے ماسو کے شہزادہ چارلس کے ایک خط میں جنوری ۱۷۸۹ء میں یہ عجیب و غریب

جوزف کی پیشگوئی

پیشگوئی کی، کہ اگر وزیر اعظم ڈینوب کے قریب میرے یار روسیوں کے مقابلہ پر آوے تو اسے جنگ کرنا پڑے گی اور پھر اسے شکست دیکر میں اس کو اتنا پیچھے ہٹا دونگا کہ وہ سلسٹریا کی توپوں کے نیچے پناہ لے۔ اکبر ۱۷۸۹ء میں ایک کانگریس طلب کرونگا۔ جس میں عثمانی مجبور ہو کر کفار سے صلح کے خواستگار ہونگے۔ کارلو دراسا پاسارووز کے معاہدے اس بنیاد کا کام دینگے جس پر صلح ہوگی لیکن میں اس معاملہ میں جو کزم اور ماسڈیونیہ کے ایک حصہ کا مطالبہ کرونگا روس کریمیا پر قابض رہے گا۔ سوئڈن کا شہزادہ چارلس، کورلینڈ کا ڈیوک ہوگا اور فلارنس کا گرینڈ ڈیوک رومانیوں کا بادشاہ بنے گا۔ اس وقت یورپ میں عام امن ہو جائیگا۔ اس وقت تک فرانس اپنی قوم کے سر برآوردہ اشخاص سے معاملات طے کر چکا ہوگا اور دوسرے معززین اپنی نسبت بہت زیادہ اور آسٹریا کی نسبت بہت کم سوچتے ہونگے لیکن ۱۷۸۹ء کی مہم شہنشاہ جوزف کے توقعات کے پورا کرنے سے بہت بعید رہے۔ سال گزشتہ کے شدائد سے اس کی صحت کو اتنا نقصان

---

لہ آسٹریا کے درباری طبقۂ اعیان اور ممتاز سفارتی کی یادگار" مصنفہ ای ڈہسی مترجمہ فرینز ڈسمر لندن، ۱۸۵۶ء جلد دوم صفحہ ۳۳۴

پہنچ گیا تھا کہ وہ خود میدان جنگ میں نہیں آسکتا مگر اس کے سپہ سالاروں نے اس کا کام بہت خوبی کے ساتھ انجام دیا۔ وزیر اعظم نے جارحانہ کارروائی اختیار کرنے کا عزم کرلیا اور ٹرانسلونیا پر حملہ کرنے کی نیت سے مارچ میں نوے ہزار سپاہ لئے ہوئے ڈینوب کو عبور کیا مگر ایک غیر متوقع دقوعہ کے باعث سب سے زیادہ تجربہ کار ترکی سپہ سالار کو واپس جانا پڑا

۱۷۸۹ء کی مہم

۷ اپریل کو سلطان عبدالحمید کا قسطنطنیہ میں انتقال ہوگیا اور اس کے بھتیجے اور جانشین سلیم سوم نے فوراً ہی وزیر کو معزول کردیا اور اس کے بجائے مغربی فوج کی سپہ سالاری اور وزارت پر پاشائے وڈن کو مقرر کیا۔ یہ ناتجربہ کار سپہ سالار بہ تندی تمام آگے بڑھا اور ۳۱ جولائی کو روسیوں اور آسٹریوں کے اتحاد کے روکنے کی کوشش میں بمقام فاکسینی، شہزادہ کوبرگ اور سووروف نے اسے شکست دیدی۔ اس کے بعد مخالفین نے جارحانہ روش اختیار کی اور رمنک میں اصل ترکی فوج کو برباد کن شکست دی اس جنگ میں اٹھارہ ہزار روسیوں اور سات ہزار آسٹریوں نے ایک لاکھ کے قریب ترکوں کو منہزم کردیا، اور ان کا تمام سامان اور توپخانہ چھین لیا۔ اس فتح کا تسلسل بہت زور کے ساتھ جاری رکھا گیا۔ لوڈن آسٹرین فوج کا سپہ سالار اعظم مقرر ہوا، اور اس نے ۹ اکتوبر کو بلغراد کو لے لیا اور کل سرویا پر قبضہ کرکے آرسووا کا محاصرہ کرلیا۔ ان خدمات کے صلہ میں جوزف نے اسے سپہدار اعظم کا خطاب دیا۔ یہ وہ خطاب تھا جو اس کے قبل صرف ولسٹین، مانٹی کیوکیولی اور شہزادہ ایوجن کو عطا ہوا تھا، امنک کی فتح کے دوسرے نتائج کے طور پر شہزادہ کوبرگ نے بکارست کو لے لیا اور مالڈیویہ پر قبضہ کرلیا اور دوسری طرف شہزادہ ہوہنلوہی کرچیرک بزور ایشیا میں داخل ہوگیا۔ ترکی سرحد کے مشرقی جانب شہزادہ پوٹمکن کو بھی ایسی ہی کامیابی حاصل ہوئی اس نے ترکی امیر البحر اعلی حسن بادشاہ کو تو باک کے معرکہ میں شکست دیدی آیسیر بیا کو فتح کرلیا اور اسمعیل کا محاصرہ کرلیا۔

اگر کیتھرین اور جوزف کی توجہ سویڈن اور بلجیم کے معاملات کی طرف براہ راست اور فرانس حیرت انگیز، واقعات کی طرف بالواسطہ منعطف

نہ ہوگئی ہوتی تو اس میں شک نہیں کہ انھیں اور بھی بڑی کامیابیاں حاصل ہوتیں اور شاید کہ وہ ترکوں کو یورپ سے خارج کر دیتے۔ مخالفۂ ثلثہ روس اور آسٹریا کے مخالفہ کو بری نظر سے دیکھتا تھا۔ جیسا کہ کہا جا چکا ہے، پٹ نے ایک بہت بڑا بیڑا تیار کیا تھا جو انگریزوں میں "روسی بیڑے" کے نام سے مشہور ہے، اور فریڈرک ولیم دوم نے ترکی سے مخالفہ کرنے کے لئے مراسلت شروع کر دی تھی، مگر ان سلطنتوں نے اپنی راست مداخلت کو ڈنمارک کو سویڈن سے صلح کر لینے پر راغب کرنے تک محدود رکھا۔ گسٹیوس سوم (شاہ سویڈن) ۱۷۸۸ء میں تیس ہزار سپاہ کے ساتھ بزور روسی فنلینڈ میں داخل ہوگیا تھا، اور اس کی توپوں کی آواز سنٹ پیٹرسبرگ میں سنائی دی تھی، جو روسی فوج کے حصۂ کثیر کی عدم موجودگی کی وجہ سے تقریباً بے حفاظت پڑا تھا، لیکن سویڈن کے امرا کو فوج پر بڑا اثر حاصل تھا۔ وہ روس سے جنگ کو ناپسند کرتے تھے اور انھوں نے اس موقع کو اپنی آزادی کے اعلان کے لئے مناسب سمجھا۔ شہزادہ چارلس (ڈیوک سڈرمانیا) کی خفیہ سرگرمی میں انھوں نے بادشاہ کے احکام کی اطاعت سے انکار کر دیا اور اس دشواری سے انھیں توقع یہ تھی کہ وہ اپنا سابقہ اقتدار پھر حاصل کر لیں گے۔ اس موقع پر کرسچین ہفتم (شاہ ڈنمارک وناروے) نے کیتھرین کے اشارے سے سویڈن پر حملہ کر دیا اور کوپنہیگن کے محاصرے کی تیاری کی۔ اس حملے سے اہل سویڈن کے احساس حب الوطنی کے بھڑکانے کا موقع ہاتھ آگیا تھا، گسٹیوس نے اسے سمجھ لیا۔ اس نے قوم کی طرف رجوع کیا اور فنلینڈ کی فوج کو ڈیوک سڈرمانیا کی قیادت میں چھوڑ کر حملہ آوروں کی مقاومت کے لئے رضاکاروں کی ایک تازہ فوج طیار کی۔ اس کی کوششوں کے باوجود، روس اور ڈنمارک کے متحدہ حملوں کے سامنے سویڈن کے زیر ہو جانے کا سخت خطرہ پیش آگیا۔ اسوقت مخالفۂ ثلثہ نے سریع دقطعی مداخلت کی اور ڈنمارک پر خشکی و تری سے حملہ کرنے کی دھمکی سے وہاں کے وزیر برنسٹارف کو آمادہ کر لیا کہ وہ سویڈن کو خالی کر دے اور التوائے جنگ پر راضی ہو جائے۔ گسٹیوس سوم اسٹاکہام میں

سویڈن میں انقلاب

اس شہرت کے ساتھ واپس آیا کہ اس نے حملہ آوروں کو پسپا کر دیا ہے ۲ر فروری ۱۷۸۹ء کو اُسے ڈایت کا جلاس طلب کیا۔ عوام کی تائید کا یقین رکھکر اس نے ایک جدید نظام سلطنت تجویز کیا جسکا خلاصہ اسکی دفعات میں سے ایک دفعہ میں موجود ہے کہ "بادشاہ جس طرح مناسب سمجھے سلطنت کے معاملات کا انصرام کرے" امرا نے اس کی مخالفت میں بیکار اصرار کیا۔ گسٹیوس نے امرا کے سرگروہوں کو قید کر دیا اور اس ضرب کاری سے اپنے ۱۷۷۲ء کے سابقہ انقلاب کے کام کو مکمل کر لیا۔ اس کے بعد اس نے روس سے پھر جنگ جاری کی مگر اس کی ۱۷۸۹ء کی فوجی کارروائیوں میں کوئی اہم نہیں ظاہر ہوا۔

اِدھر کیتھرین (ملکہ روس) اہل سویڈن کے حملہ کی وجہ سے ترکی کے خلاف جنگ کو پرزور طور پر جاری رکھنے سے اپنی توجہ ہٹانا پڑی، اِدھر اس کے حلیف شہنشاہ جوزف کو آسٹروی ندرلینڈز یعنی بلجیم کی صورت حالات سے خاص طور پر تعلق پیدا ہو گیا۔ اولاً یہ معلوم ہوتا تھا کہ آگسٹیوس کی طرح اسے بھی ملک کے قدیم نظام سلطنت کے بدلنے میں کامیابی ہو جائے گی۔ مگر ان دونوں میں فرق یہ تھا کہ گسٹیوس سوم ایک قومی نجات دہندہ کا کام کر رہا تھا اور طبقۂ امرا کے وسعت دینے میں قوم سویڈن اس کی جانبدار تھی مگر جوزف دوم کی مخالفت نہ صرف امرا کر رہے تھے بلکہ طبقۂ قسیس اور قوم کی جانب سے بھی اس کی مخالفت ہو رہی تھی۔ ملک کاؤنٹ ٹراٹمانسڈارف کی حکومت اور کپتان جنرل دی آلٹن کی فوجی حکمرانی کے تحت میں بالکل ساکت معلوم ہوتا تھا۔ بروسلز اور سو بین میلنز اور اینٹورپ میں شورشوں کے فرو کر دئے جانے سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ آسٹروی تسلط بہت مضبوطی سے جم گیا، اور شہنشاہ کی حکمت عملی کے سربرآوردہ مخالف وطن ہو گئے ہیں۔ مختلف صوبوں کی اسٹیٹس حسب معمول طلب کیجاتی تھیں۔ اور ہینالٹ اور بریبانٹ کی اسٹیٹس کے سوا تمام اسٹیٹس حسب معمول رقوم کی منظوری دیتی رہتی تھیں۔ ہینالٹ کی اسٹیٹس فوجی قوت کے ذریعہ

سے فوراً ہی منتشر کردی گئیں اور ۱۳ر جنوری ۱۷۸۹ء کو اس کا نظام دستور منسوخ کردیا گیا۔

شہنشاہ کو امید یہ تھی کہ اس مثال سے وہ برنیائٹ کے متمول و کثیر النفوس صوبے کو مرعوب کردے گا۔ اور جب اس سے متوقع نتیجہ نہ حاصل ہوا تو اس نے نڑا ٹمینسدارف کو حکم دیا کہ وہ برنیانٹ کی اسٹیٹس کا ایک خاص جلسہ طلب کرے اور اس سے خواہش کرے کہ وہ طبقۂ سیوم عوام کے نائبوں کی تعداد بڑھادے اور ایک مستقل رقم امداد منظور کرے۔ اس نے کلیسا کے متعلق بھی اپنی رؤس کو قائم رکھا اور کوشش یہ کی کہ بلیز کے اسقف اعظم کارڈنل فرینکبرگ کو مجبور کرے کہ وہ بروسیلز میں جدید شہنشاہی درسگاہ کی مخالفت سے باز آئے یا اپنے عہدے سے دست بردار ہوجائے۔ اسقف اعظم نے اسکی تعمیل سے زور کے ساتھ انکار کیا اور برنبانٹ کی اسٹیٹس بھی ایسی ہی سخت ثابت ہوئی۔ پس جوزف نے ایک ناگہانی ضرب لگانے کا فیصلہ کرلیا اور اس کے حکم سے کاونٹ نڑا ٹمینسدارف نے ۱۸ر جون ۱۷۸۹ء کو برنبانٹ کے نظام سلطنت کی منسوخی کا اعلان کردیا۔ یہ دن حنگ کو سن کی سالگرہ کا دن تھا یہی وہ لڑائی تھی جس میں "حنگ ہفت سالہ" کے نارک موقع پر آسٹریوں نے فریڈرک اعظم کو شکست دی تھی۔ دی آسٹن کا خیال تھا کہ اس نے اپنے اس قول سے ایک دل پذیر مقابلہ کردیا ہے کہ ۱۸ر جون خاندان آسٹریا کے لئے ایک خوش قسمت ساعت ہے کیونکہ اسی دن کو حسن کی سفارش فتح نے شاہی کو بچایا اور شہنشاہ نڈرلینڈز کا مالک ہوگیا"۔ مگر اب یہ فتح اتنی آسانی سے نہیں حاصل ہونے والی تھی۔ وان درنوٹ کے پیرو جو قدیم آئینی حقوق کے موید تھے، اور وانک کے پیرو جو عمومی خیالات کے حامی تھے، دونوں متحد ہوگئے۔ محالفۂ ثلثہ بلجیم کے محبان وطن کی ہمت افزائی کرکے مشرق میں جوزف کی مستعد کاری میں مخلل انداز ہوئے سے اتنا ہی خوش تھا جتنا وہ اس سے خوش ہوا تھا کہ شمال میں ڈنمارک کی مداخلت کو روک کر گسٹیوس کو کیتھرین کے پریشان کرنے کے لئے آزاد چھوڑ دیا۔ انگلستان

ہالینڈ اور پرشیا کے سفراسب نے ورن در لوٹ سے تعلقات قائم کر لئے۔ اس صاحب فریق نے مستعدانہ امداد کی امیدوں سے بہت پکڑ کر، ولندیزی سرحد پر بمقام نیل ایک محب وطن مجلس قائم کی اور جلا وطنوں کی ایک فوج طیار کی جسے کرنل وان ڈامرش کے زیر قیادت کر دیا گیا۔ مگر جو زف اس سے ڈرنے والا نہ تھا۔ وسی آسٹن نے ان عمومی شورشوں کو بیدردانہ سختی کے ساتھ دبا دیا جو مختلف شہروں خاصکر ٹیسیماٹ، سوریں ٹیمز اور بروسلز میں برپا ہوگئی تھیں ۱۹ اکتوبر کو تارکان وطن کے خلاف ایک نادری حکم یہ شایع کیا گیا کہ معمولی ترک وطن کی سزا جلا وطنی اور ضبطی جائداد ہوگی اور حملہ کی غرض سے سرحد پر کسی مسلح فوج میں شامل ہونے کی سزا موت ہوگی تارکان وطن کے خلاف مخبری کرنے والے دس ہزار لیوس کا انعام اور قطعی معافی پائیں گے۔ مگر شہنشاہ کی تمام کارروائیاں اور اس کے جملہ فرمان کچھ بھی کام نہ آئے۔ فرانس میں بیسیل جنرل کے اجلاس کے بعد بیسٹائل پر قبضہ ہوگیا اور پیرس کا ایک ابنوہ شاہ فرانس کو ورسیلز سے پیرس میں لے آیا۔ اور بلجیم کے معاملات میں فرانسیسی انقلاب کے اثرات بہت جلد محسوس ہوا چاہتے تھے۔

**لیز میں انقلاب** لیز کی اسقفی جو اپنے محل وقوع کی وجہ سے بلجیم میں واقع ہونے والے ہر ایک سیاسی اضطراب کا عکس قبول کرتی اور اسے دہراتی رہتی تھی، وہاں فرانسیسی انقلاب کا اثر فوراً محسوس ہونے لگا۔ اسقفی کے باشندے اسقفان حکمراں کی حکومت سے بہت دنوں سے بیزار تھے اور ایک کلیسائی فرمانروا کے تخت میں ہونے کے خلاف طبعی حالت کو محسوس کرتے تھے۔ بلجیم کے عمومی فریق بہت سے تارکان وطن اس اسقفی میں جمع ہو گئے تھے اور بیسٹائل کے قبضہ کی خبر کے بعد لیز کے لوگوں کے لئے اپنی سابقہ شورش کے دوبارہ جاری کرنے کے واسطے کسی ترغیب دہی کی بہت کم ضرورت تھی۔ انقلاب بغیر خونریزی کے عمل میں آگیا۔ ۱۶۔ اور ۱۷۔ اگست

[۵] یورپ اور انقلاب فرانس مصنفہ البرٹ سوول جلد دوم صفحہ ۵۰

کو شہر لیسر کے لوگ بغاوت پر اُٹھے ۔ ۱۸ کو جسٹرٹ اور مسری عام شورپسندیدگی کے ساتھ میر بلدہ منتخب ہوئے ۔ قلعہ گیر فوج برطرف کردی گئی اور حصار پر شہریوں کا قومی گارڈ (محافظین) قابض ہوگیا۔ اس دن حکمران اسقف اکاونٹ سیزر کاٹسینٹائن فرینس دی ہوالنسیریک، شہر میں لایا گیا اور اس نے ایک اعلان پر دستخط کردے جس میں انقلاب کو تسلیم اور ۱۶۸۴ء کے مطلق العنانی انتظام کو مسوخ کیا گیا تھا۔ اسقفی کے دوسرے شہروں نے بھی دارالصدر کی تقلید کی اور ہر ایک میں آزادانہ بلدیات منتخب ہوگئے اور قومی گارڈ مرتب و مسلح کردیا گیا۔ حکمران اسقف اپنے سیاسی اقتدار کے زوال کو قبول کرنے کے بعد، ٹرویس کو بھاگ گیا اور اسے اپنی خوش قسمتی خیال کی کہ اسے فرار کا موقع دیدیا گیا۔

اب یہ وقت ہے کہ فرانس کے ان واقعات کی رفتار پر غور کیا جائے جن سے فرانس کی شمال مشرقی سرحد پر ایسے اہم واقعات پیدا ہوئے اور کیتھرین رملکہ روس کے سوا یورپ کے تمام تاجداروں اور وزیروں کی توجہ شمال اور مشرق سے ہٹ کر ادھر مائل ہوگئی۔ سلطنت کے نظم ونسق کو چلانے اور قومی قرضہ کا سود ادا کرنے کے لئے روپیہ حاصل کرنے کے روز افزوں مشکلات اور اس کے نتیجہ کے طور پر نظم محصول کی نظر ثانی اور فرانس کے مالی وسائل کی تنظیم جدید کی ضرورت سے اولیٰ شانزدہم نے اپنے وزیر لومینی ڈی برین کی صلاح سے نومبر ۱۷۸۷ء میں مبہم طور پر یہ وعدہ کیا تھا کہ جولائی ۱۷۹۲ء میں اسٹیٹس جنرل طلب کی جائے گی۔ اور ۱۸ اگست ۱۷۸۸ء کو اس نے قطعی طور پر یہ حکم دیدیا کہ فرانس کی یہ قدیم مجلس یکم مئی ۱۷۸۹ء کو وارسیل میں جمع ہو مگر انتخابات کے انتظامات لومینی ڈی برین کے ہاتھوں انجام نہیں پائے کیونکہ جس مہینے میں اسٹیٹس جنرل کی طلبی ہوئی ہے اسی مہینے میں وہ عہدے سے کنارہ کش ہوگیا یہ انتظامات اس کے جانشین نکر نے کئے، جسے ایک ماہر مالیات سمجھکر واپس بلالیا گیا تھا کیونکہ اسٹیٹس جنرل کی طلبی ایک خالص مالی تدبیر سمجھی

اسٹیٹس جنرل کے لئے انتخابات۔

جاتی تھی۔ نائبین کے انتخاب میں جو طریقہ اختیار کیا جانا چاہیئے تھا اس سے بہت اضطراب انگیز بحث و مباحثہ اور اخباروں میں بہت گرم معرکہ آرائی برپا ہوگئی، اور ۱۷۸۷ء کے سربرآوردہ اشخاص صلاح دینے کے لئے پھر جمع کئے گئے۔ سب سے زیادہ اہم سوال طبقۂ سوم یا عوام کی نمایندگی کا تھا۔ فرانس کی قدیم نیابتی مجلس کے متعلق یہ معلوم تھا کہ وہ امرا، قسیس اور عوام کے تین طبقات پر مشتمل تھی، اب سوال یہ بحث یہ تھا کہ دوسرے دو طبقات کے مقابلہ میں طبقۂ سوم کے نمائندوں کی تعداد کا تناسب کیا ہو۔ یہ اور دوسرے انتخابی مسائل قطعی طور پر "نتائج مجلس" کے ذریعہ سے طے ہو گئے جن کی اشاعت ۲۷ دسمبر ۱۷۸۸ء کو ہوگئی۔ فیصلہ یہ کیا گیا کہ مدتوں کے بیکار شدہ جاگیری حلقے یعنی شاہی تحصیلیں اور شاہی پرگنے بطور انتخابی حلقوں کے متصور ہوں، یہ حلقے اپنی آبادی کے اعتبار سے ایک یا زاید وفد منتخب کریں جس میں چار ارکان ہوں، ایک کا انتخاب طبقۂ امرا کی طرف سے ہو ایک کا پادریوں کی طرف سے اور دو کا طبقۂ سوم کی طرف سے انتخابات کبھی دو اور کبھی تین درجوں میں ہونے والے تھے اور ہر مرحلہ میں انتخابی جمعیتوں کو شکایات اور تجاویز اصلاح کا ایک تختہ تیار کرنا تھا[۵۱] جن صوبوں میں شاہی تحصیلیں یا پرگنے نہیں تھے اور اس لئے صدارت کے محصل اعلیٰ یا حاکم پرگنہ موجود نہ تھے، وہاں اس فوج کے حلقے اختیار کر لئے گئے تھے یا بنائے گئے تھے۔ ۱۷۸۹ء کے ابتدائی مہینوں میں فرانسیسی قوم اسٹیٹس جنرل کے لئے نائبین کے انتخاب میں ہمہ تن مستغرق تھی۔ فرانسیسی دربار یا فرانسیسی وزارت کی رائے جو کچھ بھی رہی ہو مگر قوم اور خاصکر شہروں کے تعلیم یافتہ باشندوں اور مضمون نگاروں کے قانون پیشہ اشخاص۔ آیندہ کی اس جمعیت کو محض ایک مالی تدبیر سے کچھ زائد سمجھتے تھے انھیں یہ اعتماد تھا کہ یہ جمعیت سلطنت کے لئے ایک نیا سیاسی

---

[۵۱] تاریخ انقلاب فرانس، مصنفہ مورس اسٹیفن جلد اول باب اول میں انتخاب کے طریقے کا تفصیلی بیان دیا گیا ہے۔

نظم ترتیب دے گی جس میں نیا ہی اصول قبول کیا جائے گا اور محصول دینے والوں کی آواز صرف قومی مداخل کے منظور کرنے تک محدود نہ ہوگی بلکہ اس کے خرچ میں بھی انہیں دخل ہوگا۔

شہر و قصبہ کی مزدور پیشہ جماعت نے انتخاب میں کچھ زیادہ سرگرمی ظاہر نہیں کی اور دوسرے درجے کی منتخب ہونے والی مجلس شوریٰ میں اونکے نمایندے عموماً تعلیم یافتہ دستانی تھے۔ اسٹیٹس جنرل کے منعقد ہونے پر اونھوں نے اسمبلیوں کی ایک عمارت قائم کر رکھی تھی اون کو امید تھی کہ اسٹیٹس جنرل اون کو جاگیریں دیگا اور اُن کی اجرت میں بہت کچھ اضافہ کریگا فرانس کے باشندوں کے انتخاب کی جدت طرازی کے لحاظ سے یہ بات حیرت انگیز ہے کہ انتظام کی کل کارروائی بہایت اس اور حسن اسلوبی کے ساتھ طے ہوئی اور ڈوفائن کی یہ ایک جمہوری انقلابی تحریک کی کامیابی کا نتیجہ تھا کہ وہاں پر جولائی ۱۷۸۸ء میں ایک ضابطہ مجلس شوریٰ کا انعقاد اس عرصے سے ہوا تھا جس میں دی برین نے جو صوبہ جات کی مجلس شوریٰ کو موقوف کر دیا ہے اوس پر طمار راضی کیا جائے۔ اوس پر کہ ڈوفائن کی مجلس شوریٰ کے بالجبرا خراج کی اعانت نہیں دی گئی اور نیکر نے یہ امید کی کہ اوس کے بجائے صوبہ کی ایک نئی مجلس شوریٰ کا معاوضہ کے بادشاہت کے دفاتر کو مسدمہ سے محفوظ رکھیگی۔ لیکن یہ تدبیر کارگر فوراً معلوم ہوگئی جو لوگ بے ضابطہ مجلس شوریٰ میں [illegible] منتخب کر لئے گئے اور فرانس کی نگاہوں میں ڈوفائن کے نمایندوں نے درباری ہواخواہوں پر عجیب و غریب فتح حاصل کی ہر انتخابی تجدید کی گئی ڈوفائن کی یہ نئی مجلس شوریٰ عدالت عالیہ ہوگئی اور اس کا مستعد موئیر جو فرانس کی ٹیرس اسپیا کا رہنما تھا مقرر ہوا۔ موئیر نے اپنی قابلیت اور مستعدی سے ذاتی تعصبات و عناد کی ہمیشگی کر دی اور مقامی اختلافات جو باہم شہروں اور صوبجات میں تھے۔ بالکل فنا ہو گئے۔

اسٹیٹس جنرل کے نمایندوں کا انتخاب سکوں اور ضابطہ کے ساتھ

ہوا اور آیندہ کی مجلس شوریٰ کی کارروائیوں کو فرانسیسی قوم کی مفسد اور استبدادی جماعت قلیل کی جد و جہد سے مطعون نہیں کیا جاسکا۔

**اسٹیٹس جنرل کا اجتماع**

جو اسٹیٹس جنرل اول ۱۶۱۴ء میں منعقد ہوئی اب پانچویں مئی ۱۷۸۹ء کو ورسیلز میں مجتمع ہوئی۔ نیز مٹن مہر بردار اور بنکر نے نمایندوں سے پرجوش لہجہ میں خطاب کیا اس نے سلطنت کی مالی حالت کی ابتری کا حال بیان کرنے میں اس ضرورت پر توجہ دلائی کہ فوری تدابیر سے خزانہ عامرہ کی مشکلات دور کیجائیں۔ فوراً ہی امرا اور پادریوں کے نمایندے ٹیرس اٹیاٹ کے ہمراہیوں کو بڑے کمرے میں چھوڑ کر اپنے علیحدہ کمروں میں چلے گئے۔ لیکن ان تینوں کے باہمی رشتہ پر کوئی روشنی نہیں ڈالی گئی۔ یہ مسلمہ تھا کہ ہر جماعت کو علیحدہ غور کرنے کا اختیار ہے۔ ٹیرس اٹیاٹ ایک بڑی دقت میں پڑ گئے تھے۔ اس صورت میں کہ یہ تینوں فرقہ ایک دوسرے کے پابند نہوں بالکل بے سود تھا کہ اُن کی تعداد اُن دو ممتاز فرقوں کی تعداد بہت سے زیادہ ہے کیونکہ ایسی حالت میں ممتاز فرقوں کی کثرت رائے کو انکی کثرت رائے پر غلبہ ہوگا یہ سوال بحث طلب تھا کہ آیا رائے بلحاظ فرقہ ہو جس سے ہر فرقہ کو مساوی اختیارات حاصل ہونگے یا رائے بلحاظ ہر فرد جسکی رو سے ٹیرس اٹیاٹ کا اعدادی غلبہ یقینی ہے۔ ٹیرس اٹیاٹ کو جو دو طرفہ نمایندگی کا حق دیا گیا تھا اوس سے یہ امر مسلم الثبوت تھا کہ گورنمنٹ کی منشاء کے مطابق رائے بلحاظ فرد کے تھی فرقوں کی علیحدگی کا جایز رکھنا اور پھر رائے بلحاظ فرقہ تسلیم کرنا ان امور نے چند ساعت کے لئے مشہور رہنماؤں کو پریشان کر دیا۔

**فرقوں میں باہمی کشمکش**

لیکن ٹیرس اٹیاٹ کے نمایندوں کا طرز عمل نہایت دانشمندانہ تھا چارلیر جو رینس کا ایک برٹین قانون داں تھا اور روبوٹ ڈی سینٹ ایٹینی جو نیمس کا پروٹسٹنٹ خطیب تھا اون کے رہنما تھے اونھوں نے عاقلانہ خاموشی اختیار کی اونھوں نے فرقہ ٹیرس اٹیا کی جماعت بنانے سے انکار کر دیا اور ان خطوط کے تھیولنے سے بھی قطعی انکار کر دیا جو اونکو اس نشان سے بھیجے جاتے تھے معتمد اور صدر کے انتخاب سے قطعی انکار کر دیا اور یہ بیان کیا کہ چونکہ وہ اہل ملک کی

ایک جماعت ہیں اور فرانسیسی قوم کی نمایندگی کا فرض ادا کرتے ہیں اس لئے وہ منتظر ہیں کہ اور نمایندے اُن سے اوس کمرہ میں آکر ملجاویں۔ باشندگان پیرس نے اس طرز عمل کو پسندیدہ نظر سے دیکھا اور اس اعلان کا بار ثبوت گورنمنٹ پر ڈالا کہ آیا ٹیرس اٹیا کی دو طرفہ نمایندگی کچھ فائدہ رساں نہیں ہے ان دو ممتاز فرقوں کے نمایندوں نے اس معاملہ کو دوسری نظر سے دیکھا۔ امرا نے منظور کرلیا کہ فرقے مختلف مجالس یا اطاق میں تقسیم ہوکر ایک دوسرے علیحدہ ہوجائیں اور ۱۸۸ موافق اور ۴۷ خلاف آرا کے ساتھ اونھوں نے مختلف الحاق میں رہنے کا مصمم ارادہ کرلیا صرف اہل کلیسا نے ۱۳۳ بمقابلہ ۱۱۴ آرا اسی پر کاربند رہنا طے کیا لیکن یہ کثرت رائے بھی حقیقت میں کوئی چیز نہ تھی۔ انتخاب کے زمانہ میں یہ طریقہ پورے طور پر رواج پذیر ہوگیا تھا کہ پادریوں کے نمایندوں میں غریب دیہاتی زیادہ تعداد میں ہوتے تھے کلیسا کے بڑے بڑے عہدہ دار جو امرا سے بھی تعلق رکھتے تھے زیادہ تعداد میں نمایندگی کے لئے نہیں آتے تھے۔ ٹیرس اٹیا کے رہنما اس طریقہ سے خوب آگاہ تھے اور اسی رواج کی بنا پر اونھوں نے مصالحتاً سکوت اختیار کیا تھا بادشاہ اور نیکر نے اس مشکل کو حل کرنے کی کوشش کی مگر بے سود۔ ٹیرس اٹیا کے نمایندوں نے بالاصرار کہا کہ وہ علیحدہ فرقہ کی صورت اختیار نہیں کرسکتے۔ پیرس کے نمایندے اون کے شریک ہوگئے۔ پیرس میں انتخاب آخر مئی تک ختم نہوا آخرکار ابی سی پیرس کے نمایندہ نے ۱۰ جون کو یہ تحریک کی کہ امرا اور پادریوں کے پاس یہ آخری پیام بھیجا جاے کہ وہ سب ٹیرس اٹیا کے نمایندوں سے ملجائیں اور نیز یہ تحریک بھی کی گئی کہ خواہ وہ شامل ہوں یا نہوں ٹیرس اٹیا آئینی طور سے مجلس شوریٰ کی صورت اختیار کرے گا۔ امرا نے اس پیام کو نامنظور کیا اور چند غریب پادریوں نے جو زمرۂ کلیسا سے تعلق رکھتے تھے اور جن میں ابھی گریگوار شامل تھا اس تحریک سے اتفاق کیا۔ نمایندوں نے اپنی طاقت و اختیارات کا اظہار کیا اور پیرس کے ایک نمایندہ مسمی بیلی کو جو مشہور منجم بھی تھا اپنا صدر بنایا۔ لیکن یہ جماعت کس

قسم کی تھی کیونکہ وہ خود کسی فرقہ کے نمایندے ہونے سے قطعی منکر تھے اور نہ وہ حقیقتاً فرانس کے اسٹیٹس جنرل کہے جا سکتے تھے چنانچہ اس مسئلہ پر گرم مباحثے ہوئے۔ اور بالآخر ۱۶-جون کو اونھوں نے نیشنل اسیمبلی (مجلس قومی) ہونے کا اعلان کیا۔

ٹیرس اٹیاٹ نے نیشنل اسیمبلی (مجلس قومی) ہونے کا اعلان کیا

اُن کا اعلان تھا کہ اب تک جو ٹیکس لگائے گئے ہیں وہ سب ناجائز ہیں اور وہ صرف چند شرطوں کے تحت میں ادا کرنے چاہئیں۔ اس مخالفانہ طرز عمل نے بادشاہ اور وزرا کو پریشان کر دیا اور اس امر کا اعلان کیا گیا کہ ایک سشن رویل یا دربار شاہی منعقد ہوگا جس میں سب امور متنازعہ طے کئے جائیں گے۔

۲۰-جون کو ٹیرس اٹیاٹ کے نمایندے یا جس نام سے وہ اب معروف تھے یعنی مجلس قومی اپنے اُس مقام سے جہاں وہ جمع ہوتے تھے نکلوا دئے گئے وہ جے ڈی پوام یا ٹینس کورٹ ورسیلز میں جمع ہوئے مگر اُن میں بیحد جوش پھیلا ہوا تھا۔ سب نے بالاتفاق حلف لیا کہ وہ بغیر ایک جدید دستور اساسی قایم کئے وہ ہرگز وہاں سے نہ ہٹیں گے۔ اس کارروائی سے وہ عملاً باغی ہوگئے اور اصلی انقلاب فرانس کا اس طرح افتتاح ہوگیا۔ ۲۲ جون کو وہ ورسیلز میں سینٹ لوئی کے گرجا میں جمع ہوئے جہاں پادریوں کے ۱۴۹ نمایندے اونکے شریک ہوئے اور ان باغیانہ کارروائی کو جائز تسلیم کیا۔

شاہی دربار ۲۳-جون

۲۳ جون کو شاہی دربار منعقد ہوا۔ شاہی فرمان میں اس امر کا اعلان کیا گیا کہ بادشاہ اپنی مرحمت خسروانہ سے آیندہ بغیر نمایندوں کی رضامندی کے کوئی ٹیکس نہ لگائیگا اس کے ساتھ ہی یہ بھی کہہ دیا گیا کہ پادریوں اور امرا کے حقوق مسلمہ ہیں اور اسٹیٹس جنرل کو فرقہ بندی کے لحاظ سے رائے دینی ہوگی۔ انقلاب کی پہلی منزل میں یہ وقت سخت امتحان کا تھا۔ اگر ٹیرس اٹیا کے نمایندے سر تسلیم خم کر دیتے تو ٹینس کورٹ کا حلف بالکل بیکار و ہیچ معلوم ہوتا۔ لیکن اونکو کولٹی ڈی مرابو کے بھیس میں ایک رہنما مل گیا یہ غیر معمولی قابلیت کا آدمی تھا اور ایکس کی

طرف سے ٹیرس اٹیا میں نمایندہ تھا۔ اس نے سیاحت و علمی لیاقت سے بہت کچھ تجربہ حاصل کیا تھا۔ چنانچہ اوس نے واقعات کا دلیری سے مقابلہ کیا اور گرانڈ ماسٹر اوف سیرمینیز کو یہ جواب دیا کہ فرانس کے نمایندے صرف جبر و تعدی کے ساتھ نکالے جا سکتے ہیں۔ اور مجلس قومی کو یہ اعلان کرنیکی ترغیب دی کہ اون کے اراکین کی ذات ناقابل انتشار ہے سیئیز نے الفاظ ذیل میں نمایندوں کو مخاطب کیا۔ "دوستو۔ تم جو کل تھے وہی آج ہو" لیکن اس زبردست مخالفت سے پیشتر ہی بادشاہ نرم ہو گیا۔ اور ۲۵ جون کو طبقۂ امرا کی ایک قلیل جماعت جو شمار میں ۴۷ نمایندے تھے لیفٹی کی رہنمائی میں مجلس قومی کے شریک ہو گئی۔ اور دو دن بعد باقی لوگوں نے طبقۂ امرا کے جو تعداد میں بہت تھے مجبوراً بادشاہ کے حکم کی مطابقت میں اول الذکر کی تقلید کی ٹیرس اٹیا کے نمایندوں نے نہایت عجلت کے ساتھ مجلس قومی قائم کر کے شاہی اختیارات پر حملے کئے اور فرانس کے لئے ایک جدید دستور کے مرتب کرنے کا خیال ظاہر کیا۔ ان کارروائیوں نے درباریوں کو بہت آزردہ کر دیا وہ حکومت قدیم میں اصلاح کی کوششوں کو سخت نفرت سے دیکھتے تھے مگر بادشاہ اُن سے متفق نہ تھا۔ اوس کی یہ دلی خواہش تھی کہ اپنی رعایا کے ساتھ حق دوستی ادا کرے۔ اوس نے یہ پسند نہ کیا کہ اپنی رعایا سے دست و گریبان ہو کر خانہ جنگی کی ابتدا کرے اوسے نیکر پر اعتماد تھا اور اسی کی صلاح و رائے پر کاربند ہوتا تھا۔ لیکن نتیجہ ہمت افزا نہ تھا۔ وزیر نے بادشاہ کی طرف سے بدگمانی پیدا ہونے کا بار بار موقع دیا بھی تو اوس کے وزیر اوسے یہ صلاح دیتے کہ یہ ۲۳ جون کو شاہی دربار کے موقع پر ٹیرس اٹیاٹ کے نمایندوں سے وہ نہایت تحکمانہ لہجہ میں خطاب کرے اور کبھی وہ اس امر پر مجبور کرتے کہ وہ اپنے گزشتہ اقوال کی تردید کر کے امرا کے نمایندوں کو خود ساختہ مجلس قومی میں شریک ہونیکی ترغیب دے بظاہر یہ رعایت اُس سے زبردستی حاصل کی گئی تھی۔ اور واقعی ٹیرس اٹیا کو فتح عظیم حاصل ہوئی تھی مگر درحقیقت بادشاہ نے اپنی خوش باطنی کی وجہ سے اون کی استدعا کو منظور

کرلیا اور ان کی مخالفت کے آگے سر جھکا دیا - چونکہ بادشاہ کو معلوم تھا کہ نیکر کی صلاح پر کاربند ہونے کا بجز اسکے کچھ نتیجہ نہ نکلا کہ وہ اپنے اقتدار کو بھی کھو بیٹھا - بلکہ شہرت بھی خاک میں مل گئی - اور اس پر طرہ یہ ہوا کہ مالی حالت مطلق درست نہ ہوئی اس لئے اُسکو اپنے وزیر کے دشمنوں اور مخالفین کی طرف متوجہ ہونا پڑا - ملکہ آنیٹونیٹی اور بادشاہ کا چھوٹا بھائی کومٹی دی آرٹوا اس جوشاہی مطلق العنانی اور حکومت قدیم کا زبردست حامی تھا دونوں اُسکے دشمنوں کے رہنما تھے - ملکہ نیکر کی اون کوششوں سے سخت ناراض تھی جو اوس نے درباری فضول خرچیوں کے انسداد میں کی تھیں اور اوسکے غصہ کی انتہا نہ رہی جب اوس نے دیکھا کہ نیکر نے بادشاہ کو رعیت کے ساتھ رعایت کرنے کی صلاح دی - نیکر کے دشمنوں اور مجلس قومی کے دلائل سے وہ طوعاً و کرہاً سخت برتاؤ پر مجبور ہوگیا اور اوس نے پیرس اور ورسیلز کے قرب وجوار میں فوجیں جمع کرنا شروع کردیں - مجلس قومی کچھ طے نہ کرسکی کہ کیا کرے - موئیر اور دوسرے رہنماؤں نے ایک انجمن اس غرض سے بنائی تھی کہ وہ جدید دستور کا خاکہ تیار کریں لیکن اُن کے پاس کوئی فوج ایسی نہ تھی جس پر اُن کو اعتماد ہوتا اور اون کا گمان غالب تھا کہ وہ ضرور گرفتار کرلئے جائیں گے اور قبل اس کے کہ کوئی دستور وضع ہو جماعت قومی منتشر کردی جائے گی - اس موقع پر میرابو نے قدم بڑھایا -

میرابو کا خطاب بادشاہ سنہ ۹ - جولائی -

نہایت دلیری کے ساتھ اوس نے ۸ر جولائی کو بادشاہ کے مصالح اور طرز عمل پر حملہ کرکے اوس کے اصل مدعا کو ظاہر کیا - اور ۹ - جولائی کو مجلس کی طرف سے بادشاہ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا کہ قرب وجوار میں جو افواج جمع ہیں وہ فوراً واپس بلالی جائیں اور بادشاہ کی ذات کے ساتھ جو مجلس کو وفاداری تھی اوس کا یقین دلایا لیکن بادشاہ اب مجلس کے بدخواہوں کے اثر میں تھا میرابو کے معروضہ کے جواب میں ۱۲ - جولائی کو اوس نے نیکر کو اور اوسکے ہمراہیوں کو برخاست کردیا - نیکر کو جلاوطن کیا - اور

نیکر کی برخاستگی ۱۲ جولائی

مارشل ڈی بروگلی کو جو ایک تجربہ کار جنرل تھا اور جسکو تبادلہ کے نام سے سخت نفرت تھی وزیر جنگ اور پیرس کے قرب وجوار کی افواج کا مارشل جنرل مقرر کیا اب تک ارکان دولت اور ٹیرس اٹیا کے درمیان کشمکش تھی۔ اب رعایا کی طرف سے پیش قدمی شروع ہوئی۔ یہ پہلا موقع تھا کہ پیرس کے باشندوں نے اپنا اثر دکھایا۔ نیکر کی برخاستگی کی خبر کو پیرس میں غم وغصہ کے ساتھ سنا گیا ایک نوجوان وکیل مسمی کامل ڈسمولنس نے پیلیس رویل (محل شاہی) میں مجمع کے سامنے اس واقعہ کے بیان کرنے میں سامعین کو مزاحمت پر آمادہ کیا۔ اوس کی تقریر پر لوگوں نے نہایت شوق سے مرحبا کہا۔ پیرس کی آبادی میں متوسطین اور ادنیٰ طبقہ کے لوگوں نے ورسیلز کے واقعات کو گہری دلچسپی سے دیکھا۔ اور قرب وجوار میں افواج کے اجتماع سے خوفزدہ ہوئے۔ مزدور پیشہ لوگ جن کو فاقہ کرنے کی نوبت آگئی تھی۔ یہ امید لگائے ہوئے تھے کہ مجلس قومی بہت جلد نرخ اجرت بڑھا دے گی اور ضروریات کی قیمت میں ارزانی کردے گی لیکن جب اونھوں نے اپنی امیدوں کو پورا ہوتے نہ دیکھا تو اُن کی پریشانی کی انتہا نہ رہی۔ ۲۸۔ اپریل کو اونھوں نے ریولیین کے ایک کارخانہ دار کے گھر کو اس وجہ سے لوٹ لیا اوس کے متعلق یہ مشہور تھا کہ اوس نے مزدوروں کی مفلسی کی نسبت نفرت انگیز الفاظ کا استعمال کیا تھا اور مزید نقصان رسانی کے لئے بھی آمادہ تھے کامل ڈسمولنس کے الفاظ اور دیگر افواہوں نے اُن کو بہت برافروختہ کردیا تھا چنانچہ اونھوں نے شاہی محل سے ایک باعنیانہ جلوس نکالا جس میں نیکر اور شاہزادہ اورلینس کے نصف حصہ کی مورت تھی۔ پرنس آف اورلینس کو بادشاہ نے اس بنا پر جلاوطن کیا تھا کہ وہ عوام الناس کے حقوق کا حامی تھا ایک جرمنی رسالہ نے جو فرانسیسی ملازمت میں تھا اور پرنس ڈی لیب کی سرکردگی میں جو ملکہ کا رشتہ دار بھی تھا اوس کے جلوس کو منتشر کردیا۔ یہ مجمع اب بلوہ اور لوٹ پر آمادہ ہوگیا۔ منچلے اور جوشیلے بلوائیوں نے ہتھیار حاصل کرنے کی غرض سے اسلحہ سازوں کی دکانوں کو توڑ ڈالا۔ باقی لوگوں نے قصابوں اور نان بائیوں

کی دکانوں کو لوٹ لیا اور اُس مقام پر آگ لگا دی جہاں پنگی وصول کیجاتی تھی۔ اس بلوہ نے اپنا علاج آپ ہی کر لیا اور نئے طبقہ کے لوگوں نے جو اپنی دوکانوں کی عدم محافظت سے پریشان تھے ہتیار باندھ لئے اور امن قائم کرنے کے لئے اپنی جماعت کو دوسرے ہی دن قومی محافظت کیلئے چھوٹے چھوٹے دستوں میں منقسم کر لیا اس جد وجہد کی رہنمائی پیرس کے باشندوں نے اپنے ہاتھ میں لی جو پیرس کے نمایندوں کے انتخاب کرنے کے بعد بھی ہوٹل ڈی ولی میں باہم ملتے رہے۔

قومی محافظ کی ترتیب

۱۴ جولائی کو دارالسلطنت فرانس باقاعدہ مزاحمت کے لئے تیار ہو گیا۔ کارڈس فرینسس جو پیرس کی محافظت کے لئے مقرر کئے گئے تھے مجلس قومی کے حقوق کی حمایت پر آمادہ ہو گئے اور رعایا کی حمایت میں جنگ کرنے کے لئے تیار ہو گئے یہ تحقیق تھا کہ سپاہی اپنے افسروں کے طرفدار نہیں رہے تھے اور اس کا امکان تھا کہ وہ شہریوں پر حملہ کرنے سے قطعی انکار کر دیں گے ایسی حالت میں اس خیال کی تقویت ہوئی کہ اہل پیرس اگر ورسیلز پر مسلح مظاہرہ کریں تو اس سے بادشاہ کو اس امر میں بہت مدد ملے گی کہ وہ درباری جماعت کی استقلال کے ساتھ مزاحمت کرے۔ اور بنکر کو بحال کر دے۔ اس خیال کی بنا پر ایک جم غفیر ہوٹل ڈس انوالیڈس اور بیسٹائل (جو پیرس کے دسلحہ خانہ تھے) جمع ہو گئی۔ جو جمع کہ ہوٹل دی انویلیڈس کی طرف گیا اوس نے نہایت آسانی کے ساتھ وہاں کے اسلحہ پر قبضہ کر لیا حالانکہ حاکم نے سخت مقابلہ کیا تھا۔

بیسٹائل کی تسخیر ۱۴ جولائی

دوسرا مجمع جو بیسٹائل میں صوبہ دار کے ایوان میں تھا اسلحہ کے لئے شور مچاتا تھا۔ بیرونی آہنی پل اٹھائے جانے کے باعث محصور ہو گیا اور قلعہ کی کمزور فوج نے کئی بندوقیں سر کیں۔ اس آواز کو سنکر شہر کے مختلف حصوں میں جو مسلح آدمی تھے وہ اسطرف رجوع ہو گئے اور دوسرا بیرونی پل کاٹ ڈالا اور قلعہ پر حملہ کرنے کا ارادہ کیا لیکن اس موقع پر محصور فوج نے ہتیار ڈال دیئے

اور گولہ باری سے رعایا میں ۸۳ نفر کام آئے - اور بہت لوگ زخمی ہوئے - زخمیوں کی چیخ پکار اور لاشوں کے نظارہ نے قلعہ کے فاتحین کے غصہ کو اور بھڑکا دیا - ایک ہلچل ہوگئی اور محصور فوج کے تین افسر اور چار سپاہی موت کے گھاٹ اوتار دئے گئے - فاتحین کے بقیہ کا رآزمودہ اشخاص محافظین بیسٹائل کو ہوٹل ڈی ولی میں پہنچانے کے لئے روانہ کئے گئے - راستہ میں صوبہ دار اور قلعہ کے میجر کو مجمع عام نے تہ تیغ کر ڈالا - اور ایم - ڈی فلیسیل جو پیرس کا عمدۃ التجار تھا اور جس پر صوبہ دار کے بھگانے کا الزام لگایا گیا خود بھی جاں بر نہ ہوسکا ان واقعات سے عوام الناس نے یہ سمجھ کر کہ بادشاہ کی مخالفت میں لڑائی ہوئی ہے خندقیں کھودلیں اور محلوں میں سپاہیوں کی قیامگاہیں بنادیں شہر کی دوکانیں بند ہوگئیں رستے مسدود کردئے گئے اور کٹہرے لگا دئے گئے کسی کو اجازت نہ تھی کہ شہر سے باہر جائے اور اس طرح محاصرہ کے قایم رکھنے کی تیاریاں ہونے لگیں -

لیکن اگرچہ اہل پیرس جنگ پر آمادہ تھے تاہم بادشاہ ہرگز تیار نہ تھا کیونکہ جیساکہ اوپر بیان ہوچکا ہے اوسکو خانہ جنگی سے سخت نفرت تھی بیسٹائل کے سر ہونے اور پیرس کی فوجی نقل وحرکت کے واقعات سن کر انقلابی تحریک کی بالجبر فرو کرنے کا خیال اوسنے اپنے دماغ سے بالکل نکال ڈالا - اور مخالفت پسند وزرا کو یک قلم برخاست کرکے بنکر کو واپس بلالیا اور امن قایم کرانے میں مجلس قومی کے ساتھ اتحاد عمل کا اعلان کیا -

بنکر کی واپسی ۱۵ - جولائی -

مجلس کو اول فتح اسکی ۱۷ جون کی مدبرانہ خاموشی اور ۲۳ جون کی بہادری سے نصیب ہوئی - ۱۴ - جولائی کو پیرس نے اوس جماعت پر فتح حاصل کی جو حامی تشدد تھی اپنی اس تازہ کامیابی سے مجلس نے پورا فائدہ اُٹھانا چاہا - ۱۶ - جولائی کو اوس نے قومی محافظ کے تقرر کو جائز قرار دیتے ہوئے فرانس میں منتخب کرنے والے بلدیئے قائم کئے اور اس امر کو طے کیا کہ پیرس والوں کو اس امر کے یقین دلانے کا کہ بادشاہ نے اس نئی صورت حال کو منظور کرلیا ہے اور تشدد وسختی کا ارادہ ترک کردیا ہے

یہی ایک طریقہ ہو سکتا تھا کہ بادشاہ کو بہ نفس نفیس پیرس میں آنیکی ترغیب دیجائے - لوئی سولھواں جو امر تھا فوراً تیار ہوگیا - اور ۱۷- جولائی کو

بادشاہ کا ورود پیرس میں ۱۷- جولائی -

سو نمایندوں کو لیکر پیرس میں داخل ہوا - گو بجتے ہوئے نعروں کے موقعے پر اوس نے وہ سہ رنگی برق اوڑائی جسکو پیرس والوں نے اپنا نشان قومی بنایا تھا اور اس امر پر رضامند ہوگیا کہ بیلی جو مجلس قومی کا صدر تھا پیرس کا میئر (حاکم) بنا دیا جائے اور لیفٹی قومی محافظ پیرس کا کمانیر مقرر کیا جائے - ان رعایتوں اور مجلس قومی اور پیرس والوں کی فتح سے دربار کی مخالفت پسند جماعت تھوڑا اٹھی کوکٹی ڈی آرٹوا اس اور اوس کے ساتھی جو ممتاز اور مخالفت پسند ہونے کی وجہ سے سخت بُری نگاہوں سے دیکھے جاتے تھے اور جنھوں نے جبر و تعدی کی رائے دی تھی اس موقع پر ملکہ کو تنہا چھوڑ کر ملک سے فرار ہوگئے -

فرانس کے صوبہ جات میں تسخیر بیسٹائل کے فوری نتیجوں کی اہمیت کم نہ تھی - ہر شہر یہاں تک کہ چھوٹے قصبوں میں بھی عہدہ میر (حاکم شہر) اور بلدوں کا انتخاب کیا گیا اور قومی محافظ بنائے گئے اکثر مقامات پر مقامی قلعوں کو جمہور نے اپنے قبضہ میں لے لیا اور سب مقامات پر عوام الناس نے افواج کے ساتھ اپنے تعلقات بڑھائے - بعض مقامات پر کشت وخون کی بھی نوبت آئی - یہ تحریک خالصتہً ادنی طبقہ کے لوگوں کی تھی جہاں مزدور پیشہ جماعت نے قتل وخون روا رکھا وہاں قومی محافظوں نے فوراً امن قایم کرادیا - فی الحقیقت یہ عجب بات ہے کہ ہنگامے کے اس قدر طول پکڑنے پر بھی خونریزی نہ ہوئی اور امن اس قدر سرعت اور خوبی کے ساتھ قایم ہوگیا - اس فساد میں جو واقعہ بہت بڑا ہے وہ خاص پیرس میں واقع ہوا - یعنی ۲۱- جولائی کو فوسن ڈی ڈو جو بنکر کی جگہ پر نامزد کیا گیا تھا اور اوس کا خویش برتھیر ڈی سیاوگن پیرس کے جدید میئر (حاکم شہر) میلی کے

فوسن کا قتل ۲۱ جولائی

سامنے قتل کئے گئے - لیکن مسلح غربانے ان مقامی بلودن کو بہت جلد

فرو کر دیا فرانس کے مزروعہ اضلاع میں شورش بہت زیادہ اور عالم گیر تھی کسانوں کا

خیال تھا کہ وہ وقت آگیا ہے کہ انکی اراضی کی ملکیت حقوق تقلداری سے آزاد ہو جائے گی۔ اور جاگیری نظام کا طوق غلامی اون کی گردنوں سے اتر جائے گا۔ ان سے بہتر تعلیم یافتہ کسانوں نے بھی اپنے خاص فائدہ کی خاطر اس خیال کو پسند کیا اور اس کا نتیجہ ہوا کہ فرانس کے بہت سے حصوں میں ایک باضابطہ شورش شروع ہوگئی۔ زمینداروں کے مکانوں میں آگ لگا دی گئی اور بعض موقعوں پر اون عہدناموں کو خاکستر کر دیا جن سے اون کے حقوق قائم ہوئے تھے۔ زمینداروں کے جریا خانے عام طور سے تباہ کئے گئے بعض صوبوں میں قومی محافظوں نے قریب کے مقامات کے بلووں کو جو وقتاً فوقتاً مزروعہ اراضی میں بپا ہوتے تھے فرو کیا۔ اور بعض اوقات سختی بھی برتی لیکن اونکا راستہ بالکل صاف تھا اور کوئی اس رکاوٹ درمیان نہ ہوتی تھی۔

۴ اگست۔ چوتھی اگست کو ایک نمایندہ نے سلیمان سے مجلس قومی کے روبروان واقعات کی ایک تحریری تحقیقات پیش کی اس کے پڑھے جانے کے بعد چند عجیب واقعات ظہور پذیر ہوئے جن سے نیم غلامی فرانس کی بیائے جدید فرانس کی ابتدا ہوئی۔ چند رؤسا اور امرا نے اپنے جاگیری حقوق سے دست برداری دے کر ایثار کی مثال قائم کی۔ ہر قسم کے امتیازات اور ہر فرقہ شہر و صوبہ کے خاص خاص حقوق نہایت سنجیدگی کے ساتھ منسوخ کر دیئے گئے جاگیری رسوم و تمام باقیماندہ جاگیری نقش کو یکقلم متروک کرنے کا اعلان کیا گیا اور رعایا کا محصول حتی کہ عشر بھی منسوخ کر دیا گیا۔ اگرچہ سیئیس نے اس امر کی مخالفت کی تھی اور یہ کارروائی جلسہ اس اعلان پر ختم ہوئی کہ کوئی سولہویں کی یادگار قائم کی جائے کیونکہ اُس نے فرانس کی آزادی کو بحال کیا ہے۔

لیکن نیم غلامی بقیہ رسومات کے ترک کرنے سے فرانس میں امن اور خوشحالی پیدا نہیں ہو سکتی تھی۔ مقامی اور مرکزی نظام حکومت کی بنیاد ڈالے بغیر نظام جاگیری کی قدیم بے ضابطگیوں کو رفع کرنے اور موجودہ نظام سلطنت کی متزلزل بنیادوں کے گرانے کا لابدی یہ نتیجہ

تھا کہ بے نظمی پھیلائے چنانچہ ایسا ہی ہوا اور دستور وضع کرنے والی منتخب مجلس سے سخت فروگزاشت ہوئی بجائے اس کے کہ وکلا ایک جدید دستور کو فوری ترتیب دیتے انھوں نے دو مہینے ضائع کر دئے۔

**حقوق انسانی کا اعلان**

اول تو انسانی حقوق کے اعلان کے الفاظ پر تنازعات رہے اس اعلان میں وہ جمہوری امریکہ کے بانیوں کا تتبع کرنا چاہتے تھے اس کے بعد وہ اس طولانی مباحثہ میں پھنس گئے کہ آیا فرانس کی آئندہ نمایندہ مجلس ایک یا دو اطاق پر منقسم ہونی چاہیئے یا بادشاہ کو مجلس کی کارروائی کے مسترد کرنے کا اختیار ہوگا پہلے مسئلہ میں یہ طے ہوا کہ صرف ایک اطاق ہونا چاہیئے محض اس بنا پر کہ اگر دو اطاق رکھے جائیں گے تو یہ خیال کیا جائیگا کہ انھوں نے انگریزوں کا تتبع کیا۔ دوسرے مسئلہ کے متعلق مرابو کی فصاحت کچھ کام نہ آئی اور بادشاہ کو چھ ماہ کے لئے مجلس کے معطل کرنے کا اختیار دیدیا گیا۔ مرابو نے اس امر کی مخالفت اس بنا پر کی تھی کہ ایسا دستور جس میں شاہی اقتدار موجود ہو اور جس سے بادشاہ کے

**معطلی کرنے والا استرداد**

اختیارات جمہور امریکہ کے صدر سے زیادہ ہوں ناقابل عمل ہے کیونکہ اس کی رو سے اصلی اقتدار کو ذمہ داری سے بالکل سبکدوشی حاصل ہو جاتی ہے اور نتیجہ یہ ہوگا کہ اقتدار صرف بادشاہ کو حاصل رہے گا اور ذمہ داری مجلس شوریٰ کو۔ یہ مباحثے دو ماہ تک ہوتے رہے اور صورت حال پیچیدگیاں اختیار کرتی گئی۔ مالی حکومت کی درستی کی غرض سے بنکر کی رائے میں صرف قرضہ کی تجویز ممکن تھی اور مجلس شوریٰ نے اس امر کو منظور بھی کر لیا مگر بنکر کو قرضہ حاصل کرنے میں کامیابی نہ ہوئی بادشاہ پھر درباری پارٹی کے مشورہ پر عمل کرنے پر مجبور ہوا جس نے مجلس شوریٰ کو توڑنے کی رائے دی اور جبر و تشدد کی ترغیب دی ملکہ اور بادشاہ کی بہن میڈم الیزبتھ اس پارٹی کی ہمت افزا اراکین تھیں بادشاہ کو یہ بھی صلاح دی گئی کہ پیرس کے قرب و جوار سے منتقل ہو کر صوبہ کے کسی شہر میں

اقامت گزیں ہو کیونکہ ایسے مقام سے باقاعدہ فوج عوام الناس کا مقابلہ خوب کر سکتی ہے اوس نے بہ طیب خاطر ان دونوں تجویزوں سے اتفاق نہیں کیا لیکن پھر اس تجویز کو کہ اپنی ذات خاص کے حفاظت کے لئے اپنی گرد و پیش فوج کا کافی اجتماع مجبوراً منظور کرنا پڑا ورسیلز میں جو رائیں دیگئی تھیں وہ سب طشت از بام ہوگئیں۔ تسخیر بیسٹائل کے بعد ہی اخبار نویس دارالسلطنت میں عوام الناس کے خیالات کے اظہار کے لئے پیدا ہو گئے جن میں سب سے زیادہ قابل لوسٹیٹ "انقلاب پیرس" کا مدیر اور موریٹ ایمی ڈی پوپل کا مدیر تھا یہ مدیر بادشاہ کی فریبانہ کارروائیوں سے لوگوں کو متواتر آگاہ کرتے رہے اور بیشتر گرفتاری کرتے رہے اگر بادشاہ نے قرب و جوار پیرس کو چھوڑا اور فوجوں کا اجتماع کیا تو اس کے نتائج نہایت خطرناک ہونگے۔ یہ افواہ رائیگاں نہیں گئے۔ مزدور پیشہ جماعت کو یہ اندیشہ تھا کہ کہیں ۷۔ جولائی کی طرح محاصرہ پیرس کی پھر نوبت نہ آئے اون کو یقین تھا کہ بادشاہ اگر پیرس میں موجود رہا۔ تو مایحتاج کی قیمت میں ضرور کمی رہے گی۔ اونی طبقہ کے بیدار دماغوں کو خواہ وہ مجلس شوریٰ کے آزاد خیال جماعت کے نمایندہ ہوں یا پیرس کے قومی محافظوں سے تعلق رکھتے ہوں اس امر کا احتمال تھا کہ کہیں مجلس شوریٰ یکایک دبا بجبر منتشر ہونے پر مجبور نہ کی جائے اور صرف یہی نہیں کہ اُن کو اون فوایدسے جو اونھوں نے حاصل کئے تھے ہاتھ دھونا پڑے بلکہ کسی عذاب میں نہ مبتلا ہو جائیں۔ اس وقت کی تحریکات میں ان خیالات کی جھلک موجود تھی۔ اخبارات نے ورسیلز کی شاہی دعوت کا بیان کیا جسکو بادشاہ نے اپنی شوکت سے عزت بخشی تھی اور جہاں قومی نشان پامال کیا گیا تھا۔ اس واقعہ سے اہل پیرس کے غم و غصہ کی انتہا نہ تھی

**ورسیلز کی طرف عورتوں کی روانگی**

۵۔ اکتوبر | اکتوبر کی پانچویں کو پیرس میں عورتوں کے ایک جمع نے اس بات کا اظہار کیا کہ وہ فاقہ کی مصیبتیں جھیل رہی ہیں اور سیلر ڈ جو فاقتمین بیسٹائل میں سے تھا اون کو ایک جم غفیر کے ساتھ ورسیلز لیگیا عورتوں کے نمایندے

بادشاہ سے ملاقات کی اور جم غفیر نے زیر محل شب بسر کرنے کی آمادگی ظاہر کی ان کے بعد پیرس کے قومی محافظوں کا ایک مضبوط دستہ پہنچا جو لافیٹی کی زیر کمان تھا جس نے بادشاہ کی محافظت کا خیال ظاہر کیا۔ بدنظمی کی وجہ سے اوس مجمع میں سے چند لوگ صبح ہونے سے قبل ۱۶۔ اکتوبر کو محل شاہی کے اندر داخل ہو گئے اور بادشاہ کی محافظ فوج کے دو سپاہیوں کو قتل کر دیا۔ لافیٹی نے اعانت کی غرض سے پیش قدمی کی اور مطالبہ کیا کہ بادشاہ معہ خاندان شاہی کے پیرس چلا جائے اور ٹوئیلیریس میں سکونت اختیار کرے بادشاہ نے جو صبح کے واقعات سے ڈر گیا تھا لافیٹی کی درخواست کو قبول کر لیا اور خاندان شاہی مجمع عام کی معیت اور قومی محافظوں کی حفاظت میں وزارالسلطنت کی طرف روانہ ہو گئے۔ یہ دوسری فتح پیرس کے لوگوں کے نزدیک وہی شان رکھتی تھی جیسا کہ پہلی فتح رکھتی تھی۔

بادشاہ کا پیرس آنا ۶۔ اکتوبر

۱۴۔ جولائی کو اہل پیرس نے بادشاہ کو خوف دلا کر مجلس شوریٰ بالجبر منتشر کرنے کی کوشش سے باز رکھا تھا۔ ۶۔ اکتوبر کو اوسنھوں نے اوس کو اپنے قابو میں اس غرض سے کر لیا کہ اگر وہ پھر گزشتہ خیال کو دل میں لائے تو اوس کی تکمیل سے بالکل عاجز رہے

اس کا اثر یورپ میں

سفیر وینیشیا نے یورپ کو سخت حیرت میں ڈالدیا۔ ان مقامات کے لوگوں کو سیاسی آزادی حاصل تھی۔ مثلاً امریکہ اور انگلستان وہاں ان واقعات کا گہرا اثر پڑا اور فرانسیسیوں کی نسبت جن کو ظن قائم ہوا کہ وہ اپنی آزادی کے فاتح ہیں فرانس کے قریب رئیس کی بلدون بلجیم اور سب سے زیادہ ہیج میں اس کے اثر سے عام بے اطمینانی پیدا ہو گئی اور بسا اوقات بلوہ کی نوبت تک آ گئی۔ خود مختار شاہان یورپ اور اون کے وزرا نے سفیر وینیشیا پر اتنی توجہ نہیں کی جتنی کہ آزاد ممالک کے باشندوں نے کی وہ ایک لمحہ کے لئے بھی اس امر کے یقین کرنیکے لئے تیار نہ تھے کہ فطری قومی کو فرانس کے قدیم دستور کو تبدیل کی اجازت دیجائیگی اور اس جمہوری تحریک کو وہ خوش آیند نگاہوں سے اس وجہ سے دیکھتے

تھے کہ ان کو امید تھی کہ فرانس بہت کچھ کمزور ہو جائیگا۔ اور پھر آیندہ یورپ کے معاملات میں دخل دینے سے باز رہیگا چنانچہ اونھوں نے اپنے ممالک میں اس قسم کی شورش کے فرو کرنے کی تمام تدبیریں اختیار کیں۔ شاہ سارڈینیا اور ملیٹمن کے حاکم نے اس بارہ خاص میں زیادہ سختگیری کی ایمپر کے جنرل ڈی الٹن نے بلجیم میں بہت زیادہ سختیاں کیں اور شاہ پرشیا نے جنرل شلیفن کو ایک مضبوط دستہ فوج کے ساتھ اسقف کے اقتدار کو بحال کرنے کے لئے بھیجا۔ اور مہاجرین فرانس نے شاہان یورپ کے اس طرز عمل کی بہت تعریف کی اور علانیہ اس امر کا اظہار کیا کہ لوئی ۱۶ کی کمزوری سے مجلس قومی اسمبلی کو کامیابی حاصل ہوئی۔ ۵۔ اور ۶ تاریخ کے اختیارات سے مہاجرین فرانس اور شاہان یورپ پر یہ واضح ہو گیا کہ اُن کا اندازہ متعلق انقلاب فرانس صحیح نہ تھا۔ شاہی خاندان کی نہایت کامیابی کے ساتھ پیرس میں مراجعت ٹوائیلیرس میں اون کی نظربندی جمہور کی طاقت کا بیّن ثبوت تھی اس واقعہ نے سرحد فرانس میں جمہوری تحریکوں کے حامیوں کی بہت ہمت بڑھائی۔ اون میں زیادہ شاندار تحریک وہ تھی جس نے بلجیم میں دو برس پیشتر نہایت درجہ ترقی حاصل کر لی تھی۔

**انقلاب بلجیم اکتوبر ۱۷۸۹ء جنوری ۱۷۹۰ء**

بادشاہ فرانس کے پیرس جانے کا پہلا نتیجہ بلجیم کا انقلاب (۱۷۸۹ء) تھا جو معاصرین کی نظروں میں ایسا ہی مہتم بالشان تھا جیسا کہ انقلاب فرانس وان ڈر نوٹ کے معاون یعنی قدیم دستور کے موید اور وینوک کے پیروکار یعنی انتہا پسند کہ ان دونوں مہاجر گروہوں نے اتحاد ثلاثہ اور بالخصوص فریڈرک ولیم ثانی بادشاہ پرشیا کی امداد سے برسیلز میں اپنے کو ایک وطن پرست فوج کی صورت میں ترتیب دیا اکتوبر کی پانچویں اور چھٹی کے واقعات سے متاثر ہو کر اونہوں نے مزاحمت کرنے کا مصمم ارادہ کر لیا۔ ۲۳۔ اکتوبر کو وندر فرخس کی سرکردگی میں اس فوج نے سرحد کو پار کیا۔ ۲۴۔ اکتوبر

کو وڈر نوٹ نے اعلان کیا کہ چونکہ شاہنشاہ جوزف نے ڈچی آف بارابانٹ کے معاہدوں کی خلاف ورزی کی ہے اس لئے وہ حکومت سے محروم کیا جاتا ہے۔ وطن پرست فوج کا اقدام بہت عجلت و کامیابی سے ہوا برو جیس اور آسٹینڈ نے مہاجرین کا خیر مقدم کیا جھینٹ میں سینٹ پیٹر کے قلعہ پر حملہ ہوا۔ مجلس اسٹیٹس آف فلانڈرس نے فوراً مجتمع ہوکر تکمیل آزادی کا اعلان کیا اور دوسرے صوبوں کو اس جدوجہد میں شریک ہونیکی دعوت دی۔ برابنٹ میں جوش انتہا درجہ کا تھا۔ ٹروٹ مینس ڈارف نے براسیلز میں مجلس شاہی کے منسوخ کرنے کی غرض سے جوائیس اینٹری کے بحال کرنیکا اور امن عامہ کے اعلان کا جو وعدہ کیا تھا وہ بیکار ثابت ہوا۔ وطن پرستوں کو اوس پر اعتماد نہ تھا۔ ونڈر مارس نے ڈچی میں پیش قدمی کی اور ٹرابل مانٹ پر قبضہ کر لیا۔ اہل براسیلز نے علم بغاوت بلند کیا۔ ۷ سے ۱۲ تک شارع عام پر برابر بلوہ و فساد ہوتا رہا بہت سے آسٹروی سپاہی جمہور سے مل گئے اور باقی ماندہ وفادار سپاہیوں پر غرفوں سے گولیاں چلائی گئیں۔ لیکن اونھوں نے حملہ کرنے سے انکار کر دیا ونڈی مارش کی پیش قدمی نے ڈچی ایلیٹس کی بے اطمینانی پر مہر لگا دی۔ اوس نے ۱۲ دسمبر کو ہتیار ڈال دئے اور براسیلز خالی کر دیا اور بہت زیادہ سامان حرب اور توپیں اور تین لاکھ فلورنس سکہ پیچھے چھوڑ گیا وہ لکسمبرگ کی طرف پسپا ہوا اور یہی ایک صوبہ تھا جو آسٹریا کی وفاداری کا دم بھرتا تھا۔ اس کے بعد میلانس انٹورپ اور لوین کے شاہی رسالوں نے اوس کی تقلید کی۔ اور خود کو وطن پرستوں کے حوالے کر دیا ڈیلٹن نے فوجی عدالت کے روبرو بلائے جانے پر زہر کھا کر ٹریوس میں جان دی اور اوس کی جگہ جنرل ونڈر لکسمبرگ کی افواج کا حاکم ہوا۔ ۱۸۔ دسمبر کو وطن پرستوں کی منتخب جماعت براسلس میں داخل ہوئی ونڈر موٹ جس کو بلجیم کے فرنکلین کے لقب سے لوگ موسوم کرتے تھے اون کا رہنما تھا۔ ۷۔ جنوری ۱۷۹۰ء کو کارڈینل فرنکسوگ اسقف اعظم میلانس کی صدارت میں قدیم آسٹروی نیدرلینڈس کے تمام

صوبہ جات کے نمایندے براسلس میں مجتمع ہوئے اور ۱۰ر جنوری کو انھوں نے قانون اساسی ریاست ہائے متحدہ بلجیم کے واسطے ہالینڈ کے قانون سے ملتا جلتا ایک اشتراکیہ دستور وضع کیا جس کی رو سے ہر صوبہ کو بیرونی آزادی حاصل تھی اور صرف خارجی تعلقات اور قومی تحفظ کا تعلق مرکزی حکومت سے تھا۔ ونڈرلوٹ ملکی وزیر مقرر ہوا اور اوس نے فوراً اتحاد ثلاثہ کے وزرا مقیم ہیگ یعنی لارڈ آکلینڈ کاونٹ کیلر اور ونڈی اسپیگل سے خواہش کی کہ وہ حسب وعدہ جدید آئین بلجیم کو سرکاری طور پر تسلیم کریں کیونکہ اونھوں نے جدید متحدہ ریاست ہائے بلجیم کی آزادی کی تحفظ کا وعدہ کیا تھا پروشیا کے ولیم فریڈرک ثانی نے اس وعدہ کے ایفا کی کوشش کی اور اپنے افسر جنرل شان فیلڈ کو بلجیم فوج کی ترتیب دینے کا اختیار دیا اور جنرل شلیفن مقیم ہیگ کو حکم دیا کہ وہ جدید حکومت سے خط وکتابت کرے۔ حالانکہ انگلستان اور ہالینڈ نے بلجیم کی بغاوتوں کو پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھا تھا کیونکہ اوس سے شاہنشاہ کی مشرقی سیاسیات کو سخت صدمہ پہنچنے کا یقین تھا لیکن اونھوں نے اس جدید جمہور کو تسلیم کرنے میں عجلت نہیں کی ونڈرلوٹ نے انتہا پسند یعنی ڈیمکسٹ کے زیر اثر اس بات کا ارادہ کرلیا کہ فرانس سے مدد مانگی جائے۔ چنانچہ اُس نے لوئی شانزدہم اور مجلس قومی کے صدر کو بلجیم کے جدید دستور کی اطلاع معنی خیز پیرایہ میں دی بلجیم کے صوبہ جات کی آزادی کے اعلان اور انقلاب کے اخبار امپیراطور جوزف کے حق میں پیغام مرگ ثابت ہوئے۔ مرنے سے پیشتر اوس نے شہزادہ ڈی لین سے جو بلجیم کا بادشاہ تھا کہا تمھاری ملکہ نے میری جان لے لی جنٹ کی تسخیر میرے لئے جان کنی سے کم نہیں ہے اور براسلس سے مراجعت میری موت ہے میرے لئے کس قدر ذلت کا باعث ہے! میں مرہا ہوں۔ اور اگر نہ مروں تو میں یقینی چوبی مجسمہ ہوں۔ تم نیدرلینڈس کو واپس جاؤ اور اون لوگوں کو اطاعت کی تلقین کرو۔ اگر یہ کوششیں کامیاب نہوں

جمہور بلجیم کا افتتاح ۱۰۔ جون سنہ ۱۷۹۰ء

تو وہیں رہ جانا میری خاطر اپنی زندگی کو خراب نہ کرنا کیونکہ تم صاحب اولاد ہو
ایمپیراطور نے عالم نزع میں بہت سے مراعات جائز رکھے۔ اوس نے
یہ کسر شان بھی برداشت کی کہ پوپ سے استدعا کی کہ وہ بلجیم کے اہل کلیسا
پر اپنا اثر ڈالے اوس نے ہنگری کے عمائدین کے آگے بھی سر تسلیم
خم کر لیا جو بغاوت و فساد کی دھمکیاں دیکر اوس کی مہتم بالشان اصلاحات
کی منسوخی کے متعلق مظاہرہ کر رہے تھے اور ۲۸ جنوری ۱۷۹۰ء کو ان تمام
اصلاحات کو جو اُس نے ملک ہنگری پر عاید کی تھیں مسترد کر دیا لیکن
زرعی غلامی کے خلاف احکامات اور رواداری کے احکام کو قایم رکھا
اور ۱۸ فروری کو سینٹ اسٹیفن کے تاجدار کو پیش واپس ہونے کا حکم دیا۔
بوہیمیا اور ٹائیرول میں بھی جہاں بلوہ ہونے کا اندیشہ تھا اصلاحات کی
منسوخی کے لیئے اپنی رضامندی کا اظہار کیا۔ اپنی زندگی کو ناکامیاب
دیکھ کر زندگی سے قطعی بیزار ہو گیا۔ اوس نے توبہ کی اور کلیسا کے احکامات کو
جو آخری وقت سُنائے جاتے ہیں پڑھوا کر سُنا آخری الفاظ جو اُس کی
زبان سے نکلے یہ تھے میں یقین کرتا ہوں میں نے بحیثیت ایک شاہزادہ
اور انسان کے اپنے فرایض کو خوش اسلوبی سے ادا کیا ہے اور ۲۰ فروری
کو وہ فوت ہو گیا۔ قبر پر جن الفاظ کے کندہ ہونے کی اوس نے خواہش
کی تھی وہ یہ تھے "یہ آرامگاہ ہے اُس شہزادے کی جس کے ارادے
پاک تھے لیکن جس نے بدقسمتی سے اپنی کل تدابیر کو برباد ہوتے دیکھا"
"مگر اہل و امنا نے اس زبردست حکمراں کی خوبیوں کا اعتراف کر کے
اوس کی قبر پر جو عبارت کندہ کرائی وہ ہر طرح اوس کی شایان شان تھی۔
جوزف کے عہد کی ناکامیابی جو کہ اٹھارھویں صدی کا سب سے زیادہ
شریف طینت بادشاہ تھا بلکہ جس کو ہر صدی کے شریف طینت
بادشاہوں کے مقابلہ میں پیش کر سکتے ہیں اٹھارھویں صدی کے متعلق
تھا غلط ہونے کا پورا ثبوت تھا اوس نے کوشش کی تھی کہ اپنی مملکت
میں اُن اصلاحات کی ترویج کرے جو فرانس میں منتخب مجلس شوریٰ

نے تجویز کی تھی جاگیردارانہ حکومت کے باقیات کو منسوخ کرنا قومیت کا جذبہ پیدا کرنا جو استوار قوانین پر مبنی ہوں۔ تعلیم اور کلیسا کو قومی بنانا محصولات کی ادائی یا سرکاری ملازمت کی اہلیت کی غرض سے فرقوں کی امتیازی حیثیت کی منسوخی اور ملکی امن و سکون کا قایم رکھنا انقلاب فرانس کے مقاصد اولین اور فتوحات عظیم ہیں اور جوزف کی اصلاحات کا مدعا بھی یہی تھا۔ رعایا کے لئے سب کچھ ہوا لیکن رعایا نے خود کچھ نہ کیا۔ اس میں شک ہے کہ اگر جوزف لوئی شانزدہم کی جگہ ہوتا تو اہل فرانس ایسے مراعات سے خوش ہوتے یا نہیں اگر وہ اُن کو عطا کرتا۔ مقامی تعلق کا احساس غالباً فرانس میں اس قدر زبردست نہیں ہے جیسا کہ شاہی خاندان آسٹریا کی موروثی مقبوضات میں ہے۔ ڈونائن اور برگنڈی میں برٹنی اور نورمنڈی میں اس قدر اختلاف نہیں ہے جسقدر کہ باہمی طور پر بوہیمیا اور ہنگری بلجیم اور ملانیز میں ہے اگر فرانس کے منتخب نمایندوں کی بجائے بادشاہ نے اس مقامی امتیاز کا خاتمہ کیا ہوتا تو فرانس میں بھی ضرور ماضی کا اظہار ہوتا یہ عجیب بات ہے کہ مقامی حالت کے وہی اصلاحات جن کی خاطر تمام فرانس انقلاب پسند ہوگیا جوزف کے عہد حکومت کا انجام خراب کرنے کا باعث ہوئیں۔ اور پس اس نتیجے پر پہنچنے سے باز نہیں رہ سکتے۔ کہ اس واقعہ سے اٹھارھویں اور انیسویں صدی کا فرق صاف ہے نیز بادشاہ اور رعایا کی قایم کردہ سلطنتوں کی سیاسی اور تمدنی تبدیلیوں اور اقتصادی حالتوں میں کس قدر نمایاں امتیاز ہے

حقیقتاً لوئی شانزدہم جوزف کا سا بادشاہ نہ تھا اپنے برادر نسبتی کی طرح وہ بھی رعایا کے مفاد کا خواہاں تھا لیکن اوائل عہد میں بجائے اس کے کہ وہ ہمت اور استقلال سے اصلاحات خود پیش کرتا وہ محض اصلاح کی خواہش ظاہر کرکے خاموش ہوگیا بلکہ ٹرس اٹیا کے نمایندوں کے طرز عمل اور بیسٹائل کی تسخیر اور بادشاہ کے پیرس واپس ہونے سے انقلاب

کی پوری کامیابی کے بعد بھی اوس نے کبھی حامی اصلاح سے جماعت کی رہنمائی کا خیال اپنے دماغ میں نہ آنے دیا اوس نے علانیہ طور پر مجلس ٹیرس اٹیا سے اتحاد کا اظہار نہیں کیا تاکہ امرا کی مخالفت سرد ہو جاتی چنانچہ سوئڈن میں گسٹاوس سوم کی مثال موجود تھی نہ اوس نے اس امر پر توجہ کی کہ وہ خوش آیند وعدے کر کے شہرت اور ناموری میں مجلس قومی سے بازی لیجاے جیسا کہ زمانہ ماضی و مابعد کے بادشاہوں نے کیا ہے اور نہ اُس نے اُسکی ذرا کوشش کی کہ اصلاحات کے متعلق جوش و خروش کا اظہار کر کے نمایندوں کی طرح افتخار حاصل کرتا اسکو جو خوف اور نفرت خانہ جنگی سے تھی اُس کا کسی کو علم بھی نہ تھا۔ اُس پر یہ جرم عاید کیا گیا کہ اوس نے جولائی اور اکتوبر میں رجعت پسند ارکان دولت کی فی الجملہ متابعت کی اور وہ بھی اس قدر تاخیر کے ساتھ کہ اسکی تمام خوبیاں زائل ہو گئیں اس کی ان دشواریوں کا عوام کو مطلق احساس نہیں تھا جو اس کو اپنی عزیز ترین ملکہ میری ویٹوانیٹی اور اپنی بہن میڈم ایلزبتھ کی مخالف اصلاح ہونے سے پیدا ہو گئیں تھیں نتیجہ یہ ہوا کہ عوام الناس کی خوشنودی اور خونریزی سے تنفر کی خواہشات بادشاہ کے حقیقی جذبات نہیں سمجھے گئے بلکہ مجلس قومی کے اراکین کی ترغیب و تحریک کا نتیجہ خیال کئے گئے اور لوئی شانزدہم کی ذات ہی نہیں بلکہ فرانس کی بادشاہت منتخب مجلسوں کے منافی سمجھی جانے لگی۔ جو ذرف ودم جسقدر مستعد بادشاہ تھا اوسی قدر لوئی شانزدہم کمزور تھا لیکن دونوں نیک باطن تھے مگر فرانس اور بادشاہ دونوں کی نمایاں بدقسمتی تھی کہ اوس کی اوس خاموشی کی کافی داد نہیں دیگئی جس کے ذریعے سے اوس نے اپنے کنبہ کی کہنہ تجاویز اور قدیم حکومت کے حامیوں کی ہمیشہ مخالفت کی۔

**فرانس کے لئے جدید دستور ۱۷۸۹ء ۱۷۹۱ء**

بادشاہ کے ساتھ جو برتاؤ روا رکھا گیا اوس سے اوس دستور پر بہت برا اثر پڑا جسے ۱۷۹۰ء کے دوران میں منتخب مجلس شوریٰ تیار کرنے میں منہمک تھی اس جگہ دستوری ارتقاء کے صرف ان خاص مقامات کا ذکر ہوگا جنکے وضع کرنے میں

۱۷۸۹ء سے ۱۷۹۱ء تک مجلس شوریٰ کا بہت زیادہ وقت صرف ہوا ایک خاص بات یہاں قابل غور ہے کہ یہ دستور جزوی صورت میں وضع ہوئے۔ زمانہ انقلاب کے بعد کے دساتیر کی طرح وہ مکمل حیثیت میں پیش نہ ہوئے۔ اور پہلا اہم اصول ۱۲ نومبر ۱۷۸۹ء کو قرار دیا گیا جب یہ طے ہوا کہ فرانس کی قدیم مقامی تقسیم جو صوبہ جات فرانس کی تدریجی ترقی کی یادگار ہے ناقص قرار دیجائے اور ملک ۸۰ حصوں میں منقسم ہو جو رقبہ میں باہم برابر ہوں۔ چند ماہ پیشتر یہ جدید تقسیم طے ہو گئی تھی اور اس سے قبل ہر حصہ شہروں اور ہر شہر قریوں میں منقسم ہو گیا تھا کوئی اور دانشمندانہ طریقہ ممکن نہ تھا جس سے قدیم صوبجات کو ایک قوم کی صورت میں تبدیل کر سکتے۔ اس جدید تقسیم کی بنا پر ایک جدید مقامی حکومت قایم ہوئی ہر قصبے اور شہر کا نظم و نسق منتخب حکام کے سپرد تھا جو دو قسم کے انتخاب سے اس عہدہ کو حاصل کر سکتے تھے۔ اس کے بعد عدالتیں درست کیگئیں تمام مجالس وضع قوانین منسوخ کر دی گئیں اور اوں کی بجائے مقامی عدالتیں قایم ہوئیں جن میں قصبوں اور شہروں کی فوجداری عدالتوں کے منتخب جج اور منتخب شدہ ناظم فوجداری شامل تھے۔ مستقل قانون وضع کیا گیا اور فوجداری کے مقدمات کے لئے جوری کا قیام ضروری سمجھا گیا لیکن دیوانی کے معاملات میں یہ قاعدہ نہیں رکھا گیا مگر ان انقلابی اصلاحات میں ایک ہمایاں عیب ہے وہ یہ کہ انتخاب کا سودا اس درجہ ترقی پذیر ہوا کہ فرانس کے کلیسا کے اصلاحات بھی اس سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہے اور اس کی وجہ سے باہمی اختلاف پڑ گیا اور اُس نے زمانہ انقلاب میں فرانس کی مصیبتوں میں بہت زیادہ اضافہ کر دیا۔ مالی حالت ابتر تھی لیکن ۲- نومبر ۱۷۸۹ء کو یہ طے ہوا کہ مخالف کلیسا ؤں کا اسباب ضبط کر لیا جاے۔ اور اسقف اور پادریوں کو وظیفہ دینا طے پایا۔ اس کے یہ معنی تھے کہ ایک قومی کلیسا قایم ہو جاے۔ اس بارہ میں پھونک پھونک کر قدم رکھتا تھا۔ ۱۳ فروری ۱۷۹۰ء کو تمام خانقاہیں اور مذہبی قیام گاہیں بند کر دی گئیں۔ چونکہ ایسا پیشتر بھی ہو چکا تھا۔ گو جزوی طور پر اس لئے اس سے بالذات کوئی تفرقہ

پیدا ہونے والا بیشہ نہیں ہوسکتا تھا۔ لیکن کلیسا کے ملکی قضیہ کا دستور بالکل مختلف تھا

**سول کا ملکی دستور**

اس کی رو سے یہ طے ہوا کہ ہر صوبہ فرانس کے لئے ایک اسقف مقرر کیا جائے اور اسقف سے لے کر ادنیٰ پادری تک جو وظیفہ خوار ہیں سب منتخب کئے جایا کریں۔ یہ ممکن نہ تھا کہ کتھولک فرقے کے اصول اولیں کی توہین بغیر کسی ناراضی کے برداشت کر لی جاتی اور جب مجلس وضع قوانین نے دیکھا کہ مخالفت شروع ہوگئی ہے اوس نے حکم جاری کیا کہ ہر تنخواہ پانے والا پادری اس امر کا حلف اٹھائے کہ کلیسا کے ملکی دستور کی خلاف ورزی نہیں کریگا۔ اس حکم نے معاملات کو بہت نازک کر دیا اسقف اور اعلیٰ درجہ کے پادریوں نے مخصوص پیروجل پادریوں کی ایک بڑی تعداد نے اس قسم کے حلف کرنے سے قطعی انکار کر دیا اسلئے ۲۷۔ نومبر ۱۷۹۰ء کو مجلس قومی نے یہ طے کیا کہ جن جن اہل کلیسا نے انکار کیا ہے [illegible] اندر اپنے اپنے عہدوں سے برطرف سمجھے جائیں ۲۷ دسمبر ۱۷۹۰ء کو بادشاہ نے اس حکم کا سناد کیا اور اس طرح فرانس میں ایک عظیم الشان تفرقہ کی بنیاد پڑی شروع میں اس میں کلام تھا کہ اس جدید کلیسا میں پوپ کی جانشینی کی رسم جاری رکھی جائیگی۔ ۱۳۵ اساقفہ میں سے صرف چار اسقف نے حلف اٹھایا جن کے نام یہ ہیں۔ لومین ڈی برین۔ کارڈنل آرچ بشپ آف سینس اور تیلی رینڈ۔ بشپ آف آٹن اور تین ایب اساقفہ نے مع گوبل بشپ آف لیڈیا کے ان کی تقلید کی۔ اور یہی پہلے منتخب ہونے والے اسقف تھے جنھوں نے اپنے عہدے قبول کئے صوبجات کی قدیم تقسیم کا ناقص قرار دیا اور عدالتوں کی معزولی اور اس کی بجائے جدید ملکی انتظامات کا قایم کرنا واقعی مجلس وضع قوانین کے مہتم بالشان اصلاحات تھے اگرچہ انتخاب کا جنون ان کی ترقی میں حائل تھا۔ ایک گیلکن کلیسا کا قایم کرنا جو کیتھولک کلیسا کے صریحاً مخالف تھا دانشمندانہ فعل نہ تھا لیکن حب الوطنی کے جذبہ سے معمور تھا مرکزی حکومت کا انتظام بالکل مہمل

عہد ماضی سے سخت نفرت ہونیکی وجہ سے اور زبردست عمالوں کے خوف سے مجلس وضع قوانین کا خیال تھا کہ مرکزی عملداری اور شاہی طاقت کے کمزور کرنے کے لئے اس سے زیادہ کر سکتی تھی اس جدید دستور کے تحت میں بادشاہ کی طاقت کچھ نہ تھی وہ ملک میں صرف اعلیٰ عہدہ دار کی حیثیت رکھتا تھا۔ مجلس وضع قوانین کے مجوزات کو صرف چھ ماہ تک ملتوی کر دینے کی قدرت اوس کو حاصل تھی اوس کی محافظ فوج برخاست کر دیگئی تھی ایک زبردست بادشاہ کے لئے یہ حالت ناقابل قبول تھی اور ایک کمزور حکمراں کے حق میں ناقابل برداشت تھی وزرا کے ہاتھ میں اعلیٰ عملی طاقت تھی اور زیادہ تعداد میں ضوابط اس بارہ میں تھے کہ ان کی ذمہ داریاں مضبوط کیجائیں اور اُن کی اصلی طاقت کو محدود کیا جائے لیکن ان کے کاموں کی تفصیل میں زیادہ وضاحت سے کام نہیں لیا گیا۔ وہ مجلس واضع قانون کے جوابدہ تھے جس میں شریک ہونیکا اُن کو حق نہ تھا اور ایک غیر ذمہ دار نمایندہ جماعت کو حق حاصل تھا کہ اون کی تجاویز پر تنقید کرے۔ ان قاعدوں کی رو سے بادشاہ اور اوس کے وزرا یعنی عمال کا درجہ حقیر تر تھا۔ اور ایسی حقارت کے برداشت کرنے کے لئے کوئی جفاکش آدمی تیار نہیں ہو سکتا اس کا لازمی نتیجہ تھا کہ نظام حکومت کا شیرازہ بکھر جائے اس دستور کے علاوہ مجلس وضع قوانین نے بہت سی ایسی تجاویز کیں جو ایک آزاد مملکت کے لئے نہایت ہی ضروری تھیں مثلاً تمام اہل شہر (سٹیزن) خواہ وہ کسی مذہب یا طبقہ کے ہوں سرکاری ملازمت کے لئے اہل سمجھے جائیں گے اور ۱۳ اپریل ۱۷۹۰ء کو ایک جلیل القدر اعلان کے ذریعہ سے ہر مذہب کو قطعی و کامل آزادی دیگئی۔ بہرحال ۱۷۹۱ء کا دستور ایک قابل تعریف کوشش کا نتیجہ تھا جسکی رو سے ناتجربہ کار واضعان قوانین نے اپنے ملک کے لئے ایک ایسا آئین وضع کیا جو اصول نمایندگی پر مبنی تھا انتخاب کا جنون اور عمال کو واجبی طاقت دینے کا مہلک حسد اس کا سدباب ہوا لیکن یہ کسی نوع جمہوری اصول پر مبنی نہ تھا۔ کیونکہ تمام عہدوں کا انتخاب

کم از کم دو احکام سے ہوتا تھا اور عامل شہری ( Active citizen ) کے علاوہ کسی کو حق رائے دینے کا نہ تھا عامل شہری وہی شخص ہو سکتا تھا جو ملک کے محصول میں اتنی رقم دیتا ہو جو اوس کی تین روز کی مقامی اجرت کے برابر ہو اسکے علاوہ کسی عہدہ کا اہل وہ شخص ہو سکتا تھا جو ایک چاندی کے سکہ کے برابر محصول ادا کرتا ہو پس ان قیود کی بنا پر صرف متوسطین اور نہایت خوشحال مزدور عہدے حاصل کر سکتے تھے گو کہ مجلس وضع قوانین کو صرف ۱۷۹۰ء کے دستور کے وضع کرنے میں خاص طور پر انہماک تھا اوس نے موجودہ نظم و نسق میں ضرورت سے زیادہ مداخلت کی اور یہ بہت جلد روشن ہو گیا کہ اوس کی طاقت بادشاہ کی طاقت سے کہیں زیادہ ہے یہ بیان تو ہو چکا ہے کہ وان ڈرنوٹ نے بلجیم کے دستور کا اعلان بادشاہ میر مجلس اور دیگر مقتدر لوگوں تک پہونچا دیا تھا گورنمنٹ کے ہر شعبہ میں متواتر مداخلت سے جو بد نظمی و نقص پیدا ہوا وہ بہت نمایاں تھا۔ مرابو نے اپنی بالغ نظری سے دریافت کر لیا کہ عمال اور واضعان قانون کی طاقتوں کے علیحدہ کرنے میں کس قدر غلط فہمیاں وقوع پذیر ہوئیں۔ نیز اوس نے یہ معلوم کیا کہ مجلس واضع قانون کو فوقیت دینا جبکہ اوس میں وزرا شریک نہ ہو سکیں یہ معنی رکھتا ہے کہ ذمہ داری کو طاقت سے بالکل جدا کر دیا جائے اوس نے انگریزی نظام کو بغور سمجھا اور پسند کیا۔ اور اکتوبر ۱۷۸۹ء میں جس وقت مجلس وضع قوانین پیرس واپس آ گئی بادشاہ ٹوائیلیرس میں مقیم تھا۔ مرابو نے اپنے دوست لی مارک کے توسط سے اہل دربار کے خیالات معلوم کر کے فوراً ہی انگریزوں کی تقلید میں اراکین کے سر برآوردہ ممبروں کے ایک آئینی وزارت کے قایم کرنے کی صلاح دی۔ اوس کی تجویز پر چہ میگوئیاں ہونے لگیں مجلس وضع قوانین عاملوں کی طاقت سے خود بھی خائف تھی مگر لافیلیٹ نے جو زبردست وزارت کے اثر سے خوف کھاتا تھا اس خوف کو اور تقویت دی۔ پس ۷۔ نومبر کو یہ تجویز منظور ہوئی کہ مجلس شوریٰ کا کوئی رکن جب تک وہ مجلس شوریٰ میں حق نیابت ادا کر رہا ہے یا اپنے

مجلس وضع قوانین

مستعفی ہونے کے تین سال بعد تک وزیر مقرر نہیں ہو سکتا ہے۔ جو خیال کہ اس تجویز میں پنہاں تھا وہ دوسرے طریقوں سے ظاہر ہوا۔ شاہی اثر کے خوف نے اس قدر ترقی کی کہ یہ سمجھا جانے لگا کہ فوج اور بحری طاقت کے ذریعہ سے بادشاہ اپنے قدیم اقتدار کو دوبارہ قایم کرنا چاہتا ہے۔

بہت سے افسروں کی کنارہ کشی سے فوج میں بہت بدنظمی پھیلی ہوئی تھی اور چونکہ سپاہیوں میں فوجی احکامات کی پابندی کی عادت بہت کچھ ضایع ہو گئی تھی اس وجہ سے جنگی نقطۂ خیال سے وہ بالکل بیکار تھی اس کا ملزم مجلس وضع قوانین کو قرار نہیں دے سکتے بلکہ بغاوت افسرک ملازمت پر چشم پوشی اس کا باعث ہوئی۔ مارکوئس ڈی برٹلی نے جو مہتمر میں کمانڈر تھا۔ ۳۰ اگست ۱۷۹۰ء کو نینسی کی فوجی بغاوت کو فرو کیا لیکن باوجود اس کے کہ مجلس شوریٰ نے اس حسن خدمت کو وقعت کی نگاہ سے دیکھا اور علانیہ طور پر اوس نے بغاوت کے لئے کبھی تحریک نہ کی تاہم جنرل مذکور کے اس فعل کی تقلید کہیں نہیں کی گئی۔ بحری فوج کی حالت اور بھی بدتر تھی کیونکہ زیادہ تعداد میں افسروں نے کنارہ کشی اختیار کر لی۔ استعفے دیئے یا مہاجرت اختیار کی بری فوج کے مقابلہ میں بحری افواج میں حکم کی غیر پابندی زیادہ مہلک ہے۔ قومی محافظوں کی آراستگی سے افواج کی کمزوری کی تلافی مقصود تھی لیکن ان شہری سپاہیوں سے اوس سختی سے برتاؤ نہیں کیا جا سکتا جیسا ایک باقاعدہ فوج سے کیا جا سکتا ہے وہ ادنیٰ طبقہ کے لوگ تھے اور اسی طبقہ کے طرفدار تھے فوجی قواعد کی پابندی سے زیادہ ضروری اپنے مال و اسباب کی حفاظت سمجھتے تھے اُن کی تعداد کی وجہ سے پیرس میں اون کا بہت اثر تھا اور لافیٹی اوس کا کمانڈر تھا جو ۱۷۹۰ء میں فرانس میں سب سے زیادہ زبردست آدمی تھا۔ جدید دستور کا وضع کرنا اور مرکزی طاقت اور اوس کے وسائل کو مستحکم کرنا ۱۷۹۰ء میں مجلس وضع قوانین کی محنتوں کے خاص نتائج تھے لیکن اوس کی ادنیٰ خدمات میں امرا کے خطاب کی رسم منسوخ کرنا اور خلعتوں اور دیگر معاشرتی اعزازات کا نیست و نابود کرنا اس امر کے شاہد ہیں کہ قدیم

حکومت کے خارجی علاقات کے غارت کرنے کی اوس کی کس قدر خواہش تھی۔

**مرابو** یہ صرف مرابو ہی تھا جس نے دریافت کر لیا کہ مجلس وضع قوانین کی حکمت عملی سے فرانس کس مصیبت میں گرفتار ہونے کو تھا۔ جون ۱۷۸۹ء میں ٹیرس اٹیا کی فتح حاصل کرنے میں اوس نے سب سے زیادہ مدد دی تھی زمانہ انقلاب کا وہ بزرگ ترین فصیح البیان اور مدبر تھا۔ مرابو کو فوضوئیت (عدم حکومت) سے اسی قدر نفرت تھی جس قدر شخصی سلطنت سے تھی اوس نے زبردست عمال کے قیام کی سخت ضرورت محسوس کی بشرطیکہ ۱۷۸۹ء کے پر آشوب زمانہ اور قدیم اختیارات کے قلع و قمع اور دیہاتی شورشوں سے فوضوئیت (عدم حکومت) کا امکان نہ ہو۔

۷۔ نومبر ۱۷۸۹ء کو مجلس وضع قوانین میں ایک زبردست وزارت کے انتخاب کرنے کی کوششیں بالکل بیکار ثابت ہوئیں اور مرابو پر یہ امر واضح ہو گیا کہ یہ مجلس شورے کو جو عمال کی طرف سے سوء ظنی اور اندیشہ ہے اسکا رفع کرنا ناممکن ہے پس وہ دربار کی طرف رجوع ہوا اور مئی ۱۷۹۰ء میں اپنے دوست لی مارک کے توسط سے خفیہ طور پر بادشاہ کا صلاح کار ہو گیا۔ جو عرضداشت وہ عرضے اوس نے بادشاہ کی خدمت میں بھیجے وہ حیرت انگیز سیاسی دانشمندی کی مثال ہیں جن میں اوس نے واقعات حاضرہ پر نہایت قابلیت کے ساتھ روشنی ڈالی تھی اور ساتھ ہی اس کا علاج بھی تجویز کر دیا تھا۔ اُس وقت دو اہم خطرات موجود تھے ایک تو مالی حالت کی خرابی دوسرے خارجی مداخلت کا اندیشہ قومی نہیدستی کی وجہ سے مرابو اتنا ہی خائف و ترساں تھا جتنا اپنی ذاتی فضول خرچیوں سے۔

ستمبر ۱۷۸۶ء میں اوس نے نیکر کی عام طور پر چندہ حاصل کرنے کی تجویز کی تائید کی لیکن چونکہ اس تجویز کے ساتھ اس قسم کے وعدے وعید شامل تھے کہ یہ تحریک بطور خود غیر مفید ہو گئی تھی۔ مرابو نے ذاتی طور پر اس تحریک کو ناپسند کیا تھا۔ ۱۷۸۹ء میں اول مرتبہ نوٹ چلائے گئے جن کی قیمت کاپیسا کے اوس سامان کی قیمت کے برابر تھی جو مجلس شوریٰ نے ضبط کر لیا تھا اور اس

سامان کے فروخت ہونے پر یہ نوٹ خارج سمجھے جاتے تھے۔ اسپر مرابو نے سکوت اختیار کیا۔ سنہ ۱۷۹۰ء میں اوس نے اور پیشقدمی کی یہ خیال کرکے کہ انسان اپنے مالی فائدہ سے خاص طور پر متاثر ہوتے ہیں اوس نے ایسے نوٹ کے اجرا کی تائید کی جو نہایت کم قیمت کے ہوں۔ اس نے یہ دلیل پیش کی کہ اس میں یہ فائدہ ہے کہ ایسے نوٹ ادنی طبقہ کے لوگوں کے ہاتھ میں جائیں گے اور چونکہ ان کی ذاتی غرض شامل ہوگی اس لئے اوس کی اصلی قیمت کے قائم رکھنے میں وہ کوشاں ہونگے اور اس طریقہ پر ان لوگوں کی کوششیں بیکار ثابت ہونگی جو روپیہ کو روک کر نوٹ کی قیمت گرانا چاہتے تھے سامان کلیسیا کے فروخت ہونے پر ان نوٹوں کو خارج سمجھا جائیگا اور اس امر کے متعلق سخت سخت قاعدے اور پابندیاں تجویز کیں۔ اس کے بعد ہی سنکر نے کنارہ کشی اختیار کی اور رائے عامہ کی تبدیلی کا یہ بیّن ثبوت ہے کہ جس وزیر کی معزولی پر ۱۷۸۶ء میں بیسٹائل تسخیر کیا گیا اوسی وزیر کی علیحدگی پر مطلق جوش و خروش پیدا نہ ہوا۔ دوسرا بڑا خطرہ جو دربار خاندان کی طاقتوں کی مسلح مداخلت کا تھا۔ مجلس وضع قوانین نے فوج کو منتشر کرکے اس خطرہ کا موقع پیدا کردیا تھا۔ مرابو کا خیال تھا کہ قومی نادار ہی و بیرونی مداخلت سے محفوظ رہنے کی صورت میں بدامنی (انارکی) جو اس وقت ہو رہی تھی فوراً ہی فرو ہو جائے گی۔ اوس کو خانہ جنگی کی پروا نہ تھی بلکہ اوس کا خیال تھا کہ ممکن ہے کہ بجائے نقصان کے اوس سے ملک کو فائدہ پہونچے۔ اوس کی رائے تھی کہ جب تک بادشاہ ان رعایتوں کو واپس نہیں لیگا جو کہ اوس نے انتخابی دستور اساسی کی شکل میں رعایا کو عطا کی ہیں اوس وقت تک رعایا کی ایک کثیر تعداد بادشاہ کو حامیانہ حائز اقتدارات کے حاصل کرنے میں مدد دے گی لیکن بیرونی مداخلت سے اوتنا ہی خطرہ تھا جتنا کہ قومی ناداری سے۔ وہ اپنے ہم وطنوں کے خیالات سے خوب واقف تھا وہ جانتا تھا کہ بیرونی مداخلت کی موجودگی میں وہ تشخصی استبداد کو ترجیح دینگے۔ اور اپنے ملکی معاملات میں غیر کی مداخلت کو ہرگز روا نہ رکھیں گے۔ فوج کی حالت

پر غور کرتے ہوئے جنگ میں فتح یابی ایک خواب وخیال تھا بفرض محال اگر فتح یابی ممکن تھی تو اس امر کا یقین تھا کہ فتح کا یہ نتیجہ ہوگا کہ شخصی استبداد ضرور دوبارہ طاقت پکڑ جائے گا خواہ وہ موجودہ بادشاہ یا اوس کے جانشین یا کسی فتحمند جرنیل کی شکل میں نمایاں ہو بیرونی مداخلت سے بچنے کے لئے یہی مناسب تھا کہ خارجی تعلقات بادشاہ ہی کے ہاتھ میں رکھے جائیں صلح وجنگ کے اعلان کے اختیار پر جب مباحثے ہو رہے تھے تو مرابو نے مئی ۱۷۹۰ء میں اپنے اوس خیال کو ظاہر کیا۔ اور اوس نے مجلس شورے کو اس امر پر راضی کر لیا کہ صلح وجنگ کے اعلان کا کلی اختیار بادشاہ کو حاصل ہوگا۔ لیکن آئی ستانزدہم نے اس موقع پر امن ماسہ کے قائم رکھنے کی اتنی ضرورت کو ذرا نہ سمجھا۔ اس لئے مرابو نے مجلس وضع قوانین کی ایک خاص سیاسی کمیٹی میں اپنا انتخاب کرایا اور اوس کے کاتب خصوصی کی حیثیت سے وہ ۱۷۹۰ء کے تمام سال انھی کوششوں میں مصروف رہا کہ کسی طرح فرانس کو بین الاقوامی پیچیدگیوں سے علیحدہ رکھے۔

بدقسمتی سے نہ تو آئی ستانزدہم نے اور نہ وزرا نے اور سب سے کم میری انٹوانیٹ نے مرابو کی عرضداشتوں کی حقیقت پر غور کیا برخلاف اس کے ملکہ خواہشمند بھی کہ اوس کا بھائی امپیراطور لیپولڈ خارجی مداخلت کرے۔ اور اگر ضرورت ہو تو بادشاہ فرانس کی طاقت کو جبریہ بحال کرائے مرابو کے خیالات سے بادشاہ بھی چونک پڑا وہ جنگ سے خائف نہ تھا اور خانہ جنگی کے علاوہ ہر تکلیف برداشت کرنے کو تیار تھا۔ لیکن اس زبردست مدبر کی صلاح پر ذرا توجہ نہیں کی گئی۔

مرابو اور اہل دربار

بادشاہ اور ملکہ نے اوسکو ایک خطرناک انقلابی لیڈر سمجھ کر یہ مناسب سمجھا کہ اپنے میل جول سے اس کو خاموش رکھا جائے وہ نہیں سمجھے کہ ایک زبردست مجلس عملی کے قیام سے مرابو کا کیا مطلب ہے اون کی رائے میں اس تجویز میں کوئی ذاتی ہوس شامل تھی۔ بادشاہ مطلق ودراندیش نہ تھا اور نہ ملکہ ایسی وطن پرست تھی کہ مرابو کے خیالات سے اتفاق کرتی۔ اگر مجلس وضع قوانین اہل دربار کو حقارت سے دیکھتی تھی تو بادشاہ اور ملکہ

کو بھی مرابو سے سخت نفرت تھی۔

سیاسی کمیٹی کے کاتب خصوصی ہونے کی حیثیت سے مرابو نے بہت سے مسائل کو طے کیا جن میں مجلس کی حکمت عملی کو بیرونی طاقت سے سابقہ پڑا اول یوگنون کا مسئلہ دوم ہسپانیہ کے قبضہ میں پیکٹی ڈی فیملی کے قائم رکھنے کا سوال سوم اون سٹ ہزادگان کے معاملات میں جو آلاسا میں مملکت کی طرف سے جاگیریں رکھتے تھے مجلس شوریٰ کی مداخلت کا مسئلہ۔ اوگنون کا شہر اور وینس کا قریہ جس میں اگرچہ فرانسیسی آباد تھے اور فرانسیسی مقبوضات سے محدود تھا تاہم پوپ حکمران تھا۔ ۴۔ اگست ۱۷۸۹ء کو مجلس وضع قوانین نے قصبہ اور قریہ دونوں کے فرانس میں شامل کر دینے کی مصلحت کا اعلان کیا۔

اوگنون اور وینس

اوگنون میں ایک فرانسیسی جماعت قائم ہوئی اور فرانس کی قائم کردہ مجالس کے طرز کا ایک آزاد بلدی دستور وضع کیا گیا جسکو اپریل ۱۷۹۰ء میں کارڈنل وائس لیگیٹ نے منظور کیا پوپ نے اپنے نائب کی بسدیدگی کو ناقص قرار دیا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ نہایت زور سے بازاروں میں جنگ ہونے لگی۔ لیکن فرانس کے شہر آرینج کے اطراف میں جو قومی محافظ تھے اونھوں نے آکر اسکو روکا۔ ان واقعات کا نتیجہ یہ ہوا کہ شہر اوگنون یا کم از کم وہاں کی فرانسیسی جماعت نے اعلان کیا کہ ۱۲۔ جون ۱۷۹۱ء کو اوگنون فرانس میں شامل کر دیا گیا ہے۔ اہل وینس نے برخلاف اس کے پاپا کے ماتحت رہنے کا اعلان کیا۔ جب یہ واقعات پیرس میں معلوم ہوئے تو مجلس شوریٰ میں ایک زبردست پارٹی نے خواہ پاپا راضی ہو یا نہ ہو اوگنون کی شمولیت کو تسلیم کر لینے کی تجویز کی موافقت کی مرابو نے ایک اوگنون کمیٹی کا تقرر کیا جس سے بین الاقوامی قانون کی خلاف ورزی کا خطرہ رفع ہو گیا اور شہر میں امن قائم کرنیکا سوال جب درپیش ہوا تو بغیر اختیارات سابق حاصل کئے ہوئے اوس نے افواج روانہ کر دیں۔

انبائے لوٹ کا واقعہ مئی ۱۷۹۰ء۔

مئی ۱۷۹۰ء میں ایک بہت ہی نازک سوال درپیش تھا۔ مجلس وضع قوانین میں اس امر پر مباحثہ ہو رہے تھے کہ

صلح وجنگ کے اعلان کا اختیار کس کو حاصل ہے اور یہ سوال اس وجہ سے پیش ہوا کہ یہ امر بہت مشکوک تھا کہ فرانس کا بادشاہ جو عہدنامہ کریگا اوسکو مجلس شورے بھی جائز تسلیم کریگی یا نہیں۔ ان صلحناموں میں سب سے اوّل اور زیادہ مشہور صلحنامہ معاہدۂ فیملی تھا جو چوایزل کے توسط سے ہسپانیہ اور فرانس کے درمیان سنہ ۱۷۶۱ء میں ہوا تھا۔ چارلس چہارم ۱۲۔ دسمبر ۱۷۸۸ء کو اپنے قابل وہوشیار باپ چارلس سوم کے تخت پر بیٹھا نیا شہنشاہ پورے طور پر اپنی بیوی میری لوایزا کے جو برا کی شہزادی تھی زیر اثر تھا۔ اور میری لوایزا خود اپنے عاشق گوڈوے کے اثر میں تھی۔ چارلس چہارم کا گوڈوے کے ساتھ رسم دوستی قائم کرنا ہی اس امر کی دلیل ہے کہ وہ کس قدر کمزور طبیعت کا شخص تھا وہ اور اوس کی ملکہ دونوں کم از کم ظاہری طور پر مذہبی رنگ میں ڈوبے ہوئے تھے اور اس امر کا یقین کامل تھا کہ بہت جلد ہسپانیہ میں اس آزادی بسند عہد کے خلاف کارروائی عمل میں آئے گی جس نے گزشتہ عہد حکومت میں آرنیڈا اور فلوریڈا۔ بلینکا کیومینس اور جوویلنوس کے نظام سلطنت میں ہسپانیہ کے لئے بہت کچھ کیا۔ ملکہ کی رضامندی سے چارلس چہارم نے تین سال تک اپنے باپ کے تجربہ کار وزرا کو برقرار رکھا۔ کیونکہ ملکہ کو اتنی جرات نہیں ہوئی کہ فوراً اپنے عاشق کو وزارت میں داخل کرائے اور اختیارات اوس کے سپرد کرے۔ فلوریڈا بلینکا وزیر ہسپانیہ کو ہسپانی تخت نے اس امر کی اجازت نہیں دی کہ ہسپانیہ کی اصلی کمزوری کو تسلیم کرے اور ایسا کرنے سے اوس نے انکار کردیا اور امریکہ میں ہسپانیہ کی افضلیات قائم کرانے میں اوس نے خاص طور پر حصہ لیا۔ اس لئے کہ جب یہ تحقیق ہوا کہ جزیرۂ وینکوبار جزیرہ نما نہیں ہے بلکہ ایک جزیرہ ہے اوس نے دعوی کیا کہ ہسپانیہ کو اوس کی ملکیت حاصل ہے اور نیز یہ کہ وہ پیشتر ہی سے ہسپانیہ کی نوآبادی تھا۔ اوس نے اور پیش قدمی کی چنانچہ ہسپانی افسروں نے آبنائے نوکٹا میں جس کو اب آبنائے سینٹ جورج کہتے ہیں اور جو جزیرۂ وینکوبار میں ہے ایک

انگریزی جہاز پکڑ لیا تھا۔ اور انگریزی آبادی کو برباد کر دیا تھا۔ اور انگریزی بحری کپتان کی ہتک و توہین بھی کی تھی جب پٹ نے تلافی چاہی تو فلوریڈا بلانیکا نے نہایت ترش لہجہ میں جواب دیا اور متذکرۂ بالا وجوہ کی بنا پر اوس جزیرہ کی ملکیت کا دعویٰ کیا۔ پٹ نے فوراً ایک ہوشیار مدبر ایلین فٹز ہربلٹ کو جو بعد کو لارڈ سینٹ ہیلنس کے نام سے مشہور ہوا اس غرض سے روانہ کیا کہ وہ جنگ کے شروع ہو جانے کی دھمکی دے اور فوراً ہی ایک بیڑا تیار کرایا جو انگریزی بحری تاریخ میں ہسپانوی اجتماع آلات حربی (Spanish Armament) کے نام سے مشہور ہے۔

لیکن پٹ اور فلوریڈا اس امر سے آگاہ تھے کہ جنگ کا امکان اوسی صورت میں ہے جبکہ فرانس اس معاملہ میں دخل دینا قبول کرے۔ فلوریڈا بلانیکا نے پیکیٹی ڈی فیملی کے شرائط کی بنا پر فرانس سے مدد چاہی اور پٹ نے جو اس امر سے آگاہ تھا کہ اصلی طاقت لوئی شانزدہم کے ہاتھوں سے نکل گئی ہے اور مجلس شوریٰ کو اختیار کلی حاصل ہے دو خفیہ ایلچی اس غرض سے پیرس بھیجے کہ وہ معلوم کریں کہ آیا مجلس وضع قوانین عہد ماضی کی پالیسی پر عمل کرنے کے لئے تیار ہے یا نہیں۔ ان ایلچیوں میں ایک ہوج الیٹ تھے جو سر گلبرٹ الیٹ کے بھائی تھے اور بعد میں لارڈ منٹو ہوئے یہ مرابو کے پرانے ہم مکتب تھے اور اس فصیح البیان پر اثر ڈالنے کی غرض سے ان کو بھیجا گیا تھا۔ اور دوسرے ولیم آگسٹس سائکس تھے جن کے سپرد یہ خدمت تھی کہ وہ ممتاز جمہوری نمایندوں سے ربط و ضبط بڑھائیں کوبی ڈی مونٹی مورن وزیر خارجہ کے خط پر مجلس وضع قوانین میں یہ سوال پیش ہوا کہ ہسپانیہ کے ساتھ اتحاد قائم رکھنے کا جوش مجلس وضع قوانین میں بہت تھا انگلستان کی مخالفت کی گئی ہفت سالہ لڑائی اور آزادی امریکہ کی جنگ کے زمانہ میں اسپین کے فیملی کے معاہدہ کے شرائط پر وفاداری سے قائم رہنے کی یاد دلائی گئی اور بر سیٹ پر ایک

بیڑا تیار کرنے کا حکم جاری کر دیا گیا اور ۶۰ نئے جہاز تیار کرائے گئے لیکن پہلے جوش کا شعلہ جلد سرد ہو گیا بعض نمایندوں کا خیال تھا کہ جنگ سے شاہی اقتدار کو تقویت ہو گی بعضوں کی رائے میں عہد ماضی کے صلحناموں کے وہ پابند نہ تھے خصوصاً عہد ماضی کے خاندانی صلحناموں کے۔ اور بعضے رابسپیر اور پیٹٹ کی رہنمائی میں خود حملہ آور ہونے کے سخت مخالف تھے یہ سوال سیاسی کمیٹی کے روبرو پیش کیا گیا۔ مرابو نے جو اس امر سے خوب واقف تھا کہ بغیر فرانس کی مدد کے ہسپانیہ جنگ نہیں کر سکتا ایک قابل تعریف رپورٹ تیار کی جس میں اوس نے سفارش کی کہ معاہدہ فیملی کو ایسے صلحنامہ سے بدلدیا جاوے جس میں مدافعانہ جنگ کی شرط ہو اور یہ تجویز منظور کر لیگئی ہسپانیہ نے جب یہ دیکھا کہ فرانس سے مدد کی امید نہیں تو وہ جزیرۂ مینورکا بار سے فوراً دست بردار ہو گیا۔ اور انگریزوں کو مطلوبہ تاوان ادا کیا۔ اہل ہسپانیہ انگریزوں کی اس سیاسی کامیابی پر حیرت میں رہ گئے چارلس کو سخت تعجب ہوا اور لوئی شانزدہم نے جو مراعات کی تھیں اون کو وہ حقارت سے دیکھتا تھا اور اعلان کیا کہ اس سے معاہدۂ فیملی کی خلاف ورزی کی گئی اور اس اپنے طرز عمل سے فرانس کو اٹھارھویں صدی کے عزیز ترین حلیف کی دوستی سے ہاتھ دھونا پڑا۔

**شاہزادوں کے حقوق آلسیس میں۔**

تیسرا مسئلہ جس میں جدید واقعات کو قدیم یورپ کے سیاسی نظام سے تعلق پیدا ہونیکا اتفاق ہوا وہ صوبہ آلسیس میں فرانسیسی جاگیرداروں کے متعلق تھا۔ اور بین الاقوامی پیچیدگیوں کے پیدا ہونے اور جنگ شروع ہونے کا اندیشہ تھا صلح ویسٹ فیلیا کی رو سے اوس صوبہ کو فرانس کی بادشاہی کے متعلق کر دیا تھا۔ لیکن مملکت کے حقوق محفوظ رکھے گئے تھے اس مبہم انتظام نے پیچیدگیاں پیدا کر دیں اور لوئی شانزدہم کے عہد حکومت میں اس وجہ سے بہت سی دقتیں پیش آتی رہیں۔ اور شاہزادوں سے فرداً فرداً بہت سے صلح نامہ ہوئے جس کی رو سے اونھوں نے آلسیس میں فرانس کی حکومت کو تسلیم

کیا لیکن ساتھ ہی اسکے اپنے قدیم حقوق کو بھی، اونھوں نے تسلیم کرایا۔
اس دافعہ سے ایک اہم مسئلہ اٹھ کھڑا ہوا تھا کہ السیس کے شاہزادے جو
بڑے بڑے زمینداروں کی حیثیت رکھتے تھے وہ بیرون فرانس آزاد حکمراں
تھے قطع نظر اس کے کہ ایمپراطور جرمنی کے برائے نام اطاعت گزار تھے اور
بوجہ السیس کے بادشاہ فرانس کی رعایا ہونے کے درجۂ فضیلت رکھتے
تھے۔ ان حکمرانوں میں جو ممتاز حیثیت رکھتے تھے وہ تین کلیسائی الیکٹر تھے۔
بشپ آف میئنس۔ ٹریویس اور کولون اور بشپ آف سٹراسبرگ۔ سپائیرس
ورمس۔ اور باسل کے اسقف ایبٹ آف مزیج، ڈیوک آف ورٹمبرگ کے رئیس
رہبان اور ڈیوک آف ڈوپونٹس۔ بازیروکن۔ الیکٹر پلیٹائن۔ مارگریو آف
بیڈن۔ لینڈگریو آف ہیسی۔ ڈارمسٹیٹ اور شاہزادۂ ناسو۔ لیننجن۔ سام سام
موہن بوبر یئسٹین اسمبلی نے چونکہ نظام جاگیری کو یکقلم متروک کردیا تھا
اسلئے اُن کے معاملات میں بہت پیچیدگی پیدا ہوگئی تھی اور وہ سخت پریشان
تھے۔ اون کے جذبات جرمنی شاہزادوں کے سے تھے اونھوں نے اسمبلی
کی تجاویز کے خلاف صدائے احتجاج بلند کی اور اسمبلی کی تجاویز کو صلح ویسٹ فیلیا
اور بہت سے اور صلحناموں کے منافی قرار دیا۔ ۱۱۔ فروری ۱۷۹۰ء کو اسمبلی
نے اون کی ناراضی کو سنا اور ۲۸۔ اپریل کو یہ مسئلہ جاگیری مجلس کے غور کے لئے
بھیجا گیا اس بارہ میں خاص اس کمیٹی کا کاتب خصوصی مرلن آف ڈوئی تھا جس کا
شمار زمانۂ انقلاب کے سب سے بڑے فقیہوں اور مدبروں میں تھا۔ ۲۸ اکتوبر
کو اوس نے اپنی رپورٹ پڑھکر سنائی جس میں اوس نے جمہور کی حکومت کے
جدید اصول پر زور دیا۔ اوس نے بیان کیا کہ السیس کا فرانس سے اتحاد قدیم
صلحناموں کی رو سے نہ تھا بلکہ اس وجہ سے تھا کہ اہل السس نے بالاتفاق
فرانسیسی ہوناطے کرلیا تھا لیکن اوس نے یہ دلیل بھی پیش کی تھی کہ قدیم حقوق کو
قائم رکھنا چاہیئے۔ مرابو کی رائے یہ بھی کہ اگر بین الاقوامی پیچیدگیوں سے
کسی طرح گریز ممکن نہ ہوسکے تو اس موقع پر کم از کم اون کو ملتوی ہی کردیا جائے
اور اس تجویز پر اسمبلی نے تجویز کیا کہ السیس میں فرانس کی حکومت کا

تحفظ کیا جاوے اور وہاں فرانس کے تمام احکامات کا نفاذ بانا فاعدہ کیا جاوے لیکن ساتھ ہی اس کے بادشاہ سے بھی درخواست کی کہ مملکت آلسیس کے شہزادوں کو اون کے اون حقوق کے عوض جن سے وہ محروم کئے گئے تھے ایک رقم بطور تاوان ادا کردی جائے۔ باستثنا دو چار کے سب شہزادوں نے ایسے معاوضہ کے لیے سے قطعی انکار کردیا۔ اور ڈائٹ آف دی ایمپائر سے اس بارہ میں مرافعہ کیا اس سوال پر ۱۷۹۰ء میں فرانس کی حالت بہت نازک ہوگئی تھی اور بیرونی مداخلت کا اندیشہ تھا۔ باوجود اس کے کہ اوس کے دو ممتاز مدبروں مرابو اور مرلن آف ڈوئی نے اپنی سیاسی قابلیتیں صرف کردی تھیں جبکہ مرابو حتی الامکان اس امر کی کوشش کررہا تھا کہ فرانس نئی ترقیوں کے موقع پر ستورش اور مصیبتوں سے جو خارجی جنگ کا لازمی نتیجہ تھیں محفوظ دامون رہے ملکہ غیر سلطنتوں کی مسلح امداد سے فرانس کے شاہی اقتدار کی بحالی ممکن سمجھتی تھی لوئی شانزدہم بادل ناخواستہ بیرونی مداخلت کے خلاف رہا لیکن اوس کے چھوٹے بھائی کومٹی ڈی آرٹوا اس اور فرانسیسی مہاجرین نے جو سرحد فرانس پر اقامت گزین تھے اس امر کا اعلان کردیا کہ بادشاہ کا دماغ خراب ہوگیا ہے اور اپنی مرضی کے خلاف وہ منتخب مجلس ستورلے کی تجاویز سے اتفاق کرنے پر مجبور کیا گیا ہے ان لوگوں کے دلوں میں حب الوطنی کا جوش نہ تھا اسلئے اونھوں نے نظام جاگیری (بیم غلامی) اور شاہی کی حمایت میں تمام تاجداران یورپ سے مدد چاہی وہ حکمراں جسپر ملکہ کو خاص طور پر اعتماد تھا اور جس سے وہ نہایت جوش وخروش سے طالب مدد ہوئی اور وہ حکمراں جسپر مہاجرین کو نہایت اعتماد تھا لیپولڈ تھا جو جوزف ثانی کا بھائی اور جانشین تھا۔ قسمت کا فیصلہ اوس کے ہاتھ میں تھا یہی حکمراں ایسا تھا جس سے مجلس وضع قوانین بالخصوص خائف تھی بہ حیثیت امپراطور کے اور نیز میری انٹوانیٹ کے بھائی ہونے کی وجہ سے شاہ پسندوں کو یقین تھا کہ وہ فرانس کے معاملات میں ضرور مداخلت کریگا۔

# باب سوم

## ۱۷۹ سنہ نغایۃ ۱۷۹۲ سنہ

ایمپراطور لیبولڈ

ایمپراطور لیبولڈ جانشین جوزف ثانی کا شاید روسی قطرین کے علاوہ ایسے زمانہ کا سب سے زیادہ قابل و ہوشیار بادشاہ تھا حکمرانی کے فن میں وہ مدت سے تجربہ حاصل کر رہا تھا کیونکہ اپنے باپ ایمپراطور فرانس آف لورین کی وفات کے بعد ۱۷۶۵ء میں وہ گرانڈ ڈچی آف ٹسکنی کے تخت پر بیٹھا تھا۔ ۱۷۸۰ء تک ملکۂ میریا تھریسا کے ہاتھوں میں عنان حکومت رہی اور شہنشاہ جوزف نے بہ حیثیت ایمپراطور تھوڑی بہت حکومت کر لی تھی لیبولڈ اپنے بھائی جوزف کے برخلاف ایام طفولیت سے ہی ایک خود مختار اور غیر ذمہ دار بادشاہ رہا تھا اور اپنی تعلیم سے اوس نے حکمرانی میں اطالوی طرز حکومت میں کمال حاصل کیا تھا۔ ٹسکنی کے طولانی عہد حکومت سے اُس میں وہ خوبیاں پیدا ہو گئی تھیں۔ جو ایک خیر خواہ خود سر بادشاہ میں ہونی ہیں کیونکہ اوس نے نہایت نرمی اور سیاسی قابلیت کے ساتھ ایسی رعایا کے سعادت اور مادی آرام و آسائش کی ترقی میں سرگرم کوشش کی تھی اوسکے اصلاحات جوزف کے اصلاحات کی طرح قطعی انقلابی تھے لیکن ایسے نہ تھے کہ جس سے تمام ملک میں مدوجزر پھیل جائے۔ سیسی وڈی ریسی کی مدد سے جو پیسٹوریا کا اسقف اعظم تھا اوس نے عوام کو لاتعد یادریوں کی زیرباری سے آزاد کیا اندرونی انتظامات میں بہت سی اصلاحیں کیں خاصکر عدالت میں اوس نے اقتصادی جدید اصولوں کے سمجھنے اور استعمال کرنے میں ایسی دہانت کا ثبوت دیا کہ اگر اوس کو (کلسائی شہزادہ Physiocratic Prince کہیں تو بیجا نہ ہوگا۔ گرانڈ ڈیوک ٹسکنی کے عہدہ پر بیس سال رہا اور جب ایسے بڑے بھائی جوزف کے جانشیں کی حیثیت سے

فروری ۱۷۹۰ء میں ہنگری اور بوہیمیا کے تخت پر بیٹھا تو اوس کو ایک عجیب عالی دماغ مدبر ہونے کی شہرت حاصل تھی۔ نیز اوس سے توقع تھی کہ وہی خاندان آسٹریا کی طاقت کو بحال کریگا۔ اوس نے گرانڈ ڈچی آف ٹسکنی اپنے دوسرے بیٹے فرڈیننڈ کو دی اور جو مشکل کام جوزف ثانی نے اوس کے انجام دینے کے لئے چھوڑا تھا اوس کے پورا کرنے میں وہ ہمہ تن مشغول ہوگیا۔

**لیپولڈ کی حکمت عملی**

لیپولڈ کو معلوم ہوا کہ آسٹریا کی طاقت اندرونی و بیرونی خطرات کے باعث بہت زیادہ نازک ہوگئی تھی اوسنے جوزف ثانی کی بہت سی اصلاحوں کو منسوخ کیا اور اس امر کو محسوس کیا کہ کسی قوم کے یکجا کرنے اور متحد کرنے کے ایک معنی نہیں ہیں۔ ایسی قوموں کے مجموعونکو یکجا کرنے اور متحد کرنے میں جو مختلف زبانیں بولتے ہوں اور مختلف نسلوں سے تعلق رکھتے ہوں اور مقامی لحاظ سے ایک دوسرے سے بہت دور آباد ہوں بہت فرق ہے۔ ٹسکنی میں اوس نے شہروں کی مقامی نیابت کو منسوخ کرکے ٹسکنی کی ایک ریاست قائم کی لیکن وہ جانتا تھا کہ خاندان ہیپس برگ کے موروثی اور منقسم ملک میں ایسی اصلاح ناممکن تھی اور جوزف ایک سعی لاحاصل کر رہا تھا۔ لیپولڈ کا پہلا کام یہ تھا کہ اپنی مملکت کے اون حصوں میں جہاں بے چینی و بلوہ موجود نہ ہو وہاں اوس نے قدیم حالت کو بحال کیا۔ آسٹریا خاص بوہیمیا۔ ملانیز۔ اور ٹائیرول میں لیپولڈ کی مراعات نظر استحسان سے دیکھی گئیں اوس نے جدید مجاصلات کو منسوخ کردیا اور جملہ بدنام طریقوں کو بھی ترک کرایا۔ صوبوں کے جداگانہ انصرام کی ضرورت کو اوس نے تسلیم کیا اور متحد کرنے کی بے سود کوشش کا خیال دماغ سے نکال دیا۔ لیکن اس کے ساتھ ہی مذہبی رواداری کا حکم قائم رکھا جو جوزف کی اصلاحوں میں سب سے مقبول اصلاح تھی اور جن مقامی مجلسوں اور انجمنوں کو اوس نے بحال کیا اوس میں بہت خفیف لیکن قابل قدر اصلاحیں کیں اپنی رعایا کے ایک مشہور گروہ کی وفاداری اور اخلاص کو اپنے لئے مخصوص کرکے اوس نے بلجیم کے باغیوں اور ہنگری کی علانیہ مخالفت پر اپنی توجہ مبذول کی

یہاں پر لیوپولڈ کو زیادہ تر میریا تھریسا اور جوزف کی خارجی حکمت عملی سے رک اُٹھانا پڑی کیونکہ یہ مسلمہ تھا کہ بلجیم اور ہنگری کی موجودہ بے چینی اور بلوہ کے باعث اتحاد ثلاثہ اور خصوصاً پروشیا ترکوں سے سخت جنگ ہونے کا خطرہ تھا۔ اوس کی حلیف روسی قطرین اہل سویڈن اور ترکوں سے جنگ میں منہمک ہونے کے علاوہ پولینڈ کے واقعات میں آزمیتا یا غرق تھی اور اسکی مدد کرنے سے بالکل مجبور تھی۔ فرانس بھی دشمن سمجھا جاسکتا تھا کیونکہ وہاں بدولی پھیلی ہوئی تھی۔ اور مجلس سورائے ۱۷۹۱ء کے سالنامہ کے برقرار رکھنے کے لئے تیار نہ تھی۔ جوزف کی حکمت عملی سے مملکت میں غیر وفاداری کے خیالات پھیلے ہوئے تھے اور اتحاد ثلاثہ علانیہ طور پر مخالف تھا ان واقعات کی بنا پر پروشیا یورپ کی خاص قوت تھی اور آسٹریا کی جانی دشمن تھی لہذا لیپولڈ نے مناسب سمجھا کہ پہلے پروشیا سے سمجھ لے ۱۷۸۹ء کے واقعات نے پروشیا کی حالت کو بہت بہتر بنا دیا تھا۔ تخت ہیوریا کے بارے میں جوزف کے مطالبہ نے فریڈرک ولیم کو مثل فریڈرک اعظم کی مملکت کے شاہزادگان کا اصلی رہنما بنا دیا۔ اتحاد ثلاثہ نے یورپ میں اسکے امتیاز کو زیادہ نمایاں کر دیا پروشیا کی قدیم حکمت عملی یہ تھی کہ آسٹریا کی دائمی مخالفت قائم رکھے۔ پروشیا کے وزیر ہرٹزبرگ نے جوزف کی ان غلطیوں سے جو خاندان ہیبس برگ کی طاقت کے کمزور کرنے میں اوس سے سرزد ہوئیں پورا فائدہ اٹھایا۔ اوس نے یہ ضروری سمجھا کہ اوس ترکی صلح سے جسپر وہ جو تیلے پروشین ایلچیوں نے ۱۷۹۰ء میں دستخط کئے تھے قطعی منکر ہو جائے لیکن جنگ سرکی کی وجہ سے جو روس اور آسٹریا میں دقتیں پیدا ہوئی تھیں اوس سے وہ خوب فائدہ اٹھانا چاہتا تھا تاکہ پولینڈ میں پروشیا کی تدابیر کارگر ہوں اوس کا مدعا یہ تھا کہ تھورن اور ڈینزگ جو پولینڈ کے دو مشہور شہر ہیں پروشیا کو ملجاویں تاکہ پروشیا کا دریائے وسچولا پر پورا قبضہ ہو جائے مشہور مدبر لکیزنی کو وارسا بھیجا گیا اور ۲۹۔ مارچ ۱۷۹۱ء کو اوس نے ایک صلحنامہ پر دستخط کئے جو موانست و اتحاد پر مبنی تھا جسکی رو سے آسٹرین گلیشیا کے عوض میں تھورن اور ڈینزگ پروشیا کو

**پروشیا کی حکمت عملی**

دیا جانا منظور کیا۔ اور پروشیا نے پولینڈ کے ممالک اور دستور کی حفاظت کی ضمانت کی اور وعدہ کیا کہ اگر پولینڈ پر حملہ کیا گیا تو وہ ۱۸۰ آدمیوں کی جمعیت سے پولینڈ کی مدد کرے گا گو اس صلح میں یہ ذم کا پہلو تھا کہ اتحادیوں سے کنارہ کشی کیگئی۔ نیز اس سے بدعہدی اور عدم اخلاص ظاہر تھا لیکن فریڈرک ولیم ثانی اور ہرٹزبرگ نے اس کو بہت ہی پسند کیا۔ اون کو اس صلح کی ہرگز جراءت نہوئی لیکن تقسیم ماقبل کے شرکا روس اور آسٹریا کی کمزوری اسکی محرک ہوئی۔ پولینڈ کے حاصل کردہ صوبہ جات کی بدامنی اور ترکی اور سویڈن کی لڑائیوں نے روسیوں کو خستہ کردیا تھا۔ آسٹریا کی حالت اس سے بھی زیادہ ردی تھی۔ ترکوں سے لڑائی جاری تھی۔ بلجیم میں شورش پھیلی ہوئی تھی ہنگری میں بھی بے چینی کے آثار تھے۔ مملکت مس اچھی طرح بدنامی ہوچکی تھی۔ اور مجلس شورے کی اوس جبلی نفرت کی وجہ سے جسکا اظہار اوس نے صلحنامہ ۱۷۵۶ء کے ضمن میں کیا ہے فرانس کی اعانت قطعی امید موہوم تھی۔ یہ سب باتیں اس امر کا بیش خیمہ تھیں کہ جلد نامداں ہیپس برگ کو زوال ہوکر خاندان ہوہنزولن کا عروج ہو۔ ترکوں اور اہل بلجیم اور مملکت کے ماتحت حاکمرانوں اور اہل ہنگری کی جو حوصلہ افزائیاں پروشیا نے آسٹریا کے خلاف کی ہیں اون کا ذکر ہوچکا ہے۔ گولٹز پروشین سفیر متعینۂ پیرس کی دانائی قابل تعریف ہے اوس نے مجلس شورے کے انتہا پسند رہنماؤں خصوصاً بیشن سے آسٹریا کے خلاف سازش کی اور میری اینٹوانیٹی کے بدنام کرنے میں کوئی کسر باقی نہ رکھی۔ اور اس امر کی کوشش بلیغ کی کہ وہ فرانس کے نقطۂ خیال سے غدار عورت سمجھی جائے۔

لیوپولڈ کی حکمت عملی

اگر جوزف کا جانشین لیوپولڈ سے کم قابلیت کا شخص ہوتا تو ضرور پروشیا کی تدابیر کارگر ہوجاتیں لیکن میکاویلی کے وطن میں اوس نے ایک چہارم صدی بھر آنکھیں بند کرکے حکومت نہیں کی تھی وہ فوراً فریڈرک اور ہرٹزبرگ کی تدابیر کو شکست دینے میں مصروف ہوگیا مصالحت کی دانشمندانہ تدابیر سے اوس نے موروثی ممالک کے

قلوب کو اپنے ہاتھ میں لیلیا اور قبل اس کے کہ وہ بلجیم اور ہنگری کی طرف متوجہ ہو اوسس نے تہیہ کر لیا تھا کہ اعلے سیاست سے یورپ میں وہ اپنا اقتدار قائم کرے گا اوس نے فوراً تاڑ لیا کہ یروشیا کی طاقت کا راز اس امر میں پوشیدہ تھا کہ اتحاد ثلاثہ کی حمایت اوس کو حاصل تھی اوس کی مالی حالت ایسی تھی کہ بغیر انگلستان اور ہولینڈ کی عملی اعانت کے وہ جنگ کرنے کی جراءت نہیں کر سکتا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ فرانس سے مدد کی توقع کرنا بیکار ہے اس لئے وہ فوراً انگریزوں سے اعانت کا طالب ہوا اُس نے صاف کہدیا کہ وہ اپنے بھائی کی طرح روسیوں کا طرفدار نہیں ہے اور نہ وہ حکومت عثمانیہ کی تقسیم کی تدابیر کا موئید ہے اوس نے اس امر کا بھی اشارہ کیا کہ وہ بلجیم کے دوبارہ فتح کرنے کے ارادہ سے باز رہیگا۔ مزید براں اگر اوس کو مدد نہ ملی تو وہ بلجیم کو فرانس کے حوالے کرنے کے لئے تیار ہو جائیگا۔ پٹ نے ان امور کے مہتم بالشان ہونے پر غور کیا پولینڈ کے واقعات سے وہ متاثر نہ ہوا لیکن اوسکو اس امر پر حاص توجہ تھی کہ فرانس کے قبضے میں بلجیم نہ آنے پائے اس لئے جب یروشیا نے سلیشیا میں ایک زبردست فوج کو تیاری کا حکم دیدیا اور ہرٹزبرگ کے توسط سے آسٹریا سے مطالبہ کیا کہ وہ ترکوں سے التوائے جنگ کرلے اور گلیشیا پولینڈ کے حوالے کردے تو لیپولڈ کو یقین ہوگیا کہ پروشیا نے اتحاد ثلاثہ کی ہم آہنگی کو قطع کر دیا ہے پس بجائے اس کے کہ وہ اعلے پیمانے پر فوجی تیاریاں کرتا اوس نے ایک کانفرنس منعقد کی جانے کی درخواست کی۔

**کانفرنس گریٹیسٹک جون سنہ ۱۷۹۰ء**

شاہ بوہیمیا اور ہنگری شاہ پروشیا کی عادت سے خوب واقف تھا نیز اوس کو پروشیا کے امراء وزراء کی شازشوں سے بھی کماحقہ آگاہی تھی اوس کو علم تھا کہ ہرٹزبرگ ہی آسٹریا کا اصلی دشمن تھا اور ولیم متلون مزاج تھا وہ اپنے متعلق جانتا تھا کہ اوس کی طاقت کا راز سیاسی چالیں نہیں نہ کہ جنگ ۲۶ جون کو دو آسٹروی سفیر روئس اور سپلیمین گریٹیسٹک میں جو پروشیا کی فوج کے مرکز میں تھا۔

پہنچے اور اونھوں نے ایک کانفرنس منعقد ہونے کی درخواست کی۔ گو پروشیا اس تحریک سے ناخوش تھا لیکن اتحاد ثلاثہ نے تائید کی اور ایک باضابطہ کانفرنس منعقد ہوئی جس میں ہرٹزبرگ اور لکیزنی سفیر پروشیا رونٹس اور سپلیمین سفیر آسٹریا آیورٹ سفیر انگلستان ریڈن سفیر ہولینڈ اور جبیلونسکی سفیر پولینڈ شریک ہوئے اس اجتماع کے انجام کار سے لیپولڈ کی سیاسی قابلیت کا اندازہ ہوسکتا ہے جبکہ ہرٹزبرگ نے جملہ سفیروں کے سامنے پروشیا کے مطالبات مکمل طور پر پیش کئے تو جبیلونسکی نے اپنے اس اعلان سے پروشیا کے سفیر کو حیرت میں ڈالدیا کہ تھورن اور ڈینزبرگ دینے کے لئے پولینڈ ہرگز تیار نہیں ہے۔ اس کے ساتھ ہی انگلینڈ اور ہولینڈ کے سفیروں نے توازن طاقت کے قائم رکھنے کا مسئلہ پیش کرکے بیان کیا کہ پروشیا کی ملک گیری کی تجاویز سے اون کو ہرگز اتفاق نہیں ہرٹزبرگ اور کانٹر کی حکمت عملی کو جس سے وہ پروشیا اور آسٹریا کی رقابت کو دائمی بنانے کی کوشش کررہے تھے شکست فاش ہوئی۔ لیپولڈ بہت ہوشیار تھا اوس نے یہ خدمت وزرا کے سپرد نہیں کی بلکہ شاہ پروشیا اور اس کے خاص وزرا لیکینونی اور بیشوورڈر سے براہ راست خط وکتابت کی اوس نے بحث کی کہ دو بڑی جرمن ریاستوں کے حقوق بلحاظ پولینڈ اور فرانس ایک ہی ہیں اور ۲۷۔ جولائی ۱۷۹۰ء کو معاہدات ریچنبیگ پر دستخط ہوئے جسکی رو سے آسٹریا نے وعدہ کیا کہ ترکوں سے جنگ ملتوی ہوجائیگی اور اتحاد ثلاثہ کے توسط سے جلد صلح ہوجائے گی اور اتحاد ثلاثہ کی طاقتوں نے ضمانت کی کہ وہ بلجیم میں آسٹروی اقتدار کو بحال کرائینگی یہ پوشیدہ طور پر معاہدہ ہوا کہ پروشیا ہنگری اور بلجیم میں بددلی نہیں پھیلائیگا اور نیز شاہی تخت کے لئے لیپولڈ کی تائید کریگا اس سیاسی فتح نے صرف پروشیا کی عملی مخالفت کا انسداد نہیں کیا بلکہ لیپولڈ کی فضیلت فریڈرک ولیم کے کمزور دماغ میں قائم ہوگئی اور انجام کار مئی ۱۷۹۱ء میں اوس کو عہدہ سے معزول ہونا پڑا اور ہرٹزبرگ بھی جو آسٹریا کا جانی دشمن تھا پروشیا کی وزارت خارجہ سے برطرف کردیا گیا۔

لیپولڈ اور ترکی

معاہدات ریچنبیگ سے یہ نتیجہ مترتب ہوا کہ آسٹریا اور ترکوں

کے درمیان اعلان ہوگیا۔ لیپولڈ جنگ کے ہرگز موافق نہ تھا اور جوزف کی طرح روسی قطرین کی ملک گیری کی تائید کرنا اوس نے حماقت سمجھا۔ نیز ترکوں کے ملک کا حصہ بخرہ ناممکن تھا اور اوس موقع پر یہ کسی طرح مناسب بھی نہیں معلوم ہوتا تھا۔ اوس نے ترکوں کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی اور لوڈن کی ماتحتی میں بوہیمیا سے بڑی تعداد میں افواج واپس ملائس تاکہ بیلجیم میں اوس کو تقویت ہو لوڈن کی روانگی کے بعد پرنس کوبرگ کا تقرر اسکی جگہ پر ہوا۔ اس کے بعد اوس نے آرسوڈایر جس میں ایک بھی اس کا مدد ہوا قبضہ کرلیا۔ گرگیوا کا محاصرہ کرلیا لیکن ۸۔ جولائی ۱۷۹۰ء کو اوس کو اپنے نائس کیمپ میں بعد جنگ عظیم شکست فاحش ہوئی۔ کلرفیٹ کی ظفریابی اور جنرل ڈی ونس کی تسخیر الزیٹن سے اس شکست کی البتہ کچھ تلافی ہوئی ان واقعات کی بناء پر لیپولڈ نے گرگیوا پر ۱۹ ستمبر کو ۹ ماہ کے لئے التوائے جنگ منظور کرنا بہت غنیمت سمجھا تھوڑے عرصہ میں سسٹووا میں آسٹریا اور ترکی سفیروں کی ایک کانگریس منعقد ہوئی جس میں مصالحت کرانے والی طاقتوں کے نمایندے بھی شریک ہوئے جیسا کہ کنونشن آف ریچنبیگ میں طے ہوا تھا کئی ماہ تک اجلاس ہوتے رہے لیپولڈ اس امر پر مصر تھا کہ ٹرکی اسوداقدیم اور کروشیا کا ایک ضلع آسٹریا کے حوالہ کرے تاکہ ان سے دریائے ڈینیوب اور دریائے انا آسٹریا کی حد فاصل بن جائیں شروع میں پروشیا نے آسٹریا کے حق میں کسی قسم کی حوالگی کی مخالفت کی اور کانگریس ایک موقع پر منتشر بھی ہوگئی لیکن لیپولڈ نے نہایت ہوشیاری سے پروشیا کے سفیر لیکینوی کو اپنی طرف ملالیا اور ۴۔ اگست ۱۷۹۱ء کو صلحنامہ سسٹووا پر حسب خواہش لیپولڈ دستخط کردے گئے۔ اس صلحنامہ کی رو سے خاندان ہیپس برگ خارجی جنگ کے خطرہ سے بالکل مطمئن ہوگیا۔ دوسرا فائدہ جو لیپولڈ نے اس صلح سے حاصل کیا وہ یہ تھا کہ جرمنی میں آسٹریا کی بزرگی پھر قائم ہوگئی = پروشیا کی حمایت کا اب اوس کو یقین تھا چنانچہ لیپولڈ نے رائن تک سفر کیا۔ ۳۰ ستمبر ۱۷۹۰ء کو وہ بالاتفاق اہل روما کا بادشاہ منتخب کیا گیا اور ۴۔ اکتوبر کو وہ فرنکفرٹ

صلحنامہ سسٹووا ۴۔ اگست ۱۷۹۱ء

میں داخل ہوا اور ۹ اکتوبر کو ایمپراطور کی حیثیت سے رسم تاجپوشی ادا کیگئی

**لیپولڈ ایمپراطور بنایا گیا**

لیکن ایمپراطور ہو جانا ہی اوس کے لئے کافی نہ تھا اوس ملک کو اُن برے اثرات سے پاک کرنا تھا جو جوزف کے طرز عمل سے پیدا ہو گئے تھے اوس کا مقصد تھا کہ ظاہر و باطن شاہزادگان جرمنی کا رہنما بنے اور اُن بزرگیوں کو پھر حاصل کرے جو پروشیا نے انجمن والیان ملک کے ذریعہ سے حاصل کی تھیں۔ جرمن شاہزادے جو الاسا اور لورین اور فرنچ کومٹی میں حکمران تھے فرانس کی مجلس وضع قوانین کے پیش کردہ معاوضات پر راضی نہ تھے پس لیپولڈ نے اس موقع سے کام نکالنا چاہا۔ لیپولڈ نے ان جرمنی حکمرانوں کے حقوق کی حمایت کا وعدہ کرکے بیان کیا کہ صلحنامۂ ویسٹ فیلیا کی رو سے وہ اُن کی جانب سے مداخلت کرنے پر تیار ہے۔ پس ۱۴ دسمبر ۱۷۹۱ء کو لیپولڈ نے جرمن سلطنت کے سرخیل کی حیثیت سے لوئی شانزدہم کو تحریر کیا کہ وہ مقامات متنازعہ فیہ فرانس کو منتقل نہیں کئے گئے وہ ایمپراطور اور اُس کی مملکت کے ماتحت ہیں۔ مملکت کے کسی فرد کو یہ حق حاصل نہیں کہ اُن کو کسی غیر سلطنت میں منتقل کرے پس اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ مجلس شوریٰ کے وہ تمام احکام جن کا تعلق مملکت (اسپائر) اور اس کے اراکین سے تھا ناقص العمل اور مسترد ہو گئے اور یہ کہ ہر چیز کو قدیم صورت میں لے آنا چاہیئے۔

**لیپولڈ اور ہنگری**

بحیثیت ایمپراطور جب فرنکفرٹ میں اوس کی رسم تاجپوشی ادا ہو چکی تو لیپولڈ واپس ہوا اور ہنگری میں اپنی طاقت کو مستحکم کرنے کی کوشش میں مصروف ہو گیا۔ شہنشاہ جوزف کی تجاویز نے مملکت میں اسقدر بددلی پھیلا دی تھی کہ گو اوس نے اون تجاویز سے کلی انحراف کیا اور سینٹ اسٹیفن کو دوبارہ تخت و تاج عطا کیا لیکن مملکت کے دور دراز اقطاع میں شورش فرو نہیں ہوئی امرائے ہنگری نے جوزف کے اس انحراف کلی کو اوس کی کمزوری پر محمول کیا اور اُن دقتوں سے جو پروشیا کی سازشوں اور نیز جنگ ٹرکی سے درپیش تھیں فائدہ اٹھانے کی غرض سے اونھوں نے مزید مراعات کا مطالبہ کیا۔ اہل ہنگری فرانس کے

واقعات سے بہت متاثر تھے اور بہت ممکن ہے کہ جو عرصداشت کہ اوھوں نے لیپولڈ کی خدمت میں پیش کی اُس کے مندرجۂ ذیل جملے پیرس کی جمہوری جماعت نے تیار کئے ہوں انسان اور قوموں کے حقوق کی بنا اور سیراوس تمدنی معاہدہ کی رو سے جس سے ریاستیں قائم ہوئیں یہ امر مسلم الثبوت ہے کہ عوام الناس شاہنشاہی اور حکومت کے مصدر ہیں یہ مسئلہ قلم قدرت نے ہمارے دلوں پر نقش کر دیا ہے اور یہ امر ایسا ہے کہ جسکے تسلیم کرنے میں ایک ایسے منصف مزاج بادشاہ کو جیسے کہ حضور خود بدولت ہیں کبھی عذر نہ ہوگا یہ عوام الناس کے ایسے مسلّم اور لاینفک حقوق ہیں جنکو کہنگی اور بے توجہی کبھی زائل نہیں کرسکتی ہمارے دستور کی بنا پر رعایا اور بادشاہ دونوں کی ذات میں بادشاہی مضمر ہے اور اس اسلوب سے کہ عوام الناس کو ہر اوس ضروری تدبیر کے اختیار کرنے کا حق ہوگا جس سے حسن معاشرت کی تکمیل اور رعایا کے جان و مال کی حفاظت ہو - اسلئے ہم کو یقین ہے کہ بادشاہ ڈائٹ اجلاس کے موقع پر صرف اوھیں مطالبات کو پورا نہیں کرینگا جن کا ذکر شاہی فرمان میں ہے بلکہ ہم کو آزادی بخشیگا جسکو اہل بلجیم نے بزور شمشیر حاصل کیا ہے - یہ ایک ایسی خطرناک مثال ہوگی جس سے دنیا سبق حاصل کرے گی - کہ ایک قوم صرف تلوار ہی کے ذریعہ سے اپنی آزادی کی حفاظت کرسکتی ہے نہ کہ تابعداری کے ذریعہ سے اور اوس ہنگری کے ڈائٹ جسکو لیپولڈ نے اپنی رسم تاجپوشی کے موقع پر طلب کیا اور جسکا حوالہ اہل پسٹ نے اپنے مشہور خطبہ میں دیا تھا - لوگ بکثرت شریک ہوئے چونکہ میریا تھریسا کی تخت نشینی کے بعد پھر کبھی اس ڈائٹ کا انعقاد نہ ہوا تھا - اس لئے یہ اجلاس امرائے ہنگری کے خیال میں کمزوری کی مزید علامت تھی - پس اوھوں نے ایک معاہدہ تیار کیا جس کی رو سے بادشاہ ہنگری کی وہی حیثیت ہوجاتی جو پولینڈ کے بادشاہوں کی تھی - ایسے اویراس قدر اعتماد تھا کہ اوھوں نے یہانتک پیشقدمی کی کہ جیسا اوپر بیان ہوچکا ہے ریچنبیگ کی کنونشن میں سفیر تک بھیجے تھے لیپولڈ کا ان مطالبات کے پورا کرنے کا ذرا بھی ارادہ نہ تھا -

اوس کا مقصد یہ تھا کہ اوس کو وقت مل جائے تاکہ حکمت عملی کے ذریعہ سے وہ اپنی جگہ پر مستحکم ہو جائے اس درمیان میں اوس نے خود ہنگری میں مخالفت پیدا کرنے کی کوشش کی اور اس ضمن میں اوس نے ملک کے دیگر قوم پرستوں کو ہمت دلائی جن میں اہل کروشیا و اہل نباٹ شامل تھے لیکن جب ریجنلیٹگ کی کانگریس ختم ہوگئی اور گرگیوا کے التوائے جنگ کی مدت تمام ہوگئی اور اوسکی رسم تاجپوشی بھی ادا ہو چکی اوسوقت لیپولڈ نے ہنگری کی خبر لینی شروع کی۔ اسنے ۶۰۰۰۰ (ساٹھ ہزار) سپاہیوں کو جو بوہیمیا میں پروشیا کو ڈرانے دھمکانے کے لئے جمع کئے تھے۔ پیسٹ روانہ ہونے کا حکم دیا۔ اور ڈائٹ کو ہدایت کی کہ اُس کی جینیت بادشاہ ہنگری کی تاجپوشی کی رسم ادا کرنے کے لئے پریسبرگ روانہ ہو۔ یہ بھی اعلان کیا کہ وہ کسی طرح مجوزہ جدید دستور کو منظور کرنے پر مجبور نہیں کیا جا سکتا اور نہ وہ حکم رواداری کے فرمان کے خلاف عمل کرنے کے لئے اپنی رضامندی ظاہر کر سکتا ہے۔ اور نیز یہ کہ وہ اپنے جد چارلس ششم اور اپنی ماں میریا تھریسا کے قدم بقدم چلے گا۔

لیپولڈ بہ حیثیت بادشاہ ہنگری - ۱۵- نومبر ۱۷۹۰ء

ہنگری کے امرا لیپولڈ کے استقلال اور فوج کشی سے مرعوب ہوگئے اور ایمیراطور نے پرنس ایسٹر ہنری متوفی کی جگہ اپنے چوتھے بیٹے آرچ ڈیوک لیپولڈ کو ہنگری کا پلیٹائن بنایا اور اس کے ذریعہ سے ۱۵- نومبر کو اوس نے موعودہ شرائط پر سینٹ اسٹیفن کے تخت کو حاصل کیا اپنی مستقل مزاجی سے لیپولڈ نے یہ فتح بھی حاصل کی اور اب اوس نے ایک باموقع رعایت کے ذریعہ سے شہرت و ناموری حاصل کرنے کی کوشش کی اور ایک اصول پیش کیا کہ آیندہ سے ہر بادشاہ کے لئے یہ لازمی ہوگا کہ وہ تخت نشینی کے چھ ماہ کے اندر رسم تاجپوشی ادا کرے اس رعایت کا نہایت جوش و خروش کے ساتھ خیر مقدم کیا گیا۔ کیونکہ اس سے جوزف دوم کے طرز عمل کی تجدید ناممکن ہوگئی تھی۔ ڈائٹ نے شہنشاہ کی خدمت میں حسب معمول ایک لاکھ فلورنس کے بجائے دو لاکھ پچیس ہزار فلورنس پیش کئے اور امرا کی بے تعلقی شکریہ و پرجوش تعریف

کی صورت میں تبدیل ہوگئی۔ پیسٹ کے ادنی طبقہ کے لوگوں کے مطالبات نامنظور کیئے گئے اور انقلاب فرانس کی ہم آہنگی کا دور ختم ہوا اور ہنگری کے امرا جو لیپولڈ سے بہت خوش ہوگئے تھے جمہور کے جذبات کی حمایت سے قطعی علیحدہ ہو گئے۔ ہنگری میں لیپولڈ کو جو دقتیں پیش آئیں وہ ان دقتوں کے مقابلہ میں جو بلجیم میں پیدا ہوگئی تھیں کچھ حقیقت نہیں رکھتی تھیں۔ لیکن اس قطعہ ملک میں زمانہ ہی نے خاندان ہیبس برگ کے حق میں بہت کارسازی کی تھی اور جیسا کہ کانگرس ریچنبیگ نے طے کیا تھا اکتوبر میں نمایندوں کی مجلس ہیگ میں منعقد ہوئی اور اس وقت واقعات نے کچھ اور ہی صورت اختیار کر لی تھی۔ ۱۷۸۹ء میں بلجیم کے باغیوں کی فتح کے بعد ہی اندرونی بے چینی شروع ہوگئی جس کا جدید دستور کے اعلان کے ساتھ آثار ہوا اور وان ڈر نوٹ اسٹیٹیس اور وان کسٹس

**بلجیم میں فرقہ بندیاں**

میں پہلے پہل باہمی اختلاف پیدا ہوا۔ موخر الذکر کے انقلاب فرانس کی کامیابی سے خیالات بہت بلند ہوگئے تھے وہ ایک جمہوری دستور کی حمایت کرتا تھا۔ اور مقامی مجلسوں کے لئے طریقۂ انتخاب کو پسند کرتا تھا لیکن اسٹیٹیس اس کے سخت خلاف تھا وہ صرف یہ چاہتا تھا کہ قدیم طریقے دوبارہ جاری کئے جائیں اور بجائے اس کے کہ مرکزی گورنمنٹ خاندان ہیبس برگ کے ہاتھ میں رہے وہ منتخب شدہ مجلس شوریٰ کے اثر میں رہے تعجب ہے کہ جمہوری جذبات بالکل اوس کے منافی تھے جو فرانس میں ظاہر ہوئے یا دریوں کے اثر سے اہل بلجیم اور خصوصاً اہل برسلز کو یقین دلایا گیا کہ فرقہ وان کسٹ مرتد ہے۔ جمہور پسندوں پر کوچہ و بازار میں حملے کئے گئے اور ان کے ساتھ برا برتاؤ کیا گیا۔ نیز اُن کو مقید کیا گیا۔ وان ڈر نوٹ اور اس کے پیروکاروں نے اونکو جملہ حقوق سے محروم کر دیا اور متعدد بغاوت دبلووں کے بعد دونک اپریل ۱۷۹۰ء میں فرانس کو بھاگ گیا۔

انھی واقعات کے سبب بلجیم کی سلطنت جمہوریہ نہایت کمزور ہوگئی

کیونکہ ملک کے اکثر لائق افراد اوس جماعت میں شامل ہو گئے تھے۔ جس نے انقلاب سلطنت کے زمانہ میں بڑا جوش و خروش دکھایا تھا۔ (یعنی انقلاب سلطنت کے واقعات میں بڑی سرگرمی سے کام کیا تھا) لیکن ان واقعات کا اثر اس سے بدرجہا زیادہ دیگر ممالک پر پڑا چنانچہ ملک فرانس کی مجلس قومی بھی خواہان جمہوریہ یہ ظلم و جفا دیکھکر نہایت متاثر اور متحیر ہوئی اور اس کا نامی کارکن کیفٹ (یہ حال دیکھکر) سخت پریشان اور متردد ہو گیا اور اسی وجہ سے اصل سربرآوردہ لوگ ملک بلجیم سے کنارہ کش ہو گئے مگر اس سے بھی زیادہ تعجب انگیز ایک شخص سمی وین درلوٹ کی حرکت تھی جس نے بلجیم کے بہادر افسر وین درش کے ساتھ برا سلوک کیا یہی وین درش اکتوبر ۱۷۸۹ء کے حملہ میں سپاہ بلجیم کا سردار تھا۔ وین درلوٹ نے اس (غریب) کو برطرف کرکے اس کی جگہ پرنسیا کے ایک جرنیل سینفیلڈ کو دیدی اور اسی پر اکتفا نہ کی بلکہ اس پر لشکر بلجیم کی بے ترتیبی اور بدنظمی کا الزام لگا کر اور گرفتار کرکے امبوٹرپ میں قید کردیا۔ اس پر اہل فلینڈرز جو اس کے اہل وطن تھے نہایت چیں بجبیں ہوئے متمند فریق ہیں اور بھی زیادہ تفرقہ پیدا ہو گیا اصل دو دل یعنی امرا و پادری ڈیلوک ڈی ایمبرگ کی اشتعالک سے ادھر تو وین درلوٹ کی نئی کامیابی سے اور ادھر بسلیر (Assemlly) مجلس ستوری کے ہمہ گیر اقتدار کے حسد سے برانگیختہ خاطر تھے بات تو یہ ہے کہ ایسی حالت میں آسٹریا کی فوج نے زیر احکام مارشل بندر کے خود عوام ہی کی مدد سے یہ فائدہ اوٹھایا کہ باسانی صوبہ لیمبرگ پر اپنا تسلط کرلیا تھا

کانگرس مقام ریگ۔ اکتوبر ۱۷۹۰ء

کانگرس کے اجلاس کی بات رائے شن بیک میں فیصلہ ہو چکا تھا چنانچہ اکتوبر ۱۷۹۰ء میں بمقام ریگ اسکا اجلاس ہوا اسمیں آسٹریا کی طرف سے وکیل مطلق ملک کا گرامی قدر اور ماہر بدل کوٹنی ڈی میرس ارگینٹو تھا اور یہی شخص شہر پیرس (Paris) میں بھی وکیل رہچکا تھا علاوہ اس کے انگلستان کیطرف سے لارڈ آکلینڈ اور پروشیا کی جانب سے کاؤنٹ کیلو اور ہالینڈ کی طرف سے وین ڈرسی جیل نمایندے تھے ایسے موقع پر لیوپولڈ نے اب

رائے شن باغ میں اپنی دانشمندانہ سیاسی تدابیر سے فائدے اُٹھائے اس سے انگلستان اور ہالینڈ کے سفیروں کو ماننا پڑا کہ نیا بادشاہ شہنشاہ سابق سے بالکل مغائر ہے سفیر پروشیا ( Prussia ) کو بدوں ہالینڈ و انگلستان کام کے کرنے کی جراءت نہ ہوئی حسب وعدہ لیپولڈ نے اعلان کیا کہ میں ان سب قواعد انتظامی اور اسناد عہد نامجات کو جو میری والدۂ گرامی اعلیحضرت ماریا تھریسیا کے عہد میں ملک بلجیم کے اندر بہ ضمانت انگلستان و ہالینڈ و پروشیا جاری و ساری تھی پھر بدستور قائم کرونگا اور اگر ۲۱ نومبر تک میرے اختیارات کو مان لیا گیا تو میں (ایک سرے سے) سب کو مان لونگا۔ لیکن اراکین بلجیم نے بادشاہ کے اس وعدہ کا کوئی جواب نہ دیا اس پر بادشاہ بھی فوج کشی پر آمادہ ہوگیا اور ۴۵ سپاہی بندر کے ماتحت بمقام لکزمبرگ جمع کر لئے یہ دیکھکر بلجیم نے ہیگ کانفرنس سے التماس کی کہ مدت کو اور بڑھا دیا جائے اور میریا تھریسیا کے زمانہ کے نہیں بلکہ چارلس ششم کے عہد کا نظام حکومت پھر جاری کر دیا جائے اس تحریک کی اتحاد ثلاثہ کے نمایندوں نے تائید کی لیکن آسٹریا کے ایلچی نے نامنظور کر دیا۔ آخر کار ۲۱۔ نومبر کو امرائے بلجیم نے شہنشاہ کے فرزند سوم آرچ ڈیوک چارلس کو گرانڈ ڈیوک کے تخت کا وارث

لیپولڈ کی فتح بلجیم

قرار دیا لیکن وقت گزر چکا تھا۔ صلح بالرضا کی امید محض بیکار تھی۔ چنانچہ دوسرے ہی دن بندر سپاہ عظیم کے ساتھ بلجیم میں داخل ہوا اہل بلجیم سال بھر کی مصیبت سے انقلاب سلطنت کے ہاتھوں اس قدر افسردہ خاطر تھے کہ دوبارہ آسٹریا کے زیر حکومت آجانے پر ادھوں نے چون وچرا تک نہ کی شہر کے بعد شہر بدون مقاومت مطیع ہوتا چلا گیا اور دسمبر ۱۷۹۰ء کی دوسری تاریخ بروسلز بھی تسخیر ہوگیا۔ (بروسیلز کے فتح ہوتے ہی) وین درنوٹ جو اپنے خاص دوستوں کو لے کر بھاگ نکلا اور بلجیم کا تمام ملک نہایت آسانی سے شاہ لیپولڈ کے ہاتھ آگیا بالفاظ دیگر اس بادشاہ نے بلجیم کو اسی قدر آسانی سے دوبارہ حاصل کر لیا جسقدر آسانی سے جوزف نے اسکو اپنے ہاتھوں سے نکل جانے دیا تھا۔ شاہ لیپولڈ کے

تخت نشینی کے بعد رعایا کو اوس جشن کی خوشی میں کچھ آزادیاں بادشاہ کی طرف سے عطا کی گئی تھیں۔ جب ایکہ شاہی سفیر دی مرسی نے ۸- دسمبر کو ان سب آزادیوں کی تصدیق کرکے اپنی رضامندی کا بھی اظہار کیا لیکن شہنشاہ لیپولڈ نے اس سفیر کی اس تصدیق کو نہ مانا بلکہ اس کے شاہی سفیر ہونے ہی سے انکار کیا کیونکہ بادشاہ کی نیت میں فرق آگیا تھا۔ وہ اپنے لئے ان تمام اختیارات کو حاصل کرنا چاہتا تھا جو اس کی والدہ مریا تھریسا کو آخر عہد حکومت میں حاصل تھے یہ حالت دیکھکر ان طاقتوں نے (جو بادشاہ اور رعیت کے درمیان مصالحت کرانے میں کوشاں تھیں) اپنی ذمہ داری سے بچنا چاہا بلکہ اونھوں نے رعیت کے لئے مطلوبہ آزادیاں حاصل کرانے سے بھی قطعی انکار کردیا اس انکار پر بادشاہ (دل میں) خوش ہوا کیونکہ اس صورت میں بیرونی مداخلت کا بھی کھٹکا جاتا رہا تھا اور اس طرح بوہیم ہی میں نہیں بلکہ بلجیم کے حلقۂ نہی میں بھی اپنا تسلط کرلیا۔ (اپنے علاقہ میں تو بادشاہت سے مطمئن ہوگیا لیکن غیر ممالک میں بھی اپنا اقتدار ظاہر کرنیکا موقع جلد ہاتھ آگیا) سلطنت کے قرب وجوار کے مقامات نے پروشیا اور جنرل شلفن کی حرکتوں سے

آسٹریا بمقام بلجیم

تنگ آکر شہنشاہ لیپولڈ سے فریاد کی یہ موقع اوسکو اپنے اختیارات کے دکھانے کا اچھا ہاتھ آیا مجبوراً شلفن کو اپنا علاقہ خالی کرنا پڑا اور آسٹریا کی فوج نے ۱۳- جنوری ۱۷۹۱ء کو اوس پر قبضہ کرلیا۔ اور استفی کے سب حقوق اس علاقہ پر دوبارہ متحکم ہوگئے۔

روس اور سویڈن

اس زمانہ میں زار ینۂ روس کے دو بڑے دشمن تھے ایک سویڈن اور دوسری ترکی۔ ان دونوں دشمنوں سے بلکہ کو ایک ہی وقت میں مقابلہ کرنا پڑا اور لطف یہ کہ آسٹریا ہی ایک ساتھی مانی رہگیا تھا لیکن وہ بھی لیپولڈ کی حرکتوں سے دشمن ہو چکا تھا۔ لیپولڈ جوزف کے طرز عمل کو بالکل چھوڑ چکا تھا ۱۷۹۰ء میں اس نے عجیب انتظامات کئے اور اتحاد وتلافہ کے ساتھ دوستانہ برتاؤ روا رکھا سویڈن کے ساتھ جنگ کرنا آسان نہ تھا کیونکہ شاہ سویڈن اہل ڈنمارک کے حملوں کے خطرہ سے مطمئن ہوکر اور

اپنی دانشمندی کے سبب اپنے امرا کی خطرناک سازشوں کا انتظام کرکے فنلینڈ میں اپنی فوج سے پھر جا ملا اور نہایت سرگرمی سے بحری و بری جنگ کی تیاری کرنے لگا اور بالآخر روس پر حملہ آور ہوا اگرچہ (اپنی ذاتی بہادری سے) وہ خاص سینٹ پیٹرسبرگ کے قریب تک پہنچ گیا لیکن سپاہ کی کمی کے سبب وہ کچھ نہ کرسکا اس کو پورا بھروسا صرف اپنے بیڑے پر تھا لیکن روس کے امیرالبحر شہزادہ ناسوسنجن نے جو اٹھارویں صدی کا نہایت خوش نصیب سپاہی گزرا ہے اس بیڑے کا محاصرہ کرلیا۔ سوئیڈن کے بیڑے نے ۲۴۔ جون ۱۷۹۱ء کو اس محاصرہ سے نکل جانے کی کوشش کی لیکن وہ ہیکا رثابت ہوئی۔ روسیوں کے دل بڑھ گئے۔ سمجھے کہ دشمن مغلوب ہوگیا ہے جبراً و قہراً اس بیڑے کو ہتھیار ڈال دینے پڑینگے۔ لیکن کچھ ایسا رنگ بدلا کہ ۳۔ جولائی کو اہل سوئیڈن نے محاصرہ توڑ ڈالا اگرچہ اس کوشش میں ان کی بھی پانچ ہزار جانیں تلف ہوئیں اور چھ روز بعد شاہ سوئیڈن نے بحری فتح بھی حاصل کی آبنائے سونسکا پر روسیوں کو شکست ہوئی اور بیس جہاز اور چھ سو بندوقیں ضائع ہوئیں اور ۶۰۰۰ آدمی کام آئے۔ مگر باوجود اس فتحیابی کے جو سوئیڈن کو نصیب ہوئی روس پسپا نہیں ہوا اور نہ سیاسی واقعات میں کوئی فرق آیا زارینہ کتھرائن نے بغیر کسی طرح کی لجاجت کے یا کسی قسم کے عجز و انکسار کے شاہ سوئیڈن سے یہ کہلا بھیجا کہ بجائے اس کے کہ تم اپنے ہمسایہ اور پڑوسیوں سے لڑو بہتر یہ ہے کہ فرانس کی طرف متوجہ ہو فرانس کی بابت تو ملکہ انیٹی اونیٹی نے بہت کچھ کہا سنا تھا جس سے اس بہادر بادشاہ پر گہرا اثر ہوا تھا فرانس کے شاہی خاندان پر بہت کچھ تاسف کرتا تھا اور انقلاب سلطنت کے ظلم شدید سے بے حد نفرت کرتا تھا چنانچہ کتھرائن نے جو کچھ کہلا بھیجا اس نے اس کو غور سے سنا اور جانتا تھا کہ رعایا کو روس سے جنگ کرنا پسند بھی نہیں ہے اسلئے

ویلیر اکی صلح ۱۴۔ اگست ۱۷۹۱ء

۱۴ اگست ۱۷۹۱ء کو بمقام ویریلا اوس نے روس کے ساتھ صلح کرلی اور عہدنامہ پر اپنے دستخط کردیے جسکی رو سے دونوں ملکوں میں وہی ارتباط اور وہی تعلقات پھر بدستور قائم ہو گئے جو جنگ

سے پہلے تھے فریقین کو کوئی ملکی یا مالی فائدہ نہیں ہوا۔
جبکہ گیتھرائن اہل سویڈن کا مقابلہ کر رہی تھی ترکوں کے برخلاف بھی اوس نے خاص قوت سے کوشش کی لیکن ترکوں کے مقابلہ میں لیوپولڈ کے انحراف اور گرگیوو کے التوائے جنگ نے گیتھرائن کی اس کوشش میں بہت کچھ ضعف پیدا کر دیا اب لڑائی کی صورت صرف شہر اسمعیل کا محاصرہ رہگیا جہاں ترکوں نے نہایت جدوجہد سے اس شہر کو دشمن سے بچانا چاہا۔ روسی حملہ آوروں کو بار بار شکست ہوئی اور آخر میں پوٹمکن نے مایوس ہو کر محاصرہ چھوڑ دیا لیکن ایک دوسرا شخص سوورارف نامی اس کی جگہ آگیا یہ وہی شخص تھا جس نے ۱۷۸۹ء میں ریمنک کی عظیم الشان فتح یابی سے نام پیدا کیا تھا اور اسی باعث سے اپنے زمانہ کا سب سے بڑا روسی جرنیل مانا جاتا تھا اس شخص میں مردانگی اور جوانمردی ایسی ہی تھی جیسی کہ ترکوں میں پائی جاتی ہے۔ الغرض ۲۰۔ دسمبر ۱۷۹۰ء کو بعد حرب وضرب شدید اور کشت وخون کثیر کے جس میں دس ہزار روسی اور تیس ہزار ترکی مارے گئے شہر اسمعیل پر سخت حملہ کیا گیا۔ دوسرے سال روسی قسطنطنیہ کی طرف بڑھے اور روسی جرنیل زیب تن نے بتاریخ ۹ جولائی ۱۷۹۱ء وزیر اعظم ترکی کو بمقام مقن شکست دی اس جرنیل کے ماتحت دو نامی افسر سردو اور کٹوزوف تھے مگر گیتھرائن کو اس غلبہ کو طول دینے سے فائدہ اٹھانیکی تمنا بھی لیوپولڈ کی حکمت عملی کے سبب سب ممالک یورپ سے علیحدہ ہو گئی تھی اور عہدنامہ سسٹوائی روسے وہ فوج جو اسنے ترکوں سے لڑنے کے لئے تیار کی تھی وہ بھی اوس کے ہاتھ سے جاتی رہی اس کے علاوہ پولینڈ میں کیتھرائن کی توجہ کی سخت ضرورت تھی چنانچہ ملکہ نے اس بات پر غور کیا کہ فرانسیسی انقلاب سلطنت کے ہنگامہ کا یورپ پر کیا اثر ہوا وہ یہ چاہتی تھی کہ شاید ان باہمی چپقلشوں سے روس کا کوئی فائدہ نکل آئے اسی خیال سے مقام جاسی پر اوس نے ۹۔ جنوری ۱۷۹۲ء کو ایک عہدنامہ ترکوں کے ساتھ کیا جس کی رو سے روس کے پاس صرف اوزیکوف اور دریائے بگ اور نیسٹر کا درمیانی حصہ رہگیا اس کا

صلح نامہ جاسی ۹۔ جنوری ۱۷۹۲ء

مقام اسمعیل کی تسخیر ۲۰۔ دسمبر ۱۷۹۰ء

نتیجہ یہ ہوا کہ روس نے جو سلطنت عثمانیہ سے جنگ کی مدابیر سوچ رکھی تھیں وہ کچھ عرصہ کے لئے ملتوی ہوگئیں اور چند جملے علاقہ دریائے ڈینوب کے متعلق ہوشیاری سے عہدنامۂ حاسی میں شامل کئے گئے اور یہ نئے حملے آیندہ کی لڑائیوں کا بہانہ ہو گئے۔ شہنشاہ لیپولڈ کی حکمت عملی کو ایسی کامیابی ہوئی کہ اسکے سبب یورپ کی سلطنتوں کی حالت بدل گئی اور ان کا آپس میں برتاؤ بھی کچھ اور ہوگیا۔ ۱۷۹۱ء میں لیپولڈ نہ صرف اپنے علاقہ میں بادشاہ تھا بلکہ وہ ایک بڑی سلطنت کا اصلی اور مستند نمایندہ بن چکا تھا۔ آسٹریا کے خلاف جو مجموعی سازش تھی اس کا قلع و قمع کر دیا اور اتحاد ثلاثہ کے استحکام کو خاک میں ملا دیا۔ انگلستان جورف ثانی کی نسبت لیپولڈ کی طرف بدرجہا زیادہ مائل تھا اور شاہ پروشیا فریڈرک ولیم ثانی بھی اس کا دوست تھا دشمن نہ تھا ۱۷۹۱ء میں شاہ لیپولڈ موقع پاکر فرانس کی طرف جھک پڑا تاکہ وہاں سے جو کچھ ہو سکے آسٹریا کے لئے حاصل کرے جب سے مجلس وضع قوانین نے عنان سلطنت کو ہاتھ میں لیا تھا فرانس کا اقتدار ملکی امور خارجہ میں بالکل جاتا رہا تھا لیکن اس کا الزام فرانس کے وزیروں کے سر رکھا گیا۔ لیپولڈ جانتا تھا کہ اگر عوام کو فتح ہوگئی تو پھر پہلے کی طرح آسٹریا کی مخالفت کیجائے گی۔ اور ۱۷۵۶ء کا عہدنامہ معتبر بود ہو جائیگا وہ خود یہ چاہتا تھا کہ شاہ فرانس کی طرفداری کرے کیونکہ اس میں اس کا نجی فائدہ بھی تھا اور ذاتی بھی لیکن دو بڑے واقعے فرانس میں ایسے ہوئے جن سے شاہ لیپولڈ کے نزدیک لوئی شانزدہم اور میری انٹوانیٹی کے اختیارات کم ہو گئے ایک تو بیسٹائل کی تسخیر تھی اور دوسرے شاہی خاندان کا پیرس میں چلا جانا تھا مجلس وضع قوانین کے طرز عمل سے باوجود مرابو کی تدبیر کے فرانس میں مداخلت کرنیکا موقع اس کے ہاتھ آگیا۔ مخالفین انقلاب جنھوں نے بادشاہ کے چھوٹے بھائی کامٹی ڈی ارٹوا اس کے ساتھ جلاوطنی اختیار کر لی۔ بھی لیپولڈ سے التجا کی کہ وہ شاہ فرانس کے معاملات میں مدد دے مجلس وضع قوانین کے ہاتھوں فرانس کے ہر محکمۂ حکومت کے بے ترتیب کئے جانے کا جو نتیجہ ہونا تھا وہی ہوا اور ۱۷۹۱ء کے ابتدا ہی میں اس کا اثر ظاہر ہونے لگا

لیپولڈ کی حالت

ہر چند بوئلے نے اہل سوئٹزرلینڈ کے چند باغیوں کو بمقام نین ہی ۱۷۹۰ء میں عبرت انگیز سزا دیکر شکر میں انتظام جاری کرنا چاہا لیکن اس کی تمام کوششیں بیکار ثابت ہوئیں سبب یہ تھا کہ سپاہی مدد دل ہو گئے تھے اور اکثر فوجی افسر بھی سندت سے بادشاہ کی خیرخواہی کا دم بھرتے تھے بیڑے کی حالت زیادہ خراب تھی اِدھر کلیسا کے ملکی نظام اساسی سے مخالفت پیدا کرادی تھی اور عوام الناس میں کارکنان ملکی کے درمیان رخنہ ڈالدیا تھا۔ فرانس کے ہر حصہ میں لوگوں کو عجیب بے چینی ہو گئی تھی اور اسی سبب سے ایک جماعت ایسی اُٹھ کھڑی ہوئی۔ جو منتخب مجلس شوری کے کاموں پر اعتراض کیا کرتی تھی اس جماعت کے دیہات کے لوگوں پر خاص اثر حاصل تھا۔ مسیحی مذہب کی املاک موقوفہ ضبط ہو گئی تھی اور اس کی ضمانت کے لئے جو (نوٹ) جاری کئے گئے تھے اُن سے کثرت بظاہر دولت کی معلوم ہوتی تھی لیکن دراصل تمام کاروبار تجارت غیر محفوظ ہو گیا تھا زمانہ قدیم میں حکومت ملکی کا یہ انتظام تھا کہ ملک کو صوبوں میں تقسیم کیا جاتا تھا لیکن سوائے صوبوں کے اب محکمے وضع کئے گئے تھے اور ان محکموں میں ایسے نابلد اور ناتجربہ کار آدمی رکھدیے تھے کہ اُن کو سب امنی اور ہل چل کے زمانہ میں مشکلوں کا سامنا کرنیکا ستعور تک نہ تھا۔ بادشاہ کے اقتدار بڑھ جانیکا خوف ہر منتخب مجلس شوری کو کھائے جاتا تھا اور اسی سبب سے اونھوں نے دستور حکومت میں بڑی کارستانیاں کیں لیکن انتظام ایسا بگڑا کہ عاملانہ طاقت کو اس قدر جکڑ دیا کہ عمدہ حکومت کی بیخ کنی ہو گئی۔ گورنمنٹ کی بیخ کنی ہوتے ہی اراکین مجلس وضع قوانین اپنے نوعی حقوق انسان اور اصول انتخاب حاصل کرنے کے اشتیاق میں ایسے مشغول ہوئے کہ قانون اور ضابطہ کو جاری اور برقرار رکھنے کی شدید ضرورت تک کو بھول گئے۔ مرابو نے اپنی دانشمندی سے یہ معلوم کر لیا تھا کہ فسادیوں کی سندت سے اور فتنہ و فساد کے زور شور سے فرانس بربادی کے کنارہ آلگا ہے چنانچہ بادشاہ سے جو اُسنے خود مراسلت کی تھی اس میں اسنے صاف الفاظ میں کہدیا تھا کہ بادشاہ کو فوری طاقت کا استعمال نہایت ضروری ہے اور یہ بھی صلاح دی کہ آپ پیرس کو خیرباد کہکر صلح پسند لوگوں

کو جمع کیجئے کیونکہ ایسی عدم حکومت سے خانہ جنگی کہیں بہتر ہے۔ انجام کار رعیت کے وہی حقوق قائم رہیں گے جن کو بادشاہ منظور کر لیگا۔ البتہ بادشاہ کو اتنا ماننا پڑے گا کہ رعیت کو بھی قانون بنانے اور اپنے نمایندوں کے ذریعہ سے محصولوں کے لگانے کا اختیار رہے لیکن ساتھ ہی یہ بھی ملا دینا چاہیئے کہ رعیت کی خوشنودی انتظام حکومت کے استحکام اور استقرار پر منحصر ہے میرابو نے پھر یہ عرض کیا کہ دیگر ممالک کو جنگ و جدال کرنے یا امداد کرنے کے لئے بادشاہ ہرگز نہ بلائے اس میں سراسر نقصان ہے بیرونی مداخلت سے قومی جذبات کو اشتعال ہوگی اور اگر یہ شبہہ ہو جائے کہ بادشاہ غیر ملکیوں کا طرفدار ہے تو یاد رکھیے گا کہ اس تخت سلطانی کی شامت آجائے گی اور نیا آئین حکومت قائم ہونے تک ملک میں بڑی کشمکش ہو جائے گی۔ میرابو نے یہ گراں بہا نصیحتیں تو کیں مگر قضا سے بس نہ چل سکا۔ تھوڑے ہی عرصہ میں اُس کا انتقال ہوگیا اور وہ کیا مراگویا سرزمین فرانس سے نہایت عقلمند اور بے مثل مدبر سلطنت جاتا رہا لیکن حق یہ ہے کہ بادشاہ اور ملکہ انٹوئنٹ کو اس غریب کی صلاح پر عمل کرنا منظور نہ تھا بادشاہ کے نزدیک خانہ جنگی نہایت شدید مصیبت تھی اور وہ چاہتا تھا کہ ملک میں کچھ بھی ہو لیکن عذر نہ ہو ملکہ کا یہ حال تھا کہ دل سے یہی چاہتی تھی کہ میرا بھائی شہنشاہ آسٹریا اس وقت میری اور میرے شوہر کی مدد کرے اور اپنے بھائی سے اس بات کی درخواست بھی کر چکی تھی کلیسا کے ملکی نظام اساسی نے شاہ فرانس کے مذہبی جذبات کو بہت صدمہ پہنچایا ملکہ کو بھی شاہی اقتدار کے گھٹ جانے اور روزانہ اخباروں کی زبان درازی سے یہ معلوم ہوگیا کہ بادشاہت قید خانہ ہے چنانچہ ۱۸ اپریل ۱۷۹۱ء کو جو یہ بدنصیب بادشاہ و ملکہ قیدیوں کی طرح ایسٹر منانے کے لئے سینٹ کلاؤڈ جانے لگے تو اہل پیرس نے ادھیں روک لیا۔ اور ۱۸ مئی کو شاہ لیوپولڈ نے جملہ تاجداران یورپ کے نام ایک پیغام بھیجا اور فرانس کے بادشاہ و نیز ملکہ کے محفظ کی طرف توجہ دلائی اور وہی دن میں وہ خود ٹوئیلرز کے ایک خفیہ جاسوس کا مٹی ڈی ڈیوفورٹ

میرابو کی موت

Comte de-Durfore نامی سے مانٹا میں ملا اور اُس کے ذریعہ سے شاہ فرانس اور ان کی ملکہ کے پاس اس مضمون کا پیغام بھیجا کہ اب میں آپ کی مدد لفظی بحث کو چھوڑ کر عملی طور پر کروں گا۔ غرض جب ۱۸۔ اپریل کو اہل پیرس نے بادشاہ اور ملکہ کو روک لیا تو اُن کو یہ سوجھی کہ ہم قید ہو چکے لیکن چونکہ قیدی دن میں فرار نہیں ہوتے ہیں اس لیے اگر ہم دن کو بھاگ نکلیں تو کسی کو پتا بھی نہ چلے گا۔ شامت اعمال تھی جو کہ "میرابو" Mirabeau کی مواثر نصیحتوں سے روگردانی کی اور شہنشاہ آسٹریا اور کامٹی ڈی مرسی Comte de Mercy کے غشا اور ایما کے خلاف دونوں نے سرحد کی طرف نکل جانے کی ٹھان لی۔ کامٹی ڈی مرسی Comte de Mercy شہنشاہ آسٹریا کی طرف سے ہیگ میں نمایندہ تھا اور اس سبب سے اہل فرانس کے رگ و ریشہ سے اتنا واقف تھا کہ باید و شاید۔ اب بادشاہ کو پناہ۔ مدد دینے کی تیاری ہونے لگی۔ شاہ لیوپولڈ نے اسی بہانے سے کہ بلجم اور لکر مبرگ میں دینا اور اتحادیوں کا اسقف اعظم اور اسقف آف لیگ کا تسلط ہو جائے سرحد پر اپنی فوج جمع کی لیکن غرض اس اجتماع سے یہ تھی کہ شاہ فرانس کسی موقع پر مدد کرے اور اسی طرح بے لومینز کے افواج کے افسر اعلےٰ نے بھی اپنے ان سواروں کو شاہ فرانس کے استقبال کے لئے تیار کیا جن پر اُس کو بھروسا تھا۔ ۲۔ جولائی ۱۷۹۱ء کو بادشاہ نے اپنے قلم سے تحریر لکھی۔ اس میں محل توضیح کی تمام کارروائیوں سے اپنی سخت نفرت اور علیحدگی ظاہر کی اور شب کی تاریکی میں مع اپنے اہل و عیال کے پیرس سے روانہ ہو گیا۔ لیکن یہ لوگ بھاگ کر جانے کہاں بمقام وارنز پکڑے گئے اور زیر حراست پیرس میں لائے گئے۔

ناظرین یہ واقعہ تاریخ فرانس میں نہایت دردناک ہے اور اس سے بہت بڑے نتیجے پیدا ہوئے لیکن ان کی طرفہ کیفیتیں بعض اوقات ان نتائج کو ذہن سے دور کر دیتی ہیں۔ بادشاہ کی اس دوڑ دھوپ کا پہلا نتیجہ یہ ہوا کہ اہل فرانس کو بخوبی معلوم ہو گیا کہ بادشاہ فرانس کی نئی آئینی حکومت کا دل سے موید اور مددگار نہیں ہے اب تک تو بات بنی ہوئی تھی عوام کو ہی نہیں

بلکہ سربرآوردگان مجلس دستور کو یہ یقین تھا کہ اگر بادشاہ آئینی حکومت کی پرداخت میں مدد نہیں دیتا ہے نہ سہی لیکن راضی ضرور ہے مگر پیرس سے روانگی کے وقت جو تحریر بادشاہ نے چھوڑی تھی اس سے بادشاہ کے دل کی اصلی کیفیت ثابت ہوگئی اور بنی ہوئی بات بگڑ گئی۔ خیر نتیجہ اس کا یہ ہوا کہ مدبر مجلس دستور اور واضعان دستور جدید مثلاً لاشیپلیر۔ تھورے اور ڈیوپورٹ۔ بارنیو۔ لیمتھ کو یہ معلوم ہوگیا کہ معاملہ حد سے گزر گیا۔ مطلب تو بادشاہ کی طاقت کے کم کرنے سے تھا لیکن اس مطلب کی پیروی سے اونھوں نے عاملانہ اقتدار کو سخت کمزور کر ڈالا جس سے بادشاہ کی حالت ناقابل برداشت ہوگئی۔ موخرالذکر اشخاص جو میرابو کی وفات کے بعد عوام کے سرگروہ بنے تھے اس بات کو خوب جانتے تھے۔ چنانچہ اونھوں نے بادشاہ کی تحریر کو نظر انداز کیا اور پیرس سے بھاگ جانے کا الزام صلاح کاروں پر رکھدیا اس خیال سے کہ بادشاہ کو (اونھوں نے) صلاح بد سے دھوکے میں ڈالا۔ جیکوبن کلب (Jacobin club) ملک میں نہایت ہی زبردست انجمن تھی اور اس کے ماتحت اور اس کے متعلق اور صوبوں میں دیگر کلب تھے جن کے ذریعے جیکوبن کلب کو عوام کے خیالات پر بڑا تسلط تھا غرض اس کلب نے اس شاہی حمایت کو پسند نہیں کیا۔ چنانچہ جو لوگ شاہی بہی خواہ تھے اور بادشاہ کے اقتدار کے معتقد تھے وہ سب اس کلب سے علیحدہ ہوگئے۔ اور اونھوں نے اس کے مقابلہ پر ایک اور کلب بنایا جس کا نام "انجمن آئینی" رکھا اور جو "کلب ۱۷۸۹ء" کے نام سے بھی مشہور ہے اس نئے کلب کے سبب جیکوبن کا زور کچھ عرصہ کے لئے پیرس میں بہت کم ہوگیا۔ لیکن یہ بات پیرس میں کیا بلکہ تمام فرانس میں طبقہ سوداگران کو پسند آئی اور اونھوں نے اپنی وفاداری کی بہت سی تحریریں بادشاہ کی خدمت میں بھیجیں اور انکے فوجی نمایندے اور پیرس کے (قومی محافظ) کو زیر کمان لیفیٹ اس وفاداری کے ثبوت دینے کا موقع بھی ملگیا۔ مکارڈے نامی کلب پیرس کے ایک متفنن مسمی ڈانٹن کے زیر اثر تھا۔ یہ شخص میرابو کی طرح حقیقت حال کو تاڑ لینے میں خاص مہارت رکھتا تھا چنانچہ اس کلب کا خیال تھا کہ ایسے معاملہ

پیرس میں قتل عام ۱۷۔ جولائی۔

میں چشم پوشی ناممکن ہے۔ اوکھوں نے یہ خیال کیا کہ بادشاہ کی یہ تحریر گویا صاف نئے دستور کے خلاف اعلان جنگ ہے اور پیرس سے (Karnnes) وزیر بھاگ جانے کا مطلب یہ ہے کہ بادشاہ اپنا تخت و تاج پھر حاصل کرنے کے لئے بیرونی ممالک سے مدد مانگنا چاہتا ہے۔ چنانچہ اوکھوں نے بادشاہ کو تخت سے اتار لنے کے لئے ایک باقاعدہ عرضداشت تیار کرنے کا مصمم ارادہ کرلیا اور اس تجویز کے بڑے محرک دو شخص تھے۔ ایک تو ڈانٹن اور دوسرے بیری سو جو ایک رسالہ نویس اور اخبار کا اڈیٹر تھا۔ یہ شخص بیسٹیلز میں قید ہو چکا تھا اور امریکہ کے جمہوری خیالات اس کے دماغ میں سمائے ہوئے تھے لیکن ان دونوں کے علاوہ شیم ڈی عارس کے مقام پر ایک جم غفیر نے اس تحریک کی تائید کی اور اس عرضی پر دستخط کئے لیکن لیفیٹ نے مخالفین کے اس گروہ کثیر کو پریشان کرنے کا مصمم ارادہ کرلیا اور قومی محافظ نے اس کے حکم سے گولیاں بھی چلائیں۔ کئی آدمی مارے گئے اس سختی سے مطلب یہ تھا کہ صلح جو اور امن پسند جماعت کو تنبیہ کر دیا جائے اسکے بعد تخت سے اتارنے والی جماعت کے خلاف بھی ایسی ہی سختی کیجائے۔

کارڈیلیر انجمن کے سرگروہ ملکی حقوق سے خارج کئے گئے۔ ڈانٹن اور مارات انگلستان کو بھاگ نکلے۔ امن پسند اور صلح جو فریق کامیاب ہوئے۔

**حکومت آئینی پر نظر ثانی**

دستور کی نظر ثانی ہوئی اور اڈیٹروں کے خلاف اور عوام کی مجلسوں اور کلبوں کے خلاف مجلس قانونی کے حفظ حقوق وغیرہ میں بہت سے جملے بڑھائے گئے لیکن مجلس قانونی کے اس نئے سلوک سے فرانس پر یوں ہی سا اثر ہوا کیونکہ بادشاہ کے بھاگ جانے سے لوگوں کو علی العموم یہ یقین ہو گیا تھا کہ بادشاہ ہماری آزادیوں کا دشمن ہے اور ایسا دغاباز ہے کہ دوسرے ملکوں سے ملکر ہمیں پامال کرنا چاہتا ہے۔ پیرس سے بادشاہ کے بھاگ جانے سے اہل فرانس کو اور یورپ کے بادشاہوں اور مدبروں کو یہ ثابت ہو گیا کہ لوئی شانزدہم پیرس میں ایک قیدی محض ہے اور اس آئین حکومت کا دشمن ہے جو زیر اہتمام ہے۔ پس

**دارنس کو فرار ہونے کے نتائج۔**

شہنشاہ لیوپولڈ نے بہ سبب ماری انٹونٹی (Mare-Autoinette) کا بھائی ہونے کے اور مقدس روما کے شہنشاہ ہونے کے اور اصالت خاندان کا حامی سلاطین یورپ میں سربرآوردہ ہونے کے سبب مداخلت کرنے کا عزم بالجزم کرلیا۔ چنانچہ ۶۔ جولائی ۱۷۹۱ء کو ان سے پیوڈاسلاس مضمون کا اظہارنامہ جاری کیا کہ تمام سلاطین یورپ کو چاہیئے کہ شاہ فرانس سے نہایت درجہ کی ہمدردی کریں اور اس کے رنج و بلا میں شریک ہوں اور اس کی مصیبت کو اپنی مصیبت سمجھیں۔ اس کو رعیت کے تعرض اور نظربندی سے بچائیں اور فرانس کے کسی فائدہ اور آئین سلطنت کو مستند نہ سمجھیں سوائے اسکے جسکو بادشاہ نے خود بخوشی منظور کرلیا ہو۔ لیکن شاہ لیوپولڈ کی اس عرض معروض پر انگریزوں نے کچھ توجہ نہ کی کنہٹ ان یعنی روس کی ملکہ اور شاہ سپانیہ اور سویڈن کے بادشاہوں میں سے کسی نہ کسی سبب سے اور کسی نہ کسی حد تک دل سے لیوپولڈ کے خیالات سے اتفاق کیا اور اس کی رایوں کی تائید کی اور ان پر عمل کرنے کے لئے جبراً مداخلت کی صورتیں سوچی گئیں لیکن لیوپولڈ کو جنگ و جدال منظور نہ تھا۔ تخت نشینی کے دن سے اسکا طریقہ صلح جو اور اس پسند تھا وہ کسی حکمت عملی کا آدمی نہ تھا اور نہ سپاہی تھا۔ لوئی سنائزدہم اور اس کے خاندان کی آزادی کے لئے وہ اہل فرانس کو دھمکیوں سے ڈرانا چاہتا تھا اس کو تیغ زنی سے کوئی سروکار نہ تھا پیڈوا کے اظہار کا نتیجہ یہ ہوا کہ اگست ۱۷۹۱ء میں بمقام پلٹیر شہنشاہ لیوپولڈ اور فریڈرک ولیم ثانی پرشیا کے درمیان ملاقات ہوئی جس میں فرلیقین کے وزرا بھی شریک تھے ان کے علاوہ بادشاہ کا بھائی کامٹ ڈی پراونس جو بعد میں لوئی ہژدہم کے لقب سے مشہور اور جو بادشاہ کے پیرس سے بھاگنے کے وقت فرانس سے چلا گیا تھا اور کامٹ ڈی آرٹوئس جو بعد میں چارلس دہم کے نام سے مخاطب ہوا اور جو جولائی ۱۷۸۹ء میں بیلز کی تسخیر کے وقت جلاوطن کیا گیا تھا موجود تھے یہ خود اپنا مطلب بتانے آئے تھے اور لوئی شانزدہم پر تقریریں کرتے تھے اور کہتے تھے کہ بادشاہ فرانس نے محض اپنی کمزوری

سے عوام الناس کی خواہشوں کو منظور کرلیا۔ یہ لوگ انقلاب سلطنت کے نتائج کو یک قلم دگرگوں کرنا چاہتے تھے اور سلاطین یورپ کے زور شمشیر کے ذریعہ سے بادشاہان بوربوں کو دوبارہ اسی شان و شوکت و اختیار کے ساتھ وارثہ تخت و تاج کرنا چاہتے تھے لیکن شاہ لیوپولڈ کو بذات خود فرانسیسی شاہزادوں یا بادشاہان بوربن کی کچھ پروا نہ تھی وہ پہلے اپنی بہن ماری انٹونی کی سلامتی چاہتا تھا اور بہن ہی کے ذریعہ سے اتحاد فرانس اور آسٹریا کی تمنا مند تھا ۲۷۔ اگست ۱۷۹۱ء کو ملین ٹیز کے اظہار نامہ میں جسپر شہنشاہ آسٹریا اور شاہ فرانس کے دستخط تھے ان دونوں نے ظاہر کیا کہ سلاطین یورپ کو چاہیئے کہ شاہ فرانس کی حالت پر توجہ کریں امید ہے کہ دیگر شاہان یورپ بہ حسن توجہ لوئی شانزدہم کی مدد کریں گے تاکہ وہ نہایت آزادی سے پھر سرزمین فرانس میں ایسی بادشاہت کی بنیاد ڈالے جس میں بادشاہوں کی حکومت کی بجوبی نگہداشت ہو اور فرانسیسی قوم کی بہبودی بھی شامل ہو۔ اسی لئے ہم نے اپنی فوجیں تیار کرلی ہیں" ان باتوں سے اہل فرانس بہت دق ہوئے۔ مگر بالکل ہراساں نہ ہوئے لیوپولڈ کا ارادہ کھلم کھلا مخالفت کرنے کا نہ تھا اور جب ۱۳ ستمبر ۱۷۹۱ء کو لوئی شانزدہم نے نئے دستور کو من و عن منظور کرلیا تو لیوپولڈ کو بھی جنگ سے بچ جانے کا موقع ملگیا اور فرانس کے اندرونی معاملات میں مداخلت کرنے سے بہ کمال سنجیدگی منعفی ہوگیا جس زمانہ میں کہ اس فتنہ و فساد کی ہل چل میں فرانس کے پہلے دستور کی حقوق عامہ اور نمایندگی عامہ کی بنا پر تیاری کی جارہی تھی یولینڈ میں بھی ایسا ہی ایک یادگار دستور کا چرچا ہو رہا تھا ۱۷۷۳ء میں یولینڈ کی تقسیم کا مسئلہ درپیش ہوا تو اس سے اہل یولینڈ کو یہ ظاہر ہوگیا کہ اب ان کی آزادی کی خیریت نہیں چنانچہ انھوں نے اپنے ملک کی اصلاح میں بڑی کوشش کی۔ اور استحکام سلطنت کے لئے انھوں نے فوجی قواعد میں بھی اصلاح کی۔ اب تک فوج کا شلکاروں اور ٹھیکہ داروں (یعنی لگان پر زمین کے جوتنے والوں میں سے بنائی جاتی تھی

**دستور حکومت کی تکمیل**

**یولینڈ کا دستور حکومت ۱۰ مئی ۱۷۹۲ء**

لیکن یہ طریقہ یک قلم متروک کر دیا گیا اور بجائے اسکے قومی فوج تیار کی گئی اسی طرح ملک کی آمدنی کا بھی انتظام کیا گیا اور تعلیم کا بھی انتظام فوج ہی کی طرف سے ہوا اور ایک نیا دستور سلطنت بنانے کی کوشش کی گئی چنانچہ ۱۷۸۸ء میں پولینڈ کی مجلس حکومت یعنی ڈائٹ نے اراکین منتخب کئے۔ اس غرض سے کہ ایک نیا دستور بنایا جائے۔ فوج کی تعداد اس قدر بڑھائی گئی کہ ساٹھ ہزار سپاہی فوج میں موجود تھے اور اسی طرح پولینڈ کے خزانوں کو بھی محصولات کے ذریعہ سے مالا مال کر دیا گیا۔ "یوانی آئی ٹاوسکی" پولینڈ کے بادشاہ کو ۱۷۸۹ء میں احساس قومی نے یہ اعلان کرنے پر مجبور کیا کہ "میں ایک آزاد قوم کا سردار اور طاقتور بادشاہ ہوں"۔ چنانچہ وہ اسی سبب پروشیا کے بادشاہ سے بطور خود ہی بادشاہی کے متعلق گفت و شنید کرنے لگا۔ ۱۷۹۱ء میں شاہ پولینڈ نے اپنے ایلچی رائے تن بک میں بھیجے تاکہ معاملہ کو مستحکم کریں۔ پولینڈ کے دستور وضع کرنے والی انجمن کا سربرآوردہ کارکن اور رکین رکین کوسٹوشکو تھا۔ یہ شخص نہایت مشہور کسان حلک یادری تھا اس نے کراکو کی جامعہ میں بحیثیت منتظم ہونے کے اچھے اچھے کام کئے تھے۔ اس یونیورسٹی کو اس نے دوبارہ ترتیب دیا تھا۔ پولینڈ کا بحیثیت نائب وزیر اعظم ہونے کے بھی کارہائے نمایاں انجام دے تھے اس نے پولینڈ کے لئے وہ دستور ترتیب دیا تھا جس کو ۳ مئی ۱۷۹۱ء میں وارسا کی ڈائٹ نے منظور کر لیا تھا۔ اس آئین کی شہرت اس وجہ سے ہے کہ اس نے خاص خاص مروجہ قوانین کو منسوخ کیا اور بعض کو قائم رکھا اور بعض نہایت ضروری اور اہم قوانین نافذ کئے۔ مثلاً اس رواج کو ترک کر دیا جسکی رو سے بادشاہ کا تقرر انتخاب کے ذریعہ سے ہوتا تھا۔ اس انتخاب کے طریقہ میں بہت فساد اور سخت شورش ہوتی تھی اس کے علاوہ سیکسنی کے شاہی خاندان میں بادشاہت منتقل کر دی۔ حق انکار لبرم بھی منسوخ کر دیا جسکی وجہ سے ایک ممبر کو یہ اختیار حاصل تھا کہ خاص صورتوں میں جماعت کثیر کی رائے پر غالب آسکتا تھا۔ علاوہ ازیں اس نے ایک مستقل نظام حکومت کی بنا ڈالی جس کی رو سے قانون سازی کا اختیار بادشاہ کو اور سینٹ ( Senate )

کو اور ایک منتخب شدہ جماعت کو دیا گیا اور عنان حکومت بادشاہ کو اور اسکے چھ وزیروں کے سپرد کی گئی۔ یہ سب وزیر مجلس قانون سازی کے تابع اور اس کے ماتحت رہے۔ ہر شہر کے باشندوں کو یہ اجازت دی گئی کہ اپنے نمایندے انتخاب کرکے ڈاٹ، میں بھیجیں۔ لیکن زرعی غلامی Serfdom کا طریقہ بدستور رہا۔ یہ مرض اس قدر خطرناک نظر آیا کہ اس سیاسی حکیم نے اس طرف توجہ نہ کی۔ صرف یہ کیا کہ اُن قوانین کو منظور کرلیا جن کی رو سے ایک آقا اپنے غلام کی فلاح و بہبود کی غرض سے انتظامات کرسکے۔ اس زمانہ میں فرانس میں جو دستور نیا کیا گیا تھا اُس سے چند حالتوں میں یہ دستور بہتر تھا کیونکہ اگر اس دستور سے انسان کی آزادی مستحکم نہیں تھی۔ تاہم فرانس میں جدید دستور نے قانون ساز جماعت کے ہاتھوں مصلحان ملک کی تمام کوششوں پر پانی پھیر دیا تھا فرانس اور پولینڈ کے دستور میں یہ فرق ہے کہ فرانس میں عرصہ دراز سے بادشاہ خود مختار تھا اور اس کو ہر طرح کا اختیار حاصل تھا۔ ہر قسم کی طاقت تھی اس دستور کے جاری ہونے کے بعد ہی اہل فرانس کو اپنے بادشاہ کے اختیارات کے بڑھ جانے کا خوف پیدا ہوگیا۔ لیکن اسکے برخلاف پولینڈ میں چونکہ عرصہ سے یہ چل چلاؤ ہی تھی اس لئے وہاں ایک طاقتور اور قوی حاکم کی ضرورت ہونی ظاہر ہے کہ دونوں ملک آزادی حاصل کرنے کے لئے کوشاں رہے اور غیر ممالک کی مداخلت سے دونوں پر جدا جدا اور بالکل مختلف اثر ہوا۔ غرض یہ کہ دستور فرانس مکمل ہوکر مجلس حکام میں پیش ہوا اور فوراً ہی منظور بھی ہوگیا۔ منظور ہوتے ہی مجلس حکام برخاست ہوگئی

**قانون ساز مجلس**

اور نئے قواعد کے مطابق مجلس حکام کے بجائے قانون ساز کی ایک مجلس قایم ہوئی۔ رابس پیری کی یہ رائے ہوئی کہ مجلس حکام میں جو نمایندے شریک ہوگئے ہیں وہ دوسری مجلس میں شریک نہ ہوں مئی ۱۷۹۱ء میں بھی ایسی ہی ایک رائے قایم کی گئی تھی۔ چنانچہ نئی مجلس قانون سازی میں بالکل نئے آدمی شریک ہوئے۔ جنھوں نے اپنی ملکی مجلسوں میں باتیں بنانا سیکھ لیا تھا۔ یہ لوگ پیرس کے جیکوبن کلب میں

داخل ہو گئے جس کو عوام المجالس کہا جائے تو بجا ہے۔ دستور میں مداخلت سے ان لوگوں کو ۱۷۹۱ء میں منع کر دیا گیا تھا اور اُن معاملات کو ایک خاص کمیٹی کے سپرد کر دیا گیا تھا۔ بادشاہ اور وزیر صرف موجودہ اور مروجہ انتظام ملکی میں دخل دے سکتے تھے۔ لیکن ان کی مداخلت سے کوئی ہرج ہی نہ تھا کیونکہ خود بادشاہ اور اس کے وزیروں کی طاقت برائے نام رہ گئی تھی۔ ان لوگوں کو دو بڑے امور کا سب سے پہلے سامنا کرنا پڑا اور دو مشکل سوال ان کو حل کرنے پڑے۔ ایک تو یہ کہ اوسنے ناستکوں کے ساتھ کیا سلوک کرنا چاہیئے جنھوں نے اپنے ہی دستور حکومت پر کاربند ہونے کی قسم کھائی ہو اور دوسرے یہ کہ امرا کے ساتھ کا سلوک کرنا چاہیئے۔ ان دونوں باتوں پر خوب بحث ہوئی اور فصاحت و بلاغت دکھائی گئی۔ کیونکہ ایسے زیادہ جنھوں نے قسم کھانے سے انکار کیا تھا وہ مخالف صوبوں کے باشندوں کے سینوں میں مخالفت کی آگ بھڑکا رہے تھے اور انقلاب سلطنت کی تحریک سے انحراف پر آمادہ کر رہے تھے امرا انگلستان فرانس کی سرحد پر فوج جمع کر رہے تھے اس فصاحت و بلاغت کا اثر مجلس قانون پر مجلس حکام یا کنونشن کی نسبت بدرجہا زیادہ ہوا اس مجلس قانون میں جتنے نمایندے حاضر تھے وہ سب حب الوطنی کی شیریں کلامی دل سے پسند کرتے تھے اور یہ لوگ زیادہ تر تین بڑے شیریں کلام فصحا ورگنیاڈ وگینس، گوڈامٹا، کی تقریروں سے موثر تھے یہ تینوں گروندے کے محکمہ کے دارالمخالفہ بورڈو کے رہنے والے تھے چنانچہ بعد کو ان کو گیرو، گرونڈین، کے نام سے مشہور ہوئے لیکن یہ خوش بیان مقرر خود بھی ایک نورمن نائب برلیسو نامی کی تقریر سے متاثر ہوئے تھے۔ برلیسو ایک جانباز اہل قلم تھا اور سلطنت جمہوریہ کا سچا دوست تھا چونکہ وہ اخبار نویس رہ چکا تھا اس لئے خود کو ممالک کے امور سیاسی کا ماہر سمجھتا تھا وہ چاہتا تھا کہ فرانس اور آسٹریا کے درمیان لڑائی کرادے۔ اس کو اس بات کا یقین تھا کہ اگر لڑائی ہوئی تو یا تو بادشاہ دل سے انقلاب سلطنت کا موئید اور مددگار ہو جائیگا یا کھلم کھلا اس کا مخالف ہو جائیگا۔ اگر اس نے مخالفت کی تو سلطنت جمہوریہ کے طرفدار

اوسے دغاباز اور دشمن کہیں گے۔ اور اس طرح تمام فرانس اس کا مخالف ہو جائیگا اور ایک نہ ایک دن بادشاہ کو نیست و نابود کر دیں گے۔ اور سلطنت جمہوریہ خود بخود قائم ہو جائے گی چنانچہ پہلی بات جو لوئی شانزدہم کو انقلاب سلطنت کا دشمن ٹھیرانے کے لئے کی گئی وہ یہ تھی کہ ایک حکم ان ناسکون کے خلاف جاری کیا گیا۔ جنھوں نے قسم نہیں کھائی تھی۔ چونکہ حکم بادشاہ کی دستخط سے جاری ہوتا ہے اس لئے یہ حکم لوئی کے سامنے پیش کیا گیا لوئی کو ذرا تامل ہوا یوں کہیئے کہ اس کے ضمیر نے اس کو اس امر کی اجازت نہ دی لیکن اپنی کمزوری سے اوس نے آخر کار دستخط کر دیئے دوسرا حکم ان امرا کے خلاف جاری کیا گیا جن کے سرگروہ خود بادشاہ کے بھائی تھے۔ بادشاہ کو اس بات کی ہدایت کی گئی کہ شہنشاہ کو اور دریائے رائن کے جرمن سرداروں کو اطلاع دے کہ امرائے مہاجرین کو فوجیں ترتیب دینے سے روکیں اور اگر وہ نہ مانیں تو انھیں اپنے علاقہ سے نکال دیں۔ اس کے بعد ہی فرانس میں آسٹریا سے جنگ ہونے یا نہ ہونے پر بحث چھڑ گئی اور نہ صرف مجالس قانون میں بلکہ عام محفلوں میں بھی لوگ اسی جنگ کے نشیب و فراز پر گفتگو کرنے لگے پلنیز کے اظہار نامہ سے تمام فوج نے فرانس کے اندرونی معاملات میں مداخلت بیجا محسوس کی اسی پر تمام فوج ناراض ہو گئی اور مہاجرین کی افواج کی پیش قدمیوں سے اور بھی ان کا غصہ بھڑک اٹھا۔ اس فوج کو برنس ڈی کونڈی نے سرحد فرانس پر بمقام ورنز جمع کیا تھا لوئی شانزدہم کے وزیر مجلس توسیع کے زمانہ میں کمزور ہو رہے تھے۔ لوئی نے ایک لائق و فائق نوجوان کا مٹی ڈی ٹورلون کو وزیر جنگ مقرر کیا مارلون [illegible] دیکھا کہ رعایا جنگ کی خواہشمند ہے چنانچہ اس نے اعلان کر دیا کہ الحمد للہ رعایائی طرح بادشاہ بھی محب وطن ہے اور اگر مذکورۂ بالا معاملات میں بادشاہ کو مطمئن نہیں کیا گیا تو بادشاہ اور اس کی رعایا جنگ پر آمادہ اور تیار ہیں۔ اعلان کے بعد اس نے جنگ کی تیاری شروع کر دی سرحد پر تین بڑی موبیں

فرانس اور شہنشاہ کے درمیان جنگ کی نوبت

جمع کی گئیں - جو بالترتیب جرنیل روشامیو لکنر اور لیفیٹ کے ماتحت تھیں روشامیو اور لکنر فرانس کے مارشل بنا دئے گئے - اس حکمت عملی سے اس شیر دل وزیر نے برلیسو اور گری انڈمنس کی امیدوں پر پانی پھیر دیا - اس کو یہ امید تھی کہ اگر جنگ آسٹریا میں کامیابی ہوگئی تو بادشاہ پسند حلقہ ہو جائیگا اور اس کا اقتدار حکومت پھر بڑھ جائیگا اور اگر اس لڑائی میں شکست ہوئی تو قوم ناچار ایسے اصلی بادشاہ کی طرف رجوع ہوگی اور اسی کو حیرانہ طاقت اور اقتدار دیدیگی پیرس کے جمہوری فریق کے سرداروں اور رہنماؤں کو ۱۷۹۱ء میں لیفیٹ نے پریشان کر دیا تھا انھوں نے ناربون کی طرح اس معاملہ کی اصلیت کو صاف دیکھا - اسی لئے پوری طاقت سے جنگ کی مخالفت کی - ماسن وملجا اب ان کا جیکوبن کلب ہوگیا تھا - بہت سے نمایندے جو اور صوبوں سے آئے تھے وہ پیرس کی ام المجالس میں شریک ہو گئے - اس طرح عوام کی رائے میں بڑی حد تک ترقی ہوئی - جیکوبن کلب میں جبکہ جنگ پر بحثیں ہو رہی تھیں تو اس وقت کمٹی میں دو فریق رروندن اور ماؤنٹن کے نام سے بن گئے - برلیسو اور گروندین جو دو شیریں کلام فصحا میں تھے انھوں نے جنگ کی طرفداری میں اپنی اپنی دلیلیں پیش کیں - ان کے برخلاف کئی شخصوں نے شد و مد کے ساتھ مخالفت کی منجملہ ان کے مارٹ نے اور ڈوٹن نے اور ان سب سے زیادہ رابس پیر نے یہ جو مجلس احکام میں اپنی حس لیاقت سے نہایت ہر دلعزیز بن گیا تھا - اس کی مخالفت کی - مؤخر الذکر درحقیقت جنگ کا سخت مخالف تھا وہ نارلوں کی تجویزوں اور تدبیروں کو سمجھتا تھا اور اس نے اشارے سے بتا دیا تھا کہ یہ جنگ بادشاہ کی طاقت بڑھانے کے لئے محض دربار کی سازش سے پیدا ہوئی ہے - یہ لطیفہ ہے کہ ملکی فساد ذاتی مناقشہ کی صورت میں منتقل ہوگیا اور رابس پیر اور مارات اور ڈانٹن بریسو و گرینڈ ونس کے سخت دشمن ہو گئے - اس جنگ کے خاص وجوہات یہ ہیں کہ السامس میں

**فرانس اور شہنشاہ کے درمیان جنگ کے اسباب**

سلطنت کے شہزادوں اور امرا کے درمیان بعض حقوق کی بابت جھگڑے پیدا ہو گئے تھے - شاہ لیوپولڈ کے

انتخاب کے زمانہ میں سلطنت کے شہزادوں کے حقوق کو اچھی طرح بتلا دیا گیا تھا اور ۲۶ اپریل ۱۷۹۱ء کو شہزادہ تھرن اور ٹیکس نے بحیثیت شاہی نائب ہونے کے ڈائٹ کا اجلاس منتخب کیا۔ وہاں ایک طویل بحث ہو کر آخرکار یہ ٹھیرا کہ سلطنت نے ویسٹ فیلیا کے عہدنامہ کو اور اٹھارھویں صدی کے عہدنامہ کو برقرار رکھا جسکو کہ اب فرانس نے توڑ ڈالا تھا۔ اور شہنشاہ سے یہ درخواست کی کہ اس ہل چل کا جلد انسداد کر دیا جاے۔ شہنشاہ لیوپولڈ چونکہ آسٹریا کا بادشاہ تھا اس نے اس صورت کو جو پلنیز میں اختیار کی تھی علیحدہ ہو گیا لیکن بحیثیت شہنشاہ ہونے کے اسے مجبوراً ڈائٹ کا کچا چٹھا شاہ فرانس کو بھیجنا پڑا اور اس نے ایک تحریر جو چانسلر کانٹز نے نہایت پرزور الفاظ میں لکھی تھی مجلس قانون ساز کے سامنے ۳ دسمبر ۱۷۹۱ء کو پیش کی لیوپولڈ نے بحیثیت شہنشاہ ہونے کے سلطنت کی سرحد کے اُن شہزادوں کی حمایت کی جنھوں نے فرانسیسی امراے مہاجرین کو پناہ دی تھی منجملہ اُن کے ایلیکٹر آرچ بشپ۔ ٹریوس کولون اور مینس کے تھے اور پادری اسپائرس۔ اور ورمس کے تھے۔ یہ ایک نازیبا حرکت تھی۔

۲۹۔ نومبر کو مجلس قانون نے بادشاہ سے یہ خواہش کی کہ شہنشاہ اور ان سرداروں کو یہ لکھا جائے کہ امراے مہاجرین افواج نہ جمع کرنے پائیں۔ بادشاہ نے اپنے جواب میں سرداروں کی طرف سے بات بنائی اور یہ جواب مجلس قانون کے سامنے ۱۴ دسمبر کو پڑھا گیا۔ لیوپولڈ کے جوابات کو سیاسی کمیٹی کے حوالہ کیا گیا کمیٹی نے ایک رپورٹ لکھی اور اس پر مجلس قانون نے ۲۵ جنوری ۱۷۹۲ء کو یہ ارادہ کیا کہ شہنشاہ سے درخواست کی جائے کہ جو کچھ اُس کا خیال فرانس کی بابت ہے اوسے ظاہر کرے اور یہ وعدہ کرے کہ اگر فرانس یکم مارچ ۱۷۹۲ء سے پہلے پہلے اپنا دستور درست کر لے تو اس کی خودمختاری پر کسی قسم کا تعرض نہ کرے گا۔ اگر فرانس اس کے جواب میں بے پروائی کرے یا ناقابل اطمینان جواب دے تو ۱۷۵۶ء کے عہدنامہ کو منسوخ قرار دیدیا جائے اور اس حرکت کو حرکت مخالفانہ تصور کیا جائے

اس مطالبہ کا جواب جسکو کونز نے لکھا تھا مجلس قانون کے سامنے یکم مارچ کو پڑھا گیا۔ چنانچہ اس میں فرانس کی روش پر اظہار ملامت تھا۔ انقلاب سلطنت پر سخت اعتراض تھا اور جیکوبن پر طوفان بے تمیزی برپا کرنے کی تہمت لگائی گئی تھی نتیجہ اس کا پہلے یہ ہوا کہ ناربون برخاست کیا گیا۔ دی لاسارٹ وزیر خارجہ سرکار کی طرف سے ماخوذ ہوا اور گرونڈین نے وزارت شروع کی۔

شاہ لیوپولڈ نے جو صورت اختیار کی تھی اس کی زیادہ تر حمایت کیگئی مگر جیسا کہ بیان ہو چکا ہے ڈائٹ میں سلطنت کے سرداروں نے فرانس کی اس حرکت سے بہت برا مانا کہ اہل فرانس نے السلس کے قدیمی اختیارات میں بیجا مداخلت کی اور اس حرکت کو بھی بہت برا جانا کہ انھوں نے پناہ دینے کے معاملہ میں ان پر تحکمانہ طریقہ پر مشورہ دیا۔ اس کے علاوہ انھیں یہ خوف ہوا کہ مبادا فرانس کی سی تمورش ان کے ملک میں پھیل جائے اور فتنہ و فساد کے خیالات یعنی انسانی حقوق اور ملکی آزادی کے مطالبہ کا برا اثر سلطنت (آسٹریا) میں نہ پہنچ جائے۔ ان تمام صوبجات میں جو دریائے رائن پر واقع ہیں کسان اور مزدور اپنے مالکوں کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے تھے اور جنوبی جرمنی کے تمام بڑے شہروں میں دولت مند سوداگروں نے ملکی معاملات سے علیحدہ ہو جانے کے خلاف سخت اعتراض کیا شروع میں اس کا نتیجہ بہت برا ہوا لیکن اس کا انزبدر دور تک نہ پہنچا۔ شاہ پرشیا اور شاہ سویڈن کے ذاتی مطالب تھے اور ملکہ کیتھرائن بھی اپنی فکر سے خالی نہ تھی ان سب نے لیوپولڈ کو یہ بتا دیا تھا کہ مجلس قانون کی مخالفت بہادری سے نہ کرنی چاہیئے اس میں ان کے مطالب پوشیدہ تھے کیتھرائن یہ چاہتی تھی کہ آسٹریا اور پروسیا دونوں فرانس سے لڑیں تاکہ اسے پولینڈ والوں کی گوشمالی کا پورا موقع ملے۔ کیونکہ جدید دستور سے پولینڈ میں قوت مدافعت پیدا کرنی شروع کردی تھی فریڈرک ولیم ثانی کو اس بات پر غصہ تھا کہ اہل پیرس نے لوئی شانزدہم کے ساتھ بدسلوکی کرکے اصول سلطنت کی بے حرمتی کی تھی شاہ فرانس کی ملکہ میری انٹونیٹ کا گسٹاؤس سوم بہت مداح تھا اور جواں مردوں کی

طرح اس کا بھی ملکہ کی تعریف میں منہ خشک ہوتا تھا۔ یہ ملکہ کو عجز و انکسار کی حالت سے بچانا چاہتا تھا۔ اصل یہ ہے کہ بادشاہ نے اس طرف اپنا خاص رجحان ظاہر کیا کیونکہ ان نے چند ایسے فرانسیسی امرا مہاجرین کو جو اس کے دربار تک دور سے آتے تھے نہایت مہربانی اور کرم سے جگہ دی اور فرانسیسی سفیر کو علیحدہ کر دیا۔ انھیں فرانسیسی امرا و مہاجرین سے کچھ مشورہ کرنے کے لئے گسٹاؤس فوراً اسپا پہنچا۔ اور فرانسیسی بادشاہ اور اس کے دربار کو لے آنے کے لئے فوراً ایک بڑی یورش کی تیاری کی ۱۲۔ فروری ۱۷۹۲ء کو فریڈرک ولیم ثانی نے شہنشاہ کے ساتھ ایک عہدنامہ کی تکمیل کی جس میں (اوس نے) حملہ اور مدافعت غرض دونوں حالتوں میں مدد چاہی۔ اس عہدنامہ کی بدولت فریڈرک کو خود کسی یورش کی بابت فیصلہ کرنے کی ضرورت نہ رہی اور لڑائی کے تمام کاروبار انتظام شہنشاہ کے سپرد کر دیئے۔ اس کے علاوہ وہ تمام ضروری انتظامات بھی جو لڑائی سے قبل ہوتے ہیں شہنشاہ کے ذمہ رہے۔ تاکہ وہ اس طرح سے جملہ سیاسی مراحل طے کرلے کہ دوسرے ملکوں کی اس مداخلت پر اعتراض کا موقع نہ رہے لیکن یہ تیاریاں ہو رہی تھیں کہ یکم مارچ ۱۷۹۲ء کو اچانک لیوپولڈ کو قضا نے آگھیرا اور اسی دن اس کا آخری اظہارنامہ مجلس دستور کے سامنے پڑھا گیا۔ اس کی موت کا صدمہ عالمگیر ساتھا۔ جس سے جرمنی اور فرانس کو سخت صدمہ پہنچا اور ناقابل تلافی نقصان ہوگیا۔ لیوپولڈ نے تھوڑے عرصہ تک حکومت کی لیکن اس تھوڑے ہی عرصہ میں اس نے اپنے تئیں نہایت قابل اور تبحر بادشاہ ثابت کر دیا۔ جو فی الواقع نہایت ہی خردمند اور ہوشیار تھا۔ اعلیٰ درجے کا خوش انتظام ہونے کے علاوہ وہ پاک طینت اور مستقل مزاج بادشاہ تھا۔ اس کی وفات کے بعد اس کا جانشین اور خاندان سیبرگ کے مقبوضات کا مالک شاہ لیوپولڈ کا فرزند اکبر فرانسیس ثانی ہوا۔ یہ ایک ناتجربہ کار نوجوان تھا جو اس فتنہ و فساد کے زمانہ میں ہرگز اس قابل نہ تھا کہ لیوپولڈ کی حکمت عملی کو جاری رکھ سکے۔ شہنشاہ لیوپولڈ کی اچانک موت کے صدمہ سے اہل یورپ ابھی سنبھلنے نہ پائے تھے کہ گسٹاؤس سوم

گسٹاؤس ثالث کا قتل ۲۹ - مارچ ۱۷۹۲ء

شاہ سویڈن کے قتل کی خبر آئی - بتاریخ ۱۶ مارچ ۱۷۹۲ء اسٹاکھام سے جب وہ واپس ہو رہا تھا راستہ میں ایک افسر انارکسٹرم نامی نے اوسے گولی ماردی تیرہ دن تک یہ غریب بستر مرگ پر تڑپتا رہا اور آخر کار ۲۹ - مارچ کو دنیا دی سلطنت سے دامن جھاڑ کر اوٹھ کھڑا ہوا اور اس کا جانشین اس کا شیر خوار بیٹا گسٹاوس چہارم ہوا اور سدرمینیا ڈیوک چارلس اس کا ولی مقرر ہوا - اس نے سنبھال حکومت ہاتھ میں لیتے ہی گسٹاؤس سوم کی حکمت عملی کو دگرگوں کر دیا شاہ فرانس کی ملکہ کے لئے گسٹاؤس سوم سو جان سے تیار تھا لیکن اسکو ملکہ سے مطلق ہمدردی نہ تھی اور اس نے اس پختہ عہد نامہ پر جو روس کے ساتھ ویریلا کے عہد نامہ کے بعد ہوا تھا کچھ توجہ نہ کی اس کا پہلا کام یہ تھا کہ اس نے سویڈن کو بالکل علیحدہ کر دیا اور وہ اس کے اقتدار کے زمانہ میں بالکل الگ رہا - مارچ ۱۷۹۲ء ڈیموریز کی حکمت عملی

میں فرانس کے جو وزیر مجلس (کنونشن) میں زرو فندنیز کے اثر سے برسر وزارت پہنچے تھے ان میں رولینڈ بہت مشہور تھے - رولینڈ جمہور کا سچا دوست تھا سبب یہ تھا کہ اس معاملہ میں وہ اپنی بیوی کا پیرو تھا - یعنی بادشاہ کی مخالفت پر اس کی بیوی سے اوسے آمادہ کر دیا تھا - ڈیموریز ایک تجربہ کار سپاہی اور منتظم شخص تھا - اور امور خارجہ کی وزارت کے لئے ہر طرح موزوں تھا ڈیموریز نے آسٹریا کے ساتھ لڑائی کو فوراً قبول کر لیا اور اس کو کل موجودہ دولتوں سے جدا کرانے میں اپنی پوری طاقت کا اظہار کیا جو اتحاد آسٹریا کے ساتھ ۱۷۵۶ء کے عہد نامہ کے ذریعہ سے ہوا تھا اور جو میری انٹونٹی کی شادی کے سبب خود بخود پیدا ہو گیا تھا - اس کا یہ شخص سخت دشمن تھا اور اس کا پہلا کام یہ تھا کہ اس اتحاد کو درہم برہم کر دے - اس کو پورا یقین تھا کہ پروشیا کو اتحاد سے علیحدہ کرانا کچھ مشکل نہیں - لیکن وہ فریڈرک ولیم ثانی کی حالت اور اس کے رنگ ڈھنگ کو نہ سمجھا - اس بادشاہ کو کسی کام پر آمادہ کرنا مشکل نہ تھا - لیکن آمادہ ہونے کے بعد اوسکو بازر کھنا ایک امر محال تھا - اس کے دربار میں فرانسیسی جماعت جسکا سرگروہ

اسکا چچا شہزادہ ہنری تھا نہایت مستحکم تھی۔ ہنری کی وزارت میں بھی فرانسیسی جماعت کا نمایندہ ہاگوٹز موجود تھا لیکن برخلاف اس کے لیوپولڈ نے اس کو یہ یقین دلایا تھا کہ لوئی شانزدہم کی حمایت بادشاہی کی حمایت ہے اور برلن کی جرمن جماعت نے یہ ظاہر کیا کہ اگر اس نے آسٹریا کو سلطنت کے حقوق کے تحفظ خود اختیاری کی اجازت دی تو فریڈرک اعظم کی یہ تدبیر کہ پروشیا کو سرآمد جرمنی بنائے خاک میں ملجائے گی۔ چنانچہ فریڈرک ولہم ثانی نے ڈیومویز کی تجاویز پر سے توجہی برتی اور میدان میں ایسے دوست کی کمک کی تیاریاں کرنے لگا بادشاہ کی یہ تجویز تھی کہ فرانسیس ثانی شاہ ہنگری اور بوہیمیا کے خلاف جنگ کرے۔ چنانچہ یہ تجویز ڈیومویز نے ۲۰ اپریل ۱۷۹۲ء کو مجلس قانون کے اراکین کے سامنے پیش کی اور باتفاق آراء منظور ہوئی یہ پیش خیمہ تھا اس جنگ عظیم کا جو غیر مسلسل طریقہ پر بائیس برس تک جاری رہی ۱۷۹۲ء میں افواج کا پہلا مقابلہ ہوا۔ ابتدا ہی سے ظاہر ہوگیا کہ فرانسیسی سپاہ کس درجہ بے ترتیب ہے اور مجلس حکام کی تدبیروں سے اور انقلاب سلطنت کی الٹ پھیر سے کیا کیا بدانتظامیاں فوج میں پیدا ہوگئی ہیں یا بلجیم پر حملہ کرنے کے لئے چار فوجیں تیار کی گئیں لیکن فوج کے ایک دستہ پر ایسی دہشت سوار ہوئی کہ اوس نے اپنے ہی جرنیل ڈیلن کو مار ڈالا اور خود لیلی کی طرف بھاگ نکلا۔ دیگر جرنیلوں نے بھی یہ محسوس کیا کہ یہاں کا ڈھنگ نرالا ہے اور سپاہی اپنے افسروں سے بدظن اور باغی ہیں اور فوجی سختیوں کی پابندی ان سے نہیں ہوسکتی چنانچہ فوج کی کمزوری کے سبب عنیم پر حملہ کرنا در کنار فرانس کو اپنی جان بچانی پڑی۔ اس واقعہ نے علی الخصوص پیرس کے باشندوں پر گہرا اثر کیا بادشاہ اور ملکہ اور درباریوں پر دغابازی کا ہمیشہ سے عیب کیا جاتا تھا لیکن اس مرتبہ غریب ملکہ پر یہ الزام لگایا گیا کہ وہ آسٹریا سے ملگئی تھی اور ان کو لڑائی کے تمام وکمال بھیدوں سے آگاہ کردیا تھا یہ سچ ہے کہ میری انٹونٹی ہمیشہ مصیبت کے وقت آسٹریا سے مدد کی خواہاں رہتی تھی۔ اور لوئی شانزدہم پر بیوی کا پورا پورا قابو تھا۔ اسی موقع پر

آسٹریا کے خلاف فرانس کا اعلان جنگ

اس (لوئی شانزدہم) نے اُس وزراء کو جنھوں نے ناستکوں کی جلاوطنی کی سفارش کے مطابق جو مجلس دستور نے کی تھی قطعی حکم لینے پر اصرار کیا تھا یکقلم معزول کر دیا اور اس وزارت کے نہایت قابل وزیر ڈیمورئیز کا استعفا منظور کر لیا۔ کیونکہ اس نے ایک نئی وزارت قائم کرنے کی تجویز پیش کی تھی لیکن اس کے حلہ کی ناکامیابی سرحد پر پروشیا کی فوجوں کے اجتماع اور ہر دلعزیز وزیروں کی علیحدگی کی وجہ سے عوام الناس کو بہت رنج ہوا چنانچہ ان میں سے کچھ لوگ ایک عرضداشت لیکر جمع ہوئے اور مجلس حکام کے کمرہ میں سے کچھ بعد دیگرے نکل کر دفعتہً شاہی محل (ٹوئیلریز) میں گھس گئے اور کئی گھنٹہ تک بادشاہ اور ملکہ دونوں کو نہایت سخت و سست کہتے رہے اور بادشاہ کے سر پر آزادی کے نشان کی لال ٹوپی رکھ دی۔ محل والے کے بعد بادشاہ اور رعایا کے درمیان انتہا درجہ کی ناچاقی ہو گئی۔ لوئی شانزدہم کو اس واقعہ کے بعد سخت فکر ہو گئی کہ کسی طرح غیر ممالک کے بادشاہ اس کی امداد کریں۔ جیکوبن کے ذی اثر اراکین نے یہ دیکھکر کہ بادشاہ کی کمزوری کے باعث وہ کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا اُن کو بادشاہ کے تخت سے اتارنے کی فکر دامنگیر ہوئی یہ دیکھ کر لیجسلیٹو بلا اجازت فوج سے علیحدہ ہو گیا اور سوئیس کی فوج کا ایک دستہ سوئیس نیشنل گارڈ (قومی محافظ) کی امداد چاہی۔ لیکن بادشاہ نے لیجسلیٹو کی شنوائی نہ کی اس کی امداد کو منظور نہ کیا۔ اب وہ بالکل بے یار و مددگار تھا اور کوئی شخص اُسکی امداد کے لئے آمادہ نہ تھا۔ شاہی محل کے اس حملہ کی خبر جو ۲۰ جون کو ہوا تھا۔ اتحادی ممالک میں بھی پہونچ گئی اور اوسنے وہاں کے بادشاہوں کو فوری امداد پر آمادہ کر دیا۔

**ٹوئیلریز پر حملہ ۲۰ جون ۱۷۹۲ء**

**شہنشاہ فرانسس دوم ۱۴ جولائی ۱۷۹۲ء**

فرانسیس ثانی جسکی تاجپوشی بمقام فرینکفرٹ ۱۴ جولائی ۱۷۹۲ء کو ہوئی تھی۔ اپنی پھوپی کی امداد کو آنا چاہتا تھا۔ لیکن اتحادی طاقتوں کی حالت اب بدل چکی تھی بجائے اس کے کہ آسٹریا کا تجربہ کار بادشا لیوپولڈ پروشیا کی رہنمائی کرے۔ اب عنان راہ ہدایت فریڈرک ولیم ثانی شاہ پروشیا کے ہاتھ میں تھی جو آسٹریا کے لو عمر

بادشاہ فرانسیس کا ہادی اور رہنما تھا چنانچہ یہ انتظام کیا گیا کہ اہل پروشیا آسٹریا کی فوج کے ایک دستہ کی امداد سے ملک شیمپین پر حملہ کریں۔ اور اس لشکر کے یسار پر آسٹروی افواج ہوں اور یمین پر مہاجرین کی افواج ہوں اور نصف راہ طے کرنے کے بعد آسٹریا کا ایک دستہ یسار میں شامل ہو جائے اور اسی وقت آسٹریا کا ایک لشکر زیر کمان البوٹ میدرلینڈ سے لیلی کے حملہ کے لئے روانہ ہو۔ پروشیا کی مرکزی فوج کا کمانڈر ڈیوک آف برنزوک مقرر ہوا جس نے ایک مہاجر ایم ڈی ہمن کا لکھا ہوا اعلان شایع کیا۔ جس میں کاؤنٹ فرسن نے جابجا درشت الفاظ بھر دیے تھے اور جسکا مطلب یہ تھا کہ اہل پیرس بادشاہ کی سلامتی کے ذمہ دار ہیں اور شرطیہ فرانسیسیوں سے ان کی بغاوت کا خوب بدلہ لیا جائے گا۔

میدرلینڈ پر فوج کشی ۱۰ اگست ۱۷۹۲ء

برنزوک کے اس اعلان نے اہل فرانس کو غم و غصہ سے بہا بے چین کر دیا حب الوطنی کا جوش انتہا کو پہنچ گیا۔ ملک فرانس کی حالت دگرگوں ہو گئی اور ہزاروں آدمی جوشی خوشی فوج میں داخل ہونے لگے۔ اہل پروشیا کی سختیوں نے مقاومت کا قومی جوش بڑھا دیا۔ لیکن موجودہ حکمراں کے ہوتے ہوئے کامیابی کی کوئی امید نہ تھی۔ اس لئے بادشاہ کے وہ اختیارات جن کی مدد سے وہ قوت مقاومت کو کمزور کر سکتا تھا سلب کر لئے گئے۔ اس بات کو جمہور کے اہل الرائے اشخاص پہلے سے سمجھ چکے تھے اور ۲۰ جون ۱۷۹۲ء ہی سے وہ پوری تیاری کے ساتھ بغاوت کا جھنڈا بلند کرنے کی تیاریاں کر رہے تھے۔ انھوں نے مارسیلز مجاہدین کی آمد کا انتظار کیا۔ یہ مجاہد گاتے بجاتے شہر میں داخل ہوئے۔ اور اُن کے داخلے پر یہ لوگ بھی اسمیں جا ملے۔ بادشاہ نے اپنے محل کی حفاظت کے لئے جو کچھ تیاریاں اور تدبیریں کی تھیں وہ خاک میں مل گئیں۔ جمہور کے نہایت سرگرم لوگوں نے پیرس کمیٹی کے افسر اعلےٰ کو نکالدیا اور باغیوں کی کمیٹی قایم کر لی اور پیرس فوبرگز وسینٹ اینٹونن اور سینٹ مارکو کے غربا مارسیلز کے مجاہدین کے ہمراہ شاہی محل پر حملہ کے لئے روانہ ہوئے حملہ ابھی ہوا بھی نہ تھا کہ لوئی شانزدہم مع اپنے

اہل وعیال اور وزرا کے مجلس دستور کے کمرے میں جا چھپا سوئٹزرلینڈ کے سپاہیوں نے نہایت بہادری سے مقابلہ کیا۔ انھوں نے چاروں طرف سے محل کو گھیر لیا۔ لیکن آخر میں رعایا فتحمند ہوئی اور شاہی محل تسخیر ہو گیا مجلس دستور نے فوراً بادشاہ کو مسند سے علیحدہ کر دیا۔ اور عناں حکومت اس کے ہاتھوں سے چھین لی اور ایک گرجا میں بادشاہ کو مع اہل وعیال کے قید کر دیا نئی وزارت کا انتخاب ہوا۔ جس میں تین سابق گرنڈیل وزیر تھے ان میں سے رولینڈ وزیر داخلہ مقرر کیا گیا۔ کلیور وزیر مال یعنی دیوان اور سرون کا بطور وزیر جنگ تقرر ہوا۔ ان کے علاوہ تین نئے وزرا مقرر کئے گئے۔ لینی ڈینٹر وزیر عدالت مقرر کیا گیا۔ بونگے امیر البحر اور لیبرن وزیر خارجہ بنایا گیا۔ اس وزارت نے مجلس دستور کے انتخاب کردہ اکیس آدمیوں کی مدد سے غیر معمولی جوش کا اظہار کیا گھروں کی جبراً تلاشی لیگئی اور جن جن پر ۱۰۔ اگست کے ہنگامہ کی مخالفت کا شبہ ہوا ان کو گرفتار کر کے قید کر دیا گیا۔ پیرس کی حفاظت کیلئے ایک فوجی خیمہ قائم کیا گیا اور ہر جگہ سپاہیوں کی بھرتی کی گئی اور ان کو ساز و سامان جنگ سے آراستہ کر کے سرحد پر بھیجنا شروع کر دیا گیا۔ فرانس اور بالخصوص لشکروں اور چھاؤنیوں میں آدمی بھیجے گئے تاکہ اس فتنہ و فساد کے حالات بیان کر کے لوگوں کی تالیف قلوب کریں اور ان میں یگانگی و اتفاق اور التفات پیدا کر کے عنیم کے مقابلہ کے لئے آمادہ کریں۔ رافعت تحریک کا بانی مبانی اور اس وزارت کی روح رواں ڈینٹن تھا اور اس نے کمال ہمت لوگوں کو اطمینان دیکر ان کی ہمت بڑھائی۔ اور حب الوطنی کی ترغیب اور تحریص کی اور اکیس آدمیوں کی جماعت نے جسکا وکیل و رگنارڈ مقرر تھا ڈینٹن کو بہت مدد دی مجلس دستور نے ابتدائی کمیٹیوں کو جمع کر کے بلا لحاظ اس کے کہ ان میں مفید اور غیر مفید افراد موجود تھے۔ ان کو ایک قومی کمیٹی کے انتخاب کی ہدایت کی اور پیرس کی کمیٹی نے انقلاب سلطنت کے خلاف ہنگامہ ہو جانے اور معاملہ دگرگوں ہو جانے کے اندیشہ سے مزاحمت کی تیاریاں شروع کر دیں۔ لیکن کتنی ہی حب الوطنی کی کوشش کیوں نہ صرف کیجائے چشم زدن میں سکھائی فوج

۱۰۔ اگست ۱۷۹۲ء

اور وہ لوگ جو قتل میں مصروف تھے شاید دو سو سے زیادہ قاتل بھی نہ تھے لیکن مقتولین کی مدد کے لئے تماشائیوں کے جمگھٹوں میں سے بلکہ پیرس کے قومی محافظ سپاہیوں میں سے بھی کسی شخص نے مظلوموں کو بچانے کے لئے ہاتھ تک نہ اٹھایا اس خون کی ذمہ داری جملہ اہل پیرس کی گردن پر ہے۔ کیونکہ ذرا سے اشارے سے قتل عام بند ہو سکتا تھا لیکن سب کا دل کشت وخون کے نظارے سے پسند کرتا تھا ڈینٹن نے کچھ اعتراض کیا نہ رولینڈ نے اور نہ پیرس کے کمیٹوں نے اور نہ مجلس آئین نے اصل میں یہ قتل عام پروشیا کی پورش اور لونگ وے کی تسخیر کا جواب تھا جس طرح کہ ۱۰۔ اگست کی ہل چل برنزوک کے اظہار نامہ کا جواب تھی۔ خاص پروشیا کی فوج نے جو ارگون بھیج گئی تھی۔ ۲۰ ستمبر ۱۷۹۲ء کو مقام والمی کی لڑائی ۲۰ ستمبر ۱۷۹۲ء پڑاؤ کا مسابی ہوئی لیکن یہ کچھ بڑی کامیابی نہ تھی نہ یہ لڑائی کچھ زور دستور کی تھی۔ فریقین کو معمولی نقصان پہنچا۔ لیکن اس چھوٹی سی لڑائی کے فوجی اور ملکی نتائج بہت زبردست تھے۔ شاہ پروشیا اہل آسٹریا کی عہد شکنی کا بڑا شاکی تھا۔ اس کی یہ شکایت تھی کہ اس عہد شکنی کے سبب تمام بار اسپر آپڑا ہے۔ چنانچہ اسکو ڈیوک آف برنزوک نے آسانی سے اپنی فوجیں واپس کرنے پر رافنی کر لیا۔ اور ڈیوک نے بھی واپس افواج کی تحریص وترغیب جلد فوجی اور ملکی مصلحتوں سے کی۔ فوجی مصلحت تو یہ تھی کہ اسنے یہ دیکھ لیا تھا کہ اس کی فوج موسم کی ناموافقت اور مرض کی شدت کے ہاتھوں ہلاک ہوئی جاتی ہے۔ اور ملکی حکمت یہ تھی کہ وہ اہل پروشیا کا آسٹریا والوں کے ساتھ دوش بدوش لڑنا بالکل غیر طبعی سمجھتا تھا۔ یہ صرف اسی کا خیال نہ تھا بلکہ پروشیا کے بہت سے افسر بھی اس کے ہم خیال تھے۔ فوج کو واپس ہونے میں زیادہ پریشان نہیں کیا گیا۔ کیونکہ ڈیومویرز کو ابتک یہ امید تھی کہ پروشیا کو فرانس کے مخالفانہ اتحاد سے جدا کر دے گا یہی وجہ تھی کہ اس کی فوج کا تعاقب سختی سے نہیں کیا گیا۔ بلکہ نہایت نرمی اور خوش اخلاقی سے کام لیا گیا۔ یہاں تک کہ برنزوک کی فوج فرانس کے

علاقہ سے نکل گئی - جنگ والمی کے دن قومی مجلس پیرس میں منعقد ہوئی - اور اس نے کل امور کی نگہداشت اپنے ذمہ لے لی - اس مجلس میں وہ سب ممتاز اشخاص موجود تھے جو پہلی مجلسوں میں جمہور کی طرف سے شریک ہو چکے تھے چنانچہ سب سے پہلے اس قومی مجلس نے یہ کام کیا کہ فرانس کی حکومت کو جمہوریہ بنا دیا اور اسپر سب کو اتفاق تھا مگر اس کے بعد بہت جھگڑے اٹھے اور دو مخالف فریق پیدا ہو گئے جن کی گہری مخالفت میں کسی نہ کسی فریق کی بربادی یقینی اور لازمی تھی۔ ایک طرف تو چند گروہ ڈے کے مصحا تھے جن کے سبب سے یہ جماعت اسی نام سے مشہور ہو گئی اور ان میں علاوہ چند نئے اور ناتجربہ کار آدمیوں کی مجلس احکام کے کئی پرانے اراکین بھی موجود تھے - اور انھی کے سبب اس فریق کو بہت تقویت ہو گئی تھی - اس جماعت کے دو حصے تھے ایک کا نام بروٹینز اور دوسرے کا جیرلیسوٹینز تھا - بروٹینز ایک مدبر اور آئین دان بورٹ نامی کے پیرو تھے اور جیرلیسوٹینز ایک شخص بروسو نامی کے پیرو تھے جو اس جنگ کا بانی مبانی تھا۔ لیکن ان میں چند بڑے آدمیوں نے مثلاً (ورگیمی آڈنے) کسی کی رہنمائی کو منظور نہ کیا اور خود کو دونوں سے علیحدہ رکھا - بروٹینز کا خاص مقام مقورت میڈم رولینڈ کا کمرہ تھا جہاں پر بہت سے نوجوان جمع ہوتے تھے - ان دونوں فریقوں کے علاوہ ایک اور جماعت بھی تھی جو کوہستانی وکلاء کے نام سے مشہور تھی یہ نام اس وجہ سے تھا کہ وہ لوگ اونچی اونچی بنچوں پر بیٹھا کرتے تھے اور اس جماعت میں بھی تقریباً تمام فرانس کے نمایندے شریک تھے اور نیز وہ سب متین اور پرجوش جمہوریت پرست لوگ بھی شامل تھے جنھوں نے ۱۰ - اگست کو فتنہ و فساد برپا کیا تھا - اس جماعت میں روبس پیر - ڈینٹن میرٹ - کوٹ دی ہربلوائے اور بلاڈو رہتے اور یہ سب پیرس کے نمایندے تھے - ان میں سے سوائے روبس پیر کے کوئی شخص بھی مجلس قانون کے انتہائی فریق کے رہبروں یعنی مرلن تھیول ولی شابو اور بیاسیری کے ساتھ مسبوق الذکر مجلسوں میں سے کسی مجلس میں شریک نہ ہوا تھا - کچھ بہت عرصہ نہ گزرا تھا کہ دونوں جماعتوں میں جھگڑے پیدا ہو گئے

کانوینشن یعنی مجلس میں تفریق

گیرونڈن کی جماعت نے کوہستانی وکلا کے نمایندوں پر تہمت لگائی کہ فیدخانہ میں ان ہی لوگوں نے ستمبر کا قتل عام کرایا تھا اور یہ بڑے خونخوار اور ظالم باغی تھے اور اس الزام کو لویٹ نے (جو گیرونڈن جماعت میں رولینڈ کا پیرو تھا) ۲۹ اکتوبر کو روبسپیر کی مخالفت میں معصل طور پر پیش کیا۔ اس کے ساتھ ہی کوہستانی وکلا نے گیرونڈن فریق پر یہ اعتراض کیا کہ "تم اشتراکیے ہو یعنی ایسا اتحاد چاہتے ہو کہ جس سے سلطنت جمہور کا اصلی اتحاد برباد ہو جائے۔ اس الزام پر بعد کو اور بھی زور دیا گیا اور اس کا نتیجہ گیرونڈن فرقہ کے حق میں بہت مضر ہوا۔ گیرونڈن اور کوہستانی وکلا حقیقت میں دو فریق نہ تھے بلکہ دو گروہ تھے اور گروہ ہی کے نام سے موسوم ہونے چاہئیے تھے کیونکہ ان میں نہ ایک فریق کے سے تعلقات تھے نہ اس کی ذمہ داریاں تھیں۔ غرض ان دونوں گروہوں نے کمیٹی کی جماعت کیتر یعنی امنا سے مرکزی (Deputies of the centre) سے اس معاملہ میں چارہ جوئی کی۔ ان امنا سے مرکزی کی نشستگاہ پلین یا مارش میں تھی۔ اور ان کا نائب ایک شخص باریر نامی تھا جو پہلے مجلس احکام کا رکن رہ چکا تھا۔ اس نے دونوں مخالف گروہوں کے درمیان نہایت احتیاط اور ہوشیاری سے کارروائی کی کنونشن کا انتخاب ایسے مایوسی کے زمانہ میں ہوا تھا کہ ادھر پروشیا کی فوج پیرس پر چڑھائی کر رہی تھی اور ادھر اہل آسٹریا لیلی کا محاصرہ کر رہے تھے۔ لیکن اس مصیبت کے دفع ہونے کے بعد فتوحات کا جو سلسلہ بندھا تو حب الوطنی کے جوش و خروش میں کنونشن کا نہایت پرجوش خیر مقدم ہوا۔ جنگ والمی کے بعد ستمبر کے مہینہ میں مونسبک اور اینسبلیم سے شاہ سارڈینیا کے علاقے یعنی سیوائے اور نیس کو بغیر حرب ضرب کے اپنے قبضہ میں کر لیا۔ اسکے بعد اور بھی ملکی فتوحات ہوئیں۔ اس جنگ میں سلطنت جرمنی کے بہت سے شہزادوں نے آسٹریا اور پروشیا کی مدد کے لئے فوجیں بھیجیں۔ اگرچہ یہ

پروشیا کی فوج پیرس پر چڑھائی کر رہی تھی

---

لہ یہ دونوں مقامات کے نام ہیں۔

شہزادے مجموعی حیثیت سے فرانس کے خلاف نہیں لڑے اور نہ اونھوں نے جنگ میں شرکت ظاہر کی۔ اس کا جواب فرانس نے ترکی بترکی دیا اور سلطنت کے خلاف اعلان جنگ کئے بغیر اُنھی شہزادوں پر جن کا علاقہ دریاے راین پر واقع تھا حملہ کر دیا۔ جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ فرانسیسی جرنیل کسٹین نے پہلی اکتوبر کو سپائر (Spires) فتح کر لیا اور ۴۔ اکتوبر کو ورمز نے لیا اور اسی مہینہ کی ۲۱ تاریخ کو سلطنت کے ایک نہایت مستحکم مقام مینس (Mayence) یعنی دار الخلافہ

مینس کی تسخیر
۲۱ اکتوبر ۱۷۹۲ء

ایلیکٹر اسقف اعظم پر قبضہ کر لیا۔ مینس سے گستائین نے مختلف جوانب کو فوجیں بھیجنی شروع کیں اور زر فدیہ حاصل کرنے کے لئے فرینکفرٹ سے مالدار شہر پر اپنا تسلط کر لیا۔ اسیطرح بسرعت تمام شمالی مشرقی سرحد پر ڈومینز نے کئی مقام فتح کئے۔ پروشیا کی فوج کو پسپا کر کے وہ شمال کی طرف مڑا اور آسٹریا کے مقابل ہوا للی کا تحفظ باوجود محاصرہ کے نہایت بہادری سے کیا جا رہا تھا۔ اس نے

جیماپیز کی لڑائی
۶ نومبر ۱۷۹۲ء

اس محاصرہ کو توڑ دیا۔ اور ۶ نومبر کو آسٹریا کی فوج کو مونز کے قریب جیماپیز کے مقام پر ایک گھمسان لڑائی کے بعد شکست فاحش دی۔ اس فتح کی بدولت ڈومینز کے لئے بلجیم پر قبضہ کر لینا نہایت آسان ہو گیا۔ چنانچہ تمام ملک پر قبضہ کر کے بروسلز میں فاتحانہ داخل ہوا۔ اور بمقام لیبج مقیم ہوا بلجیم کی فتح نے اہل کنونشن کو مدہوش کر رکھا تھا ان کو ناز تھا کہ ہماری فوج کو کوئی طاقت شکست نہیں دے سکتی ہے۔ ان کا یہ بھی خیال تھا کہ فرانسیسی انقلاب سلطنت کے اصول یعنی انسان کے حقوق اور عوام الناس کی حکومت کے ضروری مسائل کا دیگر ممالک میں پھیلانا اُن کا عین فرض تھا۔ چنانچہ اونھوں نے ۱۹۔ نومبر کو دنیا کے بادشاہوں کے خلاف رعایا کی جانب سے جنگ کرنے پر اپنی آمادگی کا اعلان کر دیا۔ اور بین الاقوامی فرایض سے جسے قطع نظر کر کے دریاے شپاٹ (Schelde) کو جس کے ذریعہ سے ازروے عہدنامہ کئی سال سے تجارت بند تھی کل اقوام اور ممالک کے لئے آزادانہ طور پر استعمال کی اجازت دیدی کیونکہ اس کا سرچشمہ

ایک آزاد اور خود مختار ملک کے اندر واقع تھا لیکن ان متواتر اور نادر فتوحات کے سلسلہ کا نتیجہ یہ ہوا کہ کامیابی کے نشہ نے اہل کنونشن کو بالکل اندھا کر دیا تھا۔ چنانچہ اُن کو اپنی فوج کے درست کرنے اور قواعد سکھانے کی ضرورت بھی محسوس نہ ہوئی فرانسیسی جمہوری سلطنت کے دوست اتنا بھی نہ سمجھے کہ ہماری فوجوں کو جو متواتر فتوحات بآسانی نصیب ہوئیں اس کی خاص وجہ صرف یہ تھی کہ مفتوح افواج کی بھی وہی ان کے شامل حال تھی۔ چنانچہ شمالی ممالک مفتوحہ مثلاً بلجیم صوبہ جات دریائے رہن سوائے اور نیس سب کے سب انقلاب سلطنت کے جوش و خروش سے سرشار تھے اور ایسی حالت میں فرانسیسیوں کے حملہ سے انھیں اس مصیبت سے رہائی کی امید نظر آئی اور فرانسیسی حملہ آوروں کو رہائی دینے والا سمجھ کر غنیمت جانا اور جب فرانسیسی کمشنروں نے ابتدائی مجالس قایم کیں تو انھوں نے درخواست کی کہ ہمارے علاقوں کو بھی فرانس میں شامل کر لیا جائے چنانچہ ۹ نومبر کو سوائے اور نیس اور ۱۳ دسمبر کو بلجیم (آسٹرین نیدرلینڈ) فرانس کا ایک جزو قرار دے دیے گئے لیکن باوجود شاندار کامیابیوں اور فتحمندیوں کے جمہوری سپاہ کی ترتیب ایک دن میں ہو نہیں سکتی تھی۔ مجلس احکام نے جو فتنہ و فساد کے بیج بوئے تھے۔ انھوں نے فرانس کی سرزمین میں خوب جڑ پکڑ لی تھی اور اب سوائے سختی کے فوج میں انتظام نہیں پھیل سکتا تھا۔ فوج کا انتظام اور اس کی رسد کا محکمہ ابتر حالت میں تھا اور فوج کے تمام سپاہی خواہ وہ سوار ہوں یا پیادے اعلیٰ ہوں یا ادنیٰ سب کے سب پیرس کی سیاست میں ایسے محو ہو رہے تھے کہ ان کو سوا اپنی فوجی خدمتوں کو انجام دینے کا مطلق ہوش نہ تھا وہ آتشفشاں اور قابل بحث سوال جس نے ۱۷۹۲ء کے آخر میں کنونشن کے اراکین میں تفرقہ ڈال دیا تھا یہ تھا کہ لوئی شانزدہم سے کس طرح کا سلوک روا رکھا جائے روبس پیر اس بات پر زور دیتا تھا کہ علم سیاست کی رو سے لوئی کا قتل لازم ہے لیکن اس کے برخلاف گیرونڈین کے فرقہ کے لوگوں نے جو سترھویں صدی کی انگریزی جمہوریت کے نقش قدم پر چلنا چاہتے تھے بادشاہ پر مقدمہ چلانے کا سوال کر لیا جب مقدمہ کی کارروائی ختم ہوئی تو گیرونڈین نے یا تو

اپنی ذمہ داری سے بچنے کے لئے یا اس خیال سے کہ شاید بادشاہ کی اسی بہانہ سے جان بچ جائے یہ تجویز کی کہ بادشاہ پر قتل کا جو حکم لگایا گیا ہے اسکو عوام الناس کی ابتدائی مجلس میں پیش کیا جاوے لیکن پہاڑی امناء کو کسی ذمہ داری کا خوف نہ تھا چنانچہ انھوں نے گیرونڈین پر جی کھول کر طعن و تشنیع کی کہ تم در پردہ بادشاہ کے دوست اور اوس کے ہوا خواہ ہو۔ اس مخالفت کا نتیجہ یہ ہوا کہ گیرونڈین کی تحریک ناکام رہی اور صرف معمولی کثرت آرا سے بادشاہ پر سزائے موت کا حکم لگا دیا گیا اور ۲۱۔ جنوری ۱۷۹۳ء کو بمقام پیرس گیلوٹین مشین کے ذریعہ سے شاہ لوئی سانزدہم کا سر اوڑا دیا گیا۔

لوئی سانزدہم کا قتل ۲۱۔ جنوری ۱۷۹۳ء

اس قتل کا ہونا تھا کہ یورپ کے ان بقیہ ممالک نے بھی جو ہنوز خاموش تھے فرانس پر یورش کر دی۔ شاہ ہسپانیہ یعنی چارلس چہارم نے اس خیال سے کہ شاید خاندان بوربن کے سردار لوئی سانزدہم کی جان بچ جائے اپنے وزیر کو آخر دم تک پیرس میں ہی مقیم رکھا لیکن جب انجام کار بادشاہ کے قتل کی اطلاع ہو گئی تو مجبوراً اپنی سیاہ کو (قاتلوں سے) مقابلہ کے لئے آمادہ کر کے اعلان جنگ کر دیا فرانسیسی جمہور نے ترکی بہ ترکی جواب دیا اور مارچ کے شروع ہی میں ہسپانیہ سے جنگ چھڑ گئی۔ مگر جنگ ہالینڈ کا معاملہ دوسرا تھا۔ بلجیم کی فتح کے بعد ڈومینر ہالینڈ کو ایک سونے کی چڑیا سمجھتا تھا اور چڑیا کیطرح اس کا معلوب کرنا بھی معمولی کام سمجھتا تھا۔ اسکو یہ یقین تھا کہ اگر ہالینڈ کو فتح کر لیا تو پھر فرانس کو یہ فوت ہو جائے گی کہ انگلستان کو چار ناچیز صاف فاہم رکھنے پر مجبور کر سکے۔ ڈینٹن (اسی زمانہ میں) کسی خاص مطلب سے ڈومینر کے پاس گیا تھا اس نے اس کے اس خیال کی تائید کی۔ لیکن جو کچھ دراصل پیش آیا اس کے بالکل برعکس تھا۔ پٹ انگلستان کا وزیر اعظم ایک صاحب بیسند وزیر تھا لیکن اس کا ہرگز یہ خیال نہ تھا اور نہ وہ یہ گوارا کر سکتا تھا کہ انگلستان ایسے وفادار جانب دار ملک ہالینڈ کو فرانسیسیوں کے ہاتھ پامال کرا دے یا زر کے لالچ میں اس کو ان کے پنجہ میں پھنسا دے۔ فرانسیسیوں کے

انگلستان اور ہالینڈ کا فرانس سے جنگ۔

بین الاقوامی قوانین کی متواتر شکستگی کے علاوہ دریائے شیلیٹ میں عام تجارت کی اجازت دینے سے ان کے ارتکاب حماقت کی انتہا ہو گئی اور پیٹ کو یہ بھی بہت ناگوار گزرا کہ فرانسیسی کنونیشن (کمیٹی) نے بدنام قانون اقوام کو درہم برہم کر کے اس کی بجائے اپنی منشا اور مطلب کے مطابق قانون فطرت نافذ کر لیا۔ پٹ کا دھیان دوطرف اور بھی بٹا ہوا تھا ادھر تو رک کی پرجوش فصاحت سے انگریزی زمینداروں کے کان کھڑے ہو رہے تھے کہیں ایسا نہ ہو کہ فرانسیسی ہل چل کی ہوا انگلستان میں بھی پہنچ جائے ادھر جارج سوم بادشاہوں کی عزت اور وقار شاہی قایم رکھنے پر یورپ کے بادشاہوں کی طرح تلا ہوا تھا یٹ اور اس کے وزیر خارجہ گرینول کو رفتہ رفتہ اس بات کا یقین ہو گیا کہ فرانسیسی انگلستان سے جنگ کرنے پر تلے ہوئے ہیں اور جنگ ضرور ہو گی۔ اسی بنا پر فرانسیسی سفیر شاہ ولس نامی کو لندن سے نکال دیا گیا۔ فرانسیسی سرداروں نے انگلستان میں اپنے ملک کے خیالات کی اشاعت کا غلط اندازہ کیا۔ وہ یہ سمجھے ہوئے تھے کہ تعلیم یافتہ انگریزوں کا بڑا گروہ فرانسیسیوں کے ساتھ ہے اور ان کو یہ امید تھی کہ فرانسیسیوں کے خیالات کا انگلستان پر اس قدر اثر ہو گا کہ تمام فوج باغی ہو جائیگی اور پٹ کی وزارت اور انگریزی شاہی حکومت کا بک تکلم خاتمہ ہو جائے گا وہ یہ نہ سمجھ سکے کہ انگریزی پارلیمنٹ میں حکومت کا مخالف فریق باوجود اپنے مخالفانہ الفاظ کے ملک کا ویسا ہی خیرخواہ ہوتا ہے جیسے کہ وزرا اور یہ کہ یہ حکومت وقت کا مخالف فریق کبھی خود کسی بغاوت کا باعث یا بغاوت کا ترغیب دینے والا نہیں ہو سکتا۔

چنانچہ ایسے غلط قیاسوں سے دھوکے میں آکر فرانس نے انگلستان اور ہالینڈ کے خلاف یکم فروری سنہ ۱۷۹۳ء کو جنگ کا اعلان کر دیا۔ بہت سی چھوٹی چھوٹی اور قومیں بھی لڑائی میں شریک ہو گئیں۔ سویڈن کے دور اندیش حاکم ڈیوک سرمنیا نے جنگ سے علیحدگی ظاہر کی اور اس طرح سے ڈنمارک کے بادشاہ کرسچین ہفتم اور سوئیزرلینڈ کے بادشاہ برنزلیف نے بھی غیر جانبداری کا اعلان کر دیا۔ لیکن پرتگال اور نیپلز نے فرانسیسی جمہوری سلطنت

سے لڑائی چھیڑ دی۔ اور پرتگال میں میریا فرانسس (مادر ولیعہد) کے خود خلل دماغ کے باعث (ولیعہد جو بعد میں شاہ جان ششم کہلایا) اپنی ماں کی طرف سے فرمانروا تھا۔ سسلی کا عالم فرڈیننڈ برادر شہنشاہ آسٹریا تھا اور اس کا لقب گرانڈ ڈیوک تھا۔ میلان۔ (Two Sicilies) کو سسلین بھی کہتے ہیں یہاں کا بادشاہ خاندان بوربون میں سے تھا اور اس کی ملکہ میری اینٹوانیٹی کی بہن تھی غرض ان سب نے فرانس سے جنگ شروع کردی۔ روس کی ملکہ کیتھرائن (ابھی تک) شاہ لوئی شانزدہم کے سوگ میں بیٹھی تھی اور فرانسیسی جمہوریوں کی شرارت پر اور ان کی مداخلاتی اور کمینہ پن پر لعنت ملامت کر رہی تھی۔ چنانچہ جب اس نے دیکھا کہ کل یورپ فرانس کی سرکوبی کی طرف متوجہ ہے تو اس نے اس موقع کو غنیمت سمجھ کر پولینڈ پر ہاتھ صاف کرنے کی تیاریاں شروع کردیں ان سب کے علاوہ ہولی رومن ایمپائر (روما کی سلطنت مقدس) نے بھی ۲۳ نومبر ۱۷۹۲ء کو گرد و نواح کی فوج کی تیاری کا حکم دیدیا تھا اور جب میس کی تسخیر کی خبر پہونچی تو اس نے نہایت سنجیدگی سے ۲۲۔ مارچ ۱۷۹۳ء کو فرانس کے خلاف لڑائی کا اعلان کردیا۔ لیکن یہ حکم جنگ اس کی بڑی سلطنت میں ایک بڑی اور بھدی متین کی حرکت کی طرح آہستہ آہستہ صادر ہوا۔

**پولینڈ میں ملکہ کیتھرین کا حملہ۔**

بہرحال ایسے وقت میں جبکہ فرانس کی نئی سلطنت تقریباً تمام ممالک یورپ سے جنگ و جدال میں الجھی ہوئی تھی۔ پولینڈ کی نئی حکومت بھی ایک ہی طاقت تن تنہا مغلوب کی جارہی تھی۔ یعنی جس وقت یورپ کی افواج بادشاہ کی حمایت و نصرت کے بہانہ سے فرانس سے برسرپیکار تھیں عین اس وقت کیتھرائن نے بھی پولینڈ پر حملہ کردیا۔ وجہ یہ تھی کہ تیسری مئی ۱۷۹۱ء کے وضع کردہ دستور کے ذریعہ سے اس نے اپنی شاہی حکومت کو نہایت مضبوط اور ذی اقتدار کرلیا تھا فرانس پر تو اس لئے حملہ ہوا کہ وہاں ایک روایت کے بموجب سخت فتنہ و فساد برپا تھا۔ لیکن پولینڈ پر اسوجہ سے چڑھائی کی گئی کہ وہاں کے عقلمند

مدبرون نے اصلاح کرکے قدیم مداخلت کا خاتمہ کر دیا تھا۔ غرض جوں ہی آسٹریا اور پروشیا کی موجیں باہمی جدال و قتال میں سرگرم ہوگئیں اور کیتھرائن ترکون سے جاسی کا عہدنامہ کرکے فارغ ہوئی تو وہ پولینڈ کے آئین حکومت کے قلع قمع کرنے کی غرض سے چڑھ آئی۔ اس کے آتے ہی بہت سے ایسے امرا جنکو پرانے طریقہ حکومت کا بدلنا ناگوار گذرا تھا اُٹھ کھڑے ہوئے اور کیتھرائن کی تحریک و ترغیب کے بھروسہ پر برپا کی۔ فیلیکس پوٹوکی اور چند دیگر امراء نے ملکر ایک انجمن قائم کیا جو اتحاد ٹرگوٹیس (Targovites) کے نام سے مشہور ہوا انھوں نے حق معطلی قوانین (Liberum vets) کے منسوخ ہونے اور تیسری مئی ۱۷۹۱ء کی اصلاحوں پر اعتراض کیا۔ اس کے علاوہ انھوں نے کیتھرائن سے فوج طلب کی جو ملکہ نے فوراً بھیجدی اور ۱۸ مئی ۱۷۹۲ء کو ملکہ نے ایک اظہارنامہ بھی شائع کیا جسکا ماحصل یہ تھا کہ پولینڈ کے قدیم آئین سلطنت کی ضامن بھی۔ اس کے علاوہ جیکوبینز ۱۷۹۱ء کی اصلاحات پر سخت نکتہ چینیاں تھیں۔ غرض ملکہ کے حکم سے روسی جرنیل تورودو ۸۰ روسی اور ۲۰۰۰ ہزار کاسک سپاہیوں کے ساتھ پولینڈ کے علاقہ میں داخل ہوا اور کثرت فوج کی بدولت پولینڈ کے جرنیل حوزف نامی کو بمقام ری لینس شکست دی۔ یہ واقعہ ۱۸ جون ۱۷۹۲ء کو ہوا لیکن بتاریخ ۷ جولائی پھر ایک اور مقام (ڈوبنیکا) پر دوسرے جرنیل کو (کوسی ازکو) کے تحت میں شکست دی۔ ان شکستوں کا نتیجہ یہ ہوا کہ ۱۷۹۲ء کے تمام مصلح مع (کونون ٹائی) اور (کوسی ازکو) کو جلاوطن ہونا پڑا۔ ڈائیٹ میں ان کی جگہ پر اتحاد ٹرگوسٹا کے موید مقرر کئے گئے اور ۳ مئی ۱۷۹۱ء کا آئین حکومت منسوخ و مسترد کر دیا گیا۔ روس کے پولینڈ کے سمان وطن پر فتح مندی نے شاہ پروشیا اور شہنشاہ آسٹریا کو اشتعا ملک دیدی۔ اور یہ بھی ایک وجہ تھی جس کے باعث فریڈرک ولیم نے برنزوک کو وائمی پر ذرا رک جانے کی وجہ سے واپسی کا

---

Librum vets جس کے ذریعے سے ہر شخص کو یہ طاقت ہوتی ہے کہ آئین سلطنت کے کسی قاعدہ کو منسوخ کردے۔

حکم دیدیا پولینڈ کے محبان وطن نے شاہ پروشیا سے ۱۷۹۰ء کے عہدنامہ کی رو سے مدد چاہی لیکن بادشاہ نے صرف یہ جواب دیا کہ چونکہ اُس نے ۱۷۹۱ء کے دستور کو تسلیم نہیں کیا تھا اور چونکہ پولینڈ کے سرگروہ جیکوبین فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں اور فرانسیسی جمہوری سرداروں کے پیروکار اور شریک ہیں۔ اس لئے وہ امداد دینے سے معذور تھا۔

**پولینڈ کی دوسری تقسیم ۲۴ ستمبر ۱۷۹۳ء**

اس کے بعد پروشیا کی ایک فوج بھی روسیوں کے ساتھ ملکر ملک کو تاخت و تاراج کرنے کے لئے پولینڈ میں گھس آئی۔ روس اور پروشیا کے دونوں حاکموں نے ملکر آخر ۲۴ جنوری ۱۷۹۳ء کو پولینڈ کی باہمی تقسیم کا ایک عہدنامہ کیا جسکی رو سے روس کو مشرقی پولینڈ مع منسک لڈولیا اور لیتھوانیا وغیرہ ملا اور پروشیا کے قبضہ میں پوسن۔ نیزن۔ کالش ڈنٹزا اور تھورن آئے شہنشاہ آسٹریا اس تقسیم کے وقت فرانسیسی جنگ میں منہمک تھا۔ اسی سبب سے اس کو اتنی مہلت نہ ملی کہ پولینڈ کے کسی حصہ پر وہ بھی دعویٰ کرے۔ لیکن وہ شاہ پروشیا کی اس حرکت کو کبھی نہ بھولا کہ اُسنے نہایت چالاکی سے شہنشاہ آسٹریا کو پولینڈ کی تقسیم سے محروم کردیا اور نہ اس حرکت کو اس نے کبھی دل سے محو کیا۔ بلکہ اس باعث ان دونوں بادشاہوں میں باہمی ناچاقی اور بے اعتباری بہت زیادہ بڑھگئی۔ جسکا اثر بیسویں صدی تک باقی رہا۔ شہنشاہ فرانسیس نے تو یہ سمجھ لیا تھا کہ مجھے شاہ پروشیا نے پورا دھوکا دیا اور شاہ پروشیا نے اس خود غرضانہ کارروائی سے لیوپولڈ کے اور اپنے مستحکم عہد و پیماں کو توڑ ڈالا اور اُس حکمت عملی کو اختیار کیا جس کے سبب سے آخر میں اس نے فرانسیسی سلطنت جمہوریہ سے ایک عہدنامہ کیا جو بالی (Baslo) کے نام سے مشہور ہے۔ اگرچہ ۱۷۹۳ء ہی میں پولینڈ کے دوبارہ تقسیم کئے جانے کی بابت فیصلہ ہوگیا تھا لیکن ۱۷۹۳ء کے آخر تک اس تقسیم کی تکمیل نہیں ہوئی ۲۴ ستمبر ۱۷۹۳ء کو بمقام گرودنو ڈایٹ کا اجلاس ہوا اور وہاں روسی سپاہیوں کے سامنے ڈایٹ نے بلا تامل منظور کرلیا کہ جو باہمی تقسیم روس اور پروشیا کے درمیان ہوگئی ہے وہ برقرار رہے۔ چند دنوں کے بعد ۱۶ اکتوبر کو کیتھرائن نے خود ایک عہدنامہ لکھکر

اس پر اپنے دستخط کئے جسکا مطلب یہ تھا کہ پولینڈ کو آزادی عطا کی جاتی ہے یعنی پرانے دستور میں جو غلطیاں تھیں اُن کو جاری اور برقرار رکھا جاتا ہے۔ جن کے باعث یقین تھا کہ روس کو پولینڈ کی قومی آزادی اور پولینڈ کے خود مختار ملک کو یورپ کے نقشہ سے مٹا دینے کا پورا پورا موقع مل جائیگا۔

غرض ۱۷۹۲ء کے آخر تک دو مہینہ پاشان واقعے ہوئے یعنی یہ کہ پولینڈ برباد ہو گیا اور فرانس جو ممالک غیر کے حملوں کے خلاف آمادۂ پیکار رہتا تھا خاک میں مل گیا۔ ان دونوں ملکوں کی آزادی نیست و نابود ہو گئی اور از سر نو آزادی حاصل کرنے کے لئے دونوں کو سخت جد و جہد لازم تھی۔ اس جد و جہد میں فرانس کامیاب ہو گیا کیونکہ ذاتی اور ملکی آزادی کا ہر فرد انقلاب فرانسیسی پوری طرح پر اثر رکھتا تھا اور فرانس کے ہر کس و ناکس نے غیر ممالک کی مقاومت کو اپنا فرض سمجھا لیکن پولینڈ کو کامیابی نصیب نہ ہوئی کیونکہ وہاں کی رعایا عامہ نے اس مصیبت کو محسوس نہ کیا بلکہ صرف تربیت یافتہ شرفاء اور امرا اصلی حالت سے واقف تھے۔

# باب چہارم

## ۱۷۹۲ء سے ۱۷۹۵ء تک

فرانس اور یورپ کی باہمی جنگ

۱۷۹۲ء کے ابتدائی مہینوں میں فرانس دول یورپ سے جنگ و جدال میں مصروف تھا۔ اگرچہ ڈنمارک و سپین اور سوئڈن جیسی چھوٹی چھوٹی سلطنتوں نے جنگ فرانس سے اپنی غیر جانبداری کا اظہار کر دیا تھا لیکن انھوں نے فرانسیسی جمہوری سلطنت کی نصرت کرنے کی بھی کوئی خواہش ظاہر نہیں کی تھی اور اس سبب ان کی غیر جانب داری سے فرانس کو کچھ فائدہ نہ پہنچا لیکن سوئٹزرلینڈ کی غیر جانبداری اس قدر غیر مفید نہ تھی۔ جنیوا کے جمہوریہ میں فرانسیسی وزارت نے انقلاب پسند فریق کو امداد پہنچائی تھی اور اس وزارت میں جنیوا کا ایک جلاوطن مسمی کلیویر بھی شریک تھا۔ اس سبب سے سوئٹزرلینڈ کے اضلاع اس عالمگیر جنگ میں تقریباً شریک ہو گئے تھے اہل برن نے شہر جنیوا پر قبضہ کر لیا تھا۔ چنانچہ اس موقع پر نہایت ہشیاری سے کام لیا گیا کہ مطلقاً جنگ نہ چھڑنے پائے سوئٹزرلینڈ کے جاسوسوں کے ذریعہ سلاح جنگ اور رسد وغیرہ کا سامان جنوبی جرمنی سے فرانس میں آتا تھا اور انھیں کے توسط ان جمہوری سلطنت کے دوستوں سے جو دشمن کے ملک میں مقیم تھے سیاسی تعلقات کا سلسلہ جاری تھا۔ فرانس کے خلاف رفراکی مقدس حکومت کے اعلان جنگ نے یورپ کے کل بڑے بڑے ممالک کو فرانس سے جنگ آزمائی کے لئے آمادہ کر دیا۔ صرف روس ایک ایسا ملک تھا جس نے فرانسیسی جمہوریت کے خلاف کوئی فوجی یا جنگی بیڑہ نہ بھیجا تھا اور کیتھرائن نے اس عذر پر اکتفا کیا کہ وہ پولینڈ میں جیکوبنز کو مغلوب کرنے میں مصروف تھی (یہ واضح رہے کہ ۱۷۹۲ء کی جنگ کی کیفیت ۱۷۹۳ء کی جنگ سے مغائر تھی۔ ۱۷۹۲ء میں فرانس

پرلوئی شانزدہم کی طرف سے حملہ ہوا اور جنگ ان اصولوں پر ہوئی جو اٹھارھویں صدی میں رائج تھے اس کے برخلاف ۱۷۹۲ء میں دول یورپ فرانس سے ایک اور ہی گہری غرض سے برسرپیکار تھے۔ انقلاب سلطنت کے دستور العمل کا وہ جزو جو ۱۹ نومبر ۱۷۹۲ء کو کنونشن (مجلس) کا نصب العین قرار پایا تھا کہ اہل فرانس تمام ملکوں میں حریت، اخوت اور مساوات کے اصول کی اشاعت کریں گے یورپ کی ہر سلطنت کو نہایت ہی پریشان اور متفکر بنائے ہوئے تھا۔ بالخصوص انگلستان جو اس زمانہ میں جبکہ فرانس میں انقلاب کی سخت ہل چل مچ رہی تھی۔ جنگ کی بدلی ہوئی حالت خاموش رہا۔ سخت پریشان تھا۔ انگلستان کے مدبر اسوقت مداخلت پر مجبور ہوئے جبکہ فرانس کے نئے حکمرانوں نے یہ ارادہ ظاہر کیا کہ بین الاقوامی قوانین کے اصول کو تہہ و بالا کرکے یورپ کی کل اقوام کو وہ اپنا ہم خیال بنالیں گے۔ انقلاب سلطنت کے دستور العمل سے اس بات پر عام طور پر دلی مخالفت تھی اور اس وجہ سے یورپ کی تمام طاقتیں یکجہت ہوکر فرانس کی مخالفت پر آمادہ ہوگئیں۔ انگلستان نے اپنے کو اس اتحادیہ کا میر بخشی بنالیا۔ اس معاملہ میں انگریزوں کے پروشیا اور آسٹریا کو نہایت فیاضی کے ساتھ مالی امداد دی اور صرف انھی کو نہیں بلکہ ہسپانیہ اور سارڈینیا جیسے چھوٹے چھوٹے ملکوں کی بھی ایسی ہی مدد کی اور اس طریقہ پر اتحاد مقصد کے ساتھ اتحاد عمل کی دولت ہاتھ آئی۔ فرانس کے خلاف یہ جنگ اصولی جنگ تھی۔ یعنی کسی خاص سازش یا پیش بندیوں کا نتیجہ نہ تھی۔ یورپ کے اس جدید طرز عمل کا پہلا نتیجہ یہ ہوا کہ پروشیا اور آسٹریا کی سلطنتوں کی وزارتیں بدل گئیں۔ ۱۷۹۲ء کے حملہ کی ناکامی سے فریڈرک ولیم ثانی اپنے مشیروں اور صلاح کاروں سے بددل ہوگیا تھا۔ اسی سبب سے ڈیوک آف برنزوک کو علی رؤس الاشہاد ذلیل کیا گیا اور شلیم برگ نامی وزیر خارجہ کے مستعفی ہوتے ہی ہاگ وٹز اس کی جگہ مقرر ہوا۔ اسی طرح آسٹریا کے دارالسلطنت وائنا میں کاونٹ فلپ نائب مدار المہام جو کانٹز کی ضعیفی کے سبب امور خارجہ کا انتظام کرتا تھا۔ برخاست کردیا گیا۔ اور اس کی جگہ ایک ادنیٰ حیثیت کا شخص تھوگوتامی مقرر ہوا جسکا

اصل اصول ملکی معاملات میں فرانس کو عاجز اور ذلیل کرنا تھا اور جسکا نصب العین فرانسیسی اصول سے مخالفت اور نفرت تھی۔ دوسرے درجہ کی غیر معروف سلطنتوں میں بھی اسی طرح وزارت کی تبدیلیاں ہوئیں۔ سب میں زیادہ قابل ذکر ہسپانیہ میں وزیر ارنڈا کی موقوفی ہے جس کے بجائے ملکہ کا منظور نظر گوڈوے نامی مقرر ہوا۔ اس اتحادی طاقت کے قیام کا پہلا نتیجہ یہ ہوا۔ فرانسیسی بلجیم میں جرنیل ڈومیرز پر سخت حملہ کیا گیا۔ اب تک یہ جرنیل پروشیا کو آسٹریا سے علیحدہ کرنے کی فکر سے عاجز نہیں ہوا تھا۔ لیکن لوی شانزدہم کے قتل کے بعد وہ قطعی ناامید ہوگیا پروشیا اور انگلستان دونوں اسکے وعدہ وعید سننے کے بھی روادار نہ تھے ادھر موسم سرما کی شدت سے اسکی فوج تباہ ہونے لگی اور جب فرانس کی سرزمین حملہ آوروں سے خالی ہوگئی تو پہلے اس کی فوج کے رضاکار ہزاروں کی تعداد میں اپنے گھروں کو واپس ہونے لگے۔ نیز وہ سپاہ جو ابھی تک اسکے پاس تھی انکو فرانسیسی دفتر جنگ کی بے ترتیبی کے سبب رسد بھی نہیں پہنچ سکتی تھی۔ مزید براں جب اہل بلجیم کو یہ معلوم ہوا کہ اُن کا ملک اُن کی مرضی کے خلاف فرانسیسی جمہوریہ میں شامل ہوگیا ہے تو وہ خود مختاری کے گرویدہ اور حب الوطنی کے شیدا تھے۔ ہر طرح مخالف ہوگئے اور اوھون نے فرانسیسی فوج کو بجائے امداد دینے کے نہایت تنگ کیا۔ ڈومیرز کا وہ حملہ جو اوس نے ایسی حالت میں ہالینڈ پر کیا تھا ناکام رہا اور اُس کو ناکام ہونا بھی چاہیئے تھا۔ آسٹریا کی فوج نے اس کے لشکر کے اوس دستہ کو جو زیر کمان جرنیل مرنڈا۔ میسٹرجٹ کا محاصرہ کئے ہوئے تھا شکست دی اسوقت آسٹریا کی فوج کا سپہ سالار شہزادہ کوبرگ تھا ڈومیرز کو ناچار اپنی آگے بڑھتی ہوئی فوج پیچھے ہٹانی پڑی اور اس خیال سے کہ کہیں فرانس تک آمدورفت کا راستہ بند نہ ہوجائے اس کا نہایت عجلت سے تعاقب کیا گیا ایک انگریزی فوج زیر کمان ڈیوک آف مارلبرک شاہ کوبرگ کی آسٹرین فوج سے جا ملی۔ اوس

جنگ نیروندن ۱۷۹۳ء

بتاریخ ۲۱۔ مارچ ۱۷۹۳ء اتحادی طاقتوں نے ڈومیرز کو نیروندن پر شکست فاش دی۔ فرانسیسی لشکر میں بھاگڑ پڑ گئی اور

جیتم زدن میں فرانسیسی بلجیم سے نکال دیئے گئے۔ ڈومیرز نے کنونینشن پر دھاوا مارنے کی کوشش کی لیکن یہ بھی بے سود رہی اُسنے چار گماشتوں اور وزیر جارجیہ کو جو اسکو معطل کرنے کے لئے بھیجے گئے تھے گرفتار کر لیا۔ لیکن جب اس کو یہ معلوم ہوا کہ اُس کی فوج بیکار ہو چکی تھی۔ تو وہ ۵ - اپریل کو فرانس چھوڑ کر آسٹریا چلا گیا۔ ڈومیرز کی ان بدنصیبوں کا اور آخر میں اس کے اس طرح آسٹریا سے جا ملنے کا۔ کنونینشن پر بڑا اثر ہوا۔

کنونینشن پر اثر۔

یعنی کنونینشن کے سرگرم اور پرجوش اراکین کو جنکو نئی حکومت کے دور جدید کی کامیابی کا کامل یقین تھا اور جن کو یہ گھمنڈ تھا کہ آزاد فرانسیسی بدون سلاح حرب اور بدون ترتیب و تعلیم جنگ غیر ممالک کی فوجوں کو شکست دیدینگے۔ اور جو اس خیال میں تھے کہ جمہور یہ ہمیشہ فتحیاب اور کامگار رہیگی سخت حیرت کا سامنا پڑا اور کنونینشن کو ماننا پڑا کہ فرانس میں زبردست اور طاقتور حکومت کی ضرورت ہے میرابو کے خیالات سے اتفاق کرکے ڈینٹن نے تجویز کی کہ مجلس آئین سازی کے اراکین میں سے جدید وزارت کا انتخاب کیا جائے۔ تیسرے جمہوریوں کو حکومت عاملانہ کے اقتدار سے وہی نفرت تھی جو دستوری حکومت کے طرفداروں کو تھی چنانچہ ڈینٹن کی تحریک ناکام رہی۔ تاہم یہ بالکل ناممکن تھا کہ ایک ناہموار جماعت اور بدنام وزارت فرانس کی محافظت کر سکے۔ جنوری ۱۷۹۳ء میں کنونینشن کی خاص کمیٹیوں نے تحفظ عامہ کی مجلس کا انتخاب کیا لیکن شکست نیرڈن کی خبر پہنچنے پر کنونینشن کے انتخاب کردہ پچیس ممبروں کی کمیٹی اس کے بجائے قایم کی۔ اور اس کو اسی نام سے موسوم کیا لیکن یہ کمیٹی بھی ناہموار اور غیر موزوں تھی اور جب ڈومیرز کے فرار ہونے کی خبر پہنچی تو ۹ اراکین کی ایک کمیٹی قایم کی گئی جسکو وسیع عاملانہ اختیارات دئے گئے۔ یہ کمیٹی

مجلس تحفظ عامہ

(کمیٹی آف پبلک سیفٹی) یعنی مجلس تحفظ عامہ کے نام سے مشہور ہے لیکن اب سوال پیدا ہوا کہ یہ کمیٹی کسطرح حکمرانی کے قابل بنائی جائے اس کا پہلا فرض یہ تھا کہ ہر سرحد پر دشمنوں کا مقابلہ کرنے کے لئے فوج تیار کرے چنانچہ اس کام کے لئے کنونینشن کے ۸۲ نائب دو دو

کرکے فرانس میں ہر سمت بھیجے گئے تاکہ تحریص و ترغیب سے اور اگر ممکن نہ ہو تو زبردستی تین لاکھ جوان فوج میں داخل کریں اس زیادتی کا نتیجہ یہ ہوا کہ ملک کے اکثر علاقوں میں فتنہ و فساد برپا ہونے لگا چنانچہ جبراً و قہراً بھرتی کرنے کے سبب اور اسی طرز عمل کی مزاحمت کے باعث لاوندی میں باہمی جدال و قتال کی نوبت

لاوندی میں فتنہ و فساد ۱۷۹۳ء

پہنچ گئی یہ جنگ امرا یا کلیسا کی حفاظت کے لئے نہیں چھڑی بلکہ محض جبریہ فوجی داخلہ کی مخالفت میں تھی۔ اول اول تو اس مزاحمت کے سرگروہ اور جنگ کے بانی دلکار کے محافظ اور چوکیدار تھے لیکن تھوڑے ہی عرصہ میں فرانسیسی پادری اور امرا اسکے سرگروہ بن گئے اس طرح مخالفین متحد ہو گئے اور مغربی فرانس کے ایک صوبہ میں کنونیشن کے احکام کی مخالفت نہایت شد و مد کے ساتھ کی گئی ڈومیرز کی علیحدگی اور اس کی ناکامی کا یہ نتیجہ ہوا کہ زمانۂ انقلاب میں پہلی مرتبہ حکومت علانیہ کی ابتدا ہوئی لیکن ساتھ ہی ایسے اسباب پیدا ہو گئے جو آنے والی خونخوار حکومت (Reign of Terror) کا پیش خیمہ تھے۔ ۹- مارچ کو پیرس میں انقلابی عدالت قایم ہوئی جسکی اصلی تحریک انقلاب کے دشمنوں کو چن چن کر سزا دینے کی تھی چوتھی اپریل کو کنونیشن نے یہ حکم لگایا کہ غذا کی انتہائی قیمت بڑھا دی جائے اور ان نامجموں کو جو کسی خاص غرض سے فوجوں یا دیگر محکموں میں بھیجے گئے تھے زیادہ اختیارات دئے گئے اور ایک ایسی فوج تیار ہوئی جسمیں مفلوک الحال یا حکومت جمہوری کے شیدا شریک تھے۔ یہ تجویزیں ہوتی رہیں جن پر مہینوں تک عمل نہ ہوا لیکن اس زمانہ میں پہاڑی نمایندگان اور گرونڈین کے درمیان مخالفت کی آگ بھڑک اٹھی جمعیت میں یہ دو مخالف فریق تھے اور ان کی سخت مخالفت کے باعث کنونیشن کا خاتمہ ہو گیا اس موقع پر باہمی مخالفت کے اسباب اور اسکی تفصیل کی چنداں ضرورت نہیں ہے لیکن گرونڈین کا مقولہ تھا کہ جیلخانوں میں ستمبر کے قتل عام کے ذمہ دار صرف پہاڑی دکلا تھے اور انھیں نے کمیون آف پیرس کی حمایت میں فتنہ و فساد کو روا رکھا تھا۔ برخلاف اس کے پہاڑی دکلا ان پر (گرونڈین) یہ الزام لگاتے تھے کہ تم درپردہ بادشاہ کے ہوا خواہ ہو

تم ہی نے بادشاہ کے قتل کی مخالفت کرکے اس کی جان بخشی کی رائے دی تھی۔ تم ہی ایسے اتحاد کے محرک ہو جس سے جمہوریہ کا اتفاق و اتحاد برباد ہو جائے اور تم ہی بجائے ایک زبردست اور قوی سلطنت کے ایک کمزور سلطنت پسند کرتے ہو کنونینشن کی عدالت میں یہ سب جھگڑے تصفیے پیش ہوئے۔ روبیس پیر نے برسٹ۔ ورگنیا ڈاور گارڈیٹ پر الزاموں کی بوچھار کردی انھوں نے بھی روبیس پیر اور ڈینٹن پر تہمتوں کا انبار لگا دیا۔ ڈینٹن نے کچھ عرصہ تک جو گرونڈین کی مخالفت سے بچنا چاہا لیکن مثل مشہور ہے تنگ آمد بجنگ آمد بلجیم میں اس کی کارگزاری کے زمانے کے الزامات لگائے گئے اور ڈومیزر کے ساتھ شریک جرم ہونے کے طعنے دئے گئے ناچار اسکو مقابلہ پر آنا پڑا مجلس حفظ عامہ کی پہلی کمیٹی میں اس کا انتخاب ہوا تھا اور اگرچہ اُس نے اپنی کاہلی سے وہاں کوئی کارنمایاں نہ کیا۔ تاہم کیمین، عامل پیتیہ کی طرح وہ بھی نئے آئین حکومت کا مخترع و موجد تھا۔ اسی اثنا میں ہر سرحد سے وحشت ناک خبروں کا سلسلہ جاری رہا۔ کنونینشن کے لئے نہایت نامناسب تھا کہ ایسے وقت میں جبکہ فرانس کی قسمت کا فیصلہ ہو رہا تھا وہ اپنے ہی اراکین کے ذاتی جھگڑوں میں مبتلا رہتی۔ چنانچہ کمیون آف پیرس نے مصالحت کرانے کا تہیہ کیا کنونینشن کے ناٹ جو سینٹر (Centen) یا پلین (Plain) میں بیٹھتے تھے ان پر بہ نسبت پہاڑی وکلاء کی سرگرمی کے انکے مخالف گرونڈین کی شیریں کلامی سے زیادہ موثر تھے اور کمیون آف پیرس کے فیصلہ کو ماننے کے لئے بہ مشکل تمام راضی ہوئے۔

۱۰۔ مئی ۱۷۹۳ء سے کنونینشن کا مقام ٹوئی لیریز کے محل میں تھا چند دنوں بعد ۳۱۔ مئی کو مسلح سپاہیوں نے پیرس کے نیشنل گارڈ اعلیٰ افسر ہنریٹ کے زیر کمان اس محل کا محاصرہ کیمون (کمیٹی) آف پیرس کے حکم سے کرلیا اُن کو یہ بھی حکم تھا کہ ذی اثر گرونڈین کنونینشن سے نکال دئے جائیں۔ اور انقلابی عدالت کے روبرو پیش کئے جائیں

گرونڈین کا اندفاع ۲ رجون ۱۷۹۳ء

۲۔ جون کو اس حکم کی خاطر خواہ تعمیل کی گئی اور اسی دن سے کنونینشن میں گرونڈین کا وجود قومی فریق کی حیثیت سے ختم ہو گیا ڈومیزر (عرصہ سے) فرانس کے حلہ

آوردوں کے لئے سدراہ تھا لیکن اس کے ہٹ جانے کے بعد آسٹریا اور انگلستان
دوسری مہم ۱۷۹۳ء کی فوجوں کے لئے راستہ صاف ہوگیا۔ چنانچہ دونوں ملکوں کی
فوجیں آہستہ آہستہ بڑھنی شروع ہوئیں اور ڈیوک آف
برنزوک کی سال گذشتہ کی ترکیب یعنی سرحد کے قلعوں کو پشت کی طرف چھوڑ کر
سیدھا پیرس میں داخل ہو جانے کی تائید نہ کی بلکہ ۲۴ مئی کو فرانسیسی کیمپ
کا بمقام فارمز نہایت استحکام کے ساتھ محاصرہ کیا گیا اور نہایت سخت
مقابلہ کے بعد ۱۲۔ جولائی کو کونڈے اور ۲۸ جولائی کو والسینیز پر تسلط
حاصل کر لیا۔ اسی طرح سے رفتہ رفتہ فرانس میں اتحادی طاقتوں کے قدم جم
گئے۔ لیکن کنونشن کی خوش قسمتی سے آسٹریا اور انگلستان کے کمانڈروں
میں پھوٹ پڑ گئی بندرگاہ ڈینکرگ کو ڈیوک یارک اپنے قبضہ میں رکھنا
چاہتا تھا کیونکہ جہازوں سے مال اتارنے کے لئے یہ بندرگاہ نہایت کارآمد
تھا۔ چنانچہ اس نے وزارت انگریزی کے حکم سے ڈنکرک کا محاصرہ کر لیا۔
لیکن آسٹریا کے کمانڈر شہزادہ کوبرگ نے انگریزوں کی امداد کرنے سے انکار
کر کے بندرگاہ لی کو سنوے پر فوجیں ڈالدیں اور ۲۲ جولائی کو پروشیا کی فوج
نے لی کو سنوے سے جنوب کی طرف مینس کو تسخیر کر لیا اور استردی افواج
سلطنت جرمنی کی فوجوں کے ساتھ ورمر کے زیر کمان اساس میں داخل
ہو گئیں۔ ادھر ہسپانیہ کی فوجوں نے فرانسیسی جمہوریہ پر کوہ پیرنیز کے دونوں جانب
سے حملہ کر دیا۔ چنانچہ مشرقی اسلین کو فتح کر لیا اور جانب مغرب بداسوا کا راستہ
ہاتھ آیا۔ متواتر زکوں کے بعد نہ تو کنونشن کا جی چھوٹا اور نہ اہل فرانس نے
ہمت چھوڑی لیکن ان پر اس قدر ضرور ثابت ہو گیا کہ بے ترتیب اور اپنی
تیار کی ہوئی فوج اور با ترتیب فوج کا کوئی مقابلہ نہیں ہے۔ فی الحقیقت
ڈومپیرز اور گسٹائن کی شاندار فتوحات کچھ ان کی ذاتی جوانمردی اور لیاقت
ہی کے سبب سے نہیں ہوئیں بلکہ حسن اتفاق اور مفتوح مقامات کے باشندگان
کے پرجوش استقبال کی بھی برکت شامل تھی ابتدائی شکستوں سے یہ ثابت
ہو گیا کہ مجلس حکام نے فرانسیسی فوج کی طاقت کو کسدرجہ سلب کر دیا تھا۔

۱۷۹۳ء کے موسم گرما میں فرانس پر کئی جانب سے حملے ہو گئے تھے لیکن ان بیرونی خطرات کو جگہ جگہ کی خانہ جنگیوں نے بہت اہم کر دیا تھا۔ لاوندی کی جنگ بسرعت بڑھتی جا رہی تھی سلطنت جمہوریہ کے سپاہیوں کو وہاں کے جفاکش کسانوں نے جنگلوں اور دلدلوں میں رہ کر بے ترتیب لڑائی لڑ لڑ کے متواتر شکستیں دیں۔ برٹنی اور ارن کے پہاڑوں میں بھی پادریوں اور دیہات کے رئیسوں کی رہنمائی سے ایسی ہی لڑائیاں ہوئیں لیکن سوائے لاوندی کے کسی اور جگہ بادشاہ کی طرفداری کا اظہار نہیں کیا گیا کنونشن سے گرونڈن کے اخراج کے سبب ایک اور زبردست تحریک کی ابتدا ہوئی یعنی لاوندی اور دیگر بیابانی اور پہاڑی اضلاع میں بغاوتیں زیادہ تر محض جاہل کسانوں کے کوششوں کا نتیجہ تھیں لیکن گرونڈ میر کی حمایت کی تحریک میں شہر کے مالدار اور عقلمند لوگ شامل تھے۔ چنانچہ فرانس کے اکثر شہروں کے باشندے جرون کی زبردست کارروائی کی خبر سے پریشان ہو گئے گرونڈ میز اخبار (Girondin Journals) عرصہ سے کمون پیرس کی برائیاں کرتے تھے اور کہا کرتے تھے کہ پہاڑی وکلاء خود طاقت کے خواہاں اور باغی ہیں ان الفاظ نے آخر کار اپنا اثر دکھایا۔ اکثر نائب جنکو بتاریخ دوسری جون ملکی حقوق سے محروم کیا گیا تھا۔ مختلف صوبوں میں بھاگ گئے اور ان میں سے بعض نے جو مارسیلز میں بمقام قائن موجود تھے کنونشن کے خلاف ایک فوج تیار کرنا شروع کر دی اور دوسرے شہروں سے بھی تقلید کی۔ مارسیلز میں جیکوبائنوں کو گرفتار کر لیا گیا۔ لورڈو کے نائبوں کو شہر تک میں نہ آنے دیا۔ لائن نے مخالفت میں انقلاب شروع کر دیا۔ اور شالیر کو قتل کر ڈالا۔ یہ شخص آرادبار کا سرگروہ تھا۔ اور کئی شہر کنونشن کے خلاف مرکزی فوج تیار کرنے کے لئے معاہدے کے دستے لورڈو بھیجنے پر راضی ہو گئے چنانچہ کئی دن تک مخمند کو بہتالی وکلاء کو سخت مصیبت کا سامنا کرنا پڑا لیکن ان کے نائب بہت کام آئے نارمن کی فوج کو بتاریخ ۱۳ جولائی بمقام ونیسی آسانی سے شکست دی گئی

فرانس میں خانہ جنگی

بورڈو اور مارسیلز فوراً مطیع ہو گئے اور لائنز کا محاصرہ کر لیا گیا۔ کوہستانی وکلاء کو یہ فتوحات صرف ان کے مائیوں کی بدولت نصیب نہیں ہوئیں بلکہ فرانس میں عام طور سے یہ خیال تھا کہ گرونڈینز کی خانہ جنگی سے ظاہر ہو گیا کہ ان میں حب الوطنی کی مطلق بو نہیں ہے اور اگر بفرض محال کمیون پیرس نے کنونیشن میں مداخلت کے باعث غلطی کی تھی تو بھی گیرونڈینز مختلف صوبجات کے باشندوں کو کنونیشن کے خلاف کھڑا کر دینے کی غلطی کے مرتکب ہوئے تھے۔ اسی خیال سے متاثر ہو کر بہت سے شہروں کے باشندوں اور بہت سے محکموں نے گرونڈینز کی گرفتاریوں اور سزاؤں میں معاون رہنے پر افسوس کیا اور بمقام بورس مرکزی سطح پر ایک تحریک کے خلاف مقامی سیاہ کے اجتماع سے انکار کر دیا کوہستانی اشخاص نے بیرونی جنگ اور خانہ جنگی کے خطروں کا نہایت مردانگی سے مقابلہ کیا ان کا پہلا کام یہ تھا کہ انھوں نے نہایت پھرتی سے دستور جمہوریہ کا دستور تیار کیا اور یہ دستور ۱۷۹۳ء کے نام سے مشہور ہوا لیکن چونکہ اس آئین پر کبھی عمل نہ ہوا اس سبب اس کو بالتفصیل بیان کرنے کی ضرورت نہیں۔ اس کے تیار ہو کر مشہور ہو جانے اور مجلس عوام میں پہونچتے ہی گرونڈینز کے نام چھوٹ گئے کیونکہ وہ یہ کہا کرتے تھے کہ کوہستانی وکلا فتنہ و فساد کے طرفدار ہیں اور ملکی اختیارات کو اپنے اور کنونیشن کے واسطے مخصوص کرنا چاہتے ہیں لیکن ۱۷۹۳ء کا دستور ان اعتراضات کا خود ہی جواب تھا کوہستانی پیشواؤں کا معمولہ تھا کہ کنونیشن کے اراکین ہرگز عنان اختیارات کو اپنے ہاتھ سے نہ چھوڑیں گے اور اگر ایسی حالت میں عوام الناس کو انتخاب عامہ کا موقع دیا گیا تو مدت اور زیادہ الجھ جائیں گے بہرحال کنونیشن نے اس نئے آئین کے وضع ہونے کو قبول کر لیا لیکن اسپر عمل نہ کیا اور اپنے نئے حکمراں بھی مجلس حفظ عامہ اپنی (کمیٹی حفظ عامہ) کے اقتدار کو ترقی دیکر اور مستحکم کر دیا گرونڈینز کے اخراج کے بعد کنونیشن پر ظاہر ہو گیا کہ اختیارات کو چند آدمیوں ہی کے سپرد کرنے سے بے شمار فوائد حاصل ہوتے ہیں لیکن اسمیں کلام ہے کہ ان ناسور اور شریر کلام متکلموں نے

ذکر کارروائی

بھی جن کے زبردست گیرونڈ نیز تھے ان فوائد کو تسلیم کیا جو طاقت ور انتظامی اور حکومت کو شخصی آزادی کے مخالف تصور کرتے تھے۔ اس کمیٹی کے وجود سے گورنمنٹ کے کارکن اور نائبوں کے ہاتھ ایک ایسی مرکزی طاقت آگئی جس پر وہ اعتبار اور بھروسہ کر سکتے تھے اس کمیٹی نے نارمنڈی میں مختصر سی جنگ کا انتظام کیا جس نے فراری گرونڈ سٹر وکلاء کی اس تحریک کا قلع قمع کر دیا جو روز بروز بڑھتی اور زور پکڑتی جاتی تھی۔ اسی کمیٹی کے ایک رکن رابرٹ لینڈیٹ کی دور اندیشی کا نتیجہ تھا کہ بعد فتح باغیوں کے سرگروہوں کا پتہ لگا لگا کر اور ان لوگوں کے مصوروں کو جو دام تزویر میں گرفتار ہو گئے تھے معاف کر کر کے نارمنڈی کے جوش کو ٹھنڈا کر دیا اسی کمیٹی نے فوج میں پہلے پہل ترتیب قایم کی اور اسی نے ان کو سامان رسد بہم پہنچایا اور آلات حرب سے مسلح کر دیا اور پہلی ہی کمیٹی کے مشہور رکن ڈینٹن کی تحریک سے ۱۹-نومبر کا مصیبت انگیز فتوے منسوخ ہو گیا اسی فتوے کے سبب انقلاب سلطنت کی تحریک نے زور پکڑا اور اسی کے سبب غیر ممالک سے زور شور سے مخالفت کی بہر حال ہر طرف اطمینان تھا کنونشن کے اراکین کو بھی احساس تھا کہ وہ راستی سے کام کر رہے ہیں۔ کمیل ڈیسمولنز کی تحریک سے ۱۰-جولائی ۱۷۹۳ء کو پہلی مجلس

**انجمن اعظم تحفظ عامہ**

برخاست ہوئی لیکن فوراً ہی دوسری مجلس کا انتخاب عمل میں آیا اور اس کو نئے نئے اختیارات دے گئے۔

اس کمیٹی کو تحفظ عامہ کی انجمن اعظم کہتے ہیں کمیٹی ایک سال سے زیادہ با اختیار و اقتدار رہی۔ ڈینٹن اس میں شریک نہ ہوا شاید اس خیال سے کہ وہ اس انجمن کی امداد کے بغیر بھی بہت کچھ کر سکتا تھا اور شاید اس وجہ سے بھی کہ اسکو انجمن میں لگاتار کام کرنے سے بھی نفرت تھی کمیٹی کا بھی دوبارہ اس کمیٹی میں انتخاب نہ ہوا کیونکہ اس نے انتظامی کمیٹی کا خاص رکن ہونیکی حیثیت سے جمہور کے خزانہ کے انتظام کو پسند کیا تھا۔ وہ دو اراکین جن کا جولائی میں انتخاب ہوا تھا اُن کے نام حسب ذیل تھے۔

(۱) باریر جس نے اپنی تمام زندگی کارکردگی میں بحیثیت رپورٹر کے کام کیا تھا اور

اسی وجہ سے وہ دیگر اراکین پر فوق رکھتا تھا۔
(۲) جین بون سینٹ اینڈر جو بحری معاملات کا منتظم تھا۔ (۳) پیر آف مارن اور (۴) رابرٹ لینڈیٹ جو فوجوں کی رسد رسانی کے انتظام پر متعین تھے۔ (۵) کاتھن (۶) سینٹ جسٹ (۷) گیسپرین اور (۸) تھوریو (۹) امیں پیر جو اس کمیٹی میں بجائے گیسپرین کے ۲۷ رجولائی کو داخل ہوا تھا۔ سرحد پر فوجی انتظام کے لئے کاڈی اور پیر پر مقرر ہوئے (Reign of Torror) یعنی خوفناک حکومت قایم کرنیکے لئے بلا وارن اور کولٹ ہر بوئے ۶ ستمبر کو متعین ہوئے۔ ۱۰ اور ۲۰ ستمبر کو تھوریو علیحدہ ہوگیا۔ اس دوسری انجمن تحفظ عامہ کی درجہ مدرجہ ترقی قابل غور ہے۔ یکم اگست ۱۷۹۳ء کو بارہ رکنوں کے کنونشن کے روبرو ایک پہلی رپورٹ پیش کی جس میں نہایت پرجوش تجویزیں شامل تھیں۔ چنانچہ ایک تجویز یہ بھی تھی کہ جنگ نہایت سرگرمی سے شروع کرکے لاونڈی کو برباد کردینا چاہیئے اور میری انٹوانیٹ کا انقلاب سلطنت کی عدالت میں پیش ہونا چاہیئے اسی دن ڈینٹن نے یہ تجویز پیش کی کہ موجودہ کمیٹی کو ذالمال گورنمنٹ مان لیا جاوے یعنی عنان حکومت اراکین کمیٹی ہی کے ہاتھ میں رہے اور وزراء کو ان کی ماتحتی میں کام کرنے کی ہدایت کیجائے یہ تجویز کامیاب نہ ہوئی۔ لیکن ڈینٹن کے حسب منشا فرانسیسیوں کے جان و مال پر تھوڑی بہت مجویز مذکور کے قبضہ حاصل ہوگیا۔ انتظامی امور سے سبکدوش ہوجانے پر کنونشن کو بظاہر خوشی ہوئی چنانچہ اس نے جملہ امور کو جو انجمن تحفظ عامہ نے تجویز کئے تھے بے چون وچرا منظور کرلئے اور اراکین کا انتخاب ماہ بماہ ہونے لگا اس طرح پر تمام ذمہ داری ان پر رکھدی اور ان کے جملہ احکامات کو باقاعدہ قلمبند کرنا شروع کردیا۔ کاڈی اور پیر پر انتخاب کنونشن نے فوجی امور کا انتظام ان کے سپرد کردیا اور بلا درن اور کالوڈ سے ہر بوا سے کے انتخاب کے باعث اندرونی انتظام میں اتحاد پیدا ہوگیا۔ تحفظ عامہ کی مجلس اعظم کی حکومت کو یعنی خوف وخطر کی ہولناک حکومت کا زمانہ کہا جاتا ہے

راس پیری کیمالف

کمیٹی نے خود گورنمنٹ کے خاص خاص محکموں کا انتظام اپنے ممبروں میں تقسیم کر کے ان کے متعلق کر دیا تھا۔ سوائے رابیس پیر گوتھن اور سینٹ جسٹ کے اور ممبروں کی خاص ذمہ داریوں کا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔ رابیس پیر ہی کو کنونشن کی چار دیواری کے اندر اور باہر کچھ شہرت حاصل تھی اور بعض وجوہ سے وہ کمیٹی میں بھی نہایت ممتاز تھا۔ وہ اسباب یہ تھے (۱) مجلس احکام میں حسن کارکردگی (۲) آسٹریا سے اس کی عقلمندانہ مخالفت (۳) بادشاہ کے ساتھ سلوک کرنے کی بابت اس کے عاقلانہ خیالات (۴) گرومڈن کے اتحاد پسند فرقہ کی مخالفت (۵) مزید براں اوسکی سچائی اور دیانت داری کی شہرت۔ ان اوصاف کی بدولت وہ کمیٹی کا نہایت نامور ممبر مشہور تھا اور وہ اپنے اعلیٰ مرتبہ کو اچھی طرح سمجھتا تھا۔ اس کے ساتھ ہی اپنا مطلب نکالنے کے لئے بڑے بڑے موقعوں پر اس کے نام سے فائدے بھی اٹھاتے تھے۔ اور انقلاب سلطنت کے اصول کو بنانا اور ان کو وضع کرنا اُس کا کام تھا اگرچہ کنونشن کے لئے اور فرانس کے نزدیک رابیس پیر کمیٹی تحفظ عامہ کا نہایت ممتاز ممبر تھا لیکن انتظام سلطنت کے امور میں اس کو بہت کم دخل حاصل تھا۔ اسی لئے کوئی خاص محکمہ سلطنت اس کے سپرد نہیں کیا گیا تھا اُس میں (برریر) کی سی فصاحت اور روانی نہیں تھی اس لئے وہ برریر کی جگہ مجلس کی واقعہ نویسی کی خدمت انجام نہیں دے سکتا تھا۔ اور نہ وہ اپنے اکثر ہم عصروں سے محبت اور ملاپ کے تعلقات رکھ سکتا تھا۔ اگرچہ اس کے نام سے حکام فائدہ اُٹھاتے تھے لیکن دراصل نہ تو اصلی حکام اسکو پسند کرتے تھے اور نہ اس پر اعتبار کرتے تھے بلکہ یہ انہی کے فائدہ کی بات تھی کہ کمیٹی مستقل طور پر مقرر ہو گئی تھی اور اس کے ذریعہ سے ان کی کارروائیوں پر روبیس پیر کے سے مشہور ایماندار اور محب وطن کی تصدیق ہوتی تھی کمیٹی کے ممبروں کی بڑی جماعت گورنمنٹ کے متعلق مستقل رائے نہیں رکھتی تھی وہ محض اُسی کا کام خوش اسلوبی کے ساتھ کرنا چاہتے تھے جو ان کے سپرد تھا۔ صرف رابیس پیر ہی کو یہ امید تھی کہ اس خوفناک حکومت کے ذریعے سے سلطنت جمہوریہ

کا نیا آئین پیدا ہو گا کمیٹی میں اس کے دو سچے دوست تھے لیکن انکی مدد کرنے کی مطلق قابلیت نہ رکھتے تھے۔ ان میں سے کوتھن نامی لنگڑا تھا اور اس وجہ سے زیادہ محنت اور مشقت سے کام نہ کر سکتا تھا۔ دوسرا سینٹ جسٹ تھا جو کمیٹی کے ممبروں میں سب سے زیادہ جھوٹا تھا اور صرف پچیس برس کی عمر کا نوجوان تھا یہ شخص کسی نہ کسی بہانہ سے اکثر پیرس سے باہر رہتا تھا۔

انجمن تحفظ عامہ نے جو اس ظلم و ستم کی حکومت کو برقرار رکھا اس کی بناء دو نظاموں پر تھی یعنی (کمیٹی آف جنرل سکیورٹی) مجلس سلامتی عامہ جو پیرس میں تھی اور جسکے ممبر کنونشن سے منتخب کئے جاتے تھے اور جو تمام فرانس پر پولس کا اثر رکھتے تھے اور بڑے موقعوں پر اس کمیٹی کے ممبر گورنمنٹ کی ایک کمیٹی کی حیثیت سے (مجلس تحفظ عامہ) کے جلسہ میں شریک ہوتے تھے لیکن

**مجلس سلامتی عامہ**

ان کا کام صرف یہ ہوتا تھا کہ لوگوں کی طرف متوجہ ہوں اور داد فریاد سنیں اس کے برخلاف مجلس تحفظ عامہ تحریکوں اور تجویزوں پر غور کرتی اور ان کو عمل میں لاتی تھی۔ ڈینٹن تحفظ عامہ کی مجلس اعظم کا بانی تھا۔ اس کے بذاتہ اس میں شریک ہونے سے انکار کیا۔ لیکن اوس کو معلوم تھا کہ سلامتی عامہ کی کمیٹی کو انجمن تحفظ عامہ کی کمیٹی کے ماتحت رہنے کی سخت ضرورت ہے اور یہ ماتحتی اگرچہ بظاہر نہ ہو لیکن حقیقی معنوں میں لازمی ہے ۱۱ ستمبر ۱۷۹۳ء کو تحفظ عامہ کی ایک کمیٹی کا انتخاب ہوا جس میں چند خود رائے گماشتے بھی شریک تھے ڈینٹن نے اس خوف سے کہ دونوں کمیٹیوں کے درمیان جھگڑا پیدا نہ ہو اس کمیٹی کو برخاست کر دیا اور ۱۴ ستمبر کو سلامتی عامہ کی ایک کمیٹی کا انتخاب کیا گیا تاکہ یہ کمیٹی کمیٹی اعظم (یا گریٹ کمیٹی) کے ساتھ بالاتفاق کام کرے۔ اور جن ممبروں کا اس وقت انتخاب ہوا تھا، اس میں سے اکثر کا انتخاب ہر مہینہ ہوتا تھا کمیٹی اعظم کی حکومت کا دوسرا ذریعہ وہ نائب اور صوبہ دار تھے جو انتظام حکومت کی غرض سے صوبوں

**نائب یا گورنر**

میں بھیجے گئے تھے نائبوں کو بھیجنے کی ابتدا اگست ۱۷۹۲ء میں ہوئی یہ رسم مقبول ہوئی اور اپنے نائبوں کی بدولت ۱۷۹۳ء

کے موسم گرما میں گرونڈ نیز کے فتنہ و فساد کا بہت جلد انسداد ہو گیا۔ ان کے اختیارات کی بابت کئی دفعہ اعلان کر دیا گیا تھا کہ محدود نہیں ہیں عوام کی عافیت کے لحاظ سے ان کو اس بات کی اجازت بھی تھی بلکہ حکم تھا کہ مقامی حاکموں کو (خواہ وہ شہر میں انتظام کے محکمہ سے تعلق رکھتے ہوں یا کسی دیگر محکمہ سے) تبادلہ کر دیا کریں اور ان کو گرفتاریاں عمل میں لانے اور دشمنوں سے سامان خوراک کا مطالبہ کرنیکا پورا اختیار تھا پیرس میں (مجلس تحفظ عامہ) ان کی پوری امداد کرنی تھی مقامی گورنمنٹ کے انتظام میں ان کو پوری آزادی تھی۔ جب تک انھوں نے امن قایم رکھا روپیہ فراہم کرتے رہے اور عند الضرورت سپاہی بھی بھرتی کر کے پیرس بھیجتے رہے ان کے انتظام میں کوئی چھان بین نہیں کی گئی۔ علاوہ ان نائبوں کے جن سے اندرونی انتظام ملکی میں خدمت لی جاتی تھی فوجوں کی چھاؤنیوں میں بھی ایسے ہی نائبوں کی جماعت رہتی تھی اس جماعت کے لوگوں کو بھی بے شمار اختیارات حاصل تھے یہاں تک کہ وہ اپنی مرضی سے جنرل چیف (فوج کے اعلیٰ افسر) کو بھی گرفتار کر سکتے تھے اور اس کے درجہ کو توڑ بھی سکتے تھے فوجی محاصروں اور جنگی معاملات میں دخل دے سکتے تھے اور میدان جنگ میں جرنیل کے فوجی احکام کی مخالفت بھی کر سکتے تھے۔ کمیٹی سلامتی عامہ نے اور نائبوں نے ظلم و ستم کا خوف دلا دلا کر حکومت قائم کی اور یہ خوف اس بنا پر دلایا جاتا تھا کہ پیرس میں انقلاب سلطنت کی عدالت موجود تھی اور اس کے نمونہ کی بہت سی عدالتیں قایم تھیں جو صوبوں میں انقلابی یا فوجی کمیشن، کے نام سے مشہور تھیں۔ ان کے علاوہ افواج بھی تھیں۔ انقلاب سلطنت کی عدالت میں سب طرح کے مقدمات پیش ہوتے تھے اور ہمیشہ سزائے موت ملاکرتی تھی تقریباً ہر فرانسیسی مرد اور عورت قانون اشتباہ قانون اشتباہ کے ذریعے سے عدالت کے پھندہ میں آسکتا تھا یہ قانون مرلن ڈوی، نے نہایت ہوشیاری سے بنایا تھا اسکی رو سے ہر وہ شخص گرفتار کیا جاسکتا تھا جو ہر نئے آئین حکومت سے نفرت کرنے کے جرم کا مرتکب ہو اس قانون کی زد میں امراء پناہ گیر لوگوں کے رشتہ دار اور جملہ اقسام کے حکام و ملازمین بھی آسکتے تھے۔ لیکن چونکہ اس قانون اشتباہ

کی اتنی وسعت نہ تھی کہ سوداگروں اور خصوصاً چھوٹے چھوٹے سوداگروں کو خوف دلا سکے اس لئے ان کی خبر لینے کے لئے ایک نیا آلہ بنایا گیا یعنی

**انتہائی قانون**

"انتہائی قانون" بنایا گیا جسکا ستمبر ۱۷۹۳ء سے نفاذ ہوا اس قانون کے ذریعہ سے تمام ضروری اشیا کی انتہائی قیمت مقرر ہوگئی لیکن اس سے ملکی انتظام کے قانون پر کوئی اثر نہیں پڑا اور اس سبب سے اس کا نظر انداز ہو جانا یقینی تھا مگر ایسے قانون کا محض وجود اور اس کی پابندی نہ کرنے والے کا بطور ملزم کے انقلابی عدالت میں پیش کیا جانا ہی چھوٹے چھوٹے سوداگروں کے ڈرانے کے لئے کافی تھا اس کے علاوہ اور بھی ذرائع تھے جن کی یہاں بالتفصیل بیان کرنے کی ضرورت نہیں وہ یہ کہ اس بات کی تاکید تھی کہ ہر شخص اپنے ہاتھ میں ایک کارڈ رکھے جس پر زمانۂ انقلاب میں اس نے جو کچھ کارروائی کی ہو وہ سب درج ہو انعام واکرام کے ذریعہ سے تہدید وملامت کی ترغیب اور ایسی اور بھی حیلہ طلبیں تھیں نتیجہ یہ ہوا کہ مجلس سلامتی عامہ نے عدالت میں دھڑا دھڑ ملزم بھیجنے شروع کر دیئے اور ایسی کمیٹیاں پیرس کے ہر حصے میں ملک فرانس کے ہر شہر ہر ضلع اور ہر گاؤں میں بن گئیں۔ انقلابی کمیٹیوں میں جیکوبین شامل تھے متعدی گمانتے ان جیکوبین اراکین کا صوبوں میں تقرر کرتے تھے ان کمیٹیوں میں جو رکن معتدل رائے ظاہر کرتا تھا نکالدیا جاتا تھا چنانچہ ایسی کمیٹیوں نے قیدخانوں کو بھر دیا لیکن عدالت نے ملزموں کو چھوڑ چھوڑ کر قیدخانوں کو خالی کر دیا اور وہ بھی نہایت سرعت کے ساتھ۔ اپریل ۱۷۹۳ء سے ستمبر ۱۷۹۳ء تک اس عدالت نے جو موت کی سزائیں دیں ان کا اوسط ایک ہفتہ میں صرف تین تھا لیکن ستمبر ۱۷۹۳ء سے جون ۱۷۹۴ء تک جو سزائیں دیں ان کا اوسط ۳۲ فی ہفتہ تھا اور جون ۱۷۹۴ء سے جولائی ۱۷۹۴ء تک سزاؤں کا اوسط ۱۹۶ فی ہفتہ تھا مجرموں کی تعداد میں رفتہ رفتہ زیادتی ہوتی گئی اور پھر یہ دستور ہوگیا کہ مجرموں کی ٹولیوں کی ٹولیاں پھانسی پر چڑھائی جاتی تھیں اور ہر ٹولی کی تعداد روز بروز بڑھتی گئی۔ کمیٹی تحفظ عامہ کو اپنی ماتحت کمیٹی یعنی مجلس سلامتی عامہ کے ذریعے سے اتنی بھی پروانہ

تھی کہ کون اور کس مرتبے کے آدمی قتل کئے جا رہے ہیں۔ دن بھر میں متعدد تعداد مجرموں کی تہ تیغ ہو جاتی تھی جن میں بعض مشہور نام صنعت زن ہیں۔ مثلاً ۱۶ اکتوبر ۱۷۹۳ء کو میری انٹوانیٹ کا قتل ۳۱ اکتوبر کو برسوٹ گرنڈ میئر کا قتل اور ایسے ہی فرنچ کے مرنلوں اور مثلاً کسٹائین۔ ہجرڈ اور رول اور ڈرک آرلیئنز اور بیلی کا قتل جس کے سبب سے درباری ناہیں۔ جنرل اور سابق اراکین مجلس تک خائف ہو گئے۔ یہ جوش پیدا کرنے والا انتظام رفتہ رفتہ ترقی پاتا گیا۔ وہ دو شخص جنھوں نے اس نظام کی بنا ڈالی اور بحراولس پر عمل کیا بلاوارن اور کلٹ ڈی ہربوے تھے یہ دونوں شخص خاص طور سے کمیٹی تحفظ امن میں اس غرض سے داخل کئے گئے کہ فرانس کی اندرونی انتظامی حکومت کو قایم کریں۔ ۱۰ اکتوبر ۱۷۹۳ء کو سیٹ حسب کی تحریک سے ۱۷۹۳ء کا آئین معطل کیا گیا اور بجائے اس کے انقلابی حکومت یعنی ہولناک حکومت کے جاری رہنے کا حکم اس وقت تک کے لئے جب تک کہ ملک میں امن و امان قایم ہو دیا گیا۔ ۱۰ دسمبر کو بلاڈوارن نے ایک رپورٹ پڑھی جس سے انتظام کی نصر بج ہو گئی اس رپورٹ کا سب سے ضروری حملہ یہ تھا کہ مستنری مائے سرکار کے نامزد کئے ہوئے قومی کارکنوں ضلعوں کے منتخب شدہ افسروں (Procureurs syndics) کی جگہ مقرر کئے جائیں۔ ملک کے مختلف صوبوں میں (Reign of Terror) ظلم و جور کی حکومت بھی مختلف تھی۔ جیسے صوبہ داروں نے نہایت سختی و ظلم کے ساتھ حکومت کی مثلاً کیمیر نے بمقام نینٹس اور جی بون نے اراس میں ان ہی مظالم میں "نواڈیس" (یعنی بمقام نینٹس ملزموں کو ڈبو دیا جانا) بھی شامل ہے مگر اس کو دیگر صوبہ جات کے مظالم کا معیار نہ سمجھنا چاہیئے بعض صوبہ داروں نے یعنی مثلاً آنڈرڈومو نے صرف دھمکیاں دینے پر اکتفا کی اور اگرچہ متعدد لوگوں سے اس نے قید خانوں کو بھر دیا لیکن ان قیدیوں کو موت کی سزا دیے اور ان کے سر قلم کر کے بھرے ہوئے قید خانوں کو خالی کرنے سے انکار کر دیا تھا اسی طرح سینٹس کا برنارڈ

نے بجائے انقلاب سلطنت کی عدالت قایم کرنے کے وقتاً فوقتاً پیرس میں قیدیوں کو بھیجدینا بہتر سمجھا تاہم مجلس تحفظ عامہ نے اپنے کارکنوں کو صوبجات میں بالکل آزادی دے رکھی تھی بشرطیکہ ملک میں اندرونی امن وامان قایم رہے اور انقلاب سلطنت کی حکومت کے حکم احکام کی بے چون وچرا تعمیل ہوتی رہے اس آزادی سے شرمناک فائدہ اُٹھانے میں کیریار جے وگر کے سے سخت ظالم اشخاص بھی شامل تھے ان کی سختی اور بے رحمی کسی طرح دلوں سے محو نہیں ہوسکتی ہے۔ پیرس اور صوبجات میں مجلس تحفظ عامہ کی گورنمنٹ کی ترتیب ہورہی تھی لیکن فرانس کی سرحد پر اور ملک کے اندر بھی مصیبتوں کے پے درپے حملے ہورہے تھے۔ مینس کی تسخیر کے بعد پرشیا کی فوج فرانس میں تھوڑی ہی دور بڑھی لیکن انگریزوں کے ساتھ آسٹریا کی فوج شمال مشرق کی طرف برابر بڑھتی رہی اور ورمسر کے ریزگمان السباس میں داخل ہوگئی اور ویسیمبرگ کے راسنوں کا سختی سے محاصرہ کرلیا۔ کومٹی ڈی آرٹوے نے اپنا ارادہ ظاہر کیا کہ لائیز کے مقام پر اور کوہستان اردن میں لاوندی کے باغیوں کا سرگروہ بن جائے انگریزوں نے بھی ہر طرف کمک کے لیے سپاہ بھیجنے کا ارادہ کیا لیکن لوئی سانزدہم کے چھوٹے بھائی نے صرف وعدے ہی وعدے کئے انگریزوں سے تو ایک طرف ہی امداد کی یعنی لڑائی کے شروع ہوتے ہی انھوں نے ایک جنگی بیڑا زیر کمان لارڈ ہڈ بحیرۂ روم کو بھیجدیا تھا۔ چنانچہ ۲۴ اگست ۹۳ء کو ٹولون کے باغیوں نے سخت مخالفت کے بعد انگریزی اور ہسپانوی مشترکہ جنگی بیڑوں سے زیر ہوکر حمایت قبول کی۔ لائیز میں بھی مخالفت کا دریا ایسی طرح چڑھ گیا۔ وہاں کے اصلی باغی (Federalist) یعنی اتحادی ہوگئے۔ لیکن جب کنونشن نے ان کے خلاف ایک فوج بھیجی تو سارے فیڈرلسٹ کے وہ بادشاہ کے طرفدار بن گئے نئی گورنمنٹ کی اس سختی کی وجہ سے فرانسیسی جمہوت بہت جلد بیرونی اور اندرونی دشمنوں سے آراد ہوگیا فوجی معاملات کا ذمہ دار ہونے کے وقت کارنوٹ نے دیکھا کہ حملہ آوروں کو شکست دینے کا

**ڈراؤنا حکومت کا نتیجہ**

صرف یہی ایک ذریعہ ہے کہ فوج کی کثرت سے فائدہ اٹھا کر بڑی جماعت کے ساتھ کام کیا جائے۔ چنانچہ جنرل ہشرڈ نے ڈنکرک کا محاصرہ کیا اور انگریزوں اور ہنوریوں کو جنگ ہونشٹن میں ۸ ستمبر کو شکست دی لیکن باوجود اس فتح کے ہشرڈ کو یہ دولت نصیب ہوئی کہ وہ جوانمردی سے اس کی پیروی نہ کر سکا مسکے جانشین جارڈن نے بھی اسی کے اصول پر عمل کیا

ہوئسٹوین اور واٹگنیہ کی جنگ ۱۷۹۳ء

اپنی فوج کو آسٹریا کی فوج کے مقابل جمایا اور آسٹریا فوج کا محاصرہ کر دیا آسٹریا کی فوج کو ڈگنیز کے مقام پر تاریخ ۱۶- اکتوبر شکست ہوئی لیکن باوجود ان فتوحات کے انگریزوں اور آسٹریا کی فوجیں فرانس کے علاوہ سے باہر نہ نکلیں اگرچہ ان دونوں طاقتوں کی فرانس میں جو ورقی ہو رہی تھی وہ مسدود ہو گئی اور بجائے حملہ کرنے کے ان حملہ آوروں کو اپنے بچاؤ کی فکر لاحق ہو گئی۔ جنوبی فرانس کی طرف بھی ایسی ہی بہادری اور جوانمردی سے کام لیا گیا سینٹ جسٹ نے رائن کی اور موسل کی فوجوں کی ترتیب دی موسل کی فوج کی مدد سے ہوشی نے بتاریخ ۲۵ ستمبر آسٹریا اور پروشیا کی متحدہ فوجوں کو شکست دیکر جسبرگ فتح کیا اور رائن کی فوج کو لیکر پیشگرو نے لانڈو کی کمک کی اور ورمزر کو دریائے رائن کے پار بھگا دیا۔ انہی دنوں میں ایک زبردست فوج نے (جسکے چیدہ دستے پہلے قلعہ ولینیسیر میں رہا کرتے تھے) لائیز کو بتاریخ ۹ اکتوبر تسخیر کیا اور بتاریخ ۱۸- دسمبر جنرل ڈگیر کی فوج نے ٹولون پر دوبارہ قبضہ کر لیا اسی ٹولون کے محاصرہ میں بوناپارٹ نے پہلے پہل (اپنی جرأت اور شجاعت سے) نام پیدا کیا اور فوج کا جرنیل ہو گیا۔ جمہوری فوج نے اسی طرح ہسپانیہ کو زیر کر کے فتوحات حاصل کیں۔ مشرقی پیرنیز کی فوج نے ریکمان ڈاوسٹ رولن پر پھر تسلط کر لیا اور مغربی پیرنیز کی فوج نے ریکمان ملر ہسپانیہ کی فوج کو بدوسا سے نکال دیا لا وینڈی میں بھی ایسی ہی فتح حاصل ہوئی قلعہ مینس کی افواج نے جس میں نہایت ہوشیار سپاہی تھے اور جنھوں نے پرشیا کی فوج سے زمانۂ دراز تک مقابلہ کر کے تجربہ بھی حاصل کیا تھا اور اصول قواعد سے بھی واقف تھے ویندن کی فوجوں کو تہ و بالا کر ڈالا اور اس صوبہ کے باغیوں کو بھی پوری سزا دی۔ ایک طرف تو کیمپریز نے بمقام مینٹز ان کی خوب خبر لی اور دوسری جانب سے جرنیل ٹرو کے شیطانی لشکر نے ان کو تہ و بالا کر ڈالا۔

غرض ہر طرف کی فتوحات نے ڈائرکٹیریوں کو اس خوفناک ظلم وستم کی حکومت کے ساتھ رام کر دیا کیونکہ انہی کامیابیوں کی خاطر ظلم وستم کئے گئے تھے اور اس حکومت کے اختیارات کلی کو بلا سے بے دریغ سمجھکر طوعاً وکراہاً تسلیم کرنا پڑا۔ پیرس میں مجلس مقننہ اور ڈائرکٹری کے پیرؤں کا زوال

مجلس عامہ سے اقتدار اور خوفناک حکومت ظلم وستم کو دو جانب سے مخالفتوں کا سامنا کرنا پڑا ایک طرف تو کمیونوں یعنی کوجو یعقوبیہ اور سنٹرک ستومنٹ اور اس کے نائب پابرٹ سے زیادہ تھی اپنے سابق اختیارات کے فوت ہو جانے پر ملال ہوا۔ کمیونوں ہی نے فی الحقیقت وہ کارروائی کی تھی جسکی بدولت گرونڈینز نہ وبالا ہو گئے تھے اور یہ کارروائی محض اسلئے فائدہ کی غرض سے کی تھی چنانچہ کمیون نے ایک پارٹی قایم کرنی چاہی اور اس لئے یہ کوشش کی کہ انقلاب انگیز سلطنت کی حکومت کا عالمہ ہو جائے اور ۱۷۹۳ء کے دستور پر از سر نو عمل شروع کیا جائے لیکن اس کی اس تحریک کو کافی مدد نہ ملی۔ چنانچہ کمیوں کے سرگروہوں نے جمہوریوں سے اسی کے لیا یہ جمہوری عموماً کارڈ لیرز کلب میں جمع ہوا کرتے تھے اور انکے خیالات بالکل زہریلے اور ملحدوں کے تھے چنانچہ انھوں نے عقل کی پرستش کا اعلان کر دیا اور اس کی یادگار میں نوٹرڈیم کے گرجا میں شراب پی کر شور وغل مچایا اس پر گوبل بشپ پیرس نے اسقف کو اپنے فرض سے مستعفی ہونا پڑا۔ مسیحی مذہب کی انھوں نے دل کھولکر مخالفت کی اور اس کے معتقدوں پر ظلم وستم کرنیکا نیا رنگ اختیار کیا۔ اپنے وطن کی ملکی سیاست میں انھوں نے اشتراکیت کی طرفداری کی۔ حالانکہ اشتراکیت سے پیرس میں قدم جمانا شروع کر دیا تھا لیکن انھوں نے اپنے کو جمہوریوں کا ساتھی ظاہر کیا اور دولتمندوں اور تاجروں کو خوب برا بھلا کہا اور ان پر خود غرضی اور خود نمائی کا عیب لگا کر عوام کا دشمن ہونا ظاہر کیا۔ بیرونی معاملات میں وہ تحریک انقلاب کے اصول پر کاربند تھے ان کا مقولہ تھا کہ فرانس کے لئے مقدر تھا کہ تمام ظالموں کا قلع قمع کرے مجلس تحفظ عوام کی طاقت مستحکم ہوتے ہی اراکین نے اس فریق مخالف کے سرگروہوں پر حملہ کر کے اس کو برباد کرنا چاہا چنانچہ رابیس پیرے اس فریق پر حملہ یعقوبین کلب میں

حملہ کیا اور انھیں دھریہ دشمن سلطنت بنا کر کلب سے نکلوا دیا۔ ڈینٹن نے ہیبرٹ (عقل) کو نقاب پوشوں کے ناچ سے تشبیہ دی۔ اور کیمل ڈیسمولس نے ایک اخبار ریوکورڈیلیبر میں ان کا خوب مضحکہ کیا مخالف جماعت اپنے ممتاز رہنما ہیبرٹ کے نام سے مشہور تھی یہ شخص اخبار ہیری ڈوچین کا ایڈیٹر تھا اس جماعت کی تذلیل پر مجلس تحفظ عامہ نے استعفا دیدیا۔ دین ٹوس کی جو بیس یعنی ۱۴ مارچ ۱۷۹۴ء کو ہیبرٹ اور اس کے خاص خاص ساتھی سینٹ جسٹ کی رپورٹ پر گرفتار کر لئے گئے انقلابی عدالت کے سامنے ان کو حکم آخر کے لئے بھیجا گیا اور چوتھی جرمینل یعنی ۲۴ مارچ کو وہ بھانسی پر چڑھائے گئے ہیبرٹسٹ کو شکست ہوئی کیونکہ وہ نئی حکومت کے ظلم و ستم کے مخالف تھے۔ ڈیموٹسٹ کو بھی شکست ہوئی کیونکہ اُن کا خیال تھا کہ ظلم و ستم حد سے بڑھ گیا ہے۔ ڈیموٹسٹ (یعنی ڈینٹن کا ہیرو) کو ہیبرٹسٹ (یعنی ھیرت کے ہیرو) کے بعد ہی پھانسی ہوئی سب سے زیادہ ڈینٹن نے مجلس تحفظ عامہ کو مشہور کرنے کی کوشش کی تھی اس کو یہ یقین تھا کہ فرانس سخت مصیبتوں میں مبتلا ہے اور یہ بھی جانتا تھا کہ ان مصائب سے نجات دینے کے لئے اور آیندہ خطروں سے محفوظ رکھنے کے لئے نہایت زبردست حکومت کی ضرورت ہے چنانچہ وہ ہمیشہ کہا کرتا تھا کہ حاکم ہو یا زبردست حکومت ہو تو مضبوط سلطنت ہو تو مستحکم اور سخت گیر اگرچہ وہ مجلس اعظم کا رکن نہ تھا لیکن اس کے اختیارات کو بڑھانے کے لئے وہ ہر وقت طیار رہتا تھا اور اس کی حمایت کرنا وہ اپنا فرض سمجھتا تھا۔ چنانچہ ڈینٹن کی بدولت اس مجلس (مجلس تحفظ عامہ) کو نہ صرف اقتدار نصیب ہوا بلکہ اس کے سبب وہ نظام حکومت بنا جس کے ذریعہ سے اس مجلس اعظم کے اراکین حکومت کرتے تھے ۱۷۹۴ء کے شروع میں ڈینٹن نے محسوس کیا کہ اس ہولناک اور خوفناک حکومت Reign of Terron میں شدید مظالم کئے جاتے ہیں۔ اور غضب کا ظلم روا رکھا جاتا ہے۔ ڈینٹن۔ بلا ڈوارن اور کلوٹ ہربوئے کا ہمخیال تھا اور وہ بھی چاہتا تھا کہ فرانسیسیوں کو خوف دلا کر نئی حکومت کی اطاعت پر آمادہ کرے لیکن محض خوف پیدا کرنے کے لئے کشت و خون کو جائز نہیں

سمجھتا تھا اس کے دوست کمل ڈیسمولن نے اخبار "ویو کارڈیر" (Vieux cordibir) میں صرف ہبرٹسٹ پر نفریس کی ہی بلکہ نرمی برتنے کی ضرورت کو بھی ظاہر کیا تھا اور ایک "مجلس رحم" کے قایم کرنے کے فواید پر بھی زور دیا تھا لیکن مجلس تحفظ عامہ کی مجلس اعظم نہ صرف اپنے اختیارات خود سرانہ کے برقرار رکھنے پر تلی ہوئی تھی بلکہ اپنے نظام حکومت کے تحفظ پر بھی آمادہ تھی کنونشن میں ڈینٹن کا اثر اب بھی بہت تھا اور اراکین مجلس کو اس کی اس ترقی کے باعث بے چینی بھی چنانچہ اس ہولناک حکومت کے خلاف تمام اہل چل بند کرنے کے لئے خود کنونشن پر ہولناک حکومت قایم کرنے کی ٹھانی گئی اور ۲۴ جرمیل یعنی ۱۳ مارچ ۱۷۹۴ء کو ڈینٹن کمل ڈیسمولن اور اوکے دیگر ہوا خواہ سب گرفتار کر لئے گئے اور ۱۶ جرمیل یعنی ۵ اپریل ۱۷۹۴ء کو دینٹنسٹ بھی ہبرٹسٹ کی طرح پھانسی پر چڑھا دیے گئے یہ دونوں واقعے دل کو ہلا دینے والے تھے اور اس مدر خوفناک تھے کہ مجلس تحفظ عامہ کا اقتدار اس کے بعد یقیناً قایم اور مستحکم ہو گیا اور اس ہولناک حکومت کو چار و ناچار قبول کرنا پڑا تحفظ عامہ کی مجلس اعظم کے اراکین نے دیکھا کہ انکا اقتدار جنگ خارجہ کی کامیابی

۱۷۹۴ء کا سماں

یا ناکامیابی پر منحصر ہے ملک کے اندر سوائے لاوندی کے امن وامان خالا وینڈی میں اسی ظلم وستم اور کشت وخون کی بدولت طوفان بے تمیزی مچا ہوا تھا ۱۷۹۴ء میں فرانسیسیوں کی حالت بہ نسبت سنہ ۱۷۹۳ء کے بالکل معائر تھی انہی خوفناک تحریکوں سے جن کے باعث فرانس کو امن واطمینان حاصل ہوا فوج میں بھی نواعد کی پابندی ہونے لگی اور آئے دن کی جنگ وجدال سے معمولی آدمی بھی ہوشیار سپاہی بن گئے اس جنگ کے اثنا میں نہایت عمدہ عمدہ افسر پیدا ہوئے اور جلد جلد ترقیاں حاصل کر کے اکثر ذہین اور ہوشیار نوجوان جرنیل کے عہدوں تک پہونچ گئے فرانس کے تجربہ کار اور لایق فوجی افسر اور سپاہی میدان جنگ میں تھے۔ وہاں رہکر وہ لوگ جو گھر پر حفیہ پولس کے خوفناک قانون کی زد سے بہ مشکل بچتے نہ صرف

خود صحیح و سلامت رہے بلکہ جمہوری فوج میں رہنے کے سبب وہ اپنے اعزا اور افربا کی بھی حفاظت کا باعث ہوئے فرانس کی کل آمدنی فوج کی نذر ہوتی تھی اور جنگی سامان اس کثرت سے مہیا ہوا تھا کہ تمام ملک ایک زردست اسلحہ خانہ بن گیا تھا۔ سپاہیوں کی خوراک۔ اُن کے لباس اور اسلحہ کا معقول انتظام تھا اور اُن کی غور پرداخت نہایت ہوشیار منتظموں کے سپرد تھی غرض فرانس ہر طرح جنگ کے لیئے تیار اور ہر عنوان سے آمادہ پیکار تھا چنانچہ جب یکسوئی سے جنگ خارجہ پر فرانس کی توجہ مبذول ہوگئی تو نتیجہ یہ ہوا کہ ہر طرف فتحمندی کے پھریرے لہرانے لگے مارچ ۱۷۹۴ء میں کئی فرانسیسی فوجیں ملک کے لیئے تیار ہوئیں۔ شمالی فوج، پیشیگرو (Pichegru) کے زیر کمان شمال کی طرف سے بلجیم میں داخل ہوی اس کے علاوہ ایک نئی فوج جولعد میں سیمبر اور میوز (Samber and meuse) کے نام سے مشہور ہوئی اور جوشکر آرڈینیر سے انتخاب کرکے بنائی گئی تھی موسل کے ایک فوجی دستہ کے ساتھ بلجیم میں جنوب کی راہ سے داخل ہوئی ان دونوں فوجوں کے سامنے نہ تو انگریزوں کی فوجیں ٹھہر سکیں اور نہ آسٹریا کا لشکر قدم جما سکا چنانچہ انکا تیزی کے ساتھ تعاقب کیا گیا اور ۲۶۔ جون ۱۷۹۴ء کو جارڈن نے فلیرس Fleurus کی لڑائی فتح کی اور ۱۷۹۳ء میں فرانس کو جمامپیز (Tommappes) کی کامیابی نصیب ہوئی۔ ان دونوں نتیجوں سے بلجیم کا راستہ فرانسیسی فوجوں کے لئے صاف ہوگیا۔ برسیلز پر دوبارہ قبضہ ہوا۔ انگریز اور ڈچ ہالینڈ کو واپس ہوئے اور آسٹریا کی فوجیں دریائے میوز کے پیچھے ہٹ گئیں اسی اثنا میں موسل کی فوج کے زیر کمان رائی موری (Rem moreaux) پرشیا کی فوج کا کیرس لوٹرن (Kaiserslanstern) کا محاصرہ کرلیا اور رائین کی فوج کے ساتھی ساتھ آسٹریا کی فوج کو بھی دریائے رائین کے پار بھگا دیا اطالوی فوج نے بھی ٹولن پر قبضہ کرکے حملے شروع کر دئے اور سارگیر پر پائڈمنٹ (Pied montess) کی فوج کو شکست دی مشرقی

فلیورس کی جنگ
۲۶۔ جون ۱۷۹۴ء

پیرینیز کی فوج کی مدد سے ڈگیومیر نے اہل ہسپانیہ کی خبر لی اور پہاڑوں پر سے گذر کر کیٹلونیا میں جا پہونچا۔ مغربی پیرینیز کی فوج نے اس موقع پر ہسپانیہ پر حملہ کیا اور سن سیاسٹین پر حملہ کرنے کی بھی دھمکی دی۔ غرضکہ مجلس عظیم کو صرف سمندر پر دقتیں اور رکاوٹیں پیش آئیں۔ یہ فیصلہ دشوار ہے کہ آیا بحری بیڑہ کی طیاری دشوار ہے یا اس کی جانب سے غفلت برتی گئی۔ بہرکیف یہ ظاہر ہے کہ سلطنت جمہوریہ کے بحری سپاہیوں کو وہ کامیابی نصیب نہوئی جو بری افواج کے حصہ میں آئی اگرچہ شجاعت اور جوانمردی میں اُن کے خلاف ایک حرف نہیں کہا جاسکتا ہے اس کا ایک سبب یہ تھا کہ اچھے بحری سپاہی چھوٹی چھوٹی کشتیوں کے ذریعے سے دنیا کی تجارت کو لوٹکر زیادہ فائدہ اُٹھاتے تھے اور اس سے بدرجہا بہتر سمجھتے تھے کہ جنگی بیڑوں میں باقاعدہ ملازمت کریں جہاں پیشگی انعام واکرام کی کوئی توقع نہ تھی دو بڑے بڑے فرانسیسی بیڑے ٹولن اور برسٹ پر موجود تھے اور جب انگریزوں نے اور اہل ہسپانیہ نے ٹولن کو خالی کردیا تو سرسڈنی اسمتھ نے ٹولن کے جہازوں کو آگ لگانے کی بے سود کوشش کی اس پر بھی ایک نیا بحری بیڑہ تیار کرلیا گیا لیکن انگریزوں اور ہسپانیوں نے ساحل کو اس طرح گھیر لیا تھا کہ اس کا نتیجہ کچھ نہ نکلا اور یہ بیڑا بھی کچھ نہ کرسکا۔ ٹولن کو چھوڑ کر انگریز کارسیکا پہنچ گئے تھے وہاں کے ایک باشندے پاولی نامی نے کنونشن کے خلاف اس حزیرے کے باشندوں کو بھڑکایا اور انگریزوں کو اس کے اندر آنے اور اسپر جارج سوم کے نام سے قبضہ کرلینے پر آمادہ کیا۔ فرانسیسیوں کے قلزمی بیڑہ کی کمزوری کے سبب سے انگریز ایک سال تک بآسانی کارسیکا میں رہے۔ لیکن بالآخر بریسٹ کے بحری بیڑے اور چینل کے بیڑے سے لارڈ ہو کے زیر کمان مڈبھیڑ ہوگئی ریاستہائے متحدہ امریکہ اس بات پر رضامند ہوگئی تھیں کہ اس قرضہ کو جو ان کے ذمہ فرانس کا بزمانہ جنگ آزادی امریکہ چلا آتا تھا غلہ کی صورت میں ادا کردیں۔ چنانچہ ایک بحری دستہ اُس کی حفاظت کرنے کے لئے بھیجا گیا لارڈ ہو کو ہدایت تھی کہ وہ اس بحری دستہ کو غارت کردیں ادھر

یکم جون کی لڑائی

بریسٹ کا فرانسیسی بیڑہ اس بحری دستہ کی حمایت کیلئے روانہ کیا گیا ایک طرح سے تو فرانسیسی بیڑے کو کامیابی نصیب ہوئی کیونکہ بحری دستہ صحیح سلامت آپہنچا لیکن لارڈ ہو نے یکم جون ۱۷۹۴ء کو اس بیڑہ کو شکست فاحش دی۔ چونکہ مطلب حاصل ہو چکا تھا اس لئے تحفظ عامہ کی کمیٹی نے فرانسیسی کامیابی کا اعلان کیا کنونشن کے جاسوسوں میں برائر جو خبریں بھیجتا تھا اس سے روزمرہ کی فتح و نصرت کی اطلاعیں ہوتی تھیں ان درخشاں کامیابیوں کی بدولت، جو کمیٹی اعظم کی طاقت اور اقتدار قایم اور مستحکم ہو جانے کے بعد حاصل ہوئیں۔ اہل فرانس کے نزدیک اس کے ظلم و تعدی کی معقول تلافی تھی۔ لیکن فرانس کو اطمینان حاصل ہوتے ہی اہل فرانس کو حکومت موجودہ ناقابل برداشت محسوس ہونے لگی۔ اسی زمانہ کی

**رابس پیئر کا زوال ۲۷۔ جولائی ۱۷۹۴ء**

نہایت ممتاز فوجی کامیابیوں کے دوران میں پیرس میں غضبناک حکومت کا تشدد انتہا پر پہنچ گیا تھا ۲۲ پریریل یعنی ۱۰۔ جون ۱۷۹۴ء کو ایک قانون انقلاب زدہ عدالت کی کارروائیوں کو تیز دموثر بنانے کے لئے وضع کیا گیا سزائے موت کی تعداد کا اوسط ۱۹۶۰ فی ہفتہ تک جا پہنچی رابس پیر مجلس تحفظ عامہ کے اراکین میں سب سے زیادہ مدبر تھا وہ فرانس کے اس احساس کو سمجھ گیا اور اس کو یقین ہو گیا کہ اس غضبناک حکومت کے خاتمہ کا وقت قریب آرہا ہے اور ایک نیا دور حکومت شروع ہونیوالا ہے جس میں روسیو کے اقوال اور ضرب المثل پر عمل ہوگا اور عنان حکومت رحمدل متحمل مزاج اشخاص کے ہاتھ میں ہوگی۔ کمیٹی کے کارکنوں (Rahes Pierre) نے اپنی دلی خواہش کے موافق اپنے اصول اور خیال کی جی کھول کر تلقین کی اور کمیٹی نے بھی اس خیال سے مخالفت نہ کی کیونکہ وہ اُن کے کام میں مخل نہ تھا۔ چنانچہ رب الاعلےٰ کی عبادت کی بنیاد ڈالی۔ وہ ایک نہایت نیک نفس مذہبی آدمی تھا اور سبرت اور ڈینٹن سے اسکو جو نفرت پیدا ہو گئی تھی اس کی اصلی وجہ یہ تھی کہ اسکو یہ یقین تھا کہ یہ دونوں دھریئے اور لامذہب تھے۔ ۱۸ فلوریل یعنی ۷۔ مئی ۱۷۹۴ء کو رابس پیر نے کنونشن میں معرکۃ الآرا تقریر کی

جس کے ذریعہ سے اوس نے کنونشن کو اس بات کی ترغیب دلائی کہ حکومت کے ذریعہ سے اعلان کرا کر خدائے واحد یکتا کے وجود کا اور روح کے غیر فانی ہونے کو تسلیم کر لیا جاوے ۲۰ - پریریل کو خدا کی یاد میں بڑا جشن ہوا جسکا رابیس پیر صدر تھا اوس دن اس کی طاقت ترقی کے اعلیٰ درجہ پر پہنچ گئی تھی لیکن اُس کے بہت سے ساتھی اُس کی خوش اعتقادی پر اور پاداریوں کے طریقہ اختیار کرنے پر ہنسے مگر اُس کو صاف نظر آتا تھا کہ جب تک ان ہنسی اڑانے والوں کا جو اسکے اصولوں پر یقین کرنے اور ایمان لانے سے منکر ہیں قلع قمع نہ ہوگا نیکی کا خیالی عہد کبھی قایم نہیں ہو سکے گا چنانچہ چھ ہفتے تک وہ کمیٹی کے جلسہ سے غائب رہا۔ اور اس اثنا میں ایک تقریر تیار کی جس کے ذریعہ سے اس کو یہ امید تھی کہ کنونشن کو ترغیب دلا کر اپنے دشمنوں کو قتل کرائے یا انکی حقوق سے محروم کرنے کی سزا دلائے - ۸ - تھرمیڈریینی ۲۶ - جولائی ۱۷۹۴ء کو اس نے کنونشن کے سامنے تقریر کی اور بہت سے ناموں کو ظاہر کئے بغیر چپکے سے نہ صرف مجلس تحفظ عامہ کے اراکین پر حملہ کیا بلکہ مجلس انتظامیہ اور مجلس سلامتی عامہ کے چند ممبران پر بھی حملہ کیا یہ اشخاص جو فرانس پر اس زمانہ میں حکومت کر رہے تھے جسکو رابیس پیر صرف زبانی جمع خرچ کر رہا تھا آسانی سے قابو میں آکر اختیار کی باگ چھوڑنے والے نہ تھے اور موت کا شکار ہو سکتے تھے اس دن کی شام کو رابیس نے اپنی تقریر جیکوبن کلب کے سامنے کی یہ کلب پیوریٹنی (Puritans) کا تھا اور وہ یہاں جمع ہوا کرتے تھے ان کے خیال میں طرز حکومت بدل کر عہد یکی شروع ہو جانا قطعی ممکن الوقوع امر تھا۔ لیکن ۹ تھرمیڈر کو ملزم گماشتوں نے فوری کام کرنے کا ارادہ کر لیا نہ صرف کارکنان کمیٹی کو بلکہ ڈینٹن کے ساتھیوں اور کوستانیوں کے خود مختار سرداروں اور مرکزی کمیٹی کے ممبروں کو بھی خوف پیدا ہوا چنانچہ انھوں نے خود بخود اپنی رائے کا فوراً اظہار کر دیا سینٹ نے ایک رپورٹ پڑھنی شروع کی جس میں بلاڈ دارن اور کلٹ ہربوے پر نام لے لیکر الزام لگائے - لیکن اثنائے تقریر میں روک دیا گیا اور سخت ہنگامہ کے بعد رابیس پیر خود مع کوتھیس سینٹ جسٹ اور دو اور گماشتوں کے گرفتار ہو گیا

لیکن پیورٹین نہ صرف جیکوبن کلب میں زبردست تھے بلکہ وہ پیرس کے زوال کے زمانہ سے پیرس کے کمیون (Bommune of Paris) پر بھی خوب حاوی تھے پیرس کی قومی فوج کے کمانڈر ہنریٹ نے رابیس پیر اور دوسرے قیدی گماشتوں کو رہا کرلیا اور ان کو ہوٹل ڈی ویل (Hotel de Ville) میں پہونچا دیا جہاں پر تدابیر سلطنت پر بحث ہو رہی تھی کمونیشن نے حملہ ہونیکا انتظار نہ کیا اور فوراً رابیس پیر اور اس کے لوا حقین کو ملکی حقوق کی حفاظت سے محروم قرار دے دیا۔ بارس فرڈن اور لیونارڈ بڑدن نے افواج اور قومی محافظین کے دستے جمع کرکے ہوٹل دی ویل پر حملہ کردیا جس میں ان کو پوری کامیابی حاصل ہوئی۔ پیرس کے لوگوں نے اہل فرانس کی طرح رابیس پیر کو غضبناک حکومت کا بانی مبانی قرار دینے میں صند سے کام لیا۔ چنانچہ نہ اس کے دشمن بلکہ اس کے دوست بھی اسکو ان تمام مظالم کا ذمہ دار ٹھہرانے لگے جنکا تعلق ظالمانہ حکومت سے تھا۔ اگرچہ بذاتہ کمیٹی میں اسکو بہت کم اختیار حاصل تھا تاہم وہ کمیٹی کا مالک خیال کیا جاتا تھا چنانچہ کسی نے بھی رابیس پیر اور پیورٹین کی بدولت کی ہوٹل ڈی ویل پر آسانی سے بار اس نے قبضہ کرلیا جندرمہ کے ایک سپاہی نے حملہ سے رابیس کا منہ زخمی ہوگیا اور ۱۰ تھرمیڈر یعنی ۲۸ جولائی کو رابیس پیر اور اس کے بعد ہی اس کے احباب کی مختصر جماعت کے ساتھ کمیون آف پیرس کے ممبروں کی کثیر تعداد گیلوٹین آلہ موت کے ذریعہ قتل کردی گئی۔ رابیس پیر کی وفات سے حکومت میں کوئی تبدیلی نہ ہوئی مگر اوس نظام حکومت میں تبدیلی ہوگئی جس کے ذریعہ سے فرمانروائی ہوتی تھی۔ وہ گماشتے جو تھرمیڈر کے انقلاب میں نہایت سرگرم تھے کوہستانیوں سے تعلق رکھتے تھے اور اپنے ہی ہاتھوں میں اختیارات کو رکھنا پسند کرتے تھے لیکن ان کو بھی اس بات کی ضرورت معلوم ہوئی کہ سال گزشتہ کی طرح ایک ہی شخص کو اختیارات نہ دے جائیں چنانچہ یہ انتظام کیا گیا کہ گورنمنٹ کی کمیٹیوں یعنی مجلس تحفظ عامہ

**تھرمیڈورین کی حکومت کا پہلا رخ**

اور مجلس سلامتی عامہ کے اراکین کو ہر مہینہ تبدیل کر دیا جاوے جو ممبر ایک دفعہ سبکدوش ہو جائے اس کا دوبارہ تقرر اور انتخاب ایک مہینے سے پہلے نہو مجلس کے پس ماندہ ممبر خوف و خطر کی ہولناک حکومت کا قایم رکھنا ضروری خیال کرتے تھے لیکن ان کے نئے ساتھی اس بات کو جانتے تھے کہ فتحیابی کے بعد اہل فرانس ظلم و ستم کی صعوبتیں ہرگز برداشت نکرینگے فلیرس کی فتح کے موقع پر اس درجہ قتل و غارت ہوا تھا (گیلوٹین کے ذریعہ سے) پھانسی لگانے کی ضرورت مطلق نہیں رہی تھی۔ چنانچہ خوف و خطر کا سلسلہ ترک کیا گیا اور کمون کا انتظام اور اس کے اختیارات برقرار رہے۔ قانون اشتباہ منسوخ نہ ہوا۔ انقلاب زدہ سلطنت کی عدالت جاری رہی اور گماشتے بھی اب تک بڑے بڑے اختیارات سے کر حرکت کرتے رہے۔ البتہ قتل کا تواتر سا تار رہا جو زیری کا سلسلہ ٹوٹ گیا اور نظام حکومت اگرچہ پنچایت کے اصول پر تھا تاہم سیر حاصل نہ تھا جو لوگ تھرمیڈر جولائی ۱۷۹۴ء سے ویسٹوس مارچ ۱۷۹۵ء تک فرانس پر حکمران تھے وہ کوہستانی گماشتے تھے کارنو اور رابرٹ لین ڈیٹ کی قسم کے آدمی تھے جو کہ کمیٹی مخفظ عامہ نہایت تجربہ کار اور قابل ممبر پائے جاتے تھے اس زمانے کے نہایت ممتاز اشخاص میں سے برین آف ڈوائے اور نمر لیبارڈ نے امور خارجہ کا انتظام اپنے ہاتھ میں لیا ادھر کارنو جنگ کا اہتمام اپنی پوری طاقت اور کامیابی سے کرتا رہا اُدھر ان مدبروں نے عوام کو بھڑکا کر اور جنگ کو نہایت شدید اور خونخوار بنانے کے طریق کو جنم کر دیا۔ چنانچہ ۱۴۔ فریری لینی ۴۔ دسمبر کو مرلن آف ڈوائے نے محفظ عامہ کی کمیٹی کی طرف سے ایک رپورٹ پڑھی جس میں یہ ظاہر کیا کہ جمہوریہ کمیٹی یورپ سے مسلسل جنگ کرنا پسند نہیں کرتا اور ایسی تدابیر کا اظہار کیا کہ یورپ سے خاطر خواہ صلح نامہ ہو جاوے تھرمیڈر نیز جس زمانہ میں وقار اور عزت کے ساتھ سلطنت کا انتظام کر رہے تھے فرانس میں سال گزشتہ کے غضبناک حکمرانوں کے خلاف انتقام کی آوازیں بلند ہونی شروع ہو گئیں چنانچہ عوام کے شور و غل پر اور ان کے پرزور مطالبات کو پورا کرنے پر مجبور

تھرمیڈونیز کو آمادہ ہونا پڑا۔ (برونیز سال سوم) یعنی ۱۱۔ نومبر ۱۷۹۴ء کو خوفناک وغضبناک حکومت کا نہایت ظالم صوبہ دار کاریئر انقلاب سلطنت کی عدالت کے سپرد کر دیا گیا۔ اس کا مقدمہ ہوا اور جرموں کی پاداش میں سزائے موت کا مستوجب قرار پایا۔ خوفناک حکومت کی ترتیب دینے والے بلاڈوارن اور کولٹ ہربوے کے خلاف بہت شورش تھی اور ان کے ساتھ عوام کے خیالات کے مطابق بیریر اور واڈیر بھی شریک تھے واڈیر رپورٹر تھا اور مجلس عامہ کا مشہور ممبر تھا خوفناک حکومت کے ظالمانہ اصولوں اور اُس حکومت کے کارپردازوں کے پیرس میں اب بھی بہت حامی تھے اور یہی لوگ جیکوبن کلب میں تھسے ہوئے تھے اسی سبب اس کلب کو تھرمیڈورینز نے دسمبر ۱۷۹۴ء میں بند کر دیا اور (Law of the maximums) اور اسی دن قانون انتہا بھی منسوخ ہو گیا اور اس مہینہ میں ۳۔ گمنامشتوں میں سے باقی ماندہ گماشتے جنھوں نے گرونڈیز کی سزا کی مخالفت کی تھی اور اسی وجہ سے قید کر لئے گئے تھے کوینشن میں اپنی اپنی جگھوں پر واپس بلا لئے گئے اس اثنا میں اُن فتوحات کا سلسلہ جو تحفظ عامہ کی کمیٹی اعظم کے دور حکومت میں شروع

**ہالینڈ کی تسخیر ۱۷۹۴-۹۵ء**

ہو گیا تھا جاری رہا شمالی فوج کو پیشے گرد نے انگریزوں اور انکے ساتھی ڈچ اور ہنوورویوں کا تعاقب کیا۔ ۹۔ اکتوبر کو اس نے نیمیگوئین (Nimequen) پر فتح حاصل کی اور برف کے دریاؤں سے پار ہو کر انگریزوں کو ہالینڈ ہی سے نکال دیا اور ایمسٹرڈم پر قبضہ کر لیا اور پھر اپنے رسالے "ہزاروں" کے ذریعہ سے ڈچوں کے بیڑے کو چھین لیا یہ بیڑا برف کے سبب ٹیکسل (Texel) سے لنگر نہیں اُٹھا سکتا تھا۔ جنوری ۱۷۹۵ء کے اختتام تک کل ہالینڈ فرانسیسیوں کے قبضہ میں تھا۔

**بٹیویا کی جمہوری ریاست**

شہزادہ اورینج (یعنی ڈی اسٹاڈہولڈر) انگلستان کو فرار ہوا اور اس کے بعد ہی انگریزی فوج بھی واپس بلا لی گئی ہالینڈ پر غلبہ پانے سے تھرمیڈونیز کو بہت فائدہ پہنچا ہالینڈ کی دولت ان کے ہاتھ میں آنے لگی اور اسی دولت کی بدولت فرانسیسی جمہوریہ کا افلاس

بھی دور ہونے لگا بلجیم کی آیندہ حالت کی بابت فیصلہ کرنے میں کوئی دقت پیش نہ آئی کیونکہ ڈومیرز کی کامیابی کے زمانے میں جو حکم اتحاد جاری ہوچکا تھا وہی قایم رہا۔ منسوخ نہ ہوا اور آسٹرڈی نیدر لینڈ کا علاقہ فرانسیسی سلطنت جمہوریہ میں شامل ہوگیا لیکن ہالینڈ کے ساتھ مختلف واقعہ پیش آیا اور میڈونیز اس ملک کو شامل کرکے یورپ کو زیادہ خوف زدہ اور اندیشہ مند بنانا نہیں چاہتے تھے مگر اس کے ساتھ ہی اس امر کا بھی تہیہ کرچکے تھے کہ اسکو انگریزوں کے قبضہ میں کسی طرح نہ جانے دیں گے۔ رویل اور سایس جو زمانہ سابق میں مجلس توضیع کے ممبر تھے اور خوفناک حکومت (Reign of Terror) کے زمانہ میں نہایت گمنامی کی حالت میں تھے معاملات کے متعلق غور و تجویز کے لئے ہالینڈ بھیجے گئے وہاں ان کو بہت اشخاص ملے جو فرانسیسی انقلاب کے مدح خواں تھے انھوں نے ڈچ شہروں کے باشندوں کو بہت جلد سمجھا بجھا کر راضی کرلیا ان شہروں کے باشندے ہمیشہ اسٹاٹ ہولڈر کی طاقت اور اس کے اختیارات سے ناراض رہتے تھے۔ انھوں نے مختلف جماعتوں اور ۱۷۸۷ء کے جلا وطن محبان وطن ڈچ باشندگان (جو اب فرانس سے واپس ہوئے تھے) کی مدد سے فرانسیسی دولت جمہوریہ کے نمونہ کے مطابق بٹاویہ کی جمہوری دولت کی بنا ڈالی اور ۱۷۹۵ء میں ایک عہدنامہ صلح فرانسیسی اور بٹاوی جمہوری سلطنتوں کے درمیان ہوگیا اور دوسرے اقطاع میں بھی فرانسیسی سلطنت جمہوریہ اسی طرح کامیاب رہی۔ ۴۔ نومبر ۱۷۹۴ء کو کلیبر نے میسٹرک (Maestercht) پر قبضہ کرلیا اور جارڈن نے سامبر اومیوز (Sambre and meuse) کی فوج کو لیکر آسٹریا کی فوج کو ہنکا کمانیر کلریٹ تھا ابلڈینو دھن پر Aldentoon ۲۔ اکتوبر کو شکست دی اسے لاشپیل (Aix la chapple) اور جنوب کی طرف جلکران (Boun) اور کولون (Cologne) اور اے لاشاپل کو بلیز Coblen قبضہ کرلیا اور اسی اثنا میں فوج موصل نے ریر کمان اپنے مورو (Rene moreac) اہل پرشیا سے فرانس کو صاف کردیا۔

ویگر اقطاع میں کامیابی

اور پلیٹینٹ Palatinate اور تمام (ٹریو کی ریاست) Electorate of Trieves پر قبضہ کرلیا جنوبی سرحد پر بھی ایسی ہی توحات ہوئیں مشرقی پیرینیز کی فوج نے پہلے کٹلونیا پر حملہ کردیا تھا اب اُس نے ۲- نومبر ۱۷۹۳ء بمقام فارس ہسپانیہ کے کیمپ کا سخت محاصرہ کرلیا اور ۳- فروری ۱۷۹۴ء کو روسیاس فتح کرلیا- ان میں سب سے پہلی لڑائی میں فرانسیسی جنرل ڈگیمبر کام آیا مغربی پیرینیز کی فوج کی مدد سے منسی نے بل باؤ- وٹوریا اور سیبسٹین پر قبضہ کرلیا ۴- نومبر کو فوج اطالیہ نے لوانا کو فتح کیا جس کے سبب سنوا سے آمدورفت کے راستے کھل گئے الپس Alps کی فوج کو وسینا کی چوٹی تک اور لٹل سینٹ برنارڈ تک پہنچ گئی اور اہل پائیڈمنٹ کو پسپا کرکے اپنے سامنے سے ہٹادیا- فرانس نے سخت مصائب کا سامنا کرکے اور

یورپ ۱۷۹۴-۹۵ء

عرصہ تک خوفناک طرز حکومت (Reign of Terror) کی پابندی اختیار کرکے بالآخر آزادی حاصل کی- اور یورپ کے لئے خطرناک قوت ثابت ہوئی لیکن اسی اثناء میں پولینڈ میں جو کچھ شورش ہوئی وہ دب دبا کر رہ گئی پولینڈ کی تقسیم دوسری دفعہ ۱۷۹۳ء میں ہوی اسکا حال بیان ہوچکا ہے لیکن اہل پولینڈ میں قومی حمیت باقی تھی بعینہ کشت وخون کے اپنی قومی ہستی کے حاتمہ کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہ تھے- چنانچہ پولینڈ کے جلاوطن فرانس میں گئے اور ان کے سرگروہ کوسکیزکو کا وارسا میں معقول استقبال ہوا لیکن فرانسیسیوں نے کسی قسم کی مدد کرنے کا وعدہ نہ کیا- ۲۳ مارچ ۱۷۹۴ء کو کوسکیزکو کریکو میں داخل ہوا اور قومی خودمختاری کا جھنڈا بلند کیا اس خبر سے پروشین پولینڈ میں غدر برپا ہوگیا- کیتھرائن کے نئے حاکموں نے سخت بے رحمی کے ساتھ حکومت شروع کی تھی- پولینڈ کے بادشاہ اسٹانسلاس پونیاٹوسکی نے وارسا کے روسی جنرل انگلسٹرام متعینہ وارسا کی تحریک سے کوسکی ازسکو سے دستکشی اختیار کرکے اس کو باغی قرار دے دیا لیکن اہل پولینڈ نے اپنا محسن سمجھکر نہایت استقلال سے اسکا خیر مقدم کیا اوس نے ۴ اپریل ۱۷۹۴ء بمقام راک لاویسن روسیوں کو شکست دی

اور ایک اور فتح حاصل کرنے کے بعد ۱۹/اپریل کو وارسا پر قبضہ کرلیا۔ روسیوں اور اہل پرشیا نے ان صوبجات کے جو انھوں نے ۱۷۹۳ء میں فتح کرلئے تھے تحفظ کی تیاریاں کیں اور جولائی ۱۷۹۴ء میں وارسا کا محاصرہ کرلیا شروع ستمبر تک تمام یروشین پولینڈ باغی ہوگیا اور کل سرزمین پر غدر کی آگ بھڑکنے لگی۔ فریڈرک ولیم ثانی جو خود محاصرہ کر رہا تھا الٹے پاؤں پیچھے ہٹا اور اپنی کمک کے لیئے بہت سے ایسے فوجی دستے واپس بلالئے جو اب تک فرانس کے برخلاف جنگ میں مصروف تھے پرشیا کی فوجیں پیچھے ہٹگئیں تھیں لیکن کیتھرائن کو چین نہ آیا اس نے یہ ٹھان لی کہ کسی طرح بھی ہو پولینڈ کو فتح کیجئے چنانچہ ملکہ نے اپنی وسیع سلطنت کے ہر حصہ سے کثیر فوج بلاکر روس کے نہایت مشہور جرنیل سروورو کے زیر کمان روانہ کی۔ پولینڈ کے پرجوش محبان وطن ایگل اسٹرام کے بجائے فرسن کے زیر کمان روسی افواج موجودہ وارسا اور سروورو کی فوج کے درمیان میں پھنس گئے اور جی چھوڑکر بھاگ کھڑے ہوئے۔ اور ۱۲۔ اکتوبر ۱۷۹۴ء ماسائی جو اس پر ان کو شکست فاحش اٹھانی پڑی کوسی ازکو زخمی ہوکر گرفتار ہوا۔ ۴۔ نومبر کو وارسا کی نواح میں پراگا جو دریا وسچولا کے دائیں طرف واقع ہے سروورو نے گھیر لیا اور ۹۔ نومبر کو دارالخلافت فتح ہوگیا۔ کیتھرائن پولینڈ کی تباہی پر آمادہ تھی چنانچہ ۷۔ جنوری ۱۷۹۵ء کو اسنیلاس پونیا ٹوسکی پولینڈ سے علیحدہ کردیا گیا اور ۲۵۔ نومبر ۱۷۹۵ء کو اوسکوئت سے کنارہ کش ہونا پڑا۔ مال غنیمت کی تقسیم کے موقع پر اتحادیوں میں سخت ان بن واقع ہوگئی۔ دوسری تقسیم کے موقع پر اہل اسٹریا کا کچھ خیال نہیں کیا گیا تھا چنانچہ اب انھوں نے بھی اپنے حصہ کا دعوی کیا کیونکہ اہل پرشیا کی طرح وہ بھی فرانس کی سرحد پر اپنی فوجوں کو محض پولینڈ کے خلاف اپنا دعوی مستحکم کرنے کی غرض سے کمزور کر چکے تھے۔ بہرکیف آخری تقسیم کی رو سے جو باہمی طاقتوں کے درمیان ۱۷۹۵ء میں قرار پائی پرشیا کو وارسا اور قرب و جوار کے (Palatine) پلیٹین کی ریاستیں ملیں

**پولینڈ کا خاتمہ ۱۷۹۵ء**

آسٹریا کے حصے میں کراکو اور بقیہ گیلیشیا آیا اور روسی گرودنو سے منسک تک اپنی سرحد درست کر لینے پر راضی ہو گئے۔ اہل پولینڈ کی ناکامی اور وانسیسیوں کی کامیابی ایک دلچسپ تاریخی واقعہ ہے سبب اس کا یہ تھا کہ اہل پولینڈ اکثر خود غلام تھے اور ان کو اسکی سمجھ پروا نہ تھی کہ وہ کس آقا اور کس مالک کی خدمت گزاری کرتے ہیں۔ برخلاف اس کے وانسیسیوں نے عرصۂ دراز سے شخصی غلامی کی زنجیر دلکو توڑ ڈالا تھا اور اب وہ فرنطیموا کو بھی اکھاڑ پھینکنا چاہتا تھا۔ پولینڈ کی حالت اس سے مختلف ہے وہاں (مثلاً) ۱۷۹۱ء میں جو دستور رائج تھا وہ ترقی یافتہ امیروں اور پادریوں کا بنایا ہوا تھا۔ شہروں کے تعلیم یافتہ تاجروں اور سوداگروں نے اُن کو خوشی سے منظور کیا تھا لیکن وہاں کے کسان اور کاشتکار ایسی بست حالت میں تھے کہ وہ ذاتی آزادی کے مفہوم تک کو نہیں سمجھ سکتے تھے وانس میں کسان اور ہر کاشتکار نے انقلاب سلطنت سے فائدہ اٹھایا اور ان میں سے ہر ایک نے ملکی وفاداری صرف ملکی وجوہات ہی کے باعث نہیں کی بلکہ اس سبب سے بھی کہ بہت سی حالتوں میں اس انقلاب سلطنت کی اہل چل میں اسنے ہاتھ آنسیں یوں سمجھنا چاہیئے کہ وانس میں قومی جذبات سب پر یکساں اثر ڈال رہے تھے۔ وانس کے فرانس کو تمام مالک حارحہ کے مقابلہ میں فتح نصیب ہوئی۔ لیکن پولینڈ میں قومی احساس صرف طبقہ امرا کے اندر پایا جاتا تھا اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ کوس ٹاکوسکو اپنی فتح اور کامیابی نصیب ہوئی اُس کو وہ قایم نہ رکھ سکا۔

روسل وزیر اعظم میر بیغر فرانسیسی جمہوری کی کامیابیوں اور پولینڈ کی قومی جدوجہد کی ناکامی سے جو اثر ہوا وہ یہ تھا کہ اتحاد میں الاقوام سے وانس کی باسداری شروع کر دی اور باہمی حفظ مراتب کا بھی خیال رہنے لگا۔ ۱۷۹۲ء کی شکست نرمرک کے بعد سے اہل پرشیا کا خیال تھا کہ آسٹریا اُن کے ساتھ دغابازی کا برتاؤ کرتے تھے اور اس کے ذریعہ سے اپنی مطلب برآری کرتے تھے یورپ کے بڑے بڑے مدبرین

ملکی صاویز۔ الونیسلبن اور مشہور پیہ سالار شلاّ کا لکر وتیھ۔ مالن ڈارف۔
اور خود فریڈرک ولیم ثانی اور اس کے خاص مصریوں کے بھی یہی خیالات
تھے ان کا سرگروہ بوج سینی تھا۔ گرچہ شروع میں فریڈرک ولیم ثانی نے
عرصہ تک ان خیالات کی سخت مخالفت کی تھی۔ ۱۷۹۳ء میں اوس نے
فرانس کی مخالفت صرف اس قدر کی کہ مینس کا محاصرہ کیا تھا اور اس
عرصہ میں اوس نے اپنی فوج کے چیدہ دستے پولینڈ پر چڑھائی کے لئے
بھیجے اور ۱۷۹۴ء میں دریائے رائن پر اپنی فوج کی تعداد کم کردی چونکہ
انگلستان سے پرشیا کی سلطنت کو بکثرت روپیہ دیا تھا اس لئے اس کو یہ
حرکت سخت ناگوار گزری اور صاف کہدیا کہ اگر پرشیا۔ انگلستان کی ہدایت
کے موافق عمل نہ کریگا تو اس کو کل روپیہ واپس کردینا پڑیگا۔ فریڈرک ولیم
ثانی نے انگریزوں کی ان شرائط پر امداد لینی بند کردی اور واقعہ یہ ہے کہ
فریڈرک کی توجہ زیادہ تر ان فائدوں کی طرف تھی جو پولینڈ کے حصول پر
اس کو مل سکتے تھے اہل آسٹریا بھی جنگ سے عاجز آگئے تھے ۱۷۹۴ء میں
شاہ فرانسیس کی حارجہ حکمت عملی کا وزیر اور رہنما تھوگٹ تھا ۱۷۹۳ء
میں پولینڈ کی دوسری تقسیم پر پرشیا کی حرکت سے سخت کھل بلی مچ گئی تھی اس
تقسیم کے وقت پرشیا کی چالاکی سے تھنشاہ کے حقوق کو بالکل نظرانداز کردیا
گیا تھا۔ تھوگٹ نے مصمم ارادہ کرلیا تھا کہ یہ حرکت دوبارہ نہ ہونے پائے
چنانچہ جب ۱۷۹۴ء میں پولینڈ میں فساد ہوا تو آسٹریا نے بھی اپنی فوج
فرانسیسی سرحد پر بھیجدی پرشیا اور آسٹریا کی اس حرکت سے فرانسیسی افواج
کو فتح حاصل کرنے میں رکاوٹ پیدا نہیں ہوئی بلکہ آسانی ہوگئی۔ ادھر اہل
ہسپانیہ بھی لڑائی سے تنگ آگئے تھے گڈرے خوب جانتا تھا کہ ہسپانیہ
کے امدد دو فرانسیسی فوجوں کی موجودگی میں اس کی عہد حکومت کی خیر نہیں
کیونکہ فوجیں باسانی میڈرڈ پر چڑھائی کرسکتی تھیں۔ اسی باعث سے
ملکہ اور بادشاہ دونوں گوڈوے کے زیر اثر تھے۔ اسی طرح سلطنت روم مقدس
کے بہت سے سردار بھی یہی چاہتے تھے کہ جلد اس جنگ کا خاتمہ ہو۔ کیونکہ

فرانسیسی فوجوں نے ان کی وہ تمام ریاستیں دبالی تھیں جو دریائے رائن کے بائیں جانب واقع تھیں اور دشمن دریائے رائن کو عبور کرکے داہنے ساحل پر آسٹریا کی تمام مقبوضات پر حملہ کرسکتا تھا۔ دراصل لیکہ آسٹریا اور پرشیا کی خاص سلطنتیں بہت دور مشرق کی جانب تھیں اور حملہ آور افواج وہاں تک نہیں پہنچ سکتی تھیں صرف انگلستان ایک ایسا ملک تھا جسکو جنگ جاری رکھنے کی خواہش تھی کیونکہ وہاں قومی جذبات فرانس کے خلاف مشتعل ہوچکے تھے۔ لیکن تنہا انگریز فرانسیسیوں پر غالب نہیں آسکتے تھے اون کے ایک سردار ہوش نے جولائی ۱۷۹۴ء میں ان سب امرا مہاجرین کو قتل کرڈالا جو انگریزی جہازوں پر سے کوئی بیڑوں کے خلیج میں اُترے تھے یورپ کی دیگر سلطنتوں کو انگلستان نے اگرچہ اس لڑائی کے جاری رکھنے کے لئے مالی امداد دی تھی۔ لیکن اونھوں نے کبھی اس جنگ میں دل سے کام نہ کیا۔ ادھر ہالینڈ پر فرانسیسیوں کا قبضہ ہوجانے کے سبب سے انگریزوں کے ہاتھ سے وہ مقام بھی نکلگیا جہاں رہ کر آسانی سے یورپ میں افواج بھیجی جاسکتی تھیں مجبوراً اب انگریزی گورنمنٹ نے فرانسیسی بندرگاہوں کا محاصرہ کرلیا اور فرانس کی مغرب ہند نوآبادیوں (West Indian Colovis) پر قبضہ کرلیا۔ جب گرونڈنیز کے

تھرمیڈورین حکومت کا دوسرا رخ۔

وہ ہمدرد جو قید ہوگئے تھے دسمبر ۱۷۹۴ء میں واپس بلالئے گئے اور مارچ ۱۷۹۵ء میں وہ سرایافتہ گروندیں جن میں سب سے ممتاز لان جوی نے اور لویٹ تھے کنونسشن میں اپنی اپنی جگہ پر واپس آگئے ان مصیبت زدوں کی واپسی پر اُن صوبہ داروں کے خلاف جنھوں نے پیرس میں ۱۷۹۳ء اور ۱۷۹۴ء میں حکومت کی تھی ایک شورش برپا ہوگئی اور اُن لوگوں کو جنکو رابیس پیر کی دم کہا کرتے تھے سزا دیے نہ دیے کی ضرورت پر سخت بحثیں ہوئیں پیرس میں ایک طاقتور جماعت یعنی نوجوان تاجروں اور سوداگروں کا یہ حال تھا کہ خوف وخطر کے بانی مبانی لوگوں کی تادیب وسرکوبی کے مطالبات پر بہت زور دیتے تھے۔ یہ لوگ علی العموم جنس ڈوری کے نام سے مشہور تھے اور اپنے لیڈر

فریروں، کے نام سے جنس فیرونین بھی کہلاتے تھے۔ عوام الناس کو ان سے ہمدردی تھی اور مشہور جیکوبن فرقے کے لوگ سڑکوں پر بیٹھتے تھے یا تھیٹروں سے مارات کا دل نکال کر تالی کے اندر پھینکدیا گیا اور مارٹ جو خوف و خطر کی حکومت کا گرو گھنٹال سمجھا جاتا تھا۔ اس کے مجسمے عام طور پر توڑے جاتے تھے لیکن پیرس کے حکام سابق اور جیکوبن کلب کے پرانے رکن اور انقلاب سلطنت کی کمیٹیاں، عوام کا انتقام سینہ کو بغیر خود ایک وار کئے آرام نہ تھیں چنانچہ ۳ - سنہ جلوس ۱۲ ابجرمیل یعنی یکم اپریل ۱۷۹۵ء کو قصبہ فابورگ سینٹ اینٹوائن میں جہاں طوفان بے تمیزی برپا تھا۔ انھوں نے بغاوت کا جھنڈا بلند کیا اور یہ پکارتے ہوئے کنونیشن میں گھس پڑے کہ روٹی اور مئی ۱۷۹۳ء کا دستور حکومت لارڈاس ہل چل کا نتیجہ یہ ہوا کہ بلاڈوارن کو لٹ دی ہربوے اور بریرد واڈیر کو بغیر کارروائی مقدمہ کے فوراً فرانسیسی گیانا کو بھیجدیا گیا غرض خوف و خطر کی حکومت کے بانی مبانی لوگوں پر ظلم و ستم ہوتا رہا اور سابق صوبہ داروں کے افعال کی تحقیقات کے لئے ایک کمیشن مقرر کیا گیا۔

یکم اپریل ۱۷۹۵ء کا فساد۔

واپس شدہ گرومڈین کے ہاتھوں میں طاقت آگئی۔ اور پلین وسنٹر کے رکن بھی ڈی اختیار ہوگئے۔ بقیہ کوہستانی گماشتوں نے دوسرا فساد برپا کرنے کا ارادہ کیا۔ ۳ - سنہ جلوس یکم پریریل یعنی ۲۰ - مئی ۱۷۹۵ء کو سینٹ اینٹونی کے لوگوں نے عورتوں کے تحت میں

فساد ۱۷۹۵ء، ۲۰ مئی

کنونیشن پر پھر حملہ کیا یہ عورتیں گلوٹین[1] کی ڈائنین (Furies of the guillotine) کے نام سے مشہور تھیں ایک گماشتہ فراڈ پر لوگوں نے فریروں ہونے کا شبہ کیا اور فوراً اسے قتل کر ڈالا تمام دن کنونیشن کے کمرے میں چیخ پکار رہی تاکہ کسی طرح بادسی ڈی انگلاس میر مجلس کو مجبور کرکے اپنی مرضی کے مطابق انتظام جاری کرائیں لیکن اس زبردستی کا نتیجہ کچھ نہ نکلا اس اثنا میں گورنمنٹ کی کمیٹیاں ہمت اور استقلال سے کام کرنے پر آمادہ ہوگئیں پیرس کی فوج کی مدد سے اور ماجروں سے قومی محافظ اور جنس ڈوری کی امداد سے

[1] گلوٹین، قتل کرنے کا ایک آلہ تھا

انھوں نے عوام کو نکال کر باہر کیا اور ان کی جماعت نے متفق ہو کر جرنیل مینو کی زیر کمان میں باغیوں کے اسلحہ چھین لئے کمیٹیوں کی فتح گویا ہولناک حکومت (Terror) کے دشمنوں کی فتح تھی خوفناک حکومت کے کچھ گماشتوں کو موت کی سزا دی گئی اور بعض نے خودکشی کر لی۔ باغیوں پر کشت وخون کا الزام لگایا گیا اور ان کو گرفتار کر لیا گیا اور اس طرح پر کوہستانی فریق نیست ونابود ہو گیا گماشتگان کوہستانی کے اخراج کے بعد گورنمنٹ کی کمیٹیوں میں مرکزی مجلس کے اراکین داخل ہونے لگے جو قانون کی تعلیمی اصلاحوں میں امن ولمان سے مشغول تھے اور یہ اصلاحیں کومینشن کے نہایت دیرپا اور مستحکم کارہائے نمایاں تھیں ان نئے اراکین میں مخصوص طور پر کمباسیری قابل ذکر ہے جو اس زمانہ کا مقنن قانون سار اور مصلح تھا اور قانون میں اسی کی محنتوں کی بدولت نپولین نے دستور حکومت تیار کیا حسوقت کمیٹیاں گورنمنٹ کے کاموں میں مصروف تھیں۔ گیارہ گماشتوں کی ایک جماعت نیا دستور بنانے کے لئے مقرر کی گئی تاکہ اس نئے دستور میں سابقہ دستوروں کی سی غلطیاں نہونے پائیں اس دستور کے خاص واضعین ایک تو لواسئے سی۔ ڈی انگلاس۔ اور دوسرا ڈالونے تھے یہ آئین "دستور سنہ جلوس سوم" کے نام سے بالے کا عہدنامہ ۱۷۹۵ء مشہور ہے سیاست خارجہ کا انتظام اب تک دوا سے کے سرکس کے ہاتھ میں تھا اسکے معین ومددگار کمباسیری دسی آلس اور روبل تھے اس کا بڑا کام یا بالفاظ دیگر تھرمی ڈورین کا بڑا کام عہدنامہ بالی تھا ان عہدناموں کی وجوہ یہ تھیں کہ یورپ نے اپنا طرز عمل جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے فرانس کے ساتھ تبدیل کر دیا تھا۔ فرانسیسی جمہور کا گماشتہ بارتھلیمے متعینہ سوئٹزرلینڈ ان عہدناموں کا بانی تھا یہ شخص ایک مدبر تھا سوئٹزرلینڈ ہولناک حکومت کے زمانے میں سیاسی کارروائیوں کا مرکز تھا کیونکہ صرف سوئٹزرلینڈ ہی میں اہل فرانس سے اقوام خارجہ کے نمایندے مل سکتے تھے عہدنامجات بال میں سے سب سے پہلا اور سب سے اہم وہ عہدنامہ تھا جو فرانس اور پرشیا کے درمیان بتاریخ ۵۔ اپریل ۱۷۹۵ء واقع ہوا اس عہدنامہ کی رو سے نہ صرف دونوں

ممالک میں صلح ہوگئی بلکہ ایک خط امتیازی کھینچ دیا گیا جس کے ذریعہ سے فرانسیسی حملہ سے شمالی جرمنی کی ریاستوں کو امن ملگیا۔ لیکن اس عہدنامہ میں صرف ایک بات کی کمی رہ گئی فرانسیسی گورنمنٹ کا اصرار تھا کہ اسکی کوششوں کے صلہ میں اور اس جنگ طویل کے معاوضہ میں اُس کی حکومت دریائے رائن کے کنارے تک وسیع کیجاوے دریائے رائن کے بائیں ساحل پر پرشیا کا علاقہ بہت کم تھا چنانچہ اقرار یہ ہوا کہ وہ معاوضہ جو اس علاقہ کو فرانس کو سونپ دینے سے پرشیا کو ملنا چاہیئے اسکا فیصلہ بعد کے واسطے ملتوی کیا جائے۔ فریڈرک ولیم ثانی نے جو خود کو مقدس روم کی سلطنت کا موید اور معاون سمجھتا تھا اس بات کو صاف کر دیا کہ فرانس کا علاقہ دریائے رائن تک پہنچے اور وہاں پھیل کر سلطنت کی حدود کو بگاڑے ایسے انتظام کے منظور کرنے کی اُسکو کوئی خواہش بھی نہ تھی کیونکہ اسکو یہ یقین تھا کہ اگر ایسا ہوا تو آسٹریا کو سلطنت کا محافظ اور حامی ہونیکا فخر پیدا ہو جائیگا۔ [illegible] رضامندی کے ساتھ عہدنامہ بال کے بعد اسی جگہ ۲۲۔ جولائی کو ایک عہدنامہ ہسپانیہ کے ساتھ بھی ہوا اور آخر میں ۲۹ اگست کو ایک عہدنامہ سلطنت کے چھوٹے سرداروں میں سے ایک نہایت متین اور ہوشیار سردار جیسے کیسل کے لیڈگریو کے ساتھ ہوا۔ ۹ فروری کو ٹسکنی کے ساتھ صلح ہو چکی تھی کیونکہ ٹسکنی نے انگلستان کے دباؤ سے فرانس کے خلاف جنگ شروع کی تھی۔ ان عہدناموں میں سے نہایت ضروری عہدنامہ ہسپانیہ کے ساتھ ہوا جو میڈرڈ میں نہایت مقبول ہوا اسی عہدنامہ کی بدولت گوڈوے کو نہایت قابل قدر خطاب "شہزادہ صلح" ملا۔ اور اسطرح تین سال کی لڑائی کے بعد فرانس پھر انجاد اقوام میں داخل ہوا اور وہ سازش جو اس کی خود مختاری کے خلاف قائم ہوگئی تھی۔ درہم برہم ہوگئی۔

# باب پنجم

## ۱۷۹۵-۹۷ء

۱۷۹۵ء کی بہار اور گرما میں عہد نامجات بیلی کے ہو جانے سے فرانس کو دوبارہ یورپ میں اقتدار حاصل ہو گیا بڑے بڑے تھرمیڈیونیز نے انقلاب سلطنت کی کارروائی کا خیال بالکل چھوڑ دیا تھا ان کا خیال تھا کہ فرانسیسی گورنمنٹ کا پہلا فرض یہ ہے کہ فرانس میں صلح و امن کو رواج دے انقلاب سلطنت کے زمانہ کے تمام مدبران ملکی مثلاً میرابو سے ڈینٹن اور رامیں پیر تک نے اس بات کی مخالفت کی تھی اور کہا تھا کہ فرانس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ تمامی سرزمین یورپ میں جمہوری خیالات کو فوقیت دے واقعات سے یہ ظاہر ہو گیا تھا کہ خود فرانس میں ایسے خیالات کی ترویج نہایت مشکل تھی۔ انقلاب سلطنت کی پرانی تدابیر کو ترک کر دینے سے پرانے یورپ کی مخالفت نئے فرانس کے مقابلہ میں جاتی رہی۔ جب پرشا کی گورنمنٹ اور ہسپانیہ کی قدیمی بادشاہت فرانس کے ساتھ صلح کرنے پر راضی ہو گئی تو یورپ کی باقی دول کو یہ خیال ہوا کہ وہ اب فرانسیسی جمہوریوں کو دائرۂ انسانیت سے خارج نہیں سمجھ سکتے اور نہ فرانسیسی جمہوریہ سلطنت کی نسبت یہ خیال کر سکتے ہیں کہ اس کے سبب فرانس کو قومیت کا رتبہ حاصل نہو سکا اپنی ملکی سیاست کی کامیابی سے بھی تھرمیڈیونیز کی تسلی نہوئی اور انھوں نے فرانس کے لئے ایک گورنمنٹ بنائی۔ اس حکمت عملی کے

**دستور سال سوم**

بانی جنکے دریعہ سے عہد نامجات بیلی ہوئے دستور سنہ جلوس سوم کے بھی ضامن تھے ۱۴۔ جرمنیل سنہ سوم یعنی ۳ راپریل ۱۷۹۵ء کو

نئے دستور کی ساخت پرداخت کا کام ایک کمیٹی کے سپرد کیا گیا جس میں سات گماشتے تھے لیکن اس کا تفصیلی کام ایک اور جماعت کو دیا گیا جو بعد میں بنائی گئی اور جس میں کل گیارہ اراکین تھے ان سات گماشتوں میں سے نہایت ممتاز یہ تھے سی ایس کا بایریا اور دو آے کامرلن اور یہی تینوں اس زمانہ میں مجلس تحفظ عامہ کے خاص رکن تھے جس طرح کہ عہد نامجات بیلے کی تکمیل میں انھوں نے اور ان کے ساتھیوں نے قدیم فرانسیسی بادشاہت کے اصولی خیالات اور حکمت عملی کی طرف رجوع کیا تھا اسی طرح جدید دستور میں انھوں نے پرانے خیالات کو ہاتھ سے نہ جانے دیا۔ مجلس توضیع اور مجلس قانون سازی اور کنونیشن سے مجلس تحفظ عامہ کے بننے تک اتنا تجربہ حاصل کیا تھا کہ ایک بے ہنگم اور ناموزوں جماعت کو حکمرانی اور انتظام سلطنت کا پورا اختیار دیدینا بالکل عبث ثابت ہوا زمانہ حال میں بادشاہ کی طاقت کا انحصار بس ایک بات پر ہوتا ہے وہ یہ کہ حکمرانی کے لئے فرمانروائی کی تمام طاقتوں کے یکجا اور متحد ہونے کی ضرورت ہے ممالک متحدہ امریکہ کے آئین ساز بھی اس بات کو سمجھتے تھے اور یہی وجہ تھی کہ انھوں نے اپنے (میر مجلس) پریسیڈنٹ کو بادشاہانہ اختیارات دئے تھے۔ جب کنونیشن نے ڈینٹن کی تحریک کو تسلیم کر لیا اور مجلس تحفظ عامہ کو پورے اختیارات ملگئے تو اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ تمام سرحدوں پر ان کو فتوحات حاصل ہوئیں چنانچہ کنونیشن کا کند سے کند گماشتہ بھی اس بات کو بخوبی سمجھتا تھا سہ سوم جلوس کے آئین کے بانیوں کو قانون سازی اور فرمانروائی کے شعبوں کے علیحدہ کرنے میں کوئی دقت نہیں ہوئی حالانکہ ان دونوں شعبوں کی علحدگی نہایت دشوار تھی ۱۷۹۱ء کے دستور سازوں کی آنکھوں میں بادشاہت کی طاقت اور اس کے اختیارات بہت کھٹکتے تھے چنانچہ اس دستور کی رو سے بادشاہ اور اس کے وزیروں کے پاس کوئی اصلی طاقت اور کوئی اختیار باقی نہ رہا۔ برخلاف اس کے بادشاہ محض ذمہ دارانہ حیثیت رکھنے لگا ۱۷۹۳ء کے دستور سے فرمانروائی کے تمام اختیارات مجلس قانون سازی کے ہاتھ میں آگئے لیکن سال سوم جلوس کے آئین سازوں نے فرمانروائی اور قانون سازی کے اختیارات کو بتفریق علحدہ کرنا چاہا۔ چنانچہ اس نئے انتظام کے مطابق فرمانروائی کے اختیارات پانچ ڈائرکٹروں کو دیدئے گئے جن میں سے ایک

نظما

ہر سال مستعفی ہوتا اور دوبارہ منتخب ہونے کا مجاز نہ ہوتا تھا۔ مجلس قانون سازی سے اس رکن کی جگہ دوسرے رکن کا انتخاب ہوتا تھا۔ مجلس فرمانروائی اور قانون سازی کی ایک دوسرے سے علیحدگی اور بے تعلقی کا اس طرح پر انتظام کیا گیا تھا کہ مجلس آئین سازی کا کوئی رکن ڈائرکٹر نہیں بن سکتا تھا تاوقتیکہ اسے مجلس قانون سازی سے علیحدہ ہوئے ایک سال نہ گزر چکا ہو۔ یہی ڈائرکٹر وزرا کو مقرر کرتے تھے مگر مجلس قانون سازی سے کوئی تعلق نہ ہوتا تھا۔ وزرا ڈائرکٹروں کے کارکن ہوتے تھے اگرچہ بذات خود ڈائرکٹروں کو حکومت یا کسی اور قسم کے اختیارات حاصل نہ تھے۔ ڈائرکٹر لیسرس میں محل لگزمبرگ میں ایک ہی جگہ رہتے تھے۔ روزانہ آپس میں ملتے تھے اور ان میں سے اکثر کی رائے گویا سب کی رائے ہوتی تھی۔ ہر مہینہ میں یہ ڈائرکٹر ایک صدر کو منتخب کرتے تھے جو ہر موقع اور تقریب پر اور سفرائے خارجہ کی آمد کے مواقع پر ہر وقت بحیثیت ان کے قائم مقام کے کام کرتا تھا۔ ملک کا اندرونی انتظام فوجوں اور بحری بیڑوں کا انتظام اور حکمت عملی خارجہ کی زمام غرضکہ یہ سب کچھ ڈائرکٹروں کے سپرد تھا۔ لیکن عہدنامے اور اعلان جنگ اور ایسے ہی اور امور مجلس قانون سازی کی مدد سے طے ہوتے تھے ڈائرکٹروں کو قانون سازی کے کام سے کوئی تعلق نہ تھا اور نئے قانون کی ساخت پرداخت میں ان کی رضامندی کی بھی ضرورت نہ تھی۔ آمدنی اور خرچ کا انتظام اور خزانہ کا جمع و خرچ سب ڈائرکٹروں کے ذمہ تھا لیکن ان کو بغیر مجلس قانون سازی کی اجازت کے محصول لگانے کا کوئی حق نہ تھا۔ سنہ جلوس سوم کی آئین کے مطابق مجلس قانون سازی دو ایوانوں میں یعنی ایک تو کونسل قدما (Council of ancients) دوسری کونسل پنج صدہ میں منقسم کر دیگئی تھی۔ اگست سنہ ۱۷۹۵ء میں مجلس توضیح میں سخت بحث ہوئی اور آخر کار مجلس شورائے میں دو ایوان قائم کرنے کی تدبیر کو محض اس وجہ سے ترک کر دیا گیا کہ انگریزی مجلس شورے کی تقلید ہوتی تھی لیکن دوسرے ہی سال فرانس میں بہ اتفاق آرا دو ایوان قائم کئے گئے! وجہ اس کی یہ تھی کہ انقلاب سلطنت کی تین مجلسوں کے تلخ تجربوں کے بعد کسی ایس اور اس کے ساتھیوں کو یقین ہو گیا تھا کہ اہم امور کا فیصلہ ایک ہی ایوان کے سپرد کر دینا مناسب نہیں ہے۔ اب وہ تاخیر جو ایوانوں میں قانون کے پاس ہونے میں ہوتی تھی مفید

ثابت ہوئی بسبب اس عجلت کے جو انقلاب سلطنت کے زمانہ میں تمام امور کو ایک ہی ایوان میں پاس کرنے کے کام میں لائی جاتی تھی۔

کونسل قدما میں ۵۰ برس یا اس سے زیادہ عمر کے آدمی شریک ہوتے تھے اور اس لئے جوش و خروش کی تحریک سے یکایک متاثر ہو جانیکا احتمال کم تھا۔ کونسل پنج صدہ کے اراکین کے لئے عمر کی کوئی قید نہ تھی اور کبیر السن بھی اسکی رکنیت سے محروم نہیں کئے جاتے تھے اس کونسل کی حقیقت خود اس کے نام سے ظاہر ہے اس میں ۵۰۰ گماشتے تھے اور کونسل قدما میں ممبروں کی تعداد ۲۵۰ تھی ممبروں کے انتخاب کے لئے بھی تجربہ سے کار روائی کی جاتی تھی۔ چونکہ دونوں ایوان کے کل ممبروں کا ایک وقت میں انتخاب ہونے سے سخت بدانتظامی اور بے ترتیبی ہوتی تھی جیساکہ ۱۷۹۱ء کے واقعات شاہد ہیں اس لئے یہ احتیاط کی گئی کہ دونوں ایوانوں کے ایک تہائی ممبر ہر سال مستعفی ہوں فرانس کے ہر دو ایوان کے انتخابات کے مواقع پر ہر تین کی ابتدائی اور اعلےٰ مجالس کے ذریعہ سے نمایندے منتخب کئے جاتے تھے اور ممبروں اور انتخاب کنندوں کے لئے ایک خاص معیار جائداد وغیرہ کی ملکیت کا تعین کر دیا گیا تھا ان احتیاطوں سے سی ایس اور اس کے ساتھیوں کو یقین تھا کہ زمانہ گذشتہ کی تمام غلطیوں کی تلافی ہو جائیگی تمام نئے محصولوں کا نفاذ اور تمام حسابات کی دیکھ بھال کونسل پنج صدہ کے سپرد تھی اور کونسل قدما ملکی معاملات میں مراقبہ سننے کا کام کرتی تھی۔ اعلان جنگ وغیرہ کے اہم معاملات اسی جگہ طے ہوتے تھے قانون سازی کے کاموں میں ایک نئے قانون کے اجرا کے لئے دونو ایوانوں کے اراکین کی غلبہ آرائی لازمی تھی۔ ان دونوں ایوانوں کا سب سے زیادہ اہم کام یہ تھا کہ ان کو ہر سال ایک نیا ڈائرکٹر منتخب کرنا پڑتا تھا اور اس کام کے لئے دونوں ایوان متحد ہو جاتے تھے۔ اس دستور کی بدولت دستور سابق کے کھلے کھلے عیوب (مثلاً فرمانروائی کی کم طاقتی اور کمزوری اور مجلس قانون سازی کے غیر محدود اختیارات) دفع ہو گئے لیکن ۱۷۹۱ء کی آئین کا مقامی انتظام فرانس کا مقامی انتظام اسقدر مفید ثابت ہوا کہ اس میں بہت کم تبدیلی کی گئی مجلس توضیع کا بڑا کارنامہ برقرار رکھا گیا یعنی فرانس کی تقسیم بجائے صوبجات کے محکمہ جات میں کی گئی تاکہ صوبجات کے باہمی رشک کا خاتمہ ہو جائے مجلس اعظم نے

جو محکمہ جات اور صوبجات میں ڈائرکٹروں کے عہدے توڑ دینے کی دور اندیشانہ تحریک کی تھی منظور کرلی گئی اور کام کرنے کے لئے صرف کونسل جنرل کے عہدے برقرار رکھے گئے ۱۷۹۱ء اور ۱۷۹۵ء کے نظام میں خاص فرق یہ تھا کہ ۱۷۹۱ء کے نظام سے جو خاص اور عام منتخب شدہ جماعتیں قائم کی جاتی تھیں اُن کی بجائے وہ افسر مقرر کئے گئے جنگویرس کی اعلے مجلس فرمانروائی نے مقرر کیا تھا۔ ڈائرکٹروں کے زمانہ میں ان افسروں کو گماشتہ کہا جاتا تھا اور ان کے وہی اختیارات اور فرائض تھے جو بعد کو نپولین کے مقرر کردہ سو پریفکٹ اور پریفکٹ کے تھے سنہ سوم کے دستور نے ۱۷۹۱ء کی دستور کے مطابق مقرر شدہ عدالتہائے اعلے ادنے و عدالتہائے مرافعہ پر کچھ اثر نہ ڈالا۔ تعجب ہے کہ باوجود کارہائے نمایاں کے تھرمیڈونیرز (ابتک) فرانس میں وینڈے میسر کا فساد نہایت بدنام تھے۔ ہالینڈ کو فتح کرنے دریائے راین کو عبور کرنے کوہوں پر قبضہ کرلیے اور ہسپانیہ پر حملہ آور ہونے اور عہدنامجات باتی کو وجود میں لانے۔ اور ایک نئے دستور کی بناڈالنے (جس میں گو کچھ نقص تھا تاہم گذشتہ آئینوں سے بدرجہا بہتر تھا) کہ باوجود فرانس میں تھرمیڈونیرز سے سخت مخالفت تھی۔ رابس پیٹر کی موت بلاڈوارن کی جلاوطنی اور جیکوبن کلب کے بند ہوجانے کے بعد بھی لوگوں کے دلوں پر ہولناک حکومت کی دہشت ابتک ماتی تھی۔ بے گناہوں کی دردناک موت کی یادگار میں لوگوں کے دلوں پر کنونشن کا نام خونی حرفوں میں ابتک لکھا ہوا تھا۔ موجودہ دستور کو لوگ کنونشن کے اراکین کے نکالنے اور ان سے بدلہ لینے کا آلہ خیال کرتے تھے اور ان اراکین کے خلاف ہر طرف بدلہ لینے کی صدائیں بلند تھیں سازش پسندوں۔ شاہی ہواخواہوں اور اکثر امرا کو جو ذاتی وجوہ سے بدلہ لینا چاہتے تھے۔ یہ موقع اچھا ملا اور وہ جمہور کے خیالات کو غنیمت سمجھ کر سلطنت جمہوریہ کی بربادی کے تدابیر سوچنے لگے۔ شاہی ہواخواہوں کو فکر تھی کہ جس طرح ممکن ہو خاندان بوربوں کو پھر فروغ حاصل ہو۔ لیکن فرانسیسی بکثرت جمہوریہ کے دلدادہ تھے وہ فوراً سمجھ گئے کہ بوربون کی معاودت ان کے ان تمام فوائد کو جو خانقاہوں اور امرا و جاگیروں کی فروخت سے حاصل ہوئے تھے خاک میں ملا دیگی۔ کنونشن کے اراکین سازش پسندوں کے ارادوں کو سمجھ گئے اور ان کو یہ بھی معلوم ہوگیا کہ فرانسیسیوں کو سلطنت جمہور کے

ساتھ دی اس سے بجنانچہ وہ اپنے دشمنوں کی ترکیبوں کو عارت کرنے کی کوشش میں مصروف ہوگئے اور (اس لئے) یہ حکم دیا کہ نئی مجلس قانون سازی کے دو تہائی ممبر گماشتگان کنونیشن میں سے منتخب کئے جائیں۔ جب اس طرح سے پیرس کی سازش کرنیوالوں کو کامیابی نہ ہوئی اور نئی مجلس قانون سازی میں اپنے موافق جماعت کثیر حاصل کرنے کی امید بھی مار آور نہوی تو انھوں نے پیرس کے باشندوں کو کھلم کھلا بغاوت پر آمادہ کرنا شروع کیا ارکان کنونیشن کی یہ حرکت کہ پرانے گماشتوں کا زیادہ تعداد میں انتخاب کرایا پیرس ہی میں نہیں بلکہ تمام فرانس میں عام طور پر ناپسند ہوئی لیکن ناپسندیدگی اور فرانس کو ایک دوسرے انقلاب کی مصیبت میں گرفتار کر دیا دو مختلف چیزیں ہیں ہر چند صوبہ جات قصبوں اور شہروں میں عام طور پر بے اطمینانی تھی لیکن کوئی سخت مخالفت ظہور میں نہ آئی پیرس میں جہاں کہ باغی بکثرت تھے یہ امید کی جاتی تھی کہ جینس ڈورے جو پہلے زمانہ میں تاجروں کی فوج کی امداد سے کارنمایاں کر چکے تھے کنونیشن کو اس حکم کے منسوخ کرنے پر مجبور کر لینگے۔ کنونیشن کے اراکین کو اس کا علم ہوگیا اور نتیجہ یہ ہوا کہ تھرمیڈونیز کی فوجیں جو منتشر تھیں سب کی سب یکجا ہوگئیں اس جماعت میں تین بڑے گروہ تھے۔ یعنی زروسٹن جو فرانس میں واپس آگئے تھے پلین کے رہنما اور خوفناک حکومت کے

پیرس میں جدال وقتال ۵ اکتوبر ۱۷۹۵ء

پہلے حامی اور مددگاران سب نے جب یہ دیکھا کہ اگر اتنا بھی فائدہ نہوا کہ ان کے دو تہائی اراکین کا دوبارہ انتخاب ہوکر آئندہ مجلس قانون سازی میں جگہ ملی اور بغیر اس مقصد کو حاصل کئے ہوئے کنونیشن شکست کر دی گئی تو ان کو ناقابل تلافی نقصان پہونچ جائے گا اور وہ ملکی حقوق سے محروم ہوجائینگے۔ یہ سوچ سمجھکر ان تینوں گروہوں کے رہبر و رہنما مخالفت پر آمادہ ہوگئے۔ اور براس کو اپنی حفاظت کے لئے مقرر کیا۔ یہ شخص سال گزشتہ ۹ تھرمیڈر کو ہوٹل ڈے ویل کے حملہ کے موقع پر پیش پیش تھا اور اسی نے براس پیر کے ساتھیوں کو جو وہاں جمع تھے منتشر کیا تھا۔ براس نے نپولین کو اپنی مدد کے لئے بلایا۔ نپولین اس وقت پیرس میں تھا اور اطالیہ کی فوج سے واپس بلا لینے کے باعث بہت چیں بہ جبیں تھا نپولین اسوقت ایک نوجوان جرنیل تھا اور اس کے واپس بلائے جانیکی کئی وجہیں تھیں۔ اول تو خود

اس کے ابتدائی حالات دوسرے اس کے جیکوبی اصول جس کا وہ پیرو تھا۔ اور تیسرے یہ کہ رابس پیر سے اُس کی دوستی تھی۔ غرضکہ ان واقعات نے اُس کو ملازمت سے واپس بلواکر بیکاروں کے زمرہ میں شامل کر دیا تھا۔ بر راس پیرس میں ایک باقاعدہ فوج کا سردار تھا اور کنونیشن کے مسلح سپاہی بھی اس کے ماتحت تھے۔ شاہی بہی خواہ اور جینس ڈورے اور تاجروں اور سوداگروں پر بھروسہ کئے ہوئے تھے نپولین بہت فہیم تھا۔ اس نے دیکھا کہ تعداد وشمار میں تو دونوں فریق بالکل برابر ہیں چنانچہ اس نے فوراً میوڈن سے توپخانے کو طلب کر لیا۔ کنونیشن کی بھی فوجیں تیار ہوکر ٹولیر تیر کے گرد جمع ہوگئیں۔ نپولین کی توپیں پلاس ڈوکیروسل کے باغ میں مورچوں پر چڑھا دی گئیں۔ چنانچہ ۱۳ ویندی میر یعنی ۵ اکتوبر کو کنونیشن پر حملہ ہوا لیکن بدانتظامی رہی۔ حملہ آوروں کی فوج ایک مقام پر جمع نہ کی گئی اور نہ اس کی کوشش ہی ہوئی۔ ایسی حالتیں جو نتیجہ ہوتا تھا وہ ہوا۔ جوں ہی فوج کا پہلا دستہ بغیر کسی سردار کے میدان جنگ میں آیا فوراً توپوں کی بوچھار ہوگئی اور دشمن کی فوج جلکر رہگئی۔ باوجود اس مصیبت کے فوجی جوشیلے سپاہیوں کا دستہ پر دستہ یکے بعد دیگرے آگے بڑھتا گیا اور اسی طرح موت کے گھاٹ اوتر اگیا۔ یہ لڑائی کیا تھی ایک قتل عام تھا۔ اور اس دن یعنی ۵۔ اکتوبر کو اس غضب کی خونریزی ہوئی کہ اس کا مقابلہ ۱۴۔ جولائی ۱۷۸۹ء یا اگست ۱۷۹۲ء کے معرکوں سے کہیں زیادہ بڑھگیا تھا۔ کیونکہ ان معرکوں میں کنونیشن کے سپاہیوں میں سے کوئی زخمی تک نہ ہوا تھا۔ اہل کنونیشن کو اپنی بدنامی کا خود علم تھا اور وہ اُس کو بڑھانا بھی نہ چاہتے تھے اس لئے اس ۵۔ اکتوبر کی خونریزی کے بانیوں کا پتہ لگانے اور اُن کو سزا دینے میں بھی معمولی کوشش کی گئی۔ صرف چند قاتل جنکے پاس اسلحۂ قتل موجود تھے اور جو اسی حالت میں گرفتار کر لئے گئے تھے۔ سرسری تحقیقات کے بعد قتل کئے گئے۔ لیکن خاص قاتلوں کو گرفتار کرنے میں بھی کوئی کوشش نہیں کی گئی۔ لیکن انھوں نے نئے انتظام حکومت کے مطابق پہلے ڈائرکٹروں کے انتخاب کا فیصلہ کر لیا۔ ساہبس نے ڈائرکٹری قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ یہ بات مانی ہوئی تھی کہ پہلے ڈائرکٹر کنونیشن کے ان گماشتوں میں سے منتخب کرنے چاہئیں جنھوں نے لوئی شانزدہم

پہلے نظما

کے قتل کی تائید کی تھی اور جن سے یہ امید کی جاسکتی تھی کہ وہ جمہور کے موافق ہونگے اور اگر اپنی خواہش سے موافقت نہ کرینگے تو یقیناً بوجہ خوف اس کا ساتھ دینگے۔ چنانچہ وہ پانچ رکن جو منتخب ہوے یہ تھے۔

برراس جس نے ۹۔ تھرمیڈر اور ۱۳۔ ویندیمیر کو وہ کارنامے کئے تھے کہ جس کے سبب بکثرت ممبر اس کے ممنون تھے۔

ریوبل اساتیئں تھا اور مجلس توضیع کا رکن رہ چکا تھا۔ اور امور خارجہ سے واقف تھا۔ ریویلے پو بھی مجلس توضیع کا ممبر اور مجلس تحفظ عامہ کا ممبر رہ چکا تھا۔ اچھا قانون داں تھا اور بعد ایک نئے مذہب کا بانی ہوا۔ کارنو تحفظ عامہ کی کمیٹی اعظم کا مشہور فوجی ممبر تھا محض اپنی جنگی لیاقت کے باعث یہ شخص منتخب کیا گیا تھا۔ لے ٹورہو۔ انجینیر فوج کا افسر تھا اور کارنو کی ماتحتی میں رہکر کام کرنیوالا تھا کونسل قدما اور کونسل پنجصدھ کے دو تہائی ممبر تو کنونیشن سے منتخب ہوے تھے اور ان میں جو نہایت نامور اور ممتاز تھرمیڈونین تھے وہ حسب ذیل تھے۔ سی ایس۔ کام بے سیر ٹالین۔ اور ٹریل ہارڈ۔ ۵۔ بومبر کو پہلے چھ وزرا کو ڈائرکٹروں نے مقرر کیا جن کے نام یہ تھے۔ ڈوے کامرنن۔ چارلز ڈیلاکرائے یہ دونوں کنونیشن کے سابق گماشتہ تھے۔ مجلس قانون میں انکا انتخاب نہیں ہوا۔ ان دونوں کی تعیناتی وزارت ہائے انصاف اور خارجہ پر ہوئی۔ ابرٹ ڈوے ایک ممتاز جرنیل وزیر جنگ مقرر کیا گیا اور فے پول وزیر مال۔ بے نے رک وزیر ملکی اور امیر البحر ٹروگوے وزیر بحری کی خدمت پر مامور ہوا۔ جب ڈائرکٹروں کا انتخاب ہوگیا۔ اور نئی مجلس قانون ساز طیار ہوگئی تو کیونیشن نے خود بخود اپنی برخاستگی اور معطلی کا حکم کردیا۔ تین سال کا عرصہ جو کنونیشن کی کارکردگی کا زمانہ ہے فرانس

**کنونیشن کا خاتمہ**

کی تاریخ میں اہم اور نتیجہ خیز زمانہ ہے اس زمانہ میں نہ صرف بہت سے فریقوں اور پارٹیوں پر اقبال و ادبار آیا بلکہ اسی زمانہ میں انہی کی اجازت سے ہولناک حکومت (Reign-of Terror) قائم ہوئی اور اسی نے اس حکومت کے بانی مبانی لوگوں کو موت یا جلاوطنی کی سزائیں دیں ان کے عہد میں انواع و اقسام کے آئین سلطنت تیار ہوکر عمل میں آئے۔ اور اسی زمانہ میں فرانس کو ذلتیں بھی نصیب ہوئیں۔ ترقی

اور عروج بھی حاصل ہوا۔ اس کنونشن کا آخری فعل تو یقیناً قابل یادگار ہے۔ وہ یہ کہ ۴ر بر ومیر یعنی ۲۶۔ اکتوبر کو یعنی جس تاریخ کو خود اس کا خاتمہ ہوا شروع زمانہ جمہوریت سے ابتک کے کل سیاسی مجرموں اور مشتبہ ملزموں کو ہر جرم سے معاف کر کے چھوڑ دیا۔

انگلستان اور مہاجر

اس فتح سے جو ۱۳ر ونڈیمیر کو شاہی بہی خواہوں پر ہوئی انگلستان کی حکمت عملی پر گہرا اثر پڑا۔ ابتک انگلستان کے گماشتے متعینہ سوئٹزرلینڈ ولیم وکھم کی تحریک اور اس کے وعدے وعید سے پٹ اور گرنیول نے شاہی پناہ گیروں کے امید افزا اقرار پر بھروسہ کیا تھا اور یہ امید تھی کہ انہی کے ذریعہ سے فرانس میں بوربون بادشاہت دوبارہ قائم ہو جائیگی شاہی معاونین کا قیام سوئٹزرلینڈ میں تھا اور جو کچھ امیدیں ظاہر کرتے تھے ان سے نہ تو کومٹی ڈے یردومیس کو دھوکا ہوا۔ (کومٹی ڈی پروونیس اپنے بھانجے کے انتقال کے بعد اپنے آپ کو لوئی ہجدہم کے لقب سے مشہور کرتا تھا) اور نہ کامٹے ڈے آرٹوا پر کوئی اثر ہوا۔ لیکن اگمریر و ریروں نے شاہی پناہ گیروں کے چکنے چپڑے وعدوں سے اور وکھم کی رپورٹوں سے متاثر ہو کر جمہوریہ سلطنت کی بیخکنی کا اچھا موقع خیال کیا اور ان پر بھروسہ کرنے کی وجہ یہ تھی کہ انھوں نے خلیج کیوبرن کی لڑائی میں اگمریروں کو پوری مدد دی تھی۔ اس کے علاوہ سوئٹزرلینڈ میں بہت کچھ روپیہ بھی صرف کیا تھا۔ شاہی بھی خواہوں اور پناہ گیروں کی کوشش دو طرف جاری تھی۔ پیرس میں انھوں نے تشویش اور بے امنی کی تخم ریزی کر دی تھی جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ ۱۳ر ویندیمیر کو بغاوت ہو گئی۔ اس کے علاوہ انھوں نے سلطنت جمہوریہ کے جرنیلوں کی وفاداری پر بھی بٹہ لگانا چاہا۔ اور وہ جرنیل جس پر ان کو بہت بھروسہ اور اعتبار تھا ہالینڈ کا فاتح پیشگرو تھا۔ ۱۷۹۳ء کے جرنیل ڈیومور یز کی طرح یہ بھی دولت اور قوت حاصل کرنے کا جمہوریہ کے مفاد کے مقابلہ میں خواہشمند تھا ۱۷۹۵ء کی بہار میں پیرس پہنچکر اس نے وہاں کے شاہی ہوا خواہوں سے اتحاد قائم کیا اور راین اور موصل کی فوج کا سپہ سالار ہونے کے بعد اس نے پرنس ڈی کونڈے سے براہ راست خط کتابت شروع کر دی یہ شہزادہ جریل تھا جو جرمنی میں پناہ گیروں کے فوج کا سردار تھا۔ کونڈے کا پیش گرد سے یہ معاہدہ تھا۔ اگر خاندان بوربون کو پھر تخت و تاج واپس مل گیا تو وہ اسکو (پیش گرد کو)

الیسس کی حکومت اور شام پور کا قلعہ اور ایک لاکھ لیرا (سکہ) نقد اور دو لاکھ روپیہ کی سالانہ آمدنی کی جائداد دیگا۔ اور اس کے علاوہ اس کو مارشل فرانس کا رتبہ بھی دیا جائیگا۔ ان وعدوں کی بنا پر بڑی امیدیں قائم کی گئیں اور انہی معاملات کے پورا کرنے کے لئے کومٹی ڈی پردونیس ویروما سے روانہ ہوا۔ ۱۳ر ونڈیمیر کی فتح نے ان تمام سازشوں کا خاتمہ کر دیا۔ بیڈن بیڈن کی مارگریو نے اپنے علاقہ میں لوئی کو قدم بھی نہ رکھنے دیا۔ دکھم کو خواہ مخواہ یہ یقین دلایا گیا کہ جرنیل کو اپنا کر لینے سے اس کی فوج پر قابو نہیں ہوسکتا اور جونہی ڈائرکٹروں نے سان حکومت کو ہاتھ میں لیا میسس گرو کو واپس بلا لیا پیش گرد کے وعدے وعید جو اس نے کونڈے کے ساتھ کئے تھے مشتبہ سمجھے جاتے تھے چنانچہ وہ معطل ہوا اور اس کی جگہ ایک پکا جمہوری موریو نامی مقرر کیا گیا۔ ان ناکامیوں کی وجہ سے پٹ اور گرینول کو یقین ہوگیا کہ امرائے فرانس کے وعدوں پر بھروسہ کرنے سے کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوسکتا لگام حکومت لیتے ہی ڈائرکٹروں نے تھرمیڈویز کی حکمت عملی کو جاری رکھنے کی تجویز کی اور یہ ارادہ کر لیا کہ انقلاب سلطنت کے اصول کا پھر کبھی اتباع نہ کرینگے وہ یورپ کی اقوام کو یہ دکھانا چاہتے تھے کہ فرانس اتحاد الاقوام میں داخل ہونے کے لئے تیار ہے اور دوسرے ممالک کے اندرونی معاملات میں ہرگز دخل نہ دیگا چنانچہ بر بنائے حمیت انسانی وہ مراسلات جو جولائی ۱۷۹۳ء میں لوئی ۱۶ کے اولاد کی رہائی کے بارے میں ہو رہے تھے از سر نو شروع کر دئے گئے۔ اور ہسپانیہ کو درمیان میں ڈالکر آسٹریا سے اس مارے میں گفتگو شروع کی گئی اگرچہ آسٹریا فرانس کا نہایت سخت دشمن تھا۔ ڈافن (Dauphin) کی موت کے بعد جو عام طور پر لوئی ۱۷ کہا جاتا تھا۔ لوئی ۱۶ کی صرف ایک اولاد اور میری اینٹوائنٹ سلطنت جمہوریہ کے قبضہ میں رہگئے تھے۔ تھرمیڈونیز نے بوائیس دانگلاس اپنے ایک سردار کی تحریک سے اس مصلحت کو مناسب خیال کیا کہ یورپ پر ظاہر کر دیا جاوے کہ فرانسیسی جمہور وحشی نہیں ہیں چنانچہ ڈائرکٹروں نے ۲۰۔ دسمبر ۱۷۹۵ء سوئزرلینڈ میں چار گماشتے اور وزیر جنگ جس کو ڈیوریر نے آسٹریا کے حوالے کر دیا تھا۔ و نیز ایک دیگر گماشتہ ڈردئے جو سینٹ میں ھول کا سابق عامل ٹپہ خانہ تھا اور ۱۷۹۳ء کی جنگ میں اسٹیرون نے

قید کرلیا تھا ملکہ بیگم سے بدل گئے اور ملکہ بیگم اپنے رشتہ داروں میں آسٹریا پہونچ گئی۔ ملکہ بیگم کے تبادلہ سے یہ ظاہر ہوا کہ ڈائرکٹر صلح کرنے پر آمادہ ہیں پرشیا کے سفیر نے جو پیرس میں مقیم تھا ۲۸۔ دسمبر ۱۷۹۵ء کو اپنی گورنمنٹ کو اطلاع دی کہ پیرس میں ہر خاص وعام کی زبان پر یہ صدا ہے کہ بشرط صلح دولت اور خوراک دونوں چیزیں دیجائینگی۔ صلح کی خواہش سب کو تھی نہ صرف اہل پیرس کو بلکہ تمامی اہل فرانس ڈائرکٹر اور ارکان مجلس قانون ساری کو اس کی تمنا تھی۔ امید یہ کیجاتی تھی کہ عہدنامجات فرانس میں صلح کی خواہش یورپ کے امن وامان اور صلح کی ابتدا ہے۔ لیکن فرانسیسی جمہور کے دو لقیہ دشمنوں یعنی انگلستان اور آسٹریا نے ڈائرکٹروں کے ساتھ راضی نامہ کرنیکا کوئی قرینہ اور ڈھنگ نہ دیکھا۔ پٹ اور گرنیول کا خیال تھا کہ ڈائرکٹروں کے ساتھ دائمی صلح ناممکن ہے البتہ عارضی صلح ہوسکتی ہے چنانچہ وہ صلح کرنے کے لئے تیار تھے لیکن انھوں نے ایک ایسی گورنمنٹ سے جو دیرپا اور مستقل نہ معلوم ہوتی تھی صلح کے شرایط پیش کرنا مناسب نہ سمجھا یا پناہ گیروں کی سازشوں کے سبب یا ملکی معاملات کی رفتار کو سمجھکر انھوں نے یہ اظہار کیا کہ فرانس کی نئی حکومت کی میاد علط ہے۔ اور اس کے ساتھ مستقل اور دیرپا صلح کا ہونا ناممکن ہے۔ آسٹریا کا انداز اس سے قدرے مختلف تھا آسٹریا کے وزیر تھوگو کو یقین تھا کہ اہل فرانس بالکل تھک گئے ہیں۔ ایسی حالت میں اگر فرانس سے جنگ چھڑ گئی تو اہل فرانس چار وناچار بہت کچھ دے رہینگے۔ فرانسیسی ڈائرکٹر اور وزیر خارجہ ریوبل نے پیرس میں پروشا کے سفیر سے اس بات میں گفتگو کی تھی۔ "جنگ آسٹریا ہمارے لئے ایسی مصراور سخت نہیں ہے جیسی کہ جنگ انگلستان ہے۔ ہم آسٹریا سے لڑائی چھیڑنے کو تیار ہیں۔ اس جنگ میں سلطنت جمہوریہ کی تمام قوتیں صرف ہوجائینگی اور اس کے بعد دونوں ملکی طاقتوں میں سے غالباً کوئی بھی لڑنے کے قابل نہ رہ جائیگا۔ ہماری جنگ کا نقشہ تو تقریباً تیار ہے اور اگر یہ جنگ چھڑی تو جرمنی میں مدافعانہ حیثیت سے ہوگی اور اطالیہ میں حملہ کن جارحانہ حیثیت سے ہوگی ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم آسٹریا کو انگلستان سے اور سارڈینیا کو آسٹریا سے جدا کردیں" اس سے ظاہر ہے کہ ڈائرکٹر انگلستان اور آسٹریا سے لڑنا نہیں چاہتے تھے مگر لڑائی جاری رکھنے پر مجبور تھے لیکن تھرمیڈونیز کی طرح ہسپانیہ اور پروشا کو بھی

اپنے ساتھ شریک کرنا چاہتے تھے۔ چنانچہ پہلی سیاسی کارروائی انھوں نے یہ کی کہ پرشا کے ساتھ اختلاط پیدا کیا فریڈرک ولیم ثانی کے بعض وزرا مثلاً الوین سلیسین فرانس کے ساتھ اتحاد کرنے پر رضامند تھے لیکن خود بادشاہ اہل فرانس کے ساتھ صلح کرنے کے خیال ہی سے گھبراتا تھا اگرچہ دو وجہوں سے۔ یعنی خزانہ کے خالی ہوجانے کے باعث اور پولینڈ کے اوپر اپنی تدابیر کو کارگر بنانے کے خیال سے اس کو (آخر میں) فرانسیسی جمہوریوں سے صلح کرنی پڑی اور اس کے دو وزیر یعنی ہاذنزادر ہارڈن برگ نے بھی اس کی تائید کی۔ عہدنامہ بیسل کی رو سے ہارڈسرگ نے شمالی جرمنی میں پرشا کیلئے اقتدار حاصل کرلیا تھا گویا جرمنی کے دو حصہ ہوگئے تھے۔ جنوبی ریاستیں شروع سے بالکل علیحدہ تھیں البتہ شمالی ریاستیں فرانسیسی حملہ کے خوف وخطر سے آزاد ہوکر پرشا کو کوا اپنا سردار اور رہائی دہندہ مانتی تھیں چنانچہ فرانس کے ساتھ صلح نہ کرنے کی وجہ پیدا ہوگئی تھی وہ یہ کہ فرانسیسی فوجوں نے دریائے رائن کے بائیں کنارے پر پرشا کے تمام علاقوں پر قبضہ کرلیا تھا۔ پرشا کی سلطنت فرانس کے ساتھ اس شرط پر صلح کرنے کو تیار ہوسکتی تھی کہ جو جو علاقے قبل از جنگ جن جن طاقتوں کی ملک میں تھے اسی طرح ان کو واپس کردئے جائیں۔ اس کے برخلاف سب ڈائرکٹر تھرمیڈونین تحفظ عامہ کی کمیٹی کمیٹی اعظم کی طرح اس بات پر مصر تھے کہ دریائے رائن تک تمام علاقہ فرانس کو دیدیا جائے اس مطالبہ کی فرانسیسی عوام الناس میں اسقدر تاکید تھی کہ اگر ڈائرکٹر چاہتے بھی تو وہ اس کی مخالفت نہ کرسکتے تھے۔ مجبوراً انھوں نے یہ تجویز پیش کی کہ جو کچھ علاقہ دریائے رائن کے بائیں کنارے پر فرانس کو دیا جائے اس کے عوض میں پرشا شمالی جرمنی کی خانقاہوں اور اساقفہ کی جائدادوں پر قبضہ کرکے اپنی سرحد میں شامل کرلے۔ لیکن اس کا نتیجہ یہ ہوتا کہ مقدس روم کی سلطنت غارت ہوجاتی۔ اس سبب سے پرشا کے مدبر اس امر پر بھی راضی نہوئے۔ فریڈرک اعظم کی حکمت عملی یہ تھی کہ اس بات کو ظاہر کیا جائے کہ بجائے اسٹریا کے صرف پرشا سلطنت روما کے حقوق کی سچی محافظ ہے اور باوجود الوین سلیسین کی کوششوں کے فریڈرک کا بھتیجا اس آبائی حکمت عملی سے انحراف کرنا نہ چاہتا تھا۔ تقسیم ممالک کی نسبت جو انتظام ہوا تھا اس سے پرشا فی الحقیقت سلطنت کے حقوق کی محافظ بنگئی تھی لیکن اگر پرشا کی گورنمنٹ فرانسیسی تجاویز کو منظور کرلیتی

تو وہ خود سلطنت مذکور کی تباہ کرنے والوں میں شمار کی جاتی۔ ایسی حالت میں ڈائرکٹروں اور ان کے بعد کونسلوں کی پرشا کے ساتھ صلح کرنیکی کوششیں سب بیکار ثابت ہوئیں یورپ کی چھوٹی چھوٹی سلطنتیں آسٹریا پرشا اور روس کے حملوں سے کسی فرانسیسی حملہ کی بہ نسبت زیادہ ڈرتی تھیں اس سبب سے ان کے نزدیک فرانسیسی جمہور فرانس اور چھوٹی ریاستیں کی فتوحات کچھ زیادہ گراں نہ تھیں۔ سوئٹزرلینڈ کو صرف غیر حاندازی سے ہی فائدہ پہونچا۔ اس ملک کے صوبوں میں ضروریات روزمرہ کی خریداری کی غرض سے فرانس کا روپیہ بے غل وغش کھنچ کھنچ کر آیا۔ اس کے علاوہ معرائے یورپ کے قیام سے بھی جو رقم بن جہاں دھم کا صدر مقام تھا اور بارسل میں جو فرانسیسی وزیر بار تھالمی کا صدر مقام تھا رہتے تھے سوئٹزرلینڈ کو فائدہ پہنچا۔ اور وہاں کے باشندوں نے جو روپیہ جمع کرلے یہ ہمیشہ تلے رہے ہیں ہر طرف سے نفع حاصل کیا۔ سرداران اطالیہ میں سے فرڈیننڈ نے جو سکنی کا بڑا ڈیوک اور شہنشاہ کا بھائی تھا وٹنا کی مرضی کے خلاف فرانسیسی جمہوریہ سے علیحدہ صلح فروری ۱۷۹۵ء میں کرلی۔ فرڈیننڈ نے بھی اپنے ہمنام کی تقلید کی صرف شاہ سارڈینیا تنہا فرانس کی مخالفت پر مسلح اڑا رہا پرتگال نے ساتھ معاملہ کرنے سے ڈائرکٹروں اور تحفظ عامہ کی کمیٹی نے انکار کردیا تھا کیونکہ اٹھارھویں صدی کے فرانسیسی مدبروں کی طرح ڈائرکٹر بھی پرتگال کو انگلستان کا محض ایک صوبہ سمجھتے تھے۔ شمالی یورپ کی چھوٹی چھوٹی طاقتوں کے ساتھ فرانسیسی ڈائرکٹروں نے دوستانہ اتحاد کرلیا ڈنمارک کا بادشاہ کرسچین ہفتم خنگ فرانس سے ہمیشہ علیحدہ رہا۔ اور فرانسیسی وزیر متعینہ ڈنمارک کے ذریعہ سے یہ ریاست کے ساتھ اکثر خفیہ گفت وشنید ہوتی رہی۔ سوئیڈن میں صغیر سن بادشاہ گسٹاوس چہارم کے آتالیق چارلس ڈیوک آف سوڈرمینیا نے گسٹاوس سوم کی حکمت عملی کو چھوڑ کر دوستانہ اور تجارتی عہدنامہ فرانسیسی جمہور کے ساتھ کرلیا۔ اب وہ سلطنت آتی رہ گئی وہ ترکوں کی تھی ترک مغربی یورپ کے قضیوں اور جھگڑوں کو بالکل بے تعلقی کی نظر سے دیکھتے تھے تاہم فرانسیسی جمہور سے وہ دوستانہ برتاؤ رکھنا چاہتے تھے کیونکہ وہ ترکی روس کے قدیمی دشمن آسٹریا سے جنگ میں مصروف تھے اور دشمن کے یہ سدراہ تھے۔ روس کی ملکہ کتھرائن اپنے طول طویل عہد کے آخر میں ہنوز

فرانسیسی انقلاب کو غنیمت سمجھتی تھی جس کی بدولت وہ پرشا و آسٹریا کی بغیر مقاومت یا مداخلت پولینڈ پر اپنی تدابیر کو بکار آمد کر سکتی تھی۔ چنانچہ وہ چاہتی تھی کہ فرانس جنگ کو جاری رکھے اور اس وجہ سے ملکہ نے کاسٹی ڈی آرٹوے کا اپنے دربار میں نہایت تپاک سے استقبال کیا اور فرانسیسی مہاجرین کو روس میں ٹھہرنے کی ترغیب دی۔ عہدنامجات بیسل سے وہ بہت ناخوش تھی۔ کیونکہ اس کی وجہ سے پرشا کو پولینڈ میں دست اندازی کرنے کا خوب موقع ملگیا تھا۔ لیکن ملکہ اس قدر عقلمند تھی کہ اس نے مغربی یورپ کے ملکی معاملات میں سازش ہی پر اکتفا کی۔ جنگ کے ۱۷۹۵ء کا محاربہ | دریچہ سے مداخلت کرنیکا اسے خیال بھی نہ تھا دریائے رائن پر ۱۷۹۵ء جو جنگ ہوئی تھی وہ صرف پیش گرو کی بغاوت کے لحاظ سے مشہور ہے یہ ہم پہلے ہی کہہ چکے ہیں کہ بیویریا کا الیکٹر جو پیلیٹائن کا بھی الیکٹر تھا فرانسیسیوں کا ہمیشہ سے موافق تھا اسی کے اغماض سے رائن کے دو مشہور قلعہ میں ہیم اور ڈسل ڈورف یکے بادیگرے پیشگرو اور جارڈن کے ہاتھ آگئے۔ اسی عرصہ میں مارکیو نے اہرین برنٹین کے قلعہ کا محاصرہ کر لیا اور کلیبر نے اس میں شک نہیں ہے اگرچہ کوئی تاریخی سند اس کی تائید میں موجود نہیں ہے کہ محض اس کی اور پرنس ڈی کانڈی کی گفت وشنید کا نتیجہ تھا کہ پیشگرو جرمنی میں داخل نہیں ہوا مینس کے شہر کا جورڈن تنہا سمبر اور میوز کی افواج لیکر بڑھا لیکن دائیں جانب سخت خطرہ میں مبتلا ہو کر اور بہت کچھ نقصان اٹھا کر واپس ہوا۔ مارکیو نے اہرن برسینڈ پر قبضہ کر لیا۔ لیکن مکار اور حیلہ ساز پیشگرو کے تساہل سے آسٹریا کے جرنیل کلرفیٹ کو یہ موقع ملگیا کہ کلیبر کو مینس کا محاصرہ اٹھا دینے پر مجبور کر دے۔ ۲۰۔ اکتوبر ۱۷۹۵ء کو جورڈن نے دریائے راین کو پھر عبور کیا۔ ۲۹۔ کو کلیبر مینس سے نکالا گیا اور ۳۰۔ اکتوبر کو پیشگرو کو شکست ہوی اور اس کو کوانش کے پیچھے ہٹنا پڑا۔ ڈائرکٹروں کے زمانہ اقتدار میں فرانسیسی فوجوں ابتدائی کارروائی پیشگرو کی دغابازی کے باعث ناکام رہی۔ ۱۔ اور ۲۱۔ دسمبر کو دریائے رائن پر فرانس اور آسٹریا کے درمیان التوائے جنگ ہوگیا۔ عہدنامجات بیسل کے سبب ۱۷۹۵ء کی بہار میں شمالی کی طرف کوئی جنگ نہ ہوئی اور فرانسیسی فوج ہالینڈ کی سرحد پر تمی رہی۔ جنوب میں (البتہ) کچھ تبدیلیاں ہوئیں۔ ہسپانیہ

کے ساتھ جو عہد نامہ ہوا تھا اس کی رو سے کوہ پیرینز کے دو لشکروں سے جنگجو اور تجربہ کار سپاہی فوج اطالیہ کی کمک کے لئے بھیجے گئے اس کے علاوہ فوج ایلپس کا بڑا دستہ بھی اس فوج سے جا ملا۔ افواج اطالیہ کا سالار جرنیل شیرٹر آگے بڑھا اور ۲۴۔ نومبر ۱۷۹۵ء کو مقام لونو پر فتح حاصل کی اور جینوا کے ساتھ براہ راست مراسلت شروع کر دی۔ اور سمندر کی جانب اہل سارڈینا کی آمد و رفت کا راستہ بند کر دیا۔ ۱۷۹۵ء کے آخر میں ڈائرکٹروں کی چار فوجوں میں جو جمہور کی ۱۳ فوجوں کی جگہ مقرر کی گئی تھیں تیس لاکھ سپاہی کارآزمودہ اور تجربہ کار جرنیلوں کے تحت میں موجود تھے وہ لوجواں اس شمار میں نہ تھے جو ملکی فوج کے نام سے مشہور تھے اور پیرس کی حفاظت کر رہے تھے اور فرانس کے بڑے بڑے شہروں کی حفاظت کا کام انجام دے رہے تھے پیرس میں پرشا کے سفیر سے ریویل نے اتنا گفتگو میں صاف ظاہر کر دیا کہ ۱۷۹۶ء میں فرانس کی خاص جنگی جد وجہد اطالیہ میں ہوگی اب تک رائن کی فوجوں کے معرکوں کے مقابلہ میں اٹلی کی فوج کو نظر انداز کر دیا گیا تھا لیکن ڈائرکٹروں نے اب آسٹریا کے سریع الحس حصہ پر حملہ کرنا چاہا کیونکہ دریائے رائن کے حملے دراصل سلطنت روما کے خلاف تھے۔ آسٹریا پر نہ تھے مثلاً سیسس (جو ایک الیکٹر کا پایہ تخت تھا اور آسٹروی شہر نہ تھا) پر جو حملہ ہوا تھا اس کا فوری اثر سلطنت مذکور پر اور وہاں کے چھوٹے چھوٹے سرداروں نے محسوس کیا۔ آسٹریا پر اس کا بہت کم اثر پڑا لیکن اطالیہ میں خاندان آسٹریا کے خاص مقبوضات ملاں میں تھے ملاں اور اطالیہ کے فرانسیسی لشکر کے درمیان پائیڈمونٹ شاہ سارڈینا کا خاص علاقہ واقع تھا۔ مغربی سلطنتوں میں سے صرف سارڈینا کے بادشاہ وکٹر ایماڈی یس سوم نے فرانسیسی جمہور سے صلح کرنے کی کوشش نہ کی تھی۔ سیوائے اور نیس کے چھن جانے پر یہ آسٹریا سے جا ملا اور اپنی مختصر سی مگر باترتیب فوج کو ریر کمان لینے کے لئے اس نے آسٹریا جرنیل کو نی کو بلوایا اسی زمانہ میں بونا پارٹ ۲۷۔ مارچ ۱۷۹۶ء کو سپہ سالار بنکر داخل ہوا۔ مارراس کی تحریک پر ڈائرکٹری نے اطالوی فوج کی کمان بونا پارٹ کے سپرد کی تھی۔ اس سے قبل بونا پارٹ نے بارراس کی ۱۳۔ وینڈیمیر کو نہایت زبردست خدمت کی تھی وہ ڈائرکٹروں کی حکمت عملی کو خوب سمجھتا تھا۔ چنانچہ اس نے

محاربہ اٹلی ۱۷۹۶ء
پہلا مرحلہ

پہلے شاہ سارڈینا کا قلع قمع کرنے کا ارادہ کیا تاکہ آزادی سے ملان میں اہل آسٹریا پر حملہ کر سکے وہ کوہ مارٹیایم (Maritime Alps) ألپس کے گرد چکر کاٹکر نمودار ہوا اور آسٹریا کی فوج سے سارڈینا کی فوج کو علٰحدہ کر دیا۔ اس کی فوری کامیابی پر ڈائرکٹر بھی حیران رہ گئے۔ وہ الپس سے واپس ہوکر جانب شمال آیا۔ اور اہل سارڈینا کو مان ٹیبوٹ پر ۱۲۔ اپریل کو اور اس کے بعد ملے سیموا ورڈیگو پر ۱۳ اور ۱۵ اپریل کو اور ان کے کمیپ واقع کیواپر ۱۶ اپریل کو اور مونڈووی پر ۲۲۔ اپریل کو ناحق شکستیں دیں۔ اس کے بعد اس نے تورین پر حملہ کیا اور شاہ سارڈینا کو بتاریخ ۲۸۔ اپریل بمقام تورین التوائے جنگ کرنا پڑا۔ اور ساتھ ہی اپنے نہایت اہم سرحدی قلعہ فرانسیسیوں کے حوالے کرنے پڑے۔

چیراسکو کا التوائے جنگ ۲۸ اپریل ۱۷۹۶ء

ان فوجی کارناموں کا ابتدائی نتیجہ یہ ہوا کہ شاہ سارڈینا نے صلح کی درخواست پیش کی۔ لیکن صلح اس وقت ہوئی جبکہ اس نے سیوائے اور نیس فرانس کو قطعی طور پر دینے منظور کر لئے۔ دوسرا نتیجہ یہ ہوا کہ جنرل بوناپارٹ کے پیش دستمن کا خاتمہ ہوگیا۔ اور اس نے اطمینان لومبارڈی میں اہل آسٹریا پر حملہ کر دیا۔ ۱۷۹۶ء کے مشہور محاربہ کا دوسرا حصہ بھی اسی قدر جلد اور کامیابی کے ساتھ ختم ہوا۔ ۸۔ مئی کو بوناپارٹ نے اپنے ارادوں کے متعلق اہل آسٹریا کو مغالطہ میں ڈالکر دریائے پو کو عبور کیا اور ۱۰۔ مئی کو اس نے بمقام لودی ریڈا کے لئے راستہ نکالا اور وہاں پر ایک بہت زبردست فتح حاصل کی۔ آسٹریا کے جنرل بولیو نے اور دریاؤں کی محافظت کی طاقت نہ پاکر ٹیرول کی راہ لی۔ بوناپارٹ نے پہلے تو ملان پر قبضہ کیا اس کے بعد پرما اور موڈینا کے ڈیوک سے اپنے مطالبات قبول کرائے اور ان کو مجبور کیا کہ پیرس میں اپنے سفیر بھیجکر صلح کی التجا کریں۔ ان چھوٹے چھوٹے سرداروں سے بوناپارٹ بہ تشدد پیش آیا۔ ان سے بکثرت روپیہ لیا۔ اور بہت کچھ از قسم اجناس وصول کیا۔ اور ان کے نفیس ترین صناعی کے نمونہ اور بے مثل تصاویر لیکر فوجی حیثیت سے اگرچہ پاپا کی معمولی حالت تھی لیکن مذہبی خیال سے اس کا مرتبہ بہت بلند تھا۔ فرارا اور بولونا کی سفارتوں پر قبضہ کرنے کے بعد بوناپارٹ نے روما پر فوج کشی کرنیکا ارادہ کیا پوپ ششم نے

محاربۂ اٹلی کا دوسرا حصہ

نہ پہونچی تھی اور ۶۰۰۰۰ سپاہیوں سے مقابلہ کرنے کی اس میں طاقت بھی نہ تھی چنانچہ وہ ویرونا میں قیام کر کے منتظر رہا ادھر الونیزی آہستہ آہستہ دریائے برنٹا سے نیچے اترا آسٹروی جو پہلی شکستوں سے سبق حاصل کر چکے تھے جنگ کے زیادہ خواہشمند نہ تھے۔ تھوڑی سی فرانسیسی فوج سے جوان کے سامنے پڑی ہوئی تھی چھیڑ چھاڑ کرنا نہیں چاہتے تھے۔ الونیزی نے اپنی حفاظت کے لئے کالڈیرو کی چوٹی پر قدم جمائے اور خندقیں کھود لیں۔ ۱۲۔ نومبر کو فرانسیسیوں کا حملہ بیکار گیا۔ دوسرے حملہ میں بھی اگر ناکامی ہو جاتی تو فرانس کی فوج کی تباہی میں کوئی شک باقی نہ رہتا۔ اس لئے بوناپارٹ کو اس کے امداد کی فکر لاحق ہوئی۔ ۱۶۔ نومبر کو اس نے نقشہ بدل دیا۔ وہ الونیزی کے بائیں طرف دلدلوں میں سے گزرتا ہوا آگے بڑھا اور ارکولے پر شدید سے زبردست لڑائی کی۔ اور الونیزی اپنی حالت کو ناقابل برداشت پا کر مجبوراً بہ دل محاربہ الطالیہ پانچواں حصہ کو واپس ہو گیا۔ لیکن پھر بھی اہل آسٹریا نے ہمت نہ ہاری اور مسنر نے مینٹوا میں مخالفت شروع کر دی دربار وینا کی تحریک سے پاپائے روم نے عہد نامہ فولیگنو کی شرائط کو بالائے طاق رکھدیا اور اہل الطالیہ کو فرانسیسیوں کے خلاف بھڑکانا شروع کر دیا اور بالآخر سخت مقابلہ کا انتظام کیا گیا۔ کڑکڑاتے جاڑے میں الونیزی جھیل گاردا کے مشرقی کنارے کے راستہ سے آگے بڑھا لیکن ۱۴ جنوری ۱۷۹۷ء کو روک دیا گیا اور ۱۴ جنوری ۱۷۹۷ء کو ریولی میں سخت شکست اٹھائی پرووریا نے برنٹا کے کنارے جبکہ الونیزی نے ریولی پر خاص فرانسیسی قلب لشکر پر قبضہ کر لیا تھا اور مسنر کی مدد کرنی چاہی لیکن شکست ہوئی اور ۲۔ فروری ۱۷۹۷ء کو مینوا تسخیر ہو گیا۔ اٹلی میں متواتر شکستوں کے بعد آسٹریا کا فوجی اقتدار بالکل زائل ہو گیا تھا۔ اور بوناپارٹ خود آسٹریا پر حملہ کرنے کی تیاریاں کر رہا تھا۔ لیکن حملہ کرنے سے پہلے ضرور تھا کہ امن و امان قایم رہے۔ پاپائے روم کے طور و طریق سے بوناپارٹ پر ظاہر ہو گیا تھا کہ وہ حضرت قابل اعتبار نہیں ہیں۔ چنانچہ فرانسیسی فوج کے حملہ کے بعد ۱۹ پوپ ششم کو ۱۹ فروری ۱۷۹۷ء کو صلح کا عہد نامہ ٹولینٹو میں کرنا پڑا۔ اس عہد نامہ کے ذریعہ سے بوناپارٹ کے لئے آمد و رفت کی راہیں کھل گئیں۔ اہل لومبارڈی بوناپارٹ

کے بہت مداح تھے اور وئینا کے اوپر حملہ کرنے کے لئے ہر جانب سے خوش آیند اور امید افزا انتظامات ہو گئے۔ جیسا کہ ریویل نے پرشیا کے سفیر سے بیان کیا تھا فرانسیسی فوجوں نے ۱۷۹۶ء میں آسٹریا کے خلاف زور و شور سے مقابلہ کی تیاریاں شروع کر دیں۔ جرمنی میں جو کارروائیاں ہوئیں وہ بہت شاندار تھیں اسوجہ سے نہیں کہ اُن کے سبب ملکی فتوحات حاصل ہوئیں۔ بلکہ اس گہرے اثر کے باعث جو سلطنت کے سرداروں کی حکمت عملی پر ہوا۔ ڈائرکٹروں نے فوجی انتظام کارنو کے سپرد کر دیا تھا۔ اس نے محاربہ کی ایک نہایت قابلانہ صورت نکالی۔ رائن اور موصل کی افواج کو ریر کمان موریو اور سامبری اور میوس کی افواج بدستور جوردن کے تحت میں طیار کیں اور دونوں کو یکساتھ جرمنی میں حملہ کرنے کا حکم دیا۔ دونوں فوجیں دریائے ڈینیوب پر جمع ہوئیں اس فوج کے سپاہی اور جرنیل نہایت آزمودہ کار اور لائق تھے لیکن اہل آسٹریا کی جانب پہلی مرتبہ ایک جرنیل عجیب و غریب قابلیت کا موجود تھا۔ یعنی شاہ لیوپولڈ کا تیسرا بیٹا آرچ ڈیوک چارلس جو بادشاہ کا بھائی بھی تھا اور ایک نوجوان آدمی تھا لیکن غضب کا سپاہی تھا۔ یکم جون ۱۷۹۶ء کو اس نے فرانسیسی جرنیلوں کو اطلاع دی کہ وہ التوا نے جنگ جو چھ مہینے سے قائم تھا ختم ہو گیا۔ جوردن فوراً ڈوسیل ڈورف سے روانہ ہوا۔ اور فرینکفورٹ اور ورزبرگ کو فتح کرتا ہوا فرینکونیا میں جا گھسا۔ آرچ ڈیوک چارلس نے اپنی پوری فوج سے اس کا مقابلہ کیا اور تین ہفتے کی لڑائی کے بعد جوردن کو پسپا ہونا پڑا۔ ۲۵۔ جون ۱۷۹۶ء تک موریو دریائے رائین کو عبور نہ کر سکا۔ کیونکہ یہ کام نہایت مشکل تھا اور محض دی سے کی بہادری اور ہوشیاری سے انجام کو پہونچا۔ اس کے بعد موریو کارنو کے احکام کی تعمیل کی طرف متوجہ ہوا اور نہایت تیزی سے بڑھا۔ پرنس دی کانڈی اور اس کی مہاجرین کی فوج کو ایٹ ٹی لنجن میں شکست دی۔ اسٹٹ گارٹ پر قبضہ کر لیا۔ اور بیویریا میں جا پہونچا اور ماہ اگست میں دریائے ڈینیوب پر جا نکلا اس سے مقابلہ کرنیکے لئے آرچ ڈیوک چارلس یہ سرعت تمام جنوب کی طرف بڑھا اور جوردن نے دوبارہ ڈوسل ڈورف کو چھوڑ کر فرینکونیا پر حملہ کیا۔ آرچ ڈیوک کارنو کی ترکیب کو تاڑ گیا اور فوراً انگس ٹاٹ پر دونوں فرانسیسی فوجوں کے درمیان ایک مرکزی مقام پر اپنے قدم جما کر کھڑا

چاہا کہ پرشیا اور فرانسیسی جمہور کے درمیان اتحاد قائم ہو جائے۔ لیکن شاہ پرشیا کو جیکوبنیز اصول سے اس درجہ نفرت تھی کہ اس نے اس تجویز کو منظور نہ کرنا چاہا مگر اس کے وزیر خصوصاً ہاگ وزاور الوین سلیبن نے باصرار مخالفت کی اور اسکو سمجھایا کہ اس موقع پر انکار کر دینا قطعی ناممکن ہے چنانچہ باہمی مصالحہ ہوا اور ۵۔ اگست ۱۷۹۵ء کو عہد نامہ بیسل کے تتمہ پر فرانس اور پرشیا کے دستخط ہو گئے۔ اس اتحاد کے سبب پرشیا نے فرانسیسی جمہور کی دریائے رائن کی حد تسلیم کرنے کا اقرار وقتی کر لیا اور اس کے عوض میں فرانس کی یہ ذمہ داری تھی کہ صلح کے وقت نہ صرف شاہ پرشیا کو اس کے علاقوں کے عوض میں مذہبی ریاستیں دی جائینگی۔ بلکہ اس کے بھنوئی شہزادہ اورینج کو بھی جرمنی میں بادشاہت عطا کیجائیگی۔ تاکہ ہالینڈ میں اسٹاٹ ہولڈر کے نقصان کی تلافی ہو جائے۔ جنوبی جرمنی میں آرچ ڈیوک چارلس کی استروی افواج کی موجودگی میں خط حدود کا قائم کرنا قطعی ناممکن تھا۔ چنانچہ ڈیوک ورٹمبرگ اور مارگیوز یو آف بیڈن نے صلح کی گفت و شنید شروع کر دی اور چونکہ بیویریا کا الیکٹر موریو کے حملہ کے موقع پر سکینی میں پناہ گزیں ہو گیا تھا جکو تمہائے بیویریا نے فرانسیسی جنرل کے ساتھ فانن ہافن میں بتاریخ ۷۔ ستمبر ۱۷۹۵ء عہد نامہ کر لیا۔ لیکن آرچ ڈیوک چارلس کی فتوحات اور موریو کی واپسی نے تمام صلح کن انتظامات کا خاتمہ کر دیا۔ بیویریا کے الکٹر نے اپنی ریاستوں کے عہد نامہ کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔ ڈیوک آف ورٹمبرگ نے اس وزیر کو جو صلح کی گفت و شنید کر رہا تھا برخاست کر دیا۔ ڈائرکٹروں کی ملکی حکمت عملی ۱۷۹۶ء

استروی اقتدار قائم رہا۔ اور باوجود پرشیا کی سخت کوششوں کے جنوبی جرمنی میں جرمنی میں فرانسیسی فوجوں کے حملوں سے (اگرچہ فرانسیسی حملوں کا آخر نتیجہ واپسی تھی مگر اس کے باعث جرنیلوں اور سپاہیوں پر کوئی دھبہ نہیں آیا) ڈائرکٹروں کا اقتدار بڑھ گیا تھا۔ فرانسیسی ہمیشہ فوجی نیک نامی کے شیدا رہے ہیں چونکہ ڈائرکٹروں کی فوجیں ہر جگہ کامیاب رہیں وہ ڈائرکٹروں کے ملکی حسن انتظام کو قدر کی نگاہوں سے دیکھتے تھے لیکن فوجی کامیابیوں سے صرف ڈائرکٹروں کی شہرت ہی میں زیادتی نہیں ہوی بلکہ اخراجات کی تنگی سے بھی ان کو نجات ملگئی۔

یہ مسئلہ کہ حملہ کن فوج دشمن کے ملک کی آمدنی پر اپنا گذارا کرے نہایت مناسب اور آرام دہ ثابت ہوا۔ اسی باعث اطالوی اور جرمنی کی فوجیں صرف ڈائرکٹروں کی امداد سے مستفیض ہو کر رہتی تھیں۔ بلکہ جرنیل بڑی تعداد میں روپیہ بھی پیرس کو بھیجا کرتے تھے۔ چنانچہ نئے محصول تشخیص کرنا یا نوٹ جاری کرنا بیکار تھا لیکن ۱۷۹۶ء میں ڈائرکٹروں نے صرف اخراجات ہی کی کمی کا انتظام نہیں کیا بلکہ ملک کے اندر صلح کے ساتھ امن بھی قائم کر دیا ۱۷۹۵ء میں کیو بورین من مہاجرین کی شکست کے بعد ہاک برٹینی اور لا ونڈی کو خوش کرنے میں مصروف تھا ڈائرکٹروں کا یہ حسن لیاقت تھا کہ انھوں نے ایک نوجوان جرنیل کو وسیع اختیارات دے رکھے تھے۔ ہاک اگرچہ مسلح بغاوتوں اور وینڈیا کے سرداروں کے سر کچلنے میں مطلق دریغ نہ کرتا تھا۔ تاہم افراد کے ساتھ اس کے تعلقات نہایت پسندیدہ اور اچھے تھے۔ اس نے اپنی حکمت عملی کا ایک اعلان میں اظہار کیا کہ اس کی خواہش تھی کہ سلطنت جمہوریہ سے لوگوں کو مانوس کرے اور ان کے دلوں میں اس کی محبت اور عزت پیدا کرے۔ راہزنی اور قزاقی کی سخت سزائیں دیتا تھا۔ لیکن اگر ملزم فتنہ و فساد سے باز رہتے تو وہ ان کے سابق جرایم سے چشم پوشی بھی کر جاتا تھا۔ ۱۵۔ جولائی ۱۷۹۶ء کو ڈائرکٹروں نے مجلس قانون سازی کو اطلاع دی کہ فرانس میں قطعی امن و امان ہے۔ اور حقیقت بھی یہ ہے کہ تمام سیاسی جھگڑے ختم ہو گئے تھے۔ فرانسیسیوں کی کثیر تعداد نے علی الاعلان سلطنت جمہور کو بخوشی قبول کیا تھا اور ان کو اقسام حکومت سے کوئی واسطہ نہ تھا۔ اگرچہ ملکی تفرقے مٹ گئے تھے۔ لیکن فتنہ و فساد کا فرانس کی سرزمین پر اسقدر گہرا اثر پڑا تھا کہ ذاتی عناد اور مخالفتیں ہنوز بہت کچھ موجود تھیں جنوب میں تو ہتیار بند سپاہیوں کی ٹولیاں ۱۷۹۵ء کی جیہو کی کمپنیوں کی طرح مذہب کے تحفظ کے لئے گشت کرتی تھیں لیکن فی الواقع لوٹ مار کے موقع کی منتظر رہتی تھیں۔ وسط فرانس میں مذہب کی آڑ نہ تھی بلکہ لیٹروں کی پارٹیاں ہتیار لے کر جنگلوں اور پہاڑوں میں جمع ہو جاتی تھیں۔ مسافروں کو اپنا شکار بناتیں اور مسلم گاؤں کو بلا وصول خراج محفوظ نہ چھوڑتی تھیں۔ رفتہ رفتہ حکومت کا سکہ بیٹھا اور برائیاں بھی برابر کم ہوتی گئیں لیکن لیٹروں سے فرانس کو کئی سال میں آزادی نصیب ہوئی۔ اور مسافروں

کو کئی سال بعد فرانس کے علاقہ میں باطمینان سفر کرنا نصیب ہوا۔ اس فتنہ و فساد کے مقابلہ میں دوسرے درجہ پر وہ بغاوتیں تھیں جن کے بانی انتہا پسند جمہوری تھے خوفناک حکومت ( Reign of terror ) کی یاد آزادی کے نام پر دھبہ لگا والی ثابت ہوئی۔ اور بے بیوف کی بغاوت مئی ۱۷۹۶ء میں اور نومبر ۱۷۹۶ء میں کرنیل کے کیمپ پر حملہ کا بآسانی سدباب ہوگیا۔

سال سوم کے کانسٹی ٹیوشن (دستور کی رو سے ڈائرکٹروں کے نظام میں مجلس قانون سازی فروری ۱۷۹۷ء تک کوئی تبدیلی نہیں ہوئی اس انتظام سے باقاعدہ حکومت حاصل ہوگئی اور ڈائرکٹروں نے باتحاد و اتفاق کام کیا۔ ریوبل اور کارنو با اقتدار تھے اور سب سے زیادہ قابل احترام خیال کئے جاتے تھے۔ براس اپنی مسرتوں میں منہمک تھا۔ ریویلیر لے پونئے مذہب کی بناڈا اور اس کو پھیلانے میں مصروف تھا۔ شہروں میں کچھ لوگ

**ڈائرکٹروں اور مجلس قانون سازی میں تبدیلیاں ۱۷۹۷ء**

اس مذہب کے معتقد ہوگئے لیکن گاؤں میں مطلق کامیابی نہ ہوئی لے ٹورنے پر ہنوز کارنو کے لفٹنٹ کی حیثیت سے موجود تھا۔ مجلس قانون سازی کے خاص خا کارکنوں اور رہنماؤں مثلاً سی ایس۔ کباسیری۔ بوائسی ڈی انگلاس نے کنونشن میں اپنے سابق ساتھیوں سے رشک ظاہر کیا۔ لیکن انھوں نے ان کی کارروائیوں میں دخل نہ دیا جو کچھ سخت مباحثے کونسل پنج صدہ میں ہوئے وہ جنوبی فرانس میں فتنہ و فساد پھیل جانے کے اسباب پر ہوئے تھے۔ فریقین نے اس کے مختلف اسباب بتائے کسی نے کہا کہ یہ فتنہ و فساد ناستکوں کی سازشوں سے ہوا اور بعضوں نے کہا کہ جیکوبنیہ کی سازشوں سے پھیلا۔ فریروں کو ڈائرکٹروں نے اس فتنہ کے رفع کرنے کے لئے بھیجا۔ اس غریب پر سخت الزامات عاید کئے گئے اور اس پر ملکی سازش کا الزام بھی لگایا گیا جس سے اس غریب نے بہ وقت تمام اپنا پیچھا چھڑایا لیکن مجلس قانون ساز کے دونوں شعبوں میں آپس میں جو کچھ بحثیں ہوئیں وہ بہت دبے ہوئے الفاظ اور کے ہوئے لہجہ میں تھیں۔ تاہم ۱۷۹۶ء میں ایسے چند اشخاص اٹھ کھڑے ہوئے جو دوسرے سال یعنی ۱۷۹۶ء میں کلچن جماعت کے نام سے مشہور ہوئے اور یہ نام کاسب ڈی کلچی کی وجہ سے جہاں ان کے جلسے ہوا کرتے تھے مشہور ہوگیا

یہ جماعت بظاہر بادشاہ کی ہوا خواہ نہ تھی لیکن فرانسیسی مہاجرین کے سرداروں کو بنگی وکھم نے روپیہ سے مدد کی تھی یہ یقین تھا کہ وہ اس فریق سے اپنے مطلب اور مقصد کے مطابق کام لے سکینگے جیساکہ ۱۷۹۵ء میں انھوں نے پیرس کے بعض

وزارت میں تبدیلیاں

مقاموں میں فتنہ انگیزیوں سے فائدہ اٹھایا تھا ۱۷۹۶ء میں خاص تغیرات نہیں ہوے۔ ریکل کنونیشن کی مالی کمیٹی میں کیمبن کا پہلا ساتھی تھا نے پول کی بجائے وزیر مال مقرر ہوا۔ اور ابرٹ دوبے کی بجائے پے تیت سابق کیمسری جرنیل وزیر جنگ مقرر کیا گیا۔ اس سے بھی زیادہ اہم یہ بات تھی کہ جرنیل پولس کے نام سے ساتویں وزارت جنوری ۱۷۹۶ء میں قایم کی گئی۔ یہ ایک نئے جوش کی علامت تھی اور عوام الناس کی آراء اور تقاریر کے بند کرنے کا پیش خیمہ تھا۔ کیونکہ فوج کے زمانہ میں آزاد خیالی اور گفتگو کی بیباکی حد سے تجاوز کر گئی تھی۔ ڈوئے کا مرلن ملکی وزارت سے تین ماہ کے لئے نئے محکموں کے انتظام کے خیال سے علیحدہ ہوگیا اور اپریل ۱۷۹۶ء میں اس کی بجائے کوچوری لیرین مقرر ہوا یہ شخص کنونیشن کا سابق ممبر تھا۔ ہسپانیہ کے ساتھ تو اتحاد خاطر خواہ ہوگیا۔ لیکن ڈائرکٹروں کو پرشیا کے ساتھ حملہ اور مدافعت کا اتحاد قائم کرنے میں کامیابی نہ ہوسکی کوڈامے جو بیسل کے عہدنامہ کی تکمیل کے سلسلہ میں "شہزادہ صلح" کے خطاب سے معزز ہوکر اسوقت

فرانس و ہسپانیہ

ترقی کے نصف النہار پر تھا۔ جریل پے ری نوں جو ڈائرکٹروں کی جانب سے بحیثیت سفیر میڈرڈ میں تھا اس نے اس نئے شہزادہ کی جی کھول کر خوشامد کی اور تمام یورپ کو یہ معلوم کرکے سخت حیرت ہوئی کہ فرانسیسی جمہوریہ اور ہسپانیہ کی سلطنت بورمیونیہ کے درمیان ۱۹ اگست ۱۷۹۶ء کو

سان الڈیفانسو کا عہدنامہ ۱۹ اگست ۱۷۹۶ء

سان الڈیفانسو میں ایک عہدنامہ ہوگیا جس کی رو سے ہسپانیہ نے انگلستان سے جنگ کرنے کا اقرار کرایا۔ اور فرانسیسیوں نے پرتگال کے فتح کرنے میں مدد دینے کا وعدہ کیا۔ فتح کے بعد یہ قول و قرار ہوے کہ پرتگال کا ملک مفتوحہ دونوں اتحادی طاقتوں یعنی فرانس اور ہسپانیہ میں تقسیم کرلیا جائے۔ بری طاقت کے لحاظ سے ہسپانیہ کے اتحاد سے فرانس کو کچھ فائدہ نہ ہوا۔ لیکن بحری فائدہ بہت ہوا۔ اور وہ

یہ کہ انگریزوں کو کارسیکا چھوڑنا پڑا۔ حالانکہ صرف یہی ایک جزیرہ بحر روم میں انکا تھا۔ اب انگریزوں نے اپنا جنگی بیڑا جبل الطارق میں جمع کیا ہسپانیہ کے جنگی بیڑے پر اٹھارھویں صدی میں بہت ریاض کیا گیا تھا اور اب پہلے کی نسبت بہت بہتر حالت میں تھا۔ بیڑا فرانسیسی جہازوں سے ملکر بحیرہ روم میں انگریزی جہازوں سے شمار کے لحاظ سے بدرجہا بڑا تھا۔ اس سال انگریزی بیڑے میں بمقام نور سخت بغاوت پھیلی اور اس کا اثر جبرالٹر کے انگریز ملاحوں اور جہاز رانوں نے بھی محسوس کیا انگریزی امیرالبحر سرجان جروس نہایت قابل آدمی تھا۔ انگریزی ملاح کے طبایع اور ان کی خصوصیات سے اچھی طرح واقف تھا اس نے باغیوں کے سرداروں پر مطلق رحم نہ کھایا اور نہایت سختی کے ساتھ اپنا مرتبہ قایم کئے رہا اور اپنے احکام کی پابندی کرائی۔ ملاحوں کی خوراک کی بھی دیکھ بھال شروع کردی جس سے ان پر اچھا اثر پڑا۔ اس کے علاوہ اُن کے دلوں میں حب الوطنی کا جوش بھی بھڑکاتا رہا۔ وہ جانتا تھا کہ جنگ کے شروع ہوتے ہی ملاح بغاوت سے باز آجائینگے۔ چنانچہ وہ کئی مہینے تک سمندر پر رہا اور جنگ کے لئے کمربستہ رہا۔ اور ملاحوں کی بے عنوانیاں فرو ہونے پر اس نے اہل فرانس اور ہسپانیہ کو راس سینٹ وسنٹ پر ۱۴۔ فروری ۱۷۹۷ء کو شکست فاش دی۔ اس فتح سے جس میں نیلسن نے زبردست نیکنامی حاصل کی ہسپانیہ کے جہاز بالکل بیکار ہو گئے اور حملہ کرنیکے قابل نہ رہے۔ اس طرح پر ڈائرکٹروں نے جو امیدیں ہسپانیہ سے بحری مدد کی باندھ رکھی تھیں وہ بھی غرق ہوگئیں۔ انگلستان نے مثل سابق فوراً پرتگال کی مدد کی اور ایک فوج زیر کمان آنریبل سرچارلس اسٹوارٹ ملک کی حفاظت کے لئے بھیجی اور شہزادہ والڈک کو جرنیل بناکر پرتگال کی فوج کو ترتیب دینے کے لئے روانہ کردیا۔ اگرچہ ڈائرکٹروں نے ہسپانیہ سے صلح کرلی تھی اور پرشیا سے بھی صلح کرنے کا ارادہ تھا۔ لیکن انگلستان کی مخالفت پر مثل سابق جمے رہے فرانس میں امید کی جاتی تھی کہ ہالینڈ کی فتح سے اور بیٹویا کی جمہوری سلطنت قائم ہوجانے سے اور فرانسیسی جمہوریہ سے اتحاد واتفاق کرکے انگلستان کی سرسبزی اور شادابی کو بہت بڑا نقصان پہونچا سکتے ہیں۔ برخلاف اس کے ہالینڈ کی تسخیر سے ایک معمولی تجارتی نقصان پہنچا۔ شمالی یورپ کی تجارت کو

انگلستان اور ڈائرکٹروں کے تعلقات۔

جو انگریزوں کے ہاتھوں میں تھی اب بجائے ایمسٹرڈم کے ہیمبرگ میں ہونے لگی اور انگریزی سوداگروں کو کچھ نقصان نہ پہونچا۔ بحری حیثیت سے فرانسیسیوں کے تسخیر ہالینڈ کی وجہ سے انگریزوں کو اپنی بحری طاقت کے تحفظ کے لئے بحیرۂ روم کے بیڑے کے علاوہ ایک اور مستحکم بیڑا تیار کرنا پڑا تاکہ وہ ٹیکسل میں ڈچ بیڑہ کی خبر رکھے اور فرانسیسی بندرگاہ برسٹ کے راستوں کو بند کردے۔ بونا پارٹ کی اطالوی فتوحات کا اثر انگلستان پر ہالینڈ کے ہاتھ سے نکل جانے کی نسبت بدرجہا زیادہ ہوا۔ نومبر ۱۷۹۶ء میں لارڈ مامزبری صلح کے اصول طے کرنے کے لئے پیرس میں بھیجا گیا اس نے اس امر کی کوشش کی کہ برضامندی فریقین قبل جنگ جو حالت تھی از سر نو قائم کردی جاوے۔ اور [illegible] کے ساتھ بھیجم کی واپسی کے متعلق صدائے احتجاج بلند کی۔ لیکن یہ شرطیں عبث تھیں اس لئے کہ اگر فرانسیسی ڈائرکٹر چاہتے بھی تو وہ رائن کو فرانس کی سرحد قرار دینے کی حکمت عملی سے انحراف نہیں کرسکتے تھے۔ لارڈ مامسبری کے طور وطریق کو ڈائرکٹروں نے اس کی مکاری پر محمول کیا چنانچہ ۳۰ ستمبر ۱۷۹۶ء کو انھوں نے یکایک اس کو پیرس چھوڑ دینے کا حکم دیدیا۔ فریقین کو صلح کی واقعی بہت کم امید تھی۔ لارڈ مامسبری پیرس میں تھا۔ ڈائرکٹر بندرگاہ بریسٹ میں ایک بحری مہم کی تیاری کررہے تھے۔ اور یہ اعلان کیا گیا تھا کہ یہ مہم زیر کمان ہاک جنرل غرب الہند ( Westindies ) کے خلاف ہوگی۔ ۱۶۔ دسمبر کو یہ بیڑا خلیج منشری کی طرف روانہ ہوا کیونکہ ڈائرکٹروں کا ارادہ عہد مانسی کی طرح اب بھی انگلستان پر براہ آئرلینڈ حملہ کرنیکا تھا۔ لیکن ایک خوفناک طوفان نے فرانسیسی بیڑا تہ وبالا کرڈالا۔ اور صرف دو تین جہاز خلیج بینٹری تک پہنچے اور بغیر لنگر ڈالے ہوئے فرانس واپس آگئے۔ اگرچہ ۱۷۹۶ء کی تاریخ یورپ فرانس کی جنگی فتوحات کیتھرائن ملکۂ روس کی اور اس کی حکمت عملی سے بھری ہوی ہے۔ لیکن اسی سال کے آخر پر مشرقی یورپ کا سب سے بڑا تاجدار دنیا سے اٹھ گیا یعنی وفات ۱۷۔ نومبر ۱۷۹۶ء ۱۷۔ نومبر ۱۷۹۶ء کو روس کی کیتھرائن کا انتقال ہوگیا۔ اس کے نئے عہد کے مشہور کارنامے فرانسیسی انقلاب سے پیشتر کے زمانہ سے تعلق رکھتے تھے۔ اور انقلاب کے زمانہ میں جو کچھ اس نے کیا وہ پولینڈ کے واقعات کو مدنظر رکھکر اور مجبور ہوکر کیا تھا۔ اس کے بعد تخت پر اس کا بیٹا شہنشاہ پال بیٹھا۔ نیا بادشاہ عقل کا پورا نہ

تھا اور معاملات کو بھی اچھی طرح نہ سمجھ سکتا تھا بعض مواقع پر اس قسم کی زیادتیاں کر بیٹھا کہ آخر رعایا کے ہاتھوں قتل ہوا۔ امور خارجہ میں اس نے پہلی نازیبا حرکت یہ کی کہ آسٹریا کی فوجی امداد سے انکار کر دیا۔ اور اس روسی بیڑے کو جو اس کی ماں کے مرنے سے پہلے انگلستان کی مدد کے لئے بھیجا تھا۔ واپس بلا لیا۔ گفتگو میں اس نے فرانسیسیوں سے اس خیال پر کہ وہ جیکوبین تھے اپنی نفرت کا اظہار کیا تاہم اس نے روسی ایلچی کا لیچیو متعینہ جرمنی کے ذریعہ سے ڈائرکٹران صلح کے متعلق گفت و شنید شروع کر دی جس نے فرانسیسی سفیر کیلارڈ سے آزادانہ خط و کتابت کی ۱۷۹۷ء کی ابتدا میں یورپ کی بہبودی بونا پارٹ اور اس کی فوج ہی سے وابستہ تھی۔ اطالیہ کو فتح کر کے اب اس نے آسٹریا کی خاص ریاستوں اور ملکوں پر

بونا پارٹ کا حملہ ۱۷۹۷ء

حملہ کرنا چاہا ڈائرکٹروں سے اس نے التجا کی کہ وہ جرمنی کی جانب سے ہوشیار رہیں تاکہ ایسا نہ ہو کہ وہاں سے اس کے خلاف کمک نہ بھیجی جاوے۔ شہنشاہ نے دریائے رائن سے اپنے بھائی آرچ ڈیوک چارلز کو واپس بلا لیا اور ٹیرول میں آسٹروی فوج کی کمان اس کو دیدی۔ ۱۶۔ مارچ ۱۷۹۷ء کو بونا پارٹ زبردستی ٹیگلیامنٹو میں داخل ہوا۔ جوبرٹ بھی جو فرولی کے ضلع میں خود مختارانہ حیثیت سے کام کر رہا تھا۔ ۱۳۔ مارچ کو اپنے سپہ سالار کی فوج سے بمقام کیلا کیفورڈ میں جا ملا۔ ان دونوں فوجوں کی مدد سے بونا پارٹ نے آسٹریا کی فوجوں کا تعاقب کیا۔ اور آرچ ڈیوک چارلس کو نیومارٹ اور انزمارٹ میں دو بدو شکست دی۔ اور ۷۔ اپریل کو لیوبین میں داخل ہوا۔ آرچ ڈیوک چارلس فرانسیسی حملوں کی تاب نہ لا سکا۔ چنانچہ ۱۷۔ اپریل ۱۷۹۷ء کو لیوبن میں صلح کی ابتدائی شرائط پر فریقین کے دستخط ہو گئے۔ ادھر بونا پارٹ آسٹریا کی طرف روانہ ہوا۔ اور ادھر رائن اور موسل کی فوج زیر کمان موریو اور سیمبر اور میوس کی فوج کا سپہ سالار ہاک تھا روانہ ہو گئی۔ ہاک کی فوج ڈوسل ڈورف سے روانہ ہوئی۔ اور پانچ متواتر لڑائیوں کے بعد آسٹریا کی فوجوں کو شکست دی۔ وزلر پر قبضہ کر لیا ہوورمین لیسن پر چڑھائی کر رہی تھی کہ عہد نامہ لیوبن کی خبر پہونچی اور اس خبر کے پہونچتے ہی فوجی نقل و حرکت روک دیگئی۔ مگر موریو ۲۰۔ اپریل تک رائن عبور نہ کر سکا اور نہ اس نے ابتک کوئی حملہ کیا تھا۔ اس کو بھی نقل و حرکت روک دینے کی اطلاع ملی۔ لیوبن کی ابتدائی صلح کی

لیوبن کی ابتدائی گفت وشنید ۱۷- اپریل ۱۷۹۷ء

وجہ سے جنگ آسٹریا اور فرانس کے پورے پانچ سال جاری رہکر ختم ہوئی۔ آسٹریا نے دریائے رائن کو فرانسیسی سرحد تسلیم کرلیا جس کے یہ معنی تھے کہ بلجیم بھی فرانس کے حوالے کردیا جائے۔ اطالیہ میں شہنشاہ آسٹریا نے وینس کے معاوضہ میں ملانیز دیدینے کا وعدہ کرلیا۔ یہ تو ممالک کی نئی تقسیم تھی جس پر دونوں ملک باہم راضی تھے۔ اس کے علاوہ آسٹریا سے ایک مکمل صلح اور پختہ عہدنامہ کرنیکا کام بھی ڈائرکٹروں نے بوناپارٹ کے سپرد کیا تھا۔ لیکن یہ قول وقرار جو فرانسیس نے کئے تھے اس کی پابندی صرف بحیثیت خاندان ہاپسبرگ کے بزرگ ہونے کے اس کے اوپر عائد ہوتی تھی بحیثیت بادشاہ اور شہنشاہ وہ ان شرائط کا پابند نہیں ہوسکتا تھا۔ چنانچہ یہ قرار پایا کہ بمقام راسٹاٹ کانگریس قائم کی جائے جس میں فرانسیسی جمہور اور سلطنت آسٹریا کے درمیان عہدنامہ کی شرطیں بالتفصیل طے کیجائیں۔ لیوبن کی ابتدائی صلح نے بوناپارٹ کی فتوحات کو مزید رونق دے دی۔ اور یورپ کے حکمراں فوراً سمجھ گئے کہ اب ان کو فرانسیسی جمہور سے واسطہ نہیں ہے بلکہ کارسیکا کے ایک نوجوان جریں سے ہے۔

# باب ششم

## ۱۷۹۷ء - ۱۷۹۹ء

مئی ۱۷۹۷ء میں تیسرے سال کے دستور کے مطابق ایک نیا ڈائرکٹر اور واضعان قانون کا ایک نیا ثلث فرانس میں منتخب کیا گیا۔ یہ انتخابات کلیچن جماعت کے موافقت میں ہوئے۔ یہ جماعت جو کانونیشن کے انتشار کے بعد بالتدریج ترقی پذیر ہوئی اور جسکا نام کلیچی کلب کے نام پر رکھا گیا تھا مخصوص قابلیتوں کے اشخاص سے بنی تھی (رین آف ٹیرر) ہولناک حکومت کی خوفناک یاد اور اس کے کارکنوں کی طاقت زایل کرنے کی خواہش نے ان لوگوں کو ہمخیال اور متفق الرائے بنا دیا تھا۔ یہ جذبہ فرانس میں بہت عام تھا اور نئے واضعان قوانین جو کونسل قدما اور کونسل پنج سد میں منتخب ہوئے چند مستثنیات کے سوا ایسے لوگ تھے جو کنونیشن کے ممبر نہ تھے ان میں سے اکثر مجلس وضع قوانین کے قدیم رکن تھے۔ اور فرانس شورے کے [illegible] کافی واقفیت رکھتے تھے اس گروہ میں خاص طور پر قابل ذکر بارے ماربوس ہے جو بوربن عہد سلطنت میں سین ڈومین گو کا این ٹی ڈینٹ (فرانس میں ایک عہدہ کا نام ہے) تھا۔ ان کا گماشتہ جس کا نام جرنیل پیشگرو تھا نہایت توجہ طلب ہے۔ کلیچن جماعت کو پہلی کامیابی نئے ڈائرکٹر کے انتخاب میں ہوئی اختتام میعاد پر مستعفی ہونے والا ڈائرکٹر لیٹورے تھا۔ اس کی جگہ بارتھلمی کو نامزد کیا گیا۔ یہ ایک پرانا مارکویس تھا۔ اور وہی مدبر تھا۔ جو بیس کے صلحنامہ کی سلسلہ جنبانی کر چکا تھا۔ یہ انتخاب بہت پر معانی تھا اور اس کی حکمت عملی پیش خیمہ تھا۔ اس امر کی طمانیت ہو گئی تھی کہ آئندہ حکومت قدیم کے امرا کی جلاوطنی کا خاتمہ ہو جائیگا

**کلبچوں کی حکمت عملی**

امور خارجہ میں فی الحقیقت کلبچوں کا مقصد تمام دنیا میں امن قائم کرنا تھا۔ لیکن ان کی خانگی حکمت عملی صاف اور مدلل نہ تھی اس میں شک نہیں کہ ٹیررالٹ فرقہ سے نفرت کی بنا پر کلبچوں کے دو راندیش رکن شاہی حکومت کو دوبارہ اختیار کرنا پسند کرتے تھے اور پیشکر داور دیگر خود غرض افراد نئے انقلاب سے دولت اور طاقت حاصل کرنے کے منصوبے باندھتے تھے انقلاب مخالف کے اسباب اس سے زیادہ امید افزا نہیں ہو سکتے تھے۔ کلبچین فرقہ بورین سلطنت اور اس کے اصیار اب یا سابق کے زندہ کرنیکی غیر امکانی صورت کو تسلیم کرکے انگلستان کے نمونہ پر محدود اور مشروط بادشاہی کے قائم کرنے کا داعی تھا۔ لیکن اٹھارھواں لوئی اور کومٹی دی آرٹس نے امرائے مہاجرین کی امید افزائیوں سے متاثر ہو کر معمولی سے معمولی رعایتیں قبول نہ کیں وہ ۱۷۹۱ء کے دستور کو بھی تسلیم کرنے پر تیار نہ تھے حتیٰ کہ انھوں نے قدیم شاہی اختیارات پر ہلکی سی روک تھام تک منظور نہ کی ایسی صورت میں کلبچوں کو دوسری جگہ بادشاہ تلاش کرنے کی ضرورت ہوئی چند لوگ جن میں غالباً پیشگیر دبھی تھا لوئی اٹھارھویں کو اس کے پیش کردہ شرائط پر اور اس سے ایک بڑی جماعت فلپ اے۔ جے لائٹ کے بیٹے ڈیوک آف آرلینس کے موافق تھی اور یہی بعد کو لوئی فلپ کے نام سے فرانسیسیوں کا بادشاہ ہوا تھا کچھ لوگ پرشیا کے ایک شہزادہ کو تخت پر بٹھانے کی فکر میں تھے اور یہ معلوم کرنے کے لئے کہ آیا فریڈرک ولیم ثانی کا بھتیجا شہزادہ فرانسس تخت قبول کریگا یا نہیں برلن سے خط وکتابت کر رہے تھے۔ غرض اختلاف آرا کے باعث باوجود اس مالی امداد کے جو کلبچوں کو انگلستان سے براہ سوئٹزرلینڈ پہنچتی تھی ان کی خانگی حکمت عملی سے کوئی نتیجہ نہ نکلا اور نہ ان کی امن وامان کی حکمت عملی کی کامیابی کے آثار نظر آتے تھے۔ البتہ فرانسیسی جمہوریہ کی لڑائیوں میں کارآمودہ اور جنگ جو سپاہیوں کی ایک جماعت جن کا پیشہ لڑائی تھا اور جن کے لئے صلح اور امن کا خیال انتہائی درجہ نفرت انگیز تھا بونا پارٹ اور ہوپی ڈائرکٹری کے دونوں بڑے جرنیل کلبچوں کی حکمت عملی کو کھلم کھلا شبہہ اور نفرت کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔

**کلبچوں اور ڈائرکٹری میں لڑائی۔**

یہ کہنے کی ضرورت نہیں معلوم ہوتی کہ کلبچوں کا برتاؤ چاروں ابتدائی ڈائرکٹروں سے مخالفانہ تھا۔ ڈائرکٹری میں ان کا تنہا

رفیق بارنیولی کمر درتابت ہوا اور اس کے ساتھی ڈائرکٹروں نے فوراً معلوم کر لیا کہ اس کی وجہ سے پریشان ہونا غیر ضروری ہے۔ باقیماندہ چار ابتدائی ڈائرکٹر نئے اصولوں سے متنفر ہونے میں متفق الرائے تھے اور بادشاہ کے قاتل ہونے کی حیثیت سے بھی ان کو اپنی کامیابی میں شہ کی گنجایش تھی پس واضعان قوانین اور عاملانہ جماعت کی تعداد کثیر میں جھگڑا ہو جانا کچھ دور نہ تھا۔

یہ ایک نازک وقت تھا اور ان تمام سیاسی اصولوں کے جنکا اظہار سال سوم کے دستور میں ہوا تھا امتحان کا موقع تھا۔ واضعان قوانین ڈائرکٹری کے اختیارات کو غصب کرنے کی فکر میں تھے اور ڈائرکٹر اپنے اختیارات سے ایک شمہ بھی کم کرنے کو تیار نہ تھے۔ کانسلوں میں مخالفت کا پہلا عملی فعل وزیر امور خارجہ چارلس ڈیلکرو پر حملہ تھا اور اگرچہ کوئی امید کامیابی کی نہ تھی تاہم پیٹ نے انگلستان اور فرانس کے درمیان صلح کرانے کی دوبارہ کوشش کا قصد کر لیا۔

**انگلستان اور ڈائرکٹری میں حصول امن کی گفتگو**

چوتھی جولائی ۱۷۹۷ء کو بمقام لل ایک کانفرنس منعقد ہوئی جس میں لارڈ ہمسبری سفیر انگلستان کی جانب سے تقریباً وہی شرطیں پیش ہوئیں جو گذشتہ دسمبر میں منظور کر دی گئی تھیں۔ سلسلۂ گفت و شنید فوراً مسدود ہو گیا اور اس کو ایک بہانہ قرار دیکر کونسل قدما اور کونسل پنجصدہ کی مخالف جماعت نے ڈائرکٹروں کو صداقت کے ساتھ طالب امن نہ ہونیکا ملزم قرار دیا۔ اور کانفرنس میں مخالفت پیدا کرنیکا ذمہ دار ڈیلکرو کو بنایا۔ ڈائرکٹری نے ان الزامات کو تسلیم کر لیا۔ اور چارلس ڈیلکرو کو بطور سفیر ہالینڈ بھیج کر اس کی جگہ ٹیلی رینڈ کو وزیر خارجہ مقرر کیا۔ یہ دور اندیش اور زود رس مدبر فوراً تاڑ گیا کہ دونوں ملکوں کی باہمی رقابت ضرور ایک دن کھلم کھلا لڑائی تک پہنچے گی۔ چنانچہ اس نے نہایت شد و مد کے ساتھ ڈائرکٹری کی طرفداری کی اور نوناپارٹ اور ہوچی سے خط و کتابت شروع کر دی۔ اس میں شک نہیں کہ آنے والا انقلاب (کو ڈی ٹا) کا اگر وہ بانی مبانی نہ تھا تو اس سے انکار نہیں ہو سکتا ہے کہ بانی مبانی جماعت کا پرجوش رکن ضرور تھا ڈیلکرو کی برخاستگی گو خود ایک سخت واقعہ تھی لیکن دیگر وزرا بھی کونسلوں کی سخت گیری سے نہ بچ سکے چنانچہ ملکہ خارجہ کے علاوہ مملکت کے ہر محکمہ میں باستثنائے وزارت مال اور وزارت عدل مذکورۂ ذیل تبدیلیاں عمل میں آئیں۔ فرنیکو دی نوفشتو وزیر خانگی۔ جرنیل شیرر وزیر جنگ۔ پلیول ڈی پیلی وزیر بحریہ اور بی تو اور لارو شے کی جگہ چندماہ بعد سٹوان دی لاکونڈرے وزیر پولیس مقرر ہوئے۔

فرک ٹیڈر کا انقلاب مطابق ۴ ستمبر ۱۷۹۷ء

فرک ٹیڈر کے انقلاب نے اہل فرانس میں بہت کم دلچسپی پیدا کی۔ وہ کسی عام مظاہرہ کے باعث نہیں بلکہ دستور کی اصلی کمزوری کا نتیجہ تھا کسی مملکت میں دو مسادی طاقتیں ایک وقت میں نہیں رہ سکتی ہیں اور جب تصادم ہوتا ہے تو ایک طاقت کو صرور شکست ہوتی ہے۔ واضعان قوانین کی جماعت میں مخالف جماعت کے لیڈراں کو شکست دینے یا خاموش کر دینے کی صلاح میں چاروں قدیم ڈائرکٹر ہم خیال نہ ہو سکے۔ سب سے پُرانا رکن کارنٹ دستوریں ہر موقع پر دخل دینا ناپسند کرتا تھا اور افواج کی مدد سے کام نکالنے کا نتیجہ تباہی خیال کرتا تھا۔ باقی تین ڈائرکٹر مارائیں۔ ریوبل۔ ریویلیر لیپیو بہر حال متفق الرائے تھے اور ان ماقاعدہ افواج کو جو پیرس کی محافظت کے لئے متعین تھیں کام میں لانے کے لئے آمادہ تھے۔ ہاک نے ہالینڈ سے ان کو معقول رقم بھیجی اور بوناپارٹ نے اپنے بہترین جرنیلوں میں سے اوگیرنامی کو ان کے احکام پر عمل کرنے کی ہدایت کر دی۔ چنانچہ اٹھارویں فرکٹیڈر (۴ ستمبر ۱۷۹۷ء) کی صبح کو واضعان قوانین کی مجلس میں گلیچیں جماعت کے ۵۵ لیڈر گرفتار کر لئے گئے اور سابق وزیر پولیس کو تون دی لاپیرینٹ اور چند دیگر افراد کے ہمراہ بغیر کسی مقدمہ کے کیئنس اور سناماری کو جلا وطن کر دئے گئے۔ کارنو اور بارتھلمی کے ساتھ ایسا سخت سلوک نہیں کیا گیا بلکہ ان کو فرار ہو جانے میں سہولتیں دیگئیں غرضکہ بغیر ایک بوند خون بہائے ہوئے یہ انقلاب ظہور پذیر ہوا اور ڈائرکٹروں کی اس کامیابی کو اہل فرانس نے بنظر اطمینان دیکھا۔

مرلن ڈوائی کا باشندہ جو ایک زبردست قانون داں تھا اور فرینکولس دی نوفیچو جو ایک ڈرامہ نویس تھا اور مجلس وضع قوانین کا قدیم رکن تھا کارنٹ اور بارتھلمی کے بجائے نئے ڈائرکٹر منتخب کئے گئے اور ان کی جگہ وزارت عدل اور خانگی وزارت پر لیمبرلیشٹ اور لیٹورنر مقرر کئے گئے۔

بوناپارٹ اطالیہ میں

لیوبن کے تمہیدی مراسلات کے بعد بوناپارٹ اطالیہ کو واپس گیا اور ملان کے قریب مونٹی بیلو کو اس نے اپنا مستقر قرار دیا۔ وہ آسٹریا سے مکمل صلحنامہ کرنے کے لئے فرانسیسی جمہوریہ کی طرف سے مامور ہوا تھا۔ لیکن گفت وشنید میں کئی ماہ گذر گئے اس عرصہ میں نوجوان جرنیل اطالیہ کے انتظامات

میں مصروف رہا اس نے پہلے شہر ویرونا کو جہاں کے لوگوں نے ٹرل کی مہم کے زمانہ میں بغاوت پر کمر باندھی تھی اور جنھوں نے زخمی فرانسیسی سپاہیوں کو جو شہر میں مقیم تھے جاں سے مار ڈالا تھا۔ تہدید کی

**وینس پر قبضہ**

اس کے بعد اس نے وینس پر قبضہ کیا اور وینیہ کی معقول رقم و عمول کی اسی طرح شمالی اطالیہ پر تمام و کمال تسلط قائم کرکے بوناپارٹ نے نئی حکومتیں قائم کرنی شروع کر دیں۔

**لائبگوریا کی جمہوریہ**

۱۵ جون ۱۷۹۷ء کو اس نے جنیوا کی قدیم حکومت کو مدل کرا اور اطراف و جوانب کے مقامات کو ملا کر لائیگوری جمہوریہ قائم کی یہ ڈیمسٹ تیسرا سکوے صلحنامہ کی بنا پر شاہ سارڈینیا کے قبضہ میں چھوڑ دیا گیا۔

**جمہوریہ سسل پائن**

لیکن بوناپارٹ نے اور لمبارڈی۔ موڈینا ماریگیو بولون۔ فریرا۔ رومیگنا بریسکیا اور منٹوا کو ملا کر جمہوریہ ہا سوا ہے آلپس قائم کی۔ اس کا دستور سال سوم کے منونہ پر طیار ہو کر ۹ جولائی کو رائج کر دیا گیا۔ ان انتظامات میں بوناپارٹ نے احتیاطاً فرانس میں نئے مقبوضات کے شامل کرنے سے احتراز کیا۔ جزائر آیونیہ کی دوسری صورت تھی ان کو وینس نے فرانسیسی جمہوریہ کے سپرد کرا اتھا کو فوراً ۲۸ جون ۱۷۹۷ء کو قبضہ کیا گیا۔ بوناپارٹ کا خیال تھا کہ اس سپردگی کی بدولت کیتھرین روم کا فرانسیسی بیڑہ بحر ایڈریاٹک کے بیڑہ کو شکست دے سکیگا۔

**کیمپو فورمیو کا صلحنامہ ۱۷ اکتوبر ۱۷۹۷ء**

ان مہینوں میں جبکہ اطالیہ میں جدید انتظامات ہو رہے تھے آسٹروی سفیر کونٹ نامی فرانس اور آسٹریا کے درمیان قطعی صلحنامہ کی تکمیل میں عمداً تاخیر کر رہا تھا۔ درحقیقت آسٹروی متل انگلستانیوں کے یعنی تھیوگومتل پٹ کے اس امید میں تھے کہ کلیچی جماعت کو فتح ہوگی۔ مگر ۱۸ فریمیئر[1] کے انقلاب نے ان کی تمام امیدوں پر پانی پھیر دیا۔ اور ۱۷ اکتوبر ۱۷۹۷ء کو کیمپو فورمیو کے صلحنامہ پر دستخط ہو گئے۔ لیوبن کے تمہیدی مقرر شدہ اصولوں پر عام طور پر عمل کیا گیا۔ دریائے رائین بلا مزاحمت فرانس کی سرحد تسلیم کر لی گئی اور اطالیہ کے جدید انتظامات کو بھی قبول کر لیا گیا۔ اور وینس آسٹریا اور ڈلمیشیا میں وینس کے املاک اور دریائے ایڈیج تک کے علاقے ملاسر کے نقصان کے معاوضہ میں آسٹریا کو سپرد کیے گئے اور ہمارے ریسٹاٹ کی کانگریس پر امارات اور فرانس اور متبرک سلطنت روما میں صلح کرانیکا وعدہ کر لیا۔ کیمپو فورمیو کے صلحنامہ نے

[1] یعنی انقلاب فرانس کی جنتری کی اٹھارھویں تاریخ۔

حقیقتاً شاہنشاہی کو بہ نسبت خاندان اسٹریا کے زیادہ صدمہ پہنچایا۔ راین کا بطور سرحد فرانس میں چلے جانے سے سلطنت روما کو یہ نقصان پہنچا کہ ٹریوس۔ مے اینس اور پلے ٹینیٹ کے رائے دہندہ فرقے صوبۂ فرانس میں شامل ہوگئے بالعکس اس کے آسٹریا سے صرف اس کی باغی لمحمی رعایا علیحدہ ہوگئی۔ اس صلحنامہ میں ایک خفیہ شرط بھی تھی جس کی رو سے فرانس کے جمہوریہ نے آسٹروی بادشاہ کو کل بیوپریا دلا دینے کا مستحکم وعدہ اس معاوضہ پر کر لیا تھا کہ آسٹریا راین کے جن قلعوں پر قابض تھا ان کو یک لخت چھوڑ دے۔ کیمپو فورمیو کے صلحنامہ کی خبر پاتے ہی فوراً ڈائرکٹری نے جرنیل ہڑی سے تجربہ کار حریل کی زیر کمان فوج کے ذریعہ سے مے اینس پر قبضہ کر لینے کی طیاریاں شروع کر دیں راین کے مائیں کنارہ پر صرف یہی ایک ایسا مقام تھا جو فرانس کے قبضہ میں نہ تھا آسٹریا کی امداد سے محروم سلطنت روما۔ مے اینس کے ایلکٹر کی افواج مقابلہ کی تاب نہ لاسکیں اور ۲۹ دسمبر ۱۷۹۶ء

**مے اینس پر قبضہ ۲۹ دسمبر ۱۷۹۶ء**

کو مے اینس کو دوبارہ فرانس کی اطاعت قبول کرنی پڑی۔

**ہالینڈ اور بیٹویہ کا جمہوریہ**

بیٹوی جمہوریہ پر جو ہالینڈ میں ۱۷۹۵ء میں قائم کی گئی تھی ۱۸ فرکٹیڈر کا بہت گہرا اثر ہوا۔ ہالینڈ کے واضعان قوانین اہل فرانس کے جذبات سے بہت متاثر ہوئے اور کلیجیوں کے اثنائے حکومت میں ان لوگوں نے اپنے فرانسیسی اتحادیوں کی حمایت میں کوئی نمایاں حصہ نہیں لیا۔ لیوبن کے صلحنامہ کی تکمیل کی وجہ سے جرمنی میں لڑائی بند ہو جانے کے بعد ڈائرکٹری نے ہوشے کو ہالینڈ بھیجا۔ وہ وہاں جا کر انگلستان پر حملہ کرنے کی دوبارہ کوشش میں مصروف ہوگیا۔ اس کو ہالینڈ کے طاقتور بیڑہ پر بہت بھروسہ تھا جس کو کہ جنہ انگلستانی جہازوں نے امیرالبحر ڈنکن کے تحت میں ٹیکزل میں محصور کر رکھا تھا۔

۱۷۹۷ء کے موسم گرما میں نور میں بزمانہ غدر محاصرہ کرنے والے انگریزی بیڑہ کی بہت نازک حالت تھی کہا جاتا ہے کہ ایک موقع پر ہالینڈ کے پندرہ جہازوں کی نگرانی کے لئے صرف دو انگریزی جہاز رہ گئے تھے۔

فرکٹیڈر کے انقلاب کے بعد ڈائرکٹروں نے جن کو موریو کی امداد کا یورا یقین نہ تھا فوراً ہوشے کو ہالینڈ سے ہٹا لیا اور راین وموزیل اور سیمبر ومیوس کی متحدہ افواج کو

جن کا نام حرمی فوج تھا اس کے زیر کمان کر دیا۔ اس فوج کو ہاتھ میں لیتے ہی بونا پارٹ کا بڑا رقیب ہوشے ۱۸ ستمبر ۱۷۹۷ء کو اس دنیا سے اٹھ گیا۔ ہوشے کی جوش انتظامی سے محروم ہو کر میٹوئی جمہوریہ کمبر ڈاؤن کی مہم ۱۷۹۷ء جدید ڈائرکٹری کی مہم السٹان جنگی حکمت عملی کے خوف سے ہالینڈ کے بیڑے کو سمندر میں چھوڑنے کا حکم دیدیا۔ امیرالبحر ڈنکین نے کمبر ڈاؤن کے قریب مقابلہ کیا اور سخت لڑائی کے بعد ہالینڈ کے بیڑے کو شکست دی۔ چنانچہ بحری حکمت عملی کا یہ نتیجہ نکلا کہ ہسپانی بیڑہ اس سینٹ وینسنٹ کے معرکہ میں اور ہالینڈ کا بیڑہ کمبر ڈاؤن کی لڑائی میں تباہ ہو گیا۔

**بونا پارٹ پیرس میں**

۵ دسمبر ۱۷۹۷ء کو بونا پارٹ پیرس پہنچا۔ ہوشے کی موت کے بعد اسکا کوئی رقیب باقی نہ تھا۔ اٹھارہ فریکٹیڈر کے انقلاب میں فوجی عنصر اس درجہ غالب تھا کہ اس کے سپہ سالار اعظم کے ہاتھ میں کل سیاسی معاملات قطعی طور پر تھے ڈائرکٹروں نے اس کا جوش کے ساتھ خیر مقدم کیا اور عوام کی جانب سے استقبال کیا۔ لیکن وہ اس کی روز افزوں ترقیوں کی وجہ سے خوفزدہ ہو گئے کہ وہ مبادا سیاسیات میں دخل دینے کی کوشش کرے۔ چنانچہ اس کو خاکی افواج کی کمان دی گئی۔ جس کا مقصد انگلستان پر حملہ کرنا تھا۔ بونا پارٹ ہوشے کی طرح حملہ کرنے کا دل سے متمنی تھا۔ لیکن رود بار انگلستان میں ایک طاقتور بیڑے کے ہوتے ہوئے فوج کو پار اتارلیجانے کی غیر معمولی دقتوں کو بھی خوب سمجھتا تھا۔ اسی خیال سے اس نے ڈائرکٹری کو صلاح دی کہ انگلستان پر براہ راست حملہ کرنا عقل سے بعید ہے۔ اس کے بجائے ایشیا میں انگلستان پر حملہ کرنا چاہیئے۔ بونا پارٹ کو بہ نسبت انگلستان کے ہندوستان پر حملہ کرنا زیادہ مناسب معلوم ہوا چنانچہ اس کے دل میں مشرق میں فوج کشی کا ولولہ پیدا ہوا۔ اور ڈائرکٹری اپنے آرمودہ کار اور [illegible]

**مصر کی مہم ۱۷۹۸ء**

۱۹ مئی ۱۷۹۸ء کو بونا پارٹ اطالیہ کی مہم میں آرائے ہوئے اور پختہ اور سپاہی بیڑہ کو لون سے روانہ ہوا۔ اس کے ہمراہ نہ صرف اس کے سب جرنیل تھے۔ بلکہ فرانس کے بہت سے علماء اور فضلاء بھی ہمرکاب تھے۔ ۹ جون کو بیڑا مالٹا پہنچا۔ اور پارھویں سینٹ جان اسپتال کے سپاہیوں نے جو ارمنہ متوسط سے اس جزیرہ پر قابض تھے فرانسیسی حریف کے حوالہ کر دیا۔ مالٹا میں ایک محافظ فوج چھوڑ کر بونا پارٹ مصر کی جانب روانہ ہوا۔ ۲۹ اسکندریہ کے سامنے یکم جولائی کو جہازوں سے اترا اور ۲۱ تک کو قبضہ

کرکے قاہرہ کی جانب بڑھا ۲۱ر جولائی کو پیرامڈز کی لڑائی میں ملوکوں کو شکست دی اور چوبیسویں کو قاہرہ پر قبضہ کرلیا۔

**جنگ نیل یکم اگست**

بحیرۂ روم کا انگلستانی بیڑہ جو نیلسن کی کمان میں تھا مصر پر چڑھائی روکدینے کا یقین رکھتا تھا۔ لیکن غلط ہدایتوں کے باعث فرانسیسی افواج کو جہاز سے اترنے سے نہ روک سکا۔ یکم اگست کو بہرحال نیلسن اسکندریہ کے سامنے نمودار ہوا اور خلیج ابوکیر کی لڑائی میں جو عام طور پر جنگ نیل کے نام سے مشہور ہے اس نے فرانسیسی بیڑہ کو تباہ کرڈالا۔ اس فتح نے بوناپارٹ اور اس کی افواج کو فرانس سے قطعی جدا کردیا۔ بحیرۂ روم انگلستان کے قبضہ میں رہا اور کئی مہینوں تک انھوں نے اخبارات اور کمک کی روانگی کو بند رکھا۔ نومبر میں انھوں نے مینوکا پر اس فوج کے ذریعہ سے جو آزمبل سر چارلس اسٹوارٹ کے کمان میں تھی قبضہ کرکے یورپ کے بڑے جنوبی سمندر میں اپنے قدم جمادئے۔ ۱۸۰۰ء میں مالٹا کی محافظ فوج نے جرنیل پیگٹ اور کپتان سر الگزینڈر کی اطاعت قبول کی۔

**ڈائرکٹری کی خانگی حکمت عملی**

بوناپارٹ کے پیرس سے روانہ ہونے کے پہلے ایک نئے ڈائرکٹر کے انتخاب کا وقت آچکا تھا۔ فرینک کوئیس ڈی نوفیچیو کے مستعفی ہونے کی باری تھی۔ اس کی جگہ ٹریل ہارڈ مقرر ہوا جو مجلس وضع قوانین اور کانونشن کا قدیم رکن تھا۔ ٹریل ہارڈ خود تھرمیڈورین جماعت کے مخصوص نمایندوں میں سے تھا۔ کانونشن کے اختتام کے بعد پہلے وہ ہالینڈ میں عہدۂ وزارت پر مامور رہا اس کے بعد رسٹٹ کی کانگریس میں فرانسیسی سفیر کی حیثیت سے مقرر تھا۔ اس میں شک نہیں کہ اگر سی ایس چاہتا تو ڈائرکٹری میں داخل ہوجاتا۔ لیکن اس نے دوسری حیثیت سے کام کرنا پسند کیا۔ فرینکو دی نوفیچیو فوراً اپنے پرانے عہدۂ وزارت ملی پر واپس ہوا۔ وزارت میں صرف ایک تبدیلی ہوئی اور وہ یہ کہ امیرالبحر بروئے وزیر بحری مقرر کیا گیا۔ ڈائرکٹری نے ۱۸ر فریکٹیڈر کی فتح سے جوش میں آکر سال سوم کے دستور کی خلاف ورزی کرنے میں قطعی تامل نہ کیا۔ شاہ پسندوں یا کلیچیوں نے ۱۷۹۸ء کے کانسلوں کے انتخاب میں تریک ہونے کی ہمت نہ کی۔ حکومت عوام کے طرفداروں نے جس کو چاہا انتخاب کیا لیکن ڈائرکٹر جس طرح کلیچیوں کے مخالف تھے اسی طرح حکومت عوام کے زیر اثر رہنا نہیں چاہتے تھے چنانچہ بغیر کسی قانونی وجہ کے انھوں نے کونسلوں کے ہیت سے انتخابات کو منسوخ کردیا۔ اور ان کی جگہ اپنے

آدمیوں کو نامزد کیا۔ قانون کی اس قسم کی خلاف ورزی ڈائرکٹری کی حاکی حکمت عملی کے دوسرے شعبوں میں بھی ظاہر ہوئی۔

ڈائرکٹروں نے باوجود دستور کی مخالفت کے مالیات میں دخل دیا اور ریل کی صلاح سے کیمین کی مثال پر عمل کیا اور کسی قدر دیوالیہ ہونے کا اعلان کر دیا۔ فرانس پر اس کا بہت کم اثر ہوا کیونکہ سرکاری نوٹوں کی قیمت میں کمی کی وجہ سے گورنمنٹ کے قرضخواہ بہت کم سود کی توقع رکھتے تھے۔ اہل فرانس سیاسی جھگڑوں سے تنگ تھے اور اسی وجہ سے ڈائرکٹر حاکی نظم ونسق میں بمشکل تمام امن قائم رکھ سکے۔

ملک میں روپیہ کی کمی کا بدل اس طرح پر ہوا کہ صرف گورنمنٹ مزدور پیشہ لوگوں کے واسطے کام مہیا کرنے کی بڑا ذریعہ تھی اور مفتوحہ ممالک سے جو کچھ روپیہ آتا تھا وہ مزدوری کے لئے کافی تھا یہ امر تعجب انگیز ہے کہ اس دیوالیہ گورنمنٹ کی لوگ مخالفت نہیں کرتے تھے بلکہ اس کو مانتے تھے۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ عام توجہ امور خارجہ کی طرف مبذول تھی۔

کیمپو فورمیو کے صلحنامہ نے فرانس کا صرف ایک دشمن یعنی انگلستان باقی رکھا۔ اور صرف انگلستان کی قوت کو صدمہ پہنچانے کے لئے بوناپارٹ نے مصر پر توجہ کی تھی۔ اسی باعث ڈائرکٹری نے ہوتسے کی دلپسند تدبیر پر عمل کیا اور ایک فوج جنرل ہمرٹ کی سرکردگی میں اگست ۱۷۹۸ء کو آئرلینڈ روانہ کی لارڈ کارنوالس نے اس کو ستمبر میں اطاعت قبول کر لینے پر مجبور کر دیا۔ ہرچند دول براعظم فرانس کی فوجی برتری کو تسلیم کرنے پر مجبور تھے تاہم وہ ایک عالمگیر جنگ چھیڑ دینے کیلئے صرف موقع کے منتظر بیٹھے تھے نوبارٹ کی عدم موجودگی سے ان کو اچھا موقع ہاتھ آیا۔ اس کے علاوہ فرانس کے خلاف اتحادیوں کی ایک نئی جماعت بنانے کے حیلے کچھ کم نہ تھے۔ انگلستان کے وزیر نے دول براعظم کے اس طرز عمل کو تاڑ لیا چنانچہ اس کے نمایندے یورپ کے درباروں میں سلسلہ جنبانیاں کرنے لگے۔ ڈائرکٹریٹ کی حکمت عملی کو سمجھ گئے اور انھوں نے ہر امکانی کوشش اس کی مخالفت کی شروع کر دی۔ فرانس کی حکمت عملی کا راز ہمیشہ سے یہ رہا ہے کہ پرشیا کے اتحاد کو قائم رکھے۔ چنانچہ اس خدمت کے لئے سی ایس نے جو باوجود غیر عہدہ دار ہونے کے فرانس کا سب سے زیادہ بااثر شخص تھا سفارت خانہ پر برلن جانے کے لئے اپنے کو نامزد کرا لیا۔ اس شخص کا خیال تھا کہ خوشامد اور دھمکیوں کی آمیزش

ڈائرکٹری کی حکمت عملی امور خارجہ میں

سے پرشا کے فریڈرک ولیم ثالث کو دسمبر ۱۷۹۷ء میں اپنے باپ کی جگہ تخت نشین ہوا تھا ایک مدبر اور محتاط بادشاہ ثابت ہوا وہ کریگا۔ لیکن یہ بادشاہ باوجود اپنی ذاتی کمزوریوں کے اپنے باپ کے غیر جانبدارانہ طرز عمل پر قائم رہنے کا مستقل ارادہ کر چکا تھا۔ اس لئے سی اس کے دلائل اور انگلستانی وزیر خارجہ کے بھائی مسٹر ٹامس گرینول کے براہین اس کو کسی جانب کھینچ سکے انگلستان کی کوششیں وائنا اور پطرس برغ میں زیادہ کامیاب ہوئیں۔ شہنشاہ فرانسس اور اس سے زیادہ آسٹروی رجایا فرانس کی کامیابیوں سے متنفر تھے اور اپنے دل کو یہ کہکر خوش کرتے تھے کہ "ہم کو نپولین کی مافوق الفطرت قابلیتوں کے ہاتھوں سے شکست نصیب ہوئی ہے نہ کہ فرانسیسی سپاہیوں کی بہادری سے" کیمپو فورمیو کے صلحنامہ کے بعد دونا پارٹ نے بغیر ڈائرکٹری کے مشورہ کے جنرل برناڈوٹی کو فرانس کی جانب سے وائنا کا سفیر تجویز کیا اہل آسٹریا نے اس تقرر کو اپنی ہتک خیال کیا۔ اگرچہ شہنشاہ اور اس کے وزراء نے اس کے ساتھ بہت اچھا برتاؤ رکھا تاہم اس کو معلوم ہو گیا کہ اہل وائنا اس سے بہت ناراض تھے چنانچہ ۱۳ اپریل ۱۷۹۸ء کو اہل وائنا نے ادارہ سفارت فرانس کے سامنے جمع ہو کر سفیر کو ذلیل کیا اور فرانسیسی جمہوریہ کے جھنڈے کی دھجیاں اڑا دیں۔

باوجود اس کے ڈائرکٹروں نے آسٹریا کے خلاف علم جنگ بلند کرنا مناسب نہ سمجھا۔ لیکن ان کو اہل فرانس کے روبرو اپنے خطبوں میں اس امر کے اظہار کا بہانہ ہاتھ آگیا کہ اہل آسٹریا کو اہل فرانس سے فطری نفرت ہے۔ چونکہ اہل اسٹریا کی یہ حالت تھی اس لئے اس امر کے اظہار کی ضرورت نہیں ہے کہ وائنا میں سفیر انگلستان کا نہایت جوش کے ساتھ خیر مقدم کیا گیا[1] شہنشاہ پال پر اگرچہ وحشت کے آثار نمایاں تھے اور وہی اس کے قتل کا باعث ہوئے تاہم وہ ابتک کیتھرین کی جانشینی کی عزت کو بھائے بیٹھا تھا اس کے وزراء کیتھرین کے زمانے کے تھے اور وہ اس کی وہی حکمت عملی تھی جو کیتھرین کی تھی کیتھرین اگرچہ فرانس سے لڑنے کا قطعی انکار کر چکی تھی تاہم پال کے حریلوں نے اس کے دل میں یہ ولولہ ضرور پیدا کر دیا تھا۔ وہ یہ معلوم کرنا چاہتے تھے کہ آیا روسی فوج فرانس کی ناقابل شکست فوج کے مقابلہ میں آسٹروی اور پروشوی افواج سے زیادہ کامیاب ہو سکیگی یا نہیں

**ہیلویٹیا کی جمہوریہ اپریل ۱۷۹۸ء**

فرانسیسی ڈائرکٹری نے باوجود اس علم کے کہ اس کو بہت جلد آسٹروی طاقت کے خلاف دوسری مرتبہ اور روسی قوت کے

[1] مسلح امداد کے لئے پیٹ کی درخواست لیٹر ربورغ میں پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھی گئی۔

مقابلہ میں پہلی دفعہ تلوار کھینچی گئی بلا سبب فرانسیسی سرحد پر نئے دشمن کھڑے کر لئے سوئٹزرلینڈ کے معاملات میں دخل دیکر اس نے سخت غلطی کی۔ ان کے پاس اس مداخلت کی کوئی معقول وجہ نہ تھی لیکن ڈائرکٹر اپنی سی جمہوریہ سوئٹزرلینڈ کو اختیار کرانے کے لالچ میں پھنس گئے۔ سوئٹزرلینڈ کے اکثر صوبوں کا انتظام خاص طور پر اجتماعیہ اور عدویہ تھا۔

ہر صوبہ اور شہر کی حکومت چند خاندانوں کے ہاتھوں میں تھی اور رعایا کی سیاسی۔ معاشرتی اور اقتصادی حالت قریب قریب بالکل ویسی ہی تھی جیسی کہ فرانس کے انقلاب سے پیشتر تھی اور فرانس کے انقلابی خیالات سوئٹزرلینڈ کے کاشتکاروں میں دیکھا دیکھی سرائت کر گئے تھے۔

۱۷۹۸ء کی ابتدا میں پیز ڈی وڈ کی رعایا نے صوبہ برن کے اختیارات کے خلاف باغیانہ طرز اختیار کیا۔ اس بغاوت کی تقلید میں دوسرے صوبوں میں بھی بلوے ہوئے۔ کاشتکاروں نے نظام جاگیری کے آثار کو ہر جگہ برباد کر کے حریت و مساوات اور اخوت کی موافقت میں اعلانات کئے۔ رعایا کے لیڈروں نے فرانس سے امداد طلب کی اور ایک طاقتور فوج نے جرنیل برون کی کمان میں سوئٹزرلینڈ پر حملہ کیا۔ صوبوں کی قومی سپاہ کو بآسانی شکست دے کر برن پر قبضہ کر لیا اور بیت المال پیرس روانہ کر دیا۔ اور مجلس وضع قوانین جس کو آزادانہ طریقہ پر منتخب کیا گیا تھا قائم کی گئی۔ اس مجلس نے ہیلویٹی جمہوریہ کا اعلان کیا جو واحد تھی اور ناقابل تقسیم۔ اس میں ایک ڈائرکٹری۔ دو کونسلیں اور وزرا شامل تھے۔ اور فرانسیسی ماسوائے ایلپس اور بٹیوی جمہوریہ کے نمونہ پر مبنی تھی۔ غرضکہ اس جمہوریہ نے سوئٹزرلینڈ میں قدیم دستور اجتماعیہ کی جگہ لیلی اور بہت سی اصلاحیں عمل میں لائی گئیں۔ ۸ مئی ۱۷۹۸ء کو خانگی کروڑ گیریاں ختم کر دی گئیں اور ۱۳ مئی کو قانونی یا داش میں جسمانی سختیاں موقوف ہو گئیں اور ۱۷ اگست کو مختلف مذاہب کے افراد میں مناکحت جائز قرار پائی اور بالآخر تمام جاگیری حقوق یکقلم مسترد کر دیے گئے۔ یہ اصلاحیں زبردست تھیں اور باشندگان سوئٹزرلینڈ کے لئے ناقابل قبول۔ اری۔ شیوٹز اور انٹروالڈن کے کوہستانی باشندوں نے جو سوئٹزرلینڈ قدیم حریت کے بانیوں کے اخلاف تھے فرانسیسی سنگینوں کے زیر اثر آزاد ہونے پر اعتراض کیا اور حب قومی کی بلند آہنگی نے کاشتکاروں کو آزاد کرنے والے فرانسیسیوں کے خلاف فوراً ایک فوج

تیار کردی۔ فرانسیسی افواج کو ہر وقت ہتھیاروں کی پناہ میں رہنا پڑتا تھا اور ہیلویتی جمہوریہ باوجود اس حریت عامہ کے جو فرانس کے طفیل میں حاصل ہوی تھی آزاد شدہ کاشتکاروں کی نگاہوں میں بھی ذلیل تھی۔ فرانسیسی نام سے نفرت ان کے خود مختارانہ طرز عمل کے باعث بڑھگئی تھی۔ اس بدنما طرز عمل کا بانی فرانسیسی کمشنر پینٹ تھا جو ریویل نامی ڈائرکٹر کا قریبی رشتہ دار تھا۔ غرضکہ ڈائرکٹری کی مداخلت نے سوئٹزرلینڈ میں ایک قوم کو مسلح دست بشمشیر کر دیا ہر چند کہ یہ مداخلت نہایت مالکیزہ اصولوں پر مبنی تھی۔

اطالیہ کے واقعات

جب بونا پارٹ نے اطالیہ کو خیرباد کہا تو اس جگہ فرانسیسی افواج کی کمان پر جو جمہوریہ ماسوائے الپس کی سرحدپر قابض تھیں جرنیل برتھیر مقرر ہوا۔ اس جرنیل نے بونا پارٹ کی طرح کامیابیاں حاصل کرنے کی آرزو میں روما کے متعینہ فرانسیسی سفیر جرنیل ڈوفو کے قتل کو بہانہ قرار دیکر اس شہر پر قبضہ کرلیا۔ پوپ پائس ششم روما سے فرار ہوکر پیسا کے کارتھوسیین خانقاہ میں جا چھپا اور اہل روما نے جمہوریہ کا دوبارہ اعلان کردیا۔

روما کی جمہوریہ فروری ۱۷۹۸ء

قدیم زمانہ کے مطابق قونصل اور ٹریبیون مقرر کئے گئے اور ڈائرکٹری نے روما کی دوسری جمہوریہ کا نہایت مسرت سے خیر مقدم کیا۔ جرنیل برتھیر کو روپیہ کی کثیر رقم کے پیرس بھیجنے کا موقع ہاتھ آیا نیپلس کا بادشاہ یا اگر زیادہ ٹھیک کہا جاوے تو دونوں صقلیہ کا بادشاہ نئی جمہوریہ کا ہر طرح مخالف تھا۔ انگلستان اور آسٹریا کے سفیروں کی باتوں میں آکر اور انھوں نے کی ارادہ میں سلسلہ کے نمائندہ کی توہین میں اس نے روما پر حملہ کرنے کی ٹھان لی۔ اور اپنی افواج کا افسر ایک آسٹریوی جرنیل میک نامی کو بنایا۔ اور بغیر اعلان جنگ[1] روما پر قبضہ کرلیا۔ فرانسیسی افواج کو پسپا ہونا پڑا۔ لیکس جیمپانٹ نے جو برتھیر کی جگہ مقرر ہوا تھا فوراً اپنی افواج کو جمع کرکے ۱۵ دسمبر ۱۷۹۸ء میں روما پر دوبارہ قبضہ کرلیا۔ جیمپانٹ نے حملہ کرکے ممالک محروسہ نیپلز پر حملہ کیا اور اطالیہ میں فرڈیننڈ کے تمام مقبوضات کو فتح کرلیا۔ بادشاہ صقلیہ کو فرار ہوگیا اور جنوری ۱۷۹۹ء میں

پارتھی نوبی جمہوریہ جنوری ۱۷۹۹ء

پارتھینوپیس جمہوریہ[2] کا اعلان ہوا اطالیہ کی دوسری نیمخودمختار ریاستوں پر بھی فرانسیسی افواج نے اپنا قبضہ کرلیا۔ ان میں سے پیڈمنٹ کو بغیر اعلان جنگ کے اور بغیر کسی بہانہ کے جرنیل

[1] ۲۹ نومبر ۱۷۹۸ء [2] مقام نیپلز

جو برٹ نے نومبر ۱۷۹۸ء میں فتح کر لیا اور بادشاہ چارلس ایمینوئیل چہارم سارڈینیا کو فرار ہو گیا۔ دوسری ریاست شکستی باوجود گرانڈ ڈیوک کی خواہش کے۔ کہ فرانس سے صلح قایم رہے۔ شکار بنائی گئی اور فرانس کی افواج نے ۱۷۹۹ء میں فلورنس پر قبضہ کر لیا۔ ملایہ اور [illegible] قبضہ پاکر فرانس کی فوجی طاقت میں کچھ اضافہ نہ ہوا۔ البتہ ڈائرکٹری کے اس طرز عمل سے آسٹریا انگلستان اور روس میں سخت ناراضگی پھیل گئی اور اُن کے دلوں میں خوف پیدا ہو گیا ڈائرکٹروں کو بھی معلوم ہو گیا تھا کہ عنقریب فرانس سے ایک نہایت خوفناک جنگ چھڑنے والی ہے اس موقع پر انھوں نے بوناپارٹ کی دوری پر بہت تاسف کیا اس جنگ میں کثیر التعداد سپاہیوں کی ضرورت تھی فن جنگ سے واقف اور تجربہ کار افسروں اور نان کمیشنڈ افسروں کی کمی نہ تھی لیکن فوج میں زبردستی بھرتی بڑی دقت سپاہیوں کی فراہمی میں تھی کانونشن کے کاقانون ۵ ستمبر ۱۷۹۸ء طریقہ پر عمل کرنا اگر کسی عنوان ممکن تھا تو یہ امید تھی کہ ملک خطرہ میں ہے اگر بلند اور پرجوش جمع ہو جائیں۔ فرانس کی جمہوریہ فوجی طاقت بن چکی تھی اور سوال یہ تھا کہ رنگا رنگ طریقہ پر بھرتی کے حاوی یہ سوال تھا کہ رعایا کے قلوب کو کس ذریعہ سے مرتکز کیا جاوے۔

۱۹۔ فرکٹیڈر سال ششم (۵ ستمبر ۱۷۹۸ء) کو کونسل قدما اور کونسل پنجصدہ نے ڈائرکٹری کی درخواست پر پہلا قانون حربہ بھرتی (لا آف کنسکرپشن) پاس کیا اس قانون سے جملہ باشندگان فرانس کو ۲۰ اور ۲۵ سال کی عمر کے درمیان سوا جیدہ مستعد کے فوجی خدمت کے قابل قرار دیدیا گیا۔ اور ان کی تقسیم پانچ حصوں میں کی گئی۔ ان میں سے ایک یا ایک سے زاید اقسام کی فوج کو گورنمنٹ واضعان قوانین کی اجازت سے جمع کر سکتی تھی۔ یہ قانون ابتدا ہے ان افواج کی جن سے نپولین کی افواج کی ترکیب ہوئی تھی۔ جبریہ بھرتی کا قانون نپولین کے اول قونصل مقرر ہونے سے چند ماہ قبل پاس ہوا تھا۔

شروع جنگ ۱۷۹۹ء

دوائنا کے بلوہ کا جس کے باعث فرانسیسی سفیر رستاڈٹی کو فرانس واپس ہونا پڑا تھا ذکر آچکا ہے۔ ڈائرکٹری نے اس کے بجائے کسی کو مقرر نہیں کیا بلکہ عرصہ تک خط و کتابت ہوتی رہی کہ فرانس کی اس تذلیل کا معاوضہ فرانس کو ملنا چاہیئے۔ چونکہ جانبین سے سرگرمی کا اظہار نہ ہوا اس لئے کوئی نتیجہ مترتب نہ ہوا۔

بلکہ فرانسیسی ڈائرکٹر اور شہنشاہ فرانسس دونوں لڑائیوں کی طیاریوں میں مشغول رہے اور جنگ کھلم کھلا ۱۷۹۹ء کی ابتدا میں شروع ہوی جبکہ آسٹروی افواج نے آرچ ڈیوک چارلس کے زیر کمان گریسنز کے درّوں پر قبضہ کیا۔ اعلان جنگ سے قبل اسی مقام کے قرب وجوار میں لڑائیاں ہوتی رہیں۔ اطالیہ میں جرنیل شیرر پر جو ویرونا میں مقیم تھا آسٹروی جرنیل کرے نے حملہ کیا اور جرمنی میں جرنیل جوردن بلیک فوریسٹ (صحرائے اسود) میں پسپا ہوا

اسٹوکا اور میگنیو کی لڑائیاں ۲۵ مارچ اور ۵ - اپریل

ان دونوں نوجوانوں میں چند چھوٹی چھوٹی لڑائیاں ہوتی رہیں آخر کار ۲۵ مارچ ۱۷۹۹ء کو آرچ ڈیوک چارلس نے جوردن کو اسٹوکا کی باقاعدہ لڑائی میں شکست دی اور چند روز بعد ۵ اپریل کو شیرر نے میگنیو پر شکست کھائی۔ راسٹٹ کی کانفرنس اب تک اپنا اجلاس کر رہی تھی اور آسٹریا اور فرانس کے درمیان صلح صرف نام کو باقی تھی۔ فرانس اور سلطنت روما کا صلحنامہ جس پر راسٹٹ میں غور کیا جا رہا تھا فی الحقیقت گفت وشنید کیلئے ایک نازک مسئلہ تھا کیونکہ اسمیں مقدس سلطنت روما کو از سر نو ترتیب دینا تھا اور یہ نئی ترتیب صرف اس وقت ممکن تھی کہ اسقفوں کو دنیوی اختیارات دئے جائیں۔ آخر کار ۱۷۹۹ء میں اپریل کے مہینہ میں اسٹوکا اور میگنیو کے جنگ کے بعد راسٹٹ کے فرانسیسی سفیروں کو معلوم ہو گیا کہ سلطنت سے تکمیل صلح کی امید قطعی بیکار ہے۔ چنانچہ انھوں نے فرانس کی واپسی کے لئے پروانے راہداری کے طلب کئے اور انکا ریر بغیر پروانجات راہداری روانہ ہو گئے۔ راسٹٹ سے نکلتے ہی چند آسٹروی سپاہیوں نے ان پر حملہ کیا اور دو شخص روبرجوٹ اور بونیر ڈیلکو کام آئے اور تیسرا جس کا نام جین ڈ ری تھا مردہ سمجھکر چھوڑ دیا گیا۔ بین الاقوامی قانون اور سفیروں کے حقوق کی اس درجہ یا مالی نے ایک رسمی اعلان جنگ کی صورت اختیار کر لی تھی۔ اور یہ صرف ڈائرکٹری بلکہ فرانس کی رعایا کو نہایت خونریز جنگ کے لئے برانگیختہ کر دیا۔ اسی اثنا میں شہنشاہ پال والی روس نے فرانس کے خلاف اعلان جنگ کیا۔ چنانچہ تین مختلف میدانوں میں تین افواج کی روانگی کے احکامات صادر ہوے۔

اطالیہ کی مہم ۱۷۹۹ء میں

۱۷۹۹ء کی مہم تین مقامات پر ختم ہوی ان میں روسیوں نے نمایاں حصہ لیا۔ اطالیہ میں ایک روسی فوج نے جو یورپ کے نہایت

مشہور جرنیل سوورووف نامی کے زیر کمان تھی آسٹروی فوج کو میگنینو کی لڑائی کے بعد کمک پہونچائی۔ سوورووف ۲۷ اپریل کو ایڈا کی راہ سے گذرتا ہوا کیسیو پہونچا اور موریو کو جو شیرر کی بجائے کمان پر مقرر ہوا تھا شمالی اطالیہ سے بھگا دینے میں کامیاب ہوا۔ ۲۸ اپریل کو سوورووف کے ملان میں داخل ہوتے ہی جمہوریہ باسوائے آنیس کا خاتمہ ہوگیا۔ ۲۷ مئی کو وہ ٹورن میں داخل ہوا اور منٹوا اور الیسنڈریا کا محاصرہ کرنے کے لئے فوجیں چھوڑ کر موریو کی بقیہ فوج کو اس نے جینیوا میں محصور کرلیا۔ اطالوی جزیرہ نما میں صرف جنرل موریو ہی کی فرانسیسی فوجیں نہیں بلکہ متعدد طاقتور فوجی دستے میپلز کی فوج کے نام سے نیپلز اور روما میں نوساختہ رومی اور پارتھی نوپی جمہوریتوں کی امداد کے لئے جمع تھے۔ میکڈانلڈ جو اس فوج کی کمان پر چمپانٹ کے بجائے مقرر ہوا تھا آسٹروی روسی افواج پر بسرعت لپکا۔ ان کے پہنچنے سے پہلے ہی موریو نے حملہ کیا۔ سوورووف ٹورن سے سٹ رہا اور مائیں جاب اسے حملہ آور کا مقابلہ کرنے کے لئے سامنے آیا۔

**ٹریبیا کی لڑائی ۱۷، ۱۹ جون**

"ٹریبیا کے کناروں پر تین دن، اسے ۱۹ جون تک لڑائی ہوتی رہی۔ جنگ کا نتیجہ تو مذبذب رہا لیکن میکڈانلڈ یہ معلوم کرکے کہ موریو اس کی امداد کو حیفہ اسے نہیں آیا محور گاسکنی میں ہجعت کرگیا قطعی علیحدہ ہوجانے کے خوف سے اس کو سمندر اور پہاڑ کے درمیان کا دشوار گذار راستہ اختیار کرپایڑا اور جنوبی اطالیہ کی محافظ فوجوں سے فرانسیسی سپاہی چھانٹ کر موریو سے جاملا۔ فرانسیسی ہجعت کے بعد اطالوی جمہوریتوں کی سخت مخالفت ہوی پارتھی نوپی جمہوریہ کا خاتمہ ہوگیا اور صقالیہ کے بادشاہ فرڈیننڈ نے اپنی رعایا سے نہایت برحمی کیساتھ بدلہ لیا۔ پاپا پائس ششم اسے مقام پیاہ سے جو فلورنس کے قریب تھا ولیس صحیح دیا لیا تھا لیکن حسب

**پاپا پائس ششم کی موت ۲۹ اگست ۱۷۹۹ء**

یولیس نے بعد کو اس کے حاشیہ کو بطور بضاعت قید میں رکھ چھوڑا تھا اسی طرح ڈائرکٹروں کا ارادہ اس کو مقید رکھنے کا تھا۔ مگر بوڑھا پاپا قید کی صعوبتوں کو برداشت نہ کرسکا اور ۲۹ اگست ۱۷۹۹ء کو ویلنس میں مرگیا۔ پوپ اور کارڈینلز کے موجود نہونے سے روما امرا اور رؤسا کے ہاتھوں میں پڑگیا جنھوں نے اہل جمہوریہ پر ظلم و تعدی کرنے میں بادشاہ صقالیہ کا اتباع کیا۔ اسی اثنا میں فرانسیسی ڈائرکٹری نے جنرل جوبرٹ کو جو بونا پارٹ کے

قدیم ماتحتوں میں بہترین آدمی شمار ہوتا تھا۔ موریو اور میکڈانلڈ کی بقیہ افواج کی کمان جنیوا میں جاکر لینے کا حکم دیا۔ جینوا سے افواج لیکر وہ الیسنڈریا کے محاصرہ کو اٹھانے کو نکلا۔ لیکن ۱۵ اگست کو سوورووف نے ایک بڑے محاربہ میں اس کو بمقام نووی شکست فاش دی۔ اس معرکہ میں جوبرٹ ہلاک ہوا۔ باوجود ان شکستوں کے ڈائرکٹری فرانس کے قبضہ سے

**نووی کی لڑائی ۱۵ اگست**

اطالیہ کے نکل جانے کا انکار ہی کرتی رہی۔ اس کے بعد نئی فوج چمپیانٹ کے زیر کمان ترتیب دیگئی لیکن آسٹریوں نے میلس کے زیر کمان اس فوج کو بمقام جینولا ۴ نومبر کو شکست دیکر فرانس میں بھگا دیا۔

**سوئٹزرستان میں لڑائی ۱۷۹۹ء**

جبکہ سوورووف اطالیہ کو فتح اور بونا پارٹ کی یادگاروں کو برباد کر رہا تھا مسینا جو فرانسیسی افواج کو لئے ہوئے سوئٹزرلینڈ میں پڑا ہوا ایک نہایت اہم کام میں مشغول تھا۔ آرچ ڈیوک چارلس جس کے ماتحت ایک روسی فوج کارساکوف والی تھی فرانسیسیوں کو آہستہ آہستہ نکالتا ہوا سوئٹزرلینڈ میں گھس آیا اگست ۱۷۹۹ء میں آرچ ڈیوک نے زیورچ میں کارساکوف کو فوج سپرد کردی اور خود حکم پاتے ہی اپنی فوج کے بڑے حصہ کو لیکر فرانس پر حملہ کرنیکی غرض سے راین کو روانہ ہوا۔ کورساکوف کب اپنی حالت پر چھوڑ دیا گیا تو سوورووف سے فوجی قابلیت میں کہیں کمتر ثابت ہوا۔ مسینا نے خطرہ میں پڑکر بہادری کے ساتھ مدافعت کرنا پسند نہ کیا۔ لیکن ۲۶ ستمبر کو

**زیورچ کی لڑائی ۲۶ ستمبر**

روسیوں کو زیورچ سے نکالنے میں کامیاب ہوگیا۔ اس کو نہایت مناسب موقع پر فتح حاصل ہوئی کیونکہ سوورووف نے جوبرٹ کو نووی پر شکست دینے کے بعد باوجود سخت موسم کے کوہ آلپس کے پار جانیکا ارادہ کرلیا تھا۔ ۲۴ ستمبر کو زیورچ پر مسینا کی فتح کے دو روز قبل اصلی روسی فوج درۂ سینٹ گوتھرڈ کی چوٹی پر نمودار ہوئی جرنیل لیکورب نے جو اپنے عہد کا پختہ کار پہاڑی جرنیل تھا سینٹ گوتھرڈ پر قبضہ کرلیا۔ اور صرف چند پلٹنوں نے روس کی پوری فوج کو روکے رکھا۔ تاہم سوورووف اپنے قدم جمائے رہا اور مسینا کی افواج کے پرزے اڑانے کے منصوبے باندھتا رہا۔ چند ہفتوں کے انتظار کے بعد ایلڈرف کے گاؤں تک پہنچ سکا۔

کشتیاں نہ مہیا ہونے اور جھیل سے پار نہ ہو سکنے کے باعث اس کو مجبوراً رجعت کرنی پڑی اور جب گرمینز پہنچا تو اس کی فوج فاقوں اور موسم کی سختیوں سے قریب قریب برباد ہو چکی تھی۔ غرضکہ مسینا نے اس طرح اپنے نہایت خطرناک دشمن سے نجات پاکر کانسٹینس پر قبضہ کیا اور آرچ ڈیوک چارلس کو ایک جانب سے ہٹاتے ہٹاتے ڈینیوب تک پسپا ہو جانے پر مجبور کیا۔

**ہالینڈ کی مہم ۱۷۹۹ء**

۱۷۹۹ء کی تیسری مہم ہالینڈ میں ہوئی۔ یہ امر قرار پا چکا تھا کہ اس مقام پر روسی اور انگلستانی ملکر لڑینگے۔ ۲۷ اگست کو انگلستانی بیڑہ بہ کامیابی ہالینڈ کے کنارہ پر پہنچا اور ٹیکزل میں کیپ ڈاؤن کے شکست خوردہ بیڑہ کے باقیات پر قابض ہو گیا۔ اس کامیابی کے بعد ایک انگلستانی فوج ڈیوک آف یارک کے تحت میں روسی جنرل ہرمان کی زیر کمان ہیلڈ ریر اتاری گئی اور جرنیل برون کو فرانسیسی افواج کی کمان لینے کے لئے ہالینڈ بھیجا گیا۔ جرنیل برون نے

**رجن کی لڑائی**

نئے ڈویژن افواج کے ساتھ جو جرنیل جیسر کے زیر کمان تھیں ملکر کام کیا اس مہم میں سوار جو زیر گرنا تمام لڑائیاں رجن کے قرب و جوار میں ہوئی رہیں لیکن انگلستانی اور روسی

کسی موقع پر ملکر نہ لڑے ملک میدان کی لڑائیوں کے لئے ناموزوں تھا اور رسد کا بھی کوئی معقول انتظام نہ تھا۔ ان جنگوں کا نتیجہ یہ ہوا کہ ڈیوک آف یارک نے ہر چند کہ اس کو شکست نصیب نہ ہوئی تھی ۱۸ اکتوبر کو بمقام الکمار عہدنامہ پر دستخط کر دئے جس کی رو سے اس نے ہالینڈ سے اجارت تخلیہ [illegible] قیدیوں کی رہائی کا وعدہ کر لیا۔

**مہمات کے نتائج**

۱۷۹۹ء کی مہمات کے نتائج قطعی طور پر فرانس کے موافق تھے اگرچہ اطالیہ قبضہ سے نکل چکا تھا اور فرانسیسی افواج کو کئی شکستیں مل چکی تھیں۔ لیکن مسینا اور برون کی کامیابیوں نے کل نقصانات کی تلافیاں کر دیں۔ اور نہ صرف فرانس بیرونی حملہ سے محفوظ رہا بلکہ سوئٹزرلینڈ اور ہالینڈ میں اپنی عزت کو برقرار رکھ سکا۔ اس کے علاوہ راین کے داہنے کنارہ پر بھی قابض رہا۔ انگلستان باوجود الکمار کے عہدنامہ کے نیل کی فتح اور ٹیکزل میں ہالینڈ کے بیڑے کے چھین لینے کو ایسی نمایاں فتحمندیوں میں پیش کر سکتا تھا۔ پٹ اور گرمیول کو ایک نہ ایک دن فتح حاصل کرنیکی ہنوز امید باقی تھی۔

پرشیا کے بادشاہ نے جس نے پہلے فرانس کی مایوسانہ حالت دیکھکر مخالفانہ طرز اختیار کرنا شروع کر دیا تھا اور رائن کے پرشوی صوبوں کے خالی کر دینے کا مطالبہ کیا تھا اپنی ماعاقبت اندیشی پر اظہار تاسف کرنے میں عجلت سے کام لیا اور اپنے طرز عمل کی تاویلیں پیش کرنیلگا۔ آسٹروی وزرا بظاہر جنگ کے جاری رکھنے کے خواہشمند نظر آتے تھے۔ وہ سووروف کے طرز عمل سے ماحوش تھے اور بہ نسبت اپنے مشہور دشمن فرانس کے اپنے طاقتور اتحادی روس سے خوفزدہ معلوم ہوتے تھے۔ انھوں نے انگلستان سے درخواست کی کہ وہ روسی افواج کو ہٹوا دے۔ اور شہنشاہ پال اس درخواست کو قبول کرنے سے خوش ہوا۔ روسیوں کی واپسی نے اطالیہ کو تمامتر آسٹرویوں کے ہاتھوں میں کر دیا۔ گرانڈ ڈیوک فرڈیننڈ وائٹسکنی اپنی ریاست پر برقرار کیا گیا۔ لیکن سارڈینیا کے بادشاہ کو اس کا تخت واپس نہ ملا۔ پیڈیمنٹ پر آسٹروی افواج قابض رہیں۔ اور صرف جینوا پر فرانسیسی افواج کا قبضہ رہا جو بری جانب سے آسٹریوں کا اور بحیرۂ روم کی جانب سے انگلستانی بیڑہ کے حصار میں تھا۔ آسٹریا کے زیر اثر اور آسٹروی افواج کی محافظت میں نومبر ۱۷۹۹ء میں نئے پوپ کے انتخاب کے لئے وینس میں کونکلیو جمع ہوی۔

**روس**

۱۷۹۹ء کی تبدیلی وقعت روس کی مداخلت کے باعث تھی جیسا کہ اوپر ذکر ہو چکا ہے۔ قطرین کے جانشین نے قطرین کی حکمت عملی ترک کر دی تھی۔ انگلستان کے اثر نے اور فرانسیسی ڈائرکٹری کی پولینڈ کی ہمت افزائی نے روس کے طرز میں تبدیلی پیدا کر دی۔ پولینڈ کو دیگر اقوام کے درمیان ایک آزاد قوم کی حیثیت سے اصلی حالت پر پہنچا دینے کا خیال فرانسیسی جمہوریہ کی دلچسپی کا باعث تھا۔ چنانچہ پیرس میں کوزاز کو کا پرجوش خیر مقدم کیا گیا۔ اور پولینڈ کی افواج میں سے اس فوج کو جس نے سب سے پہلے یولین کے تحت میں آئندہ کارہائے نمایاں انجام دئے ڈوم بروس کی نے ۱۷۹۷ء میں ترتیب دیا تھا۔ شہنشاہ پال نے فرانس کے اس طرز عمل کا جواب لوئی ہژدہم کو دیدا تخت کا روس میں خیر مقدم کرکے دیا میٹو کی جگہ اس کو عاریتاً دیدی اور ایک معقول وظیفہ بھی مقرر کر دیا۔ اور مہاجرین امرا کی مسلح فوج کو جو رنس دی کونڈے کی کمان میں تھی روسی خزانہ سے تنخواہ دینی شروع کر دی۔

لیکن محض پولینڈ کی امداد کرنا شہنشاہ روس کو فرانس کے خلاف جنگ پر آمادہ نہیں کرسکتا تھا۔ وہ مخصوص طور پر فرانسیسیوں کے مالٹا اور جزائر آیونیہ پر قبضہ کرلینے کی وجہ سے برہم تھا۔ کیمپوفورمیو کی صلحنامہ کی رو سے جزائر آیونیہ فرانس کے تحت میں آگئے تھے اور روسی اس کو مشرق میں فرانس کی مداخلت کا پیش خیمہ سمجھتے تھے۔ جزائر آیونیہ پر قبضہ کرنے کے برے اثر کو مالٹا اور مصر کی مہمات اور فتوحات نے اور بڑھا دیا۔ اگرچہ روس کا ارادہ دولت ترکی کے غارت کرنے کا تھا وہ اس لوٹ میں کسی مغربی قوم کو اپنا شریک نہیں بنانا چاہتا تھا۔ ان وجوہ سے شہنشاہ پال نے مالٹا سے نکالے ہوئے سینٹ جانسن کے مبارزوں کی جانب سے پیش کئے ہوئے آقائے عظیم (گرینڈ ماسٹر) کے خطاب کو قبول کرلیا۔ اور ۱۷۹۸ء میں اس نے ایک روسی فوج بھیج کر جزائر آیونیہ پر قبضہ کرلیا۔ شہنشاہ پال کی خارجہ حکمت عملی روس میں اس حد تک تو مقبول ہوئی کہ اس نے صرف روس کو مشرقی ممالک میں مداخلت کرنیکا حقدار قرار دیا لیکن اس امر سے نامقبول ہوئی کہ اس نے سوورووف اور کورساکوف کے تحت میں روسی افواج بھیجکر آسٹریا کو امداد پہنچائی سوورووف اور اس کے ماتحت افسر اپنے دشمنوں کی عزت لیکن اپنے اتحادیوں سے سخت رنجدلوں میں لیکر روس میں واپس آئے۔

سوورووف نے آسٹریوں پر دھوکا دینے کا الزام لگایا۔ اس کے علاوہ باوجود روسی امداد کے ایک خفیہ معاہدہ کے بموجب ایک آسٹروی جرنیل کو انکونا کے دیدئے جانیکا شہنشاہ پال کو بہت ملال ہوا۔ وہ ہالینڈ کی ناکامیابی پر بھی انگریزوں سے اس قدر برافروختہ تھا۔ غرضکہ ۱۷۹۹ء کے اختتام تک کل واقعات اس امر کے متقاضی تھے کہ شہنشاہ پال فرانسیسی جمہوریہ کے ساتھ کم از کم ظاہری صلح کرنے کی تدابیر اختیار کرے۔ جس زمانہ میں یورپ آتش جنگ کا تنور بنا ہوا تھا بونا پارٹ مشرق میں خاموش نہیں تھا پرامڈز کی لڑائی نے اس کو مصر کا مالک بنا دیا تھا اگرچہ انگلستانی بیڑہ نے اس کو فرانس سے جدا کر ڈالا تھا تاہم وہ ملک کا قطعی مالک تھا۔

**شام کی مہم ۱۷۹۹ء**

بونا پارٹ کے خانگی انتظامات نے اس کو مصریوں میں بہت مشہور کردیا۔ اس نے ترکوں اور مملوکوں سے عہدے چھین چھین کر مصریوں کے سپرد کئے۔ ترک بھی بغیر دوسری جنگ لڑے ہوئے مصر کو ہاتھ سے

دینے والے نہ تھے چنانچہ انھوں نے مصر کی تسخیر کے لئے ایک طاقتور فوج طیار کرکے روانہ کی
بوناپارٹ نے آدھے راستہ ہی میں اس فوج سے لڑنیکا ارادہ کرلیا اور اسی خیال سے تمام
کی جانب سے بڑھا۔ فلسطین اور جافہ کو لیکر ایکر کے مضبوط قلعہ کا محاصرہ کرلیا سرسڈنی اسمتھ
کا بحری فوج کی امداد سے ایکر کی محافظ فوج نے نہایت بہادری سے مدافعانہ مقابلہ کیا۔ ترکی
فوج کو جو اس کی امداد کے لئے بڑھ رہی تھی بوناپارٹ نے ۱۶ اپریل کو کوہ ٹبیر پر شکست دی۔
مگر باوجود اس فتح کے اس کو ایکر کا محاصرہ اٹھا کر مصر کی طرف کو ۲۰ مئی کو واپس ہونا پڑا یہاں
پہنچ کر اس نے مصر کی حالت بہت نازک پائی۔ ملوکوں نے موقع پاکر اپنی فوج درست
کرلی تھی اور قاہرہ پر قبضہ کرلیا تھا۔ ایک انگریزی بیڑہ نے ترکی فوج کو ابوکیر پر اتار دیا تھا۔
اور اسی اثنا میں ڈیترے جس کو نپولین نے مصر کی کمان پر چھوڑا تھا اندرونی فتوحات کرتا ہوا
نیل تک بڑھ گیا تھا۔ نپولین نے بہت جلد اپنی طاقت قائم کرکے ملوکوں کو قاہرہ پر شکست
دی اور ترکی سپاہ کو سمندر میں پسپا کردیا۔ اس موقع پر اس نے یورپ کی مہمات کے حالات
سے۔ اور نیز پیرس کے سیاسی حالات معلوم کئے ان خبروں کا اس پر بہت اثر ہوا۔ اور
اس نے فرانس کی واپسی کا مصمم ارادہ کرلیا۔ مصر کو کلیبر کے حوالے کرکے مع چند خاص
دوستوں کے جہاز پر سوار ہوگیا اور انگلستانی کروزروں سے بچتا ہوا، ۴۰ دن کے خطرناک
سفر کے بعد ۹ اکتوبر ۱۷۹۹ء کو فریجس کے بندرگاہ پر وارد ہوا۔

**کونسلوں اور ڈائرکٹری میں جھگڑا**

۱۷۹۹ء کی مہمات کے مختلف نتائج نے ڈائرکٹروں کی حالت پر خاص اثر ڈالا۔ اور اطالیہ کی شکستوں نے فوج اور اہل فرانس کی امیدوں کو بوناپارٹ کی ذات سے وابستہ کردیا تھا۔ ڈائرکٹری اور کونسلوں کے نظام کی سالانہ تبدیلی میں جو ۱۷۹۹ء میں پیش آئی ایک اہم انقلاب پیدا ہوگیا۔ کانسلوں کا مجلد ثلث ایسے اراکین سے ملتا تھا جو عام اس سے کہ جیکوبی یا کلیبی فرقے سے تعلق رکھتے تھے امن قائم کرنے کے لئے ایک مضبوط گورنمنٹ قائم کرنا چاہتا تھا۔

ڈائرکٹری جو ۱۷۹۵ء فرکٹیڈر کے انقلاب کے بعد اس قدر مضبوط معلوم ہوتی تھی خود ڈائرکٹروں کے طرز عمل سے کمزور ہوگئی تھی۔ سوا اہل شہر کے کسی کا بڑے عہدوں پر انتخاب۔ ہوا فوج کو بھی ناگوار گزرتا تھا اور خود ڈائرکٹروں کے عہدہ کو اس سے نقصان پہنچا تھا۔ مئی ۱۷۹۹ء میں روبل نامی ڈائرکٹر کے اختتام میعاد کی باری تھی وہ غالباً سب سے

زیادہ قابل اور تجربہ کار تھا لیکن ایسے عہدہ پر ایسی شے کو سوئٹزرلینڈ میں رد عمل کے باعث بے اعتبار ہو گیا تھا۔ بربوبل کی جگہ سی اس کا انتخاب ہوا۔ یہ انتخاب اور سی اس کا اسے منظور کرنا اس امر کا ثبوت تھا کہ معاملات نے ایک نئی صورت اختیار کر لی ہے ۱۷۹۵ء اور ۱۷۹۸ء کے موقع پر ڈائرکٹری سے استعفا کر کے اس وقت اس کا ڈائرکٹری کے عہدہ کو منظور کر لینا نہایت اہمیت رکھتا تھا۔ وہ اس حقیقت سے فرانسیا کے بادشاہ لوئی فرانس کا عملی اتحادی بنانے میں ناکامیاب ہو چکا تھا اور اپنے مدبرانہ تجربہ سے سمجھ چکا تھا کہ فرانس کی حکومت کو یقینی توحی حکومت بن جانا چاہیئے۔ کیونکہ بغیر اس کے یورپ کی بادشاہ پسند سلطنتیں فرانس کی اس جمہوریہ کو کبھی زندہ نہ رہنے دینگی۔ خانگی معاملات کے لحاظ سے بھی اس کا ڈائرکٹری قبول کر لینا واصعان قوانین کی طاقت کی ترقی کا باعث تھا کیونکہ وہ اس کے لئے بایہ تاسیس تھا۔

سی ایس کے انتخاب کے بعد ایک انقلاب ہوا جس میں متعلق جو تبدیلی ہوئی۔ یہ یقین تھا کہ سال سیوم کے دستور کی ناکامیابی اس وجہ سے ہوئی تھی کہ ڈائرکٹری نے واصعان قوانین کے حقوق غصب کر لئے تھے۔ اور اس لئے جب کونسلوں میں ٹریل ہارڈ اور مرلس آف ڈوی کے اتحاد نے صابطہ قرار پائے اور ریوبیری لی یو سے استعفا مانگا گیا تو سی ایس نے ان کی حمایت سے دمدے کی۔ ڈائرکٹروں نے بغیر کسی جھگڑے کے اس مطالبہ کو طے کر دیا اور ۳۰ پریریل سال ہفتم (۱۸ مئی ۱۷۹۹ء) کو ان کی جگہ سی اس کے ذاتی دوست گوہیر۔ روجر ڈیوکس اور جرمیل مولن مقرر ہوئے اب ڈائرکٹری میں صرف بیرس پرانارکس باقی رہ گیا تھا۔ کونسلیں اس ڈائرکٹری سے خوش نہ تھیں انھوں نے ڈائرکٹری کے عملی اختیارات کو غصب کرنا شروع کر دیا اور وزارت میں عام تبدیلیاں پیدا ہو گئیں۔ نئے وزرا یہ ہیں لارڈ۔ رابرٹ لنڈٹ۔ کیمبسریر۔ کوئی نٹ۔ برادولی تھے جن کی جگہ ۱۴ ستمبر کو ڈوبوکریک۔ فوش اور بورڈن ڈی وٹری مقرر ہوئے حوبیلی ریسہ اور اس کے ہمراہیوں کی جگہ ورراامور خارجہ۔ مالیات۔ عدل۔ امور خانگی جنگ پولیس اور بحر بالترتیب قرار پائے۔ یہ امر قابل غور ہے کہ نئے وزرا میں سے چار سابق کونسل کے خاص رکن تھے۔ لیکن کونسلوں کا جدید انتظام ڈائرکٹری کے انتظام سے زیادہ ماثر تھا۔ اور بوناپارٹ کے ورود کی خبر تمام فرانس میں عام اطمینان کیساتھ سنی گئی۔

۱۸ ار برومیر کا انقلاب
(۹ ار نومبر ۱۷۹۹ء)

۱۳ اکتوبر کو بوناپارٹ پیرس پہنچا اور تمام جماعتوں کے آدمی اس کی امداد کے طالب ہوئے۔ اس نے کسی کے ساتھ اتحاد نہیں کیا۔ لیکن اسمیں شک نہیں ہے کہ اس نے خاص طور پر ٹیلی ریرڈ۔ فوشے۔ اور سی اس سے مشورہ کیا تھا۔ بہرکیف اس نے کونسلوں کے لیڈروں کی مخالفت کی اور کونسل پنج صدہ سے اس کے ساتھ اپنے خلوص کے اظہار کرنے کے لئے ۲۲ اکتوبر ۱۷۹۹ء کو اس کے بھائی لوسین بوناپارٹ کو اپنا صدر منتخب کیا۔ اور واضعان قوانین سے متفق ہوکر ۹ نومبر کو اس کو ایک پرتکلف ضیافت دی۔ برومیر کے انقلاب کا پہلا ریہ ایک حکم تھا جس کے ذریعہ سے کونسل قدیم نے اس کے حیدراکیں کے حوالہ کیا۔ انقلاب کے مشورہ میں شریک تھے دستور کے ایک قاعدہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے جس پر عام مظاہرہ کے موقعوں پر عمل کیا جاسکتا تھا۔ ۱۸ برومیر سال ہشتم (۹ نومبر ۱۷۹۹ء) کو علی الصباح سنجویریس کی کہ دونوں کونسلوں کو پیرس چھوڑ دیا جائے اور سینٹ کلاؤڈ میں اجلاس کریں۔ اس حکم کا نفاذ کرانا لوبایارٹ کے سپرد کیا گیا۔ سینٹ کلاؤڈ کے محل میں واضعان قوانین کو فوج کی ایک ایسی حمایت ہے جو بوناپارٹ کے قابو میں تھی کھیر لیا کچھ مشکل نہ تھا۔ پیرس میں یہ امر محال تھا کیونکہ پیرس کی افواج کی کمان اس کے دوست جرنیل لیفری کے سپرد تھی جو بجائے مولن کے ڈائرکٹر منتخب نہ ہونے سے ناراض تھا۔ سی اس اور روجر ڈیوکس نے جو اس مشورہ میں شامل تھے فوراً اپنے استعفے داخل کردئے۔ پیرس نے ان کو منظور کرلیا۔ اور بقیہ دو ڈائرکٹروں کو جرنیل موریو نے مثل قیدیوں کے لکسمبرگ کے محل میں نظر بند کردیا۔ دوسرے دن صبح کو یعنی ۱۹ ار دسمبر کو بوناپارٹ سپاہیوں کو لیکر کونسلوں میں داخل ہوا۔ قدماے اس کی تقریر کو حالوتی سے سنا لیکن کونسل پنج صدے مخالفت میں شور مچایا اور جرنیل اور اس کے ہمراہیوں کو باغی قرار دینے کی تجویز پیش کی۔ لیکن ایک طوفانی نظارہ کے بعد ملکی نمایندے سپاہیوں کے ہاتھوں کمرہ سے نکالے گئے۔ شام کو چند نمایندے جو جرنیل کے مشورہ میں شریک تھے جمع ہوئے اور انھوں نے ڈائرکٹری کی برطرفی اور تین قونصلوں کی ایک عارضی حکومت قائم کرنیکی تجویز پیش کی جو تین قونصل منتخب ہوئے وہ بوناپارٹ۔ سی اس اور راجر ڈیوکس تھے۔ دستور کو دوبارہ جانچنے اور قونصلوں کے ساتھ جمہوریہ کے لئے جدید ابتدائی قوانین سانے کے لئے کمشنر مقرر ہوئے۔ اس انقلاب نے پیولین کو عملی طور پر فرانس کا حکمراں بنا دیا۔ کیونکہ

سی اس کا کوئی اثر روح پر نہ تھا۔ اور راجر ڈیوکس کا اثر کسی جماعت پر نہ تھا۔ یہ انقلاب ۱۸ فرکٹیڈر کی طرح فوجی انقلاب تھا اور اس میں بھی ایک بوند خوں بہانے کی ضرورت نہیں ہوئی تھی۔ ۱۸ فرکٹیڈ کے انقلاب اور موجودہ انقلاب میں صرف اس قدر فرق تھا کہ اس موقع پر بجائے بانچ آدمیوں کے صرف ایک شخص کے ہاتھ میں پوری طاقت تھی۔ اس ذات واحد پر فرانس کی تمام روح جان دیتی تھی اور علی العموم فرانس کا سب سے بڑا جرنیل تسلیم کیا جاتا تھا۔ بونا پارٹ کے تفوق کا اعتراف بہت جلد اس کے ساتھیوں کو کرنا پڑا۔ عارضی قونصلوں کے پہلے جلسہ میں جو ۲۰ روسمر کو منعقد ہوا۔ سی اس نے پوچھا "صدر کون منتخب ہوگا" روجر ڈیوکس نے جواب دیا "دیکھتے نہیں ہو کہ جرنیل صدر کی کرسی پر متمکن ہے" کہا جاتا ہے کہ سی اس نے جو انقلاب کا مخصوص لطیفہ گو اور دستور فروش تھا اسی تمام کو اپنے دوستوں کے سامنے موجودہ واقعات کی حالت ایک لطیفہ میں بیان کی تھی۔

# باب ساتواں

## ۱۷۹۹ء ۔ ۱۸۰۴ء

۱۸۔ برومیر کے انقلاب میں اعلیٰ اختیارات بونا پارٹ کو تفویض ہوئے اور بہ تعمیل آئینی قرار دئے گئے۔

**سال ہشتم کا کانسٹی ٹیوشن**

سال ہشتم کے دستور میں اس کی تشریح کر دی گئی۔ مخصوص سیاسی مسئلہ زیر بحث یہ تھا کہ واضعان قوانین اور عاملان قوانین کے تعلقات کو کس طرح منضبط کیا جائے۔ ۱۷۹۱ء کے دستور نے اور اس سے زیادہ ۱۷۹۳ء کے دستور نے عاملان قوانین کو واضعان قانون کا ماتحت بنا دیا تھا۔ سال سویم (۱۷۹۵ء) کے دستور نے اُن کی مساوی حیثیت قائم کرنیکی کوشش کی تھی۔ سال ہشتم (۱۷۹۹ء) کے دستور نے واضعان قوانین کو قطعی عاملان قوانین کا ماتحت کر دیا۔ دوبارہ عارضی قونصل دوم کی حیثیت سے سی اس کو جو ۱۷۹۱ء اور ۱۷۹۵ء کے دستور کے مخصوص مصنفین میں سے تھا نئے انتظامات کی تشریح کا کام سپرد کیا گیا۔ اس کی کوشش مملکت کی دونوں طاقتوں کو مساوی کر دینے میں ۱۷۹۵ء میں عملاً ناکامیاب رہی تھی۔ جیسا کہ ناگزیر تھا۔ دونوں طاقتوں نے اپنے مابین آئینی تعلقات قایم رکھنے سے انکار کیا۔ ۱۸۔ فریکٹیڈر سال پنجم (۴ ستمبر ۱۷۹۷ء) کو عاملان قوانین نے ڈائرکٹری کی صورت میں واضعان قوانین کے اختیارات غصب کر کے کسی قدر برباد کر دئے۔ اور ۳۰۔ پریریل سال ہفتم (۱۸ جون ۱۷۹۹ء) کو واضعان قوانین نے بھی عاملان قوانین کے ساتھ یہی کیا۔ پس سال ہشتم کے دستور کی رو سے عاملانِ قوانین کے اختیارات کھلم کھلا تسلیم کر لئے گئے۔ تفصیلات کے لحاظ سے یہ بالکل سی ایس کا کام تھا اگرچہ اس کا اصلی خیال کہ گرانڈ الیکٹر کا عہدہ قائم کیا جاوے تاکہ مختلف عہدوں کے لئے الیکٹر تقرر کر سکے لیکن اس کے اختیار میں کچھ نہ ہو۔ بونا پارٹ نے منظور نہ کیا۔ نیا دستور بہت جلد تیار ہو گیا۔ ۱۴ دسمبر ۱۷۹۹ء کو وہ رعایا کی ابتدائی مجالس کے روبرو پیش کیا گیا۔ اور ۱۷۶۷ ارا کے مقابلہ میں ۱۱۰۷۰۳ آرا نے قبول کیا۔

اور ۲۴ دسمبر کو قانونی طور پر اس کا اجرا کر دیا گیا۔ نئے کانسٹی ٹیوشن جس کی سنگ میں کونسلیٹ تھی اس کی رو سے میں قونصل قرار پائے۔ جنکا تقرر دس سال کے لئے کیا گیا۔ لیکن مسل ڈائرکٹری کے ان عمال کے اختیارات مساوی۔ تھے پہلا قونصل دائمی صدر اور حکومت ثلثہ کا دائمی نائندہ تھا۔

کونسلیٹ

جملہ اختیارات سلم ونسق اس کے ہاتھ میں رہنا قرار پائے دوسرے اور تیسرے قونصل کی حیثیت کسی طرح اس کے دو خاص نائبوں سے زیادہ نہ تھی۔ سنٹ وزرا اور کونسل آف سٹیٹ کی متفقہ رائے سے قونصلوں کا تقرر ہو اور یہ بھی طے پایا کہ کونسل آف اسٹیٹ ایک نظامیہ عدالت مرافعہ اور جملہ قوانین کا مسودہ ہو گا۔

انجمن واضعان قوانین

قانون سازی کے معاملات میں کونسل آف اسٹیٹ کی مددگار ٹریبیونیٹ (Tribunate) اور لیجسلیٹو بوڈی تھیں کونسل آف اسٹیٹ کے بنائے ہوئے جملہ قوانین پہلے ٹریبیونیٹ کے پاس بھیجے جاتے تھے جو سو ممبروں سے مرکب تھی ٹریبیونیٹ کسی قانون کو نامنظور یا اس میں اصلاح نہ کر سکتی تھی اس کا کام لیجسلیٹو بوڈی یا جماعت قانون ساز کے روبرو کسی مسئلہ کی موافقت یا مخالفت کرنا تھا۔ لیجسلیٹو بوڈی سو اراکین سے مرکب تھی جس کو چند منتخب کنندہ جماعتیں ڈپارٹمنٹس کے محصول دیہ والوں میں سے نہایت پیچ در پیچ قاعدہ سے نئی تھی منتخب کرتی تھیں۔ اس طریقہ پر تین انتخاب کے بعد قومی فہرست یعنی نیشنل لسٹ تیار کی جاتی تھی اس نیشنل لسٹ سے سینٹ نے لیجسلیٹو بوڈی اور ٹریبیونیٹ دونوں کے لئے ممبر منتخب کئے۔ صرف لیجسلیٹو بوڈی محصول عاید کر سکتی تھی۔ قانون سازی کے معاملات میں قومی جوری کی خدمت اس کے سپرد تھی ہر تجویز پر جو کونسل آف اسٹیٹ کی پیش کردہ ہوتی تھی وہ ٹریبیونیٹ کے دلائل اس کے موافق یا مخالف سنتی اور ہر معاملہ میں بغیر بحث کئے ہوئے فیصلہ دیتی تھی قانون ساز جماعت کونسل آف اسٹیٹ کی پیش کردہ تجویز کو قانون قرار دیسکتی تھی۔ سینیٹ ۸۰ ممبروں سے مرکب تھی جنکا تقرر حین حیات کے لئے قونصل کرتے تھے اس کے فرائض قومی فہرست میں سے ٹریبیونیٹ اور قانون ساز جماعت کے اعضا منتخب کرنا اور سرکاری قانون یا تجویز کا جو کانسٹی ٹیوشن کے خلاف ہوں پتہ لگانا تھا۔ اور اگر وہ یہ طے کرتی کہ فلاں فلاں قانون یا تجویز کانسٹی ٹیوشن کے خلاف ہے تو اس کو ان کے

منسوخ کرنے کا بھی اختیار حاصل تھا۔

**قونصلیت کا غائی طرز عمل**

قونصلیت میں بوناپارٹ بطور پہلے قونصل کے اور کیمبسرس اور لی برن جو دونوں مشہور قانون داں تھے بطور مددگاروں کے تھے ان کا طرز عمل عام طور پر کشیدگیوں کو رفع کرنا تھا۔ چنانچہ ان افراد کو جو ۱۸ فریکٹیڈر کے انقلاب کے بعد جلا وطن کر دئے گئے تھے بشرطیکہ وہ پیشگیری کی طرح بالاعلان شادیدہ نہ ہو گئے ہوں فرانس واپس آنے کی اجازت دیدی گئی حتی کہ ان کے ساتھ مراعات بھی کی گئیں۔ کارنٹ وار جنگ مقرر کیا گیا اور یورپیس اور بارے مارباویس کونسل آف اسٹیٹ کے لئے نامزد کئے گئے ہجرت کے متعلق فہرست بند کر دیگئی محض تہمت پر کسی کو مہاجر قرار نہ دیا جا سکتا تھا اور پہلے قونصل نے مدبرانہ نظر سے مہاجرین کے اعزا اور قدیم امرا کو سرکاری عہدوں پر مقرر ہونے سے باز رکھنے والے احکام کو منسوخ کر دیا۔۔۔۔ ۱۵ سے زیادہ مہاجرین کو بھی واپسی کی اجازت ملگئی جن میں زیادہ تر بادری (خطیب) تھے جن کو اب باغی نہ سمجھا جاتا تھا اور جنکو خواہ انھوں نے کلیسائی سول کانسٹی ٹیوشن آف دی کلرجی کی پابندی کا عہد کیا ہو یا نہ کیا ہو صرف مملکت کے لئے کانسٹی ٹیوشن کی پابندی کرنے کے پیش نظر پھر امور مقدسہ کا اختیار دیدیا گیا تھا۔ قونصلیت نے مذہب کے لئے اس سے زیادہ کام کیا۔ بہت سے گرجے جو ملکی کاموں کے لئے چھین لئے گئے تھے اپنے اصلی مقصد کے لئے واپس کر دئے گئے۔ رہزنی سختی کے ساتھ روکی گئی اور بوناپارٹ نے ۱۷ جنوری ۱۸۰۰ء کو موسٹوکن یرلقیہ ویڈین لیڈروں کے ساتھ ایک عام معافی دینے کا عہدنامہ کرکے لاویندی میں امن قایم کیا۔ مالیات کو درست کرنے کے لئے مخصوص کوتسل کئی گئی اور گوڈن نے جو قونصلیت اور شہنشاہی کے دور حکومت میں وزیر مال رہا سب سے پہلے اپنی غیر معمولی لیاقت کا ثبوت دیا۔ اس کی مالی اصلاحیں اس کی دوسب سے زیادہ قابل لحاظ تدبیریں بیان کرنے سے اچھی طرح سمجھ میں آسکتی ہیں امرا سے بہ جبر قرضے لینے کی موافقت میں ڈائرکٹری کے احکام جسکا عمل دخل تاراج اور ناانصافانہ طریقہ پر ہوتا تھا منسوخ کر دئے گئے اور ان کی جگہ پر ایک عام محصول ۲۵ فیصدی لگایا گیا اس سے وصولیابی میں انصاف ہوا اور محصول کی زیادتی کی کسیقدر تلافی ہو گئی۔ دوسری تدبیر ہر صیغہ میں محصول وصول کرنیوالوں کا تقرر تھا ان لوگوں کو بڑی ضمانت داخل کرنی پڑتی تھی اور ان کو جمع شدہ رقم پر کچھ فیصدی

بطور کمیشن دیا جاتا تھا جو معمول آمدنی کی صورت تھی۔ اس کی نگرانی سختی کے ساتھ ہوتی تھی اور بعض اگیر حرامیاں جو ڈائرکٹری کے زمانہ میں بالتخصیص پھیلی ہوئی تھیں آئندہ کے لئے قطعاً بند ہو گئیں علاوہ اس کے مہاجنوں کی امداد حاصل کرنے کے لئے حکومت کی ضمانت سے فرانس کا بنک قائم کیا گیا اور آخر پہلے قونصل نے کانسٹیٹیوٹ اسمبلی اور کانونس کے قانونی مصلحین کی تجاویز پر عمل کرنیکا ارادہ کیا۔ انھوں نے فرانس کے لئے نہایت محنت سے ایک عام ضابطۂ قانون تیار کیا تھا۔ نپولین بونا پارٹ نے ٹرونسیٹ۔ پورٹلس بیگوڈی پریمینو کا ایک کمیشن ان پیش رفتگاں کے ثمرۂ محنت کو جانچنے اور ان کی مدد سے ایک قابل تحسین ضابطۂ دیوانی جو بعد کو کوڈ نپولین کے نام سے موسوم ہوا مرتب کرنے کے لئے مقرر کیا۔

**وزارت**

قونصلوں کی مدبرانہ قابلیت کا اظہار انتخاب وزرا کے مواقع سے بہتر نہیں ہوا۔ یہ پہلے بتایا جا چکا ہے کہ گو ڈن فرانس کا بہترین معاملات مال سے واقف کار شخص وزیر مالیات مقرر کیا گیا تھا۔ ٹیلی رینڈ اور فوش دوبارہ وزرا امور خارجہ اور پولیس مقرر کئے گئے ان عہدوں پر وہ پہلے بھی کئی سال رہ چکے تھے ان کا پہلا دور بحری فوریٹ زیادہ عرصہ تک اس عہدہ پر نہ رہا لیکن اس کا جانشین ڈیکرس اس جگہ پر ۱۸۰۱ سے ۱۸۰۴ تک رہا یہی وزارت عدل کے متعلق کہا جا سکتا ہے۔ اس جگہ پر اپریل کے بعد ۱۸۰۲ میں ریگنیر مقرر ہوا اور ۱۸۱۴ تک برقرار رہا وزرائے جنگ اور امور خانگی کا تقرر زیادہ مشکل تھا کارنٹ کو بہت جلد بوناپارٹ کا طرز گفتگو پر اعلوم ہونے لگا اور اس کی جگہ رتھیئر کا تقرر ہوا جو بعد میں پریس آف یہ فسٹل ہوا بوناپارٹ کے اسٹاف کا اطالیہ میں چیف رہ چکا تھا لا پلیس سب سے بڑے مجمع کو عارضی حکومت کے نومبر ۱۷۹۹ء میں وزیر امور خانگی مقرر کیا تھا۔ وہ بہت قابل ثابت ہوا اور اس کے بجائے لوسین بوناپارٹ پہلے قونصل کا لائق تر بھائی دوسرے مہینہ میں مقرر ہوا۔ وہ بھی قونصلوں کی مرضی کے موافق عمل نہ کر سکا اور ۱۸۰۰ میں اس کی جگہ اس زمانہ کا سب سے زیادہ کارباں مدبروں میں سے ایک شخص چیپٹل مقرر ہوا۔

**قونصلیت کی خارجی حکمت عملی**

بونا پارٹ نے پہلے قونصل کی حیثیت سے جملہ امور خارجہ کا بندوبست اپنے ذمہ لیا۔ خانگی معاملات میں اس نے اصلی اصول قائم کر دئے تھے لیکن اس نے اپنے ہمراہیوں کو حکومت میں شریک نہیں کیا نپولین نے

فرانس کو جس طرح کیمپو فورمیو کے صلحنامہ سے پیشتر تھا۔ انگلستان اور آسٹریا سے لڑائی میں مبتلا پایا بلکہ ایک اور دشمن روس پیدا ہو گیا تھا۔ فرانس کی خوش قسمتی سے شہنشاہ پال ان وجوہات سے جو پہلے بیان کئے جا چکے ہیں اپنے اتحادیوں سے نہایت ناخوش تھا فرانس سے ملا وجہ نفرت کی بجائے اب روسی شہنشاہ کے خیالات پہلے تو فصل کی ذاتی مدح خوانی کی جانب منتقل ہو گئے لیطز برگ کے دربار میں بونا پارٹ اس کا ہمخیال مشہور ہو گیا اس نے اپنے غیر دوست ڈیورک کو سفارت خاص پر روس بھیجا یہ خیال پہلے ہی تحریز ہو گیا تھا کہ روس اور فرانس، یورپ کا ثالث بنایا جاوے اس نے نہ صرف پال کو مالٹا کے مائٹوں کا گرانڈ ماسٹر تسلیم کیا بلکہ اس کو اس جزیرہ کا بادشاہ منظور کر لیا۔ اور روسی مقاصد کو پورا کرانے میں ہر طرح کی مدد دینے کا وعدہ کر لیا۔ اس معاوضہ میں پال نے اپنی عام مسالحہ آمیز طبیعت کی وجہ سے بونا پارٹ کو ایسا نہایت پیارا دوست ظاہر کیا اس کی تصویریں اپنے کمروں میں چاروں طرف لگائیں کھلم کھلا اس کا خام صحبت پیا اور اٹھارھویں لوئی کو مٹو چھوڑ دینے کا حکم دے بیٹھا پیرس میں روسی سفیر کولی چیو نے اپنے آقا کی جانب سے تجویز کی کہ بونا پارٹ کو بادشاہ فرانس کا خطاب اختیار کرنا چاہیئے۔ اور تاج کو اپنے خاندان میں موروثی رکھنا چاہیئے۔ روس سے اچھے تعلقات شروع ہو جانیکے بعد دوسری ضروری بات قونصل اول کی بادشاہ پرستیا کو اپنا کھلم کھلا حامی بنانے کی کوشش تھی اس ضرورت کے لئے اس نے ڈیورک کو رلن بھی بھیجا۔ لیکن فریڈرک ولیم ثالث حلاف شہنشاہ پال کے بالکل دوسری طرح کا بادشاہ تھا وہ اسقدر حلدایی یا لیسی نہ مدل سکتا تھا۔ بالذات وہ بھی قونصل اول کا مدح خواں تھا اور اس کو بانی امن اور ایسا ہونے والا بادشاہ سمجھا تھا لیکن باوجود اس مدح سرائی کے اس نے بونا پارٹ کی خواہشوں کے پورا کرنے سے اسی طرح انکار کیا جس طرح اس نے ڈائرکٹری کی تجاویز کو نامنظور کیا تھا اور اپنے سخت غیر جانبدارانہ طرز عمل کو قائم رکھنے پر مصر رہا نا پارٹ کی خارجی پالیسی میں آخری قابل عونکتہ اس کا طرز عمل یورپ کے ساتھ تھا۔ اس نے نہ صرف پاما پالیس ستمگر کی لاش ویلنس سے لیجانے اور رومامیں دفن کرنے کی اجازت دی بلکہ اس نے پایا پالیس ہفتم تسلیم کر لیا۔ حالانکہ وہ وینس میں آسٹریا کے زیر اثر منتخب ہوا تھا۔ اس نے پایا روم سے اس کی دیوی سلطنت روما واپس کرنے پر آمادگی ظاہر کی اور فرانس میں کیتھلک مذہب دوبارہ

قایم کرنے کے متعلق اس سے مراسلت جاری کرنے کا بھی وعدہ کیا۔

**مرینگو کی مہم شروع**

قونصل اول کو فرانس کے دو زبردست دشمنوں آسٹریا اور انگلستان سے مصالحت کرنے کی کوئی خواہش تھی اگرچہ فرانسیسی ہمیشہ کی کمزوری کے باعث وہ انگلستان پر حملہ کرنے سے قاصر رہا تاہم وہ آسٹریا پر دو سمت سے حملہ کر سکتا۔ دو طاقتور فوجیں تیار کی گئیں۔ یاک جس کا نام ڈیجیون کی فوج تھا کو موریو کے کمان میں دیگئی اور دوسری جس کا نام جائی فوج تھا اور جو اطالیہ کی دوسری فوج کے نام سے بہت مشہور ہوئی ۱۷۹۶ء اور ۱۷۹۷ء کی حملہ فرانسیسی فتوحات میں سے اطالیہ میں صرف جینوا ان کے قبضہ میں تھا۔ سیسالپائن جمہوریہ سوئٹزرلینڈ کی فتوحات سے تازہ وہ تھا مجموعہ ارواح کی کمان سے لی تھی۔ اس کا مقابلہ تاریخ میں نہایت مشہور مقابلوں میں سے ہے۔ اور جرنیل کے ریورچ کی فتح سے کسی طرح کم باعث عزت نہیں ہے بوناپارٹ کی خواہش جینوا کو مدد پہنچانے کی تھی اس نے ساحل کے کنارے کنارے بڑھنے کا جیسا کہ اس نے ۱۷۹۶ء میں کیا تھا قصد نہ کیا بلکہ کوہ الپس کو عبور کرنے اور سیسالپائن پر اترنے اور آسٹروی فوج کو اس صوبہ پر قبضہ کرنے سے باز رکھنے کا ارادہ کیا

مئی کے مہینہ میں بوناپارٹ نے ۴۰ سپاہیوں کے ہمراہ کرٹ سینٹ برنارڈ کے درہ کو عبور کیا اور آسٹروی سپاہ پر ایک سمت سے حملہ کر دیا جینوا کو مدد پہنچانے میں بہت دیر ہو گئی چوتھی جون کو حملہ صرف چند سپاہی مقابلہ کرنے کے لئے باقی رہ گئے تھے انہوں نے ہتیار ڈال دئے۔ لیکن وہ لیبارڈی میں آسٹرویوں کی رجعت روکنے کے لئے وقت پر پہونچ گیا۔ ۹۔ جون کو جرنیل لیسیس نے آسٹروی مقدمۃ الجیش کو موی لیو پر شکست دی اور پھر بوناپارٹ نے الیسندریا سے پیاسینزا تک کی سڑک کو مسدود کر دیا جرنیل میلیس سے اگرچہ ابھی تک جینوا فتح کر سوائی فوج اس سے بہت بڑی تھی تاہم اس کے پاس بوناپارٹ سے زیادہ فوج تھی۔ ۱۴ جون کو وہ الیسندریا سے برآمد نکل گیا اور فرانسیسی ارواح کو جو قریۂ مرینگو پر قابض تھی نکالدیا۔ اس لڑائی میں فرانسیسی کیسدر ہار چکے تھے اس وقت ڈیتزے ۶ سپاہیوں کے ہمراہ مائیں حاضر ہوا۔ کیا گیا اس نے آسٹرویوں پر ایک سمت سے حملہ کیا۔ ڈیتزے کا کام آیا مگر حملہ کی شدت نے آسٹروی فوج کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا۔ کیلباں کے سواروں نے فتح کی تکمیل کر دی

اور حریل ولیس نے الفنسو ریا میں عہد نامہ پر دستخط کئے۔ جس کی رو سے اس نے جینوا
پیڈمونٹ اور ٹائیرز فرانس کو دے اور سیوے کے مغرب میں تمام شہروں سے آسٹروی افواج
کو جبراً ہٹا لینے کا وعدہ کیا۔ بونا پارٹ نے ٹان کے کرجے میں جاکر فتح کی خوشی میں
گیت گائے جانے کی رسم میں شرکت کی اور گرسر کی فوج حریل میکڈانلڈ کی کمان میں
آسٹرویوں کا تعاقب کرنے کے لئے چھوڑ کر پیرس واپس آیا۔

ہوسدوں کی مہم

جبکہ بونا پارٹ مین میر نگو کی لڑائی سر کر رہا تھا اور اطالیہ کو صرف
ایک حملہ میں دوبارہ فتح کر رہا تھا موریو پھر ایسے پرانے مخالف
آرچ ڈیوک چارلس کے مقابل تھا۔ فرانسیسی سستی کے ساتھ آگے بڑھ رہے تھے۔
ابجر موس کرجین اور بائی برکیریئی ۱۸۰۰ء میں سخت لڑائیاں ہوئیں اور موسم گرما کے
اختتام تک موریو نے اپنے جیمے اوسس برگ پر اور اس کے مقدمۃ الجیش نے میونخ پر
گاڑ لئے جس طرح آرچ ڈیوک چارلس کی ناکامیابی نے وائنا کے دربار کو ناراض کیا تھا
اسی طرح موریو کی سستی نے پہلے قونصل کو ناخوش کیا۔ اوگیریو ۲۰ سپاہیوں کے ہمراہ
موریو کی مدد کو بھیجا گیا اور باوجود موسم سرما کی سختیوں کے موریو کو آگے بڑھتے رہنے کا
حکم ملا۔ اور آرچ ڈیوک چارلس کی جگہ اس کا بھائی آرچ ڈیوک جان مقرر ہوا۔ اور
اس کو حملہ کرنے کا حکم دیا گیا۔ اس موسم سرما کی مہم کا اہم ترین واقعہ کارنامہ ہوہنلنڈن
کی بردست فتح تھی جو موریو کو ۳ دسمبر ۱۸۰۰ء کو حاصل ہوئی۔ آسٹریوں کو فوجی ساماں
توپ خانہ اور ۲۰ ہزار قیدیوں کا نقصان ہوا۔

۱۸۰۱ء کے سرما کی مہم

موریو اور میکڈانلڈ کو قونصل اول نے خاندان آسٹریا کے مقبوضات
خانگی پر بڑھنے کا حکم پیرس سے صادر کیا۔ چنانچہ موریو ان سالزبرگ
ٹرول اور انسبرک کے برابر برابر منتشر اور شکستہ دل آسٹروی فوج کو بھگاتا ہوا آگے بڑھا
یہاں تک کہ وہ وائنا سے ۲۰ لیگ اور رہگیا میکڈانلڈ نے باوجود برف کے پہاڑوں کے
اسی زمانہ میں اسیلو جس درہ کو عبور کیا اور مینسیو اور ایڈج کی آسٹروی افواج کا منہ پھیرتا ہوا
ٹرل میں داخل ہوا۔ ٹرینٹ پہنچکر میکڈانلڈ داہنی جانب مڑا وہاں بروں جس نے
ہوا لک ویسنس پر قبضہ کر لیا تھا اس سے ملگیا۔ اور متحدہ فرانسیسی فوج وائیسا پر بڑھی ایسی
حالت میں جبکہ اطالیہ قبضہ سے نکل چکی تھی وائیسا ردو طرف سے یورش تھی شہنشاہ

فرانسس نے صلح کرنی چاہی جو نین فروری ۱۸۰۱ء کو لونی وائل میں عمل میں آئی لونی وائل کا صلح نامہ قدیم ہولی رومن امپائر کے برباد کرنے کی وجہ سے سقالہ فرانس اور آسٹریا میں عہد نامہ صلح کے زیادہ اہم تھا۔ دوسرے اعتبار سے شہنشاہ فرانسس نے دوبارہ کیمپو فورمیو کے صلحنامہ کی طرح رائن کو فرانس کی سرحد تسلیم کرلیا اطالیہ میں اور اے ایسی جمہوریہ ایڈج کو سرحد قرار دیکر دوبارہ قایم کردیگئی۔ مورڈینا کو رئیسگو دیگر تلاف کی گئی اور وینس دوبارہ بادشاہ آسٹریا کے قبضہ میں چھوڑ دیا گیا۔

لونی وائل کا صلحنامہ
۹ فروری ۱۸۰۱ء

ٹسکنی آسٹروی گرانڈ ڈیوک سے لے لیگئی۔ اور پرنس آف پارما کے لئے اٹروریا کی سلطنت قایم کیگئی۔ جو بادشاہ ہسپانیہ کا ایک رشتہ دار تھا۔ پیڈمنٹ فرانس میں ملا دیا گیا۔ لیکن دونوں صیغوں کے بادشاہ کو اپنی سلطنت پر قابض رہنے کی اجازت دیگئی اور پاپائے روم کو اس کے جملہ مقبوضات سوائے فریرا اور بولگنا کے واپس دیدگئے مس ایپائن ریپبلک کی دوبارہ تنظیم کیگئی اور کانسٹیٹیوشن سال ہشتم کے بموجب اس کو ایک کانسٹی ٹیوشن دیا گیا۔ جس میں یونا پارٹ قونصل اول مقرر ہوا۔ لائیگوریں ریپبلک صرف اس تبدیلی کے ساتھ قایم رکھی گئی کہ اس کا بادشاہ آئندہ بجائے متحف ہونے کے فرانس سے مامزد کیا جاویگا۔ شمالی اطالیہ کے ان نئے انتظامات کا یہ نتیجہ ہوا کہ فرانس اور آسٹریا دونوں کو پیڈمنٹ اور وینس کی وجہ سے قبضہ قایم رہا اور مس ایپائن ریپبلک ان کے درمیان میں بفر کی حیثیت سے رہی۔ جرمنی بشپی علاقوں کو دیوی نا دینے کا اصول لونی وائل کے خاص صلحنامہ میں دوبارہ قبول کرلیا گیا۔ اور اس کے عملدرآمد کے متعلق ایک کمیٹی سے صلاح لیگئی جس کی تجاویز ۱۸۰۳ء تک اختیار نہیں کی گئیں اسی میں اس صلحنامہ کا ذمہ تھوگو نامی وزیر کا دست لنس ہو جانا ہے جس کی جگہ تیلیرانڈ کانگریس کے عہدہ پر پرنس لونی کو سزل وہ مدبر جس نے کیمپو فورمیو اور لونی وائل دونوں صلحنامو کی مراسلت کی تھی مقرر ہوا۔ شہنشاہ پال کی مدح سرائی لونا پارٹ کے حق میں روز بروز بڑھتی گئی اور قونصل اول نے نہیں بلکہ روسی رائے نے مشرق میں انگلستانی طاقت پر حملہ کرنے کی ٹھانی ایشیا میں ہوکر ہندوستان پر حملہ کرنے کی تجویز پال کے دماغ میں درحقیقت انگریزوں نے فرانسیسیوں کی جگہ لے لی تھی جس سے

شہنشاہ پال کا قتل
۲۴ مارچ ۱۸۰۱ء

یہ ٹرل لیگ آف نارتھ دوبارہ قایم کرنے سے مطمئن نہ ہو کر ان کے خلاف ایسی بہترین افواج بھیجنے کا ارادہ کیا۔ اس تہنشاہ کی یہ تجویز تھی کہ ایک فوج .. ۳۵ روسی اور .. ۳۵ فرانسیسیوں کی میسالی کمان میں تیار کی جائے یہ فوج پہلے ڈیسیوب کی جانب اور پھر ڈون کی طرف بڑھے ایک ایسے مقام تک جہاں سے والگا تھوڑے سے فاصلہ پر رہجائے پھر یہ فوج والگا سے استراخاں کی جانب بڑھے اور وہاں سے بحر خزر کو عبور کر کے استراباد پہنچے اور پھر ہرات اور قندھار ہوتی ہوئی پنجاب پر حملہ کرے دوسری فوج خیوا اور بخارا سے گزر کر شمالی اعالستاں کی جانب سے ہندوستان پر حملہ کرے۔ ان عظیم الشان تجاویز کو بوناپارٹ نے بالکل قبول نہیں کیا اور تہنشاہ پال کی موت نے یہ ظاہر ہونے دیا کہ آیا یہ کوشش عملی تھی یا نہیں پال کا خون اس کے قلیل عہد حکومت میں بہت بڑھ گیا۔ اس کے امراء اس کی جبلی حلت عملی یا طرز عمل کو پہلے فرانس اور نیوٹرل لیگ کے قایم کرنے سے جس نے روسی اشیاء برآمد کو انگلستانی جہازوں پر لیجانے سے روکا۔ شمالی روس کے دولتمند امراء کو بہت نقصان پہنچا امراء اہل سیاست اور مہاجنوں کی ناراضی کے ساتھ ساتھ درباری بھی خوف زدہ تھے۔ اس کے سب سے بڑے بیٹے اسکندر لے جو تخت کا وارث تھا معلوم کر لیا کہ اس محسوں کی حکومت دیر تک قایم نہ رہیگی۔ اس کی غیر ہر دلعزیزی کے حمایا سباب بالخصوص ظاہر کرنا غیر ضروری ہے۔ یہ کہنا کافی ہے کہ اس کا برتاؤ ایک محسوں کا ساتھا جید درباریوں نے جن میں لیڈر کاونٹ پھیلن لاٹوتا کا ایک امیر نیکسن ہیور کا ایک جرنیل پلیٹورو قطبیں کا آخریں مقرب اور اس کا بھائی نکولس اور شہزادہ جیشول تھے زار کے تظلم کو ختم کر دینے کا قصد کر لیا۔ ۲۳ مارچ ۱۸۰۱ء کی شب کو ان سازش والوں نے اس پر حملہ کیا اور سلطنت سے دست کشی کا عہدنامہ لکھنے کے لئے مجبور کیا۔ اس نے انکار کیا تو لمبپ کل کر دیا گیا اور اس میں سے ایک نامعلوم شخص نے تہنشاہ کو دے مارا اور اس کا کلا گھونٹ ڈالا۔

جب بوناپارٹ نے عہدہ اختیار کیا تو اس کو معلوم ہوا کہ انگلستان بوجہ دور ہونے کے آسٹریا سے بھی بڑا دشمن ہے یہ معلوم کر کے فرانسیسی بیڑہ انگلستانی بیڑہ کے مقابلہ کرنے سے قاصر ہے اس نے انگلستان کی تجارت کے خلاف ایک نیوٹرل لیگ قایم کر کے اس کی بحری طاقت کم کرنیکی کوشش کی۔ لڑائی کے طول کے باعث فرانس میں

**شمالی کی نیوٹرل لیگ سنہ ۱۸۰۰ء سنہ ۱۸۰۱ء**

درآمد اشیاء روکنے کے لئے محض احکام سے کچھ فائدہ نہ اٹھایا جاسکتا تھا ضرورت ہوئی کہ غیر جانبدار قوموں کے ذریعہ سے نقصان پہنچایا جائے انگلستانی تجارت کے تین بڑے مرکز بحیرۂ روم بحر بالٹک پر تھے مصر کی مہم کی ناکامیابی سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ بحر متوسط میں انگلستانی تجارت کا برباد کرنا ناممکن ہے۔ اس لئے بونا پارٹ نے دیگر مقامات پر نقصان پہنچانیکا قصد کیا شہنشاہ پال کے ذریعہ سے شمالی مسلح غیر جانبدار اتحاد یا سنہ ۱۸۰۰ء کی نیوٹرل لیگ بحر بالٹک کے گرد کی دول روس۔ پرشیا۔ سوئیڈن اور ڈنمارک میں پھر قایم ہوئیں۔ پال اور بونا پارٹ کا حقیقی مقصد انگلستانی تجارت کو بحر بالٹک سے قطعی طور پر خارج کرنا تھا۔ لیکن دوسری مرتبہ پھر بحر بالٹک کی طاقتوں نے برائے نام اپنے تئیں غیر جانبدار طاقتوں کے حقوق کا محافظ قرار دیا انھوں نے غیر جانبدار ممالک کے جہازوں کی تلاشی لینے اور اپنے خلاف لڑنے والے ممالک کی اشیا اُن میں پائے جانے پر انھیں ممنوعات جنگ قرار دیکر ضبط کرلینے اور غیر جانبدار ممالک کے جہازوں کو اپنے دشمن کی بندرگاہوں میں تجارت کرنے سے روکنے کے خود ساختہ حق انگلستان کی مخالفت کی۔ شہنشاہ پال نے مثل قطرین کے اپنے کو اس نیوٹرل لیگ کا مربی قرار دیا۔

**کوپن ہیگن کی لڑائی ۲ر اپریل سنہ ۱۸۰۱ء**

انگلستان نے فطرۃً نیوٹرل لیگ کے مطالبات پورا کرنے سے انکار کیا اور جب بحر بالٹک اس کے لئے سد کر دیا گیا تو ایک انگلستانی بیڑے کو بحر داخل ہونیکا حکم دیا گیا۔ یہ بیڑہ سر ہائیڈ پارکر کی کمان میں دیا گیا اور نلسن اس کا نائب تھا۔ ۳۰ر مارچ سنہ ۱۸۰۱ء کو بیڑہ نے باوجود ڈنمارک کی توپوں کے جو ایلسنیور پر لگی ہوئی تھیں ساؤنڈ کو عبور کیا ۲ اپریل کو کوپن ہیگن پر گولہ باری کی گئی اور ڈنمارک کے بیڑے کا بہت بڑا حصہ تباہ ہوگیا۔ اس فتح نے اور اس سے زیادہ شہنشاہ پال کی موت نے نیوٹرل لیگ آف نارتھ کو توڑ دیا انگلستانی تجارت برباد کرنے کے لئے بونا پارٹ کو اپنی تجاویز چند سال کے لئے ملتوی کرنی پڑیں۔

**ہسپانیہ اور پرتگال ۱۸۰۰ء ۱۸۰۱ء**

جزیرہ نماے آئیبریا میں انگریزی تجارت کے خلاف بونا پارٹ کی ترکیبیں زیادہ کامیاب ہوئیں۔ ہسپانیہ باوجود ان مصائب کے جو اتحاد کے باعث اسپر نازل ہوئیں ابتک فرانس کا اتحادی

سارا لیکن پرتگال اتنک انگلستان کا وفادار دوست رہا۔ پرتگال میں ہو کر انگریزی اسیاء مسپانیہ اور جنوبی فرانس میں داخل ہوتی تھیں اس لئے بونا پارٹ نے پرتگال کی غیر جانبداری ختم کر دینے کا ارادہ کیا۔ اس کام کے لئے ۱۸۰۷ء میں اس نے اپنے سب سے لائق تر بھائی لوسین بوناپارٹ کو پرتگال کے پرنس ریجنٹ سے مراسلت کرنے کے احکام دیکر میڈرڈ کے دربار میں بطور سفیر کے روانہ کیا جو شرائط میتھیو کے لئے یہ تھے کہ پرتگالی بندرگاہیں انگلستانی تجارت کے لئے بند کر دی جائیں فرانسیسی تاجروں کو مخصوص تاوانہ سہولتیں دیجائیں۔ فرانسیسی گائنا کی حد دریائے امیزن تک بڑھا دی جائے، اور پرتگالی ملکیت کا کچھ حصہ مسپانیہ کو اس وقت تک کے لئے دیدیا جائے جب تک کہ ٹرینی ڈاڈ اور منورکا پھر اس ملک کے واپس آجائیں پرتگالی پرنس ریجنٹ نے ان سخت شرائط کو نامنظور کر دیا۔ مسپانیہ نے ۱۸۰۷ء کی ابتدا میں اعلان جنگ کر دیا۔ ۲۲ جنگ آزمودہ فرانسیسی سپاہی بوناپارٹ کے بہنوئی جرنیل یلرک کی کمان میں مسپانیہ کی مدد کے لئے بھیجے گئے۔ یہ ہم بہت مختصر سی بھی فرانسیسی افواج نے کوئی حملہ نہیں کیا

**سیڈ یوز کا صلحنامہ**

لیکن پرتگالیوں کو دو مرتبہ منقل لڑائیوں میں شکست ہوئی اور چند قلعے ہاتھ سے نکل گئے۔ پرنس ریجنٹ نے صلح کی التجا کی اور پرتگال اور مسپانیہ کے مابین جون ۱۸۰۱ء کی چھٹی کو سیڈیجوز میں صلحنامہ پر دستخط ہو گئے۔ اس صلحنامہ کی رو سے اولیوسرا کا شہر اور ضلع مسپانیہ کو دیدئے گئے اور ہالیڈ کے ایک عہدنامہ کی رو سے فرانسیسی گائنا کی حد دریائے امیزن تک بڑھگئی۔ ان معاہدوں اور خصوصاً انگلستانی تجارت کے لئے ایسی بندرگاہیں بند کرنے پر پرتگال کے پیہم انکار سے لوبا پارٹ ناراض ہوا اور چند مہینے گذرنے کے بعد وہ ان کے منظور کرنے پر رضامند ہوا انگلستان نے پرتگال کو اپنا دشمن بنا لینے سے انکار کیا لیکن ایک انگلستانی پلٹن نے جزیرہ میڈیرا پر قبضہ کر لیا اور ایسٹ انڈیا کمپنی نے گوا پر محافظ فوجیں متعین کر دیں۔

**مصر کی مہم ۱۸۰۰-۱۸۰۱ء**

جب بوناپارٹ مصر سے روانہ ہوا تو بوجہ انگلستانی بیڑہ کے سمندر سے راہ ہونے کے سوائے چند مہمراہیوں کے اپنے ساتھ کسی کو نہ لاسکا تھا کلیبر جیسا کہ ذکر کیا جا چکا ہے اس کی جگہ فرانسیسی افواج کی کمان پر مقرر ہوا اس کی بہت جلد اپنے ایک طاقتور ترکی اور مصر کی فوج سے مڈبھیڑ ہو گئی۔ اس فوج کو اس نے ۲۰ مارچ

سنہ ۱۸۰۰ء کو ہیلیوپولس کی لڑائی میں شکست دی اور اس کے بعد مصر لے پھر فرانس کی حکومت قبول کی ہزاروں سنہ ۱۸۰۱ء کو اسی روز جب ان کا قدیم حاکمی ڈیسیز سرنگو کی لڑائی میں اپنی سپاہی کی موت مرا انگلیز کو ایک مسلمان نے قاہرہ میں قتل کر ڈالا۔ مصر کا سپاہ ایسی جریل ہر طرح کلیبر سے کم تھا اور اس نے فرانسیسی افواج کو قاہرہ اور سکندریہ دو بڑے شہروں میں مجتمع کیا۔ فرانس سے بالکل علیحدہ ہونے اور کمک اور آلات حرب مہیا نہ ہونے کی وجہ سے انگلستان نے فرانسیسیوں کو مصر میں ایک آسان شکار سمجھا۔ ۱۹ مارچ سنہ ۱۸۰۱ء کو ایک طاقتور انگلستانی فوج ابوکیر بے کی سرداری میں سر رالف ابرکرامبی کی کمان میں تھی۔ اس نے دو روز بعد فرانسیسیوں کو اسکندریہ کے پاس ایک سخت لڑائی میں شکست دی جس میں ابرکرامبی کام آیا۔

اسکندریہ اور قاہرہ کا محاصرہ کیا گیا اور دونوں شہروں نے انگریزی جرنیل لارڈ ہوبیسن کی اطاعت ہندوستان سے آنیوالی فوج کی آمد سے قبل قبول کرلی۔ یہ فوج سر ڈیوڈ بیرڈ کی کمان میں سوئز تک پہونچ گئی تھی اس نے سوڈان کے ریگستان کو عبور کیا اور رسید جنرل کو کشتیوں میں عبور کرکے قاہرہ پر اتر پڑی۔

ان لڑائیوں کا نتیجہ یہ پیدا ہوا کہ انگلستانی اور فرانسیسی جرنیلوں کے مابین مصر میں ۲ ستمبر سنہ ۱۸۰۱ء کو ایک عہد نامہ مرتب ہوا جس کی رو سے فرانسیسی افواج نے بقیہ مقامات کو خالی کردیا اور انگلستانی جہازوں میں فرانس پہونچیں اگرچہ خود اما یارٹ اور دیگر انگلستانی سیاسی لیڈر دونوں ممالک کے درمیان ایک مستقل صلح کے امکان میں یقین رکھتے تھے تاہم طویل جنگ کے خلاف انگلستانی اور فرانسیسی رعایا کی صداؤں سے ان ممالک پر جنگ کا فتوی کرنا لازم آگیا تھا۔

**ایمیون کا صلحنامہ ۲۵ مارچ سنہ ۱۸۰۲ء**

سنہ ۱۸۰۱ء میں پٹ عہدہ وزارت سے دست کش ہوا اور اس کے جانشین ایڈنگٹن نے جو بعد میں لارڈ سڈموتھ ہوا صلح کی پالیسی کی موافقت کی وہ صلحنامہ جو ایمیون کے صلحنامہ کے نام سے موسوم ہے درحقیقت گفت وشنید سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتا تھا صرف ایک عام اقرارنامہ تحریر تھا جس میں بہت سی خاص خاص باتیں غیر طے شدہ چھوڑ دی گئیں تھیں۔ دونوں قومیں آرام لینے کی متمنی تھیں اور کوئی حکومت ایمیون کے صلحنامہ کو ایسی ناتفاقیوں کے دور کرنے کا مستقل ذریعہ نہیں سمجھتی تھیں۔

ہنسی خامیاں رہ گئی تھیں جنکے متعلق یقین تھا کہ جامبیں کی لڑائی جاری کرنیکا بہانہ بن جائیگی اس میں سب سے زیادہ اہم مالٹا پر قبضہ کا سوال تھا۔ اسموں کی عارضی صلح سے کہیں زیادہ اہم جرمنی کا عدید انتظام تھا جس کو ۔ائسس کی ڈائٹ نے آخر الامر ۲۵ فروری ۱۸۰۳ء کو تسلیم کر لیا ہولی رومن امپائر صدیوں تک قائم رہکر یکلخت معدوم ہو گئی۔ سلطنت کی تقسیم جو حلقوں میں تھی مسترد کر دی گئی اور تین کالجوں پر جن سے ڈائٹ مرکب تھی مبنی ہوا اثر یہ تھا۔ کالج الیکٹرس (رائے دہندگان) کے جس میں پیتیز بخ، بیوی اور تین مذہبی الیکٹر تھے۔ اب دس الیکٹر بویری اور ایک مذہبی کے گئے۔ کلون اور ٹریویر کے اسقف اعظم جو حلی ریاستیں رائن کے بائیں کنارہ پر ہونے کے باعث فرانس میں شامل ہو گئی تھیں۔ اب الیکٹر منٹس کے اسقف اعظم کو امپائر کا صدر چانسلر قرار کیا گیا اور اس کو رائنسی کی سقف اسٹاس برگ کا تعلقہ اور ورٹسبرگ کا صوبہ بطور ریاست کے ملے۔ نویں الیکٹروں میں سے پانچ وہ شہزادے تھے جنکو پہلے ہی اقتدار حاصل تھا یعنی بوہیمیا برنسوک ہینوور ہیسی کیسل اور ہیسی ڈارمسٹڈ کے الیکٹر مارگریو آف بیڈن ڈیوک آف ورٹمبرگ لیڈگریو آف ہیسی کاسل اور گرانڈ ڈیوک فرڈیننڈ ہے یہ شہنشاہ کا بھائی اور ٹسکنی کا قدیم گرانڈ ڈیوک تھا جس کو اب سالزبرگ کا الیکٹر مقرر کر دیا تھا اس نے انتظام اور دو تہائی مذہبی الیکٹروں کے ملم ہو جانے سے الیکٹروں کے کالج میں کاسے کیتھلکوں کے ۔ اسٹنٹوں کی کثرت ہو گئی شہزادوں کے کالج میں بھی یہی نتیجہ ہوا کیونکہ کیتھلک شہزادوں کو نکال کر دیوی قرار دیے گئے پروٹسٹنٹ حکمرانوں کی کثرت ہو گئی۔

سب سے زیادہ تعرتیسرے کالج میں ہوا جو آزاد شہروں کا کالج تھا۔ اس کالج میں کاسے ۵۲ ممبر شہروں کے صرف ۶ باقی رہے۔ اور وہ بھی فرانس کی دست اندازی کے باعث یہ چھ شہر اوگس برگ برمن فرنک فرٹ آن دی مین ہیمبرگ لیوبیک اور ریسبرگ تھے ان تبدیلیوں سے سلطنت کا نظام یکقلم تبدیل ہو گیا لیکن اس سے زیادہ اہم جرمنی کے مختلف شہزادوں کی حالت کی تبدیلی تھی کیونکہ مذہبی ریاستوں کے دنیوی بنانے کا مدعا حکمراں شہزادوں کی تعداد کم کرنا اور ان کی ریاستوں کی جسامت کا بڑھانا تھا۔

جرمنی کی ریاستوں کو دنیوی قرار دیا۔

فرانس کے ساتھ اس بڑی لڑائی نے امپائر کی ساخت کی کمزوریوں کو ظاہر کر دیا اور ماشہ وں کے لئے بڑی اور قوی ریاستوں کے

وجود کے فائدوں کو ثابت کر دیا تھا۔ اس لئے نئے انتظامات میں موجودہ بڑی سلطنتوں کو سب سے زیادہ مقبوضات ہاتھ آئے۔ برائے نام وہ اسقفیاں جو دیوی قرار دیدی گئی تھیں ان جرمنی شہزادوں کی تلافی کے لئے نہیں جنکے رائین کے بائیں کنارے کے مقبوضات فرانس کو حوالہ کر دئے گئے تھے فی الحقیقت صرف طاقتور ریاستوں کو ترقی ہوی۔ آسٹریا کو جس کے ویٹیس کے لئے مقبوضات ملانیز کی بجائے لوفی۔ لیگل کے صلحنامہ میں کر تسلیم ہو چکے جرمنی میں صرف برکس اور ٹریسٹ کی اسقفیاں ملیں لیکن دو آسٹروی شہزادوں کو جو مختار ریاستیں ملیں یعنی گرانڈ ڈیوک آف ٹسکی فرڈیننڈ نامی کو جیسا کہ پہلے ذکر کیا جا چکا ہے الیکٹر کا خطاب اور سالزبرگ کی اسقفی دیدگئی اور ڈیوک آف موڈینا کو بری ازگو ملا غرضکہ آسٹریا کا اقتدار بہت کم ہو گیا کیونکہ پرانے انتظامات کے زمانہ میں مذہبی الیکٹر اور کیتھلک اساقفہ ہمیشہ آسٹریا کے تریک کار رہتے تھے پرشیا وہ ملک ہے جس کو سب سے زیادہ فائدہ پہنچا حالانکہ فرانس کے خلاف لڑائی میں اس کو سب سے کم نقصان پہونچا تھا۔ ڈچی آف کلیوز کے ایک حصہ ڈچی آف گیولڈرس اور کاؤنٹی آف مورس کے بدلہ میں پرشیا کو ہیلڈ پیشم پیڈربورن ارفرت کی بڑی بڑی اور مالدار اسقفیوں اور منسٹر کا حصہ ملا اس کے علاوہ بہت سے ایسے حق میں سب سے بڑے ہرفرڈ کوئید نبرگ ایلٹن ایسن ورڈن تھے اور بہت سے آزاد شہر ملے ہینوور کو اس نے برک کی بشپرک ملی جسپر پہلے شاہ انگلستان کو مقبوضہ کا الیکٹر ہونے کی حیثیت سے نامزد کرنیکا اختیار حاصل تھا۔ سیویریا کو ایک قومی اور یکجائی ریاست بنا دیا گیا پلیٹینیٹ ڈچی آف ڈیوپون جو ائیرس سمبرن اور ٹورن کے صوبوں کے امین اسکو ورٹزبرگ بمبرگ اوگس برگ فری سنجن کی بشپرکین سپاڈ کا ایک حصہ اور ساتھ ہی ساتھ بہت سی اسقفیں اور آزاد شہر ملے بیڈن کو اسپائرس کا اسٹراسبرگ اور بیسل کی بشپرکوں کے حصے جو رائن کے داہنے کنارہ پر واقع تھے۔ کانسٹینسی کی بشپرک ہیڈبرگ اور مین ہیم کے شہر اور بہت سی اسقفیں اور آزاد شہر ملے ورٹم برگ کی ڈچی کو مونٹی بلیرڈ کے صوبہ کے بدلے میں اسقفیں اور آزاد شہر ملے جس سے اس کی آبادی میں ایک لاکھ باشندوں کی زیادتی ہو گئی۔ ہیسی کاسل ہیسی ڈرمسٹیٹ نساؤ اور باقیماندہ شہزادوں کو جو مختلف مقامات دئے گئے ان کی تفصیل ضروری نہیں۔ لیکن یہ قابل غور ہے کہ پرنس آف آرنج کو جو ہالینڈ کا قدیم سٹیڈ ہولڈر تھا فلڈا کی بشپرک دیدگئی۔ ان تبدیلیوں نے جرمنی میں سیاستام قایم کیا اور اس کا نتیجہ فرانس کے حق میں

مصر ہوا کیونکہ بہت سی چھوٹی چھوٹی اور کمزور درمیانی ریاستوں کے بجائے اب فرانس برسر یا اور آسٹریا کی سرحد میں ملگئیں۔

**سوئٹزرلینڈ کا دوسرا انتظام**

اس زمانہ میں جبکہ فیڈرل ہولی روس امپائر کا نظام تبدیل کیا گیا سوئٹزرلینڈ کی قدیم فیڈرل ری پبلک کا بھی از سر نو بندوبست ہوا جن وجوہات نے ڈائرکٹری کو سوئٹزرلینڈ کے معاملات میں مداخلت کرنیکی ترغیب دی تھی وہ ہنوز موجود تھے۔ انقلابی پارٹی تو فیڈرل طرز حکومت کے خلاف تھی اور ایک متحدہ سوئٹزرلینڈ کے وجود کی خواہشمند تھی قدیم کنفیڈریشن کے طریقہ پر حکومت کرنے کی موافقت کرنے والوں کے بالکل مخالف تھی۔ یہ محض حکومت کرنیکا مسئلہ تھا جسپر دونوں پارٹیوں میں اختلاف تھا اور فیڈرل طریقہ پر حکومت پھر قایم کرنے یا بعض شہروں اور کنٹنوں کے اختیارات دوسرے شہروں پر ازسرنو جاری کرنیکی کوئی تجویز نہ تھی۔ فرانسیسی انقلاب کے اثر سے سیاسی ناہمواری کو سوئٹزرلینڈ سے مثل فرانس کے یکلخت دور کر دیا تھا۔ ائیمون کی صلح کے بعد فوراً ہی بوناپارٹ نے فرانسیسی افواج کو نئی ہیلویٹک ریپبلک سے ہٹا لیا۔ خانہ جنگی جیسی توقع تھی پھر جاری ہوگئی اور فیڈرل طرز حکومت کے حامیوں نے ہیلویٹک گورنمنٹ کو رن سے خارج کر دیا اس لئے بوناپارٹ نے ایک فوج امن قایم کرنے کے لئے روانہ کی اور سوئٹزرلینڈ کے مخصوص مدبروں کو پیرس بلایا۔ ان کے سامنے اس نے فیڈرل گورنمنٹ کی ایک نئی تجویز پیش کی جو انھوں نے منظور کرلی۔

ایکٹ آف میڈی ایشن کی رو سے جو ۱۹ فروری ۱۸۰۳ء کو متہر کیا گیا نیا کانسٹیٹوشن قایم کیا گیا۔ اور اول الذکر فیڈی ایٹر (ثالث) تسلیم کرلیا گیا۔ ایکٹ۔ قانون آف میڈی ایشن کی رو سے سوئٹزرلینڈ ۱۹ کنٹنوں میں تقسیم کی گئی جس میں ہر ایک کی مقامی گورنمنٹ اور مخصوص قوانین اور ٹیکس تھے۔ پرانی تیرہ کنٹنیں قایم رکھی گئیں چھ ان میں سے ڈیموکریٹک (جمہوری) تھیں یہ انٹرنل گورس شیوز انٹروالڈن اری اور رگ تھیں۔ ان میں بات عدیدہ ہیسل برن فری برگ لوکرن ایمیف ہوسن سولیور اور زیورچ تھیں بوناپارٹ کی امنافہ کردہ چھ کنٹین ان پانچ مقامات پر مشتمل تھیں جو پہلے مالکیت تھیں پیزڈی وہ ڈاور آرگورن کی مالکیتی سے علیحدہ کرکے خود مختار کر دئے گئے تہرگو اسیحف ہوسن سے علیحدہ کر دیا گیا اور ٹیسینو اری اور انٹروالڈن سے اور سینٹ گال بھی کنٹین ان چند اضلاع کو ملا کر

بنائی گئی جو پہلے امینیزل گاورس اور تیونز میں شامل تھے آخر الامر گریسمر ہوا بنک ایک خود مختار پہاڑی ریپبلک بھی اب سوئٹزرلینڈ کی ایک کنٹین قرار دیدیگئی جسوا چند سال پیشتر بطور ایک ڈیپارٹمنٹ کے جس کا نام لیمان رکھا گیا تھا فرانس میں شامل کر لیا گیا تھا اور ویلے کو اب خود مختار قرار دیا گیا۔ جو آخر کار اس کے فرانس میں شامل کرنیکا ابتدائی زینہ تھا۔ فیڈرل ڈائٹ کے ۲۵ ڈیٹی قرار پائے دو سب سے بڑی جمہوتیوں آرگو رن گرنیز نیٹ گال پیزدی ورڈ اور زیورچ سے اور ایک ایک باقیماندہ کینٹن سے ڈیٹی تھا یہ قرار پایا کہ ہر سال ایک مختلف کینٹن کے دارالسلطنت میں ڈائٹ ہوا کریگی اور اس کنٹین کا مین اس سال کنفیڈریشن کا صدر ہوگا فیڈرل ایکٹ نے دوبارہ نظام جاگیرات واعزاز خاندانی وغیرہ کے قطعی منسوخ کرنے کا اعلان کیا اور آئندہ کے لئے تمام خانگی محصولوں کو بند کر دیا۔ ڈائٹ نے اعلان کیا کہ وہ سوئٹزرلینڈ میں کسی دوسری دولت کی مداخلت جائز نہیں رکھیگا اور اس لئے سوئٹزرلینڈ کے کنفیڈریشن کے میڈیٹر کا خطاب اختیار کیا۔

کوں کورڈاٹ ۱۸۰۱-۱۸۰۲

یہ پہلے ہی ظاہر کیا جا چکا ہے کہ ناپارٹ کیتھلک مذہب سے اچھا برتاؤ کرنا چاہتا تھا اور اس نے سرکاری مذہب کے فوائد کو تسلیم بھی کر لیا تھا۔ قونصلیت کے عہدۂ حکومت میں سب سے زیادہ ضروری کارروائی پوپ پائس ہفتم کی مدد سے اس ساقتہ کو مٹا دینا تھا ۱۷۹۰ سے سول کانسٹیٹیوشن آف کلرجی کی ترویج کے باعث پیدا ہو گیا تھا۔ تمام بشپوں نے جو سول کانسٹیٹیوشن آف دی کلرجی کی رو سے منتخب ہوئے تھے اور سب سے ان بشپوں نے جنھوں نے بجائے اطاعت کی قسم کھانے کے ہجرت اختیار کی تھی استعفا دیدیا دونوں فرقوں کے نمائندے نامزد کئے گئے اور مختلف ڈائیوسیز پر مقرر کر دئے گئے (اسی) بشپلیوں کے علاقہ کی نئی حد بندی کی گئی اور فرانس پچاس بشپرکوں اور دس آرچ بشپرکوں میں تقسیم کر دی گئی۔ کوں کورڈاٹ سے جو پہلے قونصل اور پوپ کے درمیان ۱۵ جولائی ۱۸۰۱ء کو مرتب ہوا اور لیجسلیٹو باڈی کی اجازت کے بعد ۱۸ اپریل ۱۸۰۲ء کو مشتہر کیا گیا یہ طے ہوا کہ پہلا قونصل بشپوں کو نامزد کریگا اور پوپ انکو مقرر کریگا۔ قونصلیٹ کی سرکار نے کیتھلک آیوسٹولک اور رومن مذہب کو اہل فرانس کی ایک بڑی تعداد کا مذہب تسلیم کر لیا اور طے کیا کہ پرستش آزادی کے ساتھ کیجا سکتی ہے اس وقت تک جبکہ پولیس کے

قوانین کی خلاف ورزی نہ کیجائے۔ تمام مذہبی حکام کو وفاداری کی قسم کھانی پڑتی تھی اور سرکار تمام پنشنوں اور کوریئر کو ایک معقول تنخواہ دینے کا وعدہ کرتی تھی اس معاوضہ میں پوپ نے وعدہ کیا کہ وہ اور اس کے جانشین ان مذہبی جائدادوں کا کوئی مطالبہ نہ کرینگے جو ضبط کیگئی تھیں۔ اور اس قسم کی جملہ جائدادیں خریداراں کی قطعی ملک تسلیم کرلیگئیں۔

خانگی بندوبست

بونی وائل کا صلحنامہ اور رائسبس کی ڈائٹ نے رائن کو فرانس کی سرحد تسلیم کرلیا جس سے اس کے مضمونات بہت بڑھگئے۔ پہلے تو لیصل نے ان ملحق کردہ مقامات کا انتظام کانسٹیٹیوئنٹ اسمبلی کنونشن اور ڈائرکٹری کے مقرر کردہ اصولوں پر کیا بیلجیم کو ڈیپارٹمنٹوں میں تقسیم کیا گیا۔ وہ مقامات جو رائن کے کنارہ پر واقع تھے۔ جن میں پلیٹینیٹ ڈائیوسیز کی ٹریوس وغیرہ شامل تھیں چار محکموں میں تقسیم کیگئیں۔ جس کے صدر مقامات ایکس لاچیپل کوبلنز مینس اور ٹریوس ہے جنوب کی جانب مونٹ ٹیریبل کا ڈیپارٹمنٹ جس کو کنونشن نے مل ہاؤس کی جمہوریہ اور پورٹرونی کے ضلع سے بنایا تھا موٹ بہن کے ڈیپارٹمنٹ میں شامل ہوگئی اور مونٹ بلینرڈ کی ریاست ڈوبس کے ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ شامل کردی گئی جنوا کی ریپبلک سے جیسا کہ ابھی ذکر کیا جاچکا ہے لیمان کا ڈیپارٹمنٹ سوائے کومونٹ بلانک کا ڈیپارٹمنٹ قرار دیا گیا۔ اور نیس کے صوبہ کو الپس مری ٹائمس کا ڈیپارٹمنٹ بنادیا گیا ۱۷۹۷ء میں یہ فرانس کی مسلمہ حدود تھیں اور جرمانی سا بھی تسلیم کیجاسکی تھیں لیکن ۱۷۹۷ء کو بوناپارٹ نے اور دست درازی کی اور پیڈمنٹ کا فرانس کیساتھ الحاق کا اعلان کردیا۔ کیا جمہوریہ ورائے الپس میں تبدیل کردیے کے پیڈمنٹ کو چھ ڈیپارٹمنٹوں میں تقسیم کردیا اور حریرہ ایلیا کو سلسی سے علیحدہ کرکے مثل ناریکا کے فرانسیسی حریرہ مشتہر کیا ہر ایک ڈیپارٹمنٹ کا حاکم ایک ایک پریفیکٹ (گورنر) مقرر کیا گیا جو ڈائرکٹری کے بنائے ہوئے نیشنل ایجنٹ (قومی نمایندہ) کی نگہ نظر پر

پریفیکچرس صوبہ داراں

تھا یہ ہر تسلی حصہ پر جو اب بجائے صلع کے ایرن ڈس سیمنٹ کہلاتا تھا۔ ایک سوس پریفیکٹ مقرر کیا جاتا تھا جس کو کہ سرکاری عمال بالا نامزد کرتے تھے۔ اور ہر کمیون کا حاکم ایک میر ہوتا تھا جو منتخب نہ ہوتا تھا بلکہ نامزد کیا جاتا تھا پریفیکٹوں سوس پریفکٹوں اور میروں کی مدد کار انتظامی معاملات میں ایک نامزد کونسل ہوتی تھی جس کے تصفیہ کے خلاف سنے کے اپیل کونسل آف اسٹیٹ کے

سامنے پیش ہوئے تھے۔

**تعلیمات**

جس طرح کہ بونا پارٹ نے کنونشن کی لیجسلیٹو کمیٹی کے مقرر کردہ اصولوں پر یا صابطہ قانون مرتب کیا تھا اسی طرح اس نے قومی تعلیمات کی کمیٹی کی محنت سے فائدہ اٹھایا۔ ہر کمیٹی میں جو مصارف کی برداشت کر سکتی تھی اس نے کالوجیشن کا قائم کردہ مدرسۂ تعلیم ابتدائی قائم رکھا لیکن اس کو خوف تھا کہ غریب کمیونوں میں مدرسہ قائم کرنے کے مصارف کا اثر کہیں قومی خزانے پر نہ پڑے اسلئے اس نے مناسب سمجھا کہ مقامی مصارف سے مدرسے قائم کئے جائیں۔ تعلیم وسطانیہ کے معاملہ میں اس نے کنونشن کے قائم کردہ مرکزی مدرسوں کو توڑ دیا اور انکی جگہ خصوصاً متوسط الحال لوگوں کی تعلیم کے لئے ۲۹ درسگاہیں قائم کیں۔ اعلےٰ تعلیم کے لئے اس نے دس قانونی اور چھ طبی مدرسے قائم کئے اس نے صنعت و حرفت کے مدرسے میں اصلاحیں کیں اور علم جر ثقیل کا ایک مدرسہ جاری کیا جو بعد کو ایک مشہور و معروف درسگاہ ہو گیا۔ لیکن جملہ تعلیمی انتظامات کی جان یعنی جامعہ کی بنا چند سال بعد رکھی گئی۔

**آئینی تبدیلیاں**

بونا پارٹ کی مہتم بالشان آئینی اصلاحوں نے اس کو ہر قسم کے لوگوں میں ایسا مشہور کر دیا جیسا کہ فتوحات نے اس کو افواج میں مشہور کر دیا تھا۔ نہ صرف فرانس میں بلکہ تمام یورپ میں وہ امن اور اچھی حکومت کا دوبارہ زندہ کرنیوالا سمجھا جاتا تھا۔ یہ خیال صاف صاف اس وقت ظاہر ہوا جبکہ ۲۴ دسمبر ۱۸۰۰ء کو اس کے قتل کی ایک باغیانہ سازش پکڑی گئی۔ یہ سازش انفرنل مشین کی سازش کے نام سے موسوم ہے۔ اور جیکوبن پارٹی کی کارروائی سمجھی جاتی ہے۔ روسینٹ ینکالیس میں اس سازش کا اثر اس وقت ظاہر ہوا جبکہ بونا پارٹ کو کوئی نقصان پہنچ سکتا تھا۔ لیکن یہ واقعہ ریپبلک کے پرجوش حامیوں کو جلاوطن کرنے کے لئے ایک بہانہ بنا لیا گیا۔ وہ اسقدر پسندیدہ خلائق تھا کہ اس کو بادشاہ بنانے کی خبریں اڑتی ہوئی سننے میں آتی تھیں۔ اس عمل کے متعلق پہلی کارروائی ۱۸۰۲ء میں کی گئی۔ جبکہ کونسل آف اسٹیٹ نے یہ تجویز کیا کہ عوام الناس سے بلا کر پوچھا جائے کہ آیا بوناپارٹ کو حین حیات کے لئے پہلا قونصل بنا دیا جائے یا نہیں۔ ۱۸۰۲ء میں یہ تجویز عوام کے سامنے پیش کی گئی اور ۸۰۰۰ آرا کے مقابلہ میں ۳۵۰۰۰۰ آرا سے منظور ہوئی چند معمولی تبدیلیاں بھی ساتھ ہی ساتھ کیگئیں جس میں سب سے زیادہ ضروری یہ تھی کہ پہلے قونصل کو

اپنا جانشین نامزد کرنے کا حق دیا گیا اور سینٹ کو ٹریبونیٹ اور لجسلیٹو اسمبلی کو برطرف کرنے کا اختیار دے دیا گیا۔

**بونا پارٹ کا آبادیوں کے متعلق طرز عمل**

پہلا قونصل صاف طور پر سمجھتا تھا کہ ایمیوں کی صلح قائم نہ رہیگی اور انگلستان سے بہت جلد پھر لڑائی چھڑ جائیگی۔ وہ جانتا تھا کہ انگلستان کی قوت کا بہت کچھ انحصار اس کے بیڑے اور اس کے ماتحت ممالک پر ہے۔ اس لئے اس نے فرانسیسی بیڑے کو درست کرنے اور فرانس کو ایک مرتبہ پھر بحری دولت بنانے میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی۔ اس مقاصد میں اس کی پہلی کوشش ہسپانیہ سے اسٹوریا کی سلطنت کے بدلے میں جو تہمرادہ لوئی والئی پارما کے لئے مانگی گئی تھی اور جو حاصل کرلیا اور پرتگال کو دبا کر فرانسیسی گائنا کی سرحد امیزن تک بڑھا لی تھی۔ لیکن اس کا اصلی منصوبہ جزائر انٹیلز اور میں فرانسیسی اقتدار کو دوبارہ قائم کرنا تھا۔

گواڈلوپ مارٹینگ اور فرانسیسی اسٹلز ایمیوں کی صلح کی رو سے فرانس کو واپس کر دیے گئے تھے اور قونصل اول نے ان کو سان ڈومنگو دوبارہ فتح کرنے کے لئے مرکز بنانے کا مصمم ارادہ کر لیا تھا۔ یہ جزیرہ سون اتھونو اور یورپ کی کمیشن کے دونوں قونصلوں کی پالیسی کے باعث فرانس کے قبضہ سے نکل گیا تھا۔ زمیندار اور دوسرے گورے رنگ کے لوگ فرار ہو گئے تھے۔ اور مالی غلام اور مخلوط نسلوں کے لوگ جزیرے کے مالک بنے تھے ٹوسینٹ لوورچر حبشیوں کے سردار نے بونا پارٹ سے مراسلت کرنے سے انکار کر دیا اور پہلے قونصل نے ایمیوں کی صلح کے بعد بحری راستہ کھلتے ہی اس کے خلاف ایک بھونچال جنرل لیک لرک کی کمان میں ایک فوج ۲۰۰۰۰ آدمیوں کی روانہ کی۔ مئی ۱۸۰۲ء تک جزیرہ دوبارہ فتح ہو گیا لیکن فاتح فوج کو زرد بخار نے قریب قریب تباہ کر ڈالا۔ ٹوسینٹ لوورچر کو قید کر کے فرانس بھیج دیا۔

لیکن جونہی انگلستان سے لڑائی پھر شروع ہو گئی اور انگلستانی جنگی جہازوں نے کمک کی آمد بند کر دی تو حبشیوں نے دوسرے لیڈروں کے زیر اثر پھر بغاوت شروع کر دی اور محاصرہ فوج کے رہے سہے سپاہیوں کو تباہ کر دیا۔ یہ بھی سچ کر دینا چاہئے کہ فرانسیسی اٹیلز پر انگریزوں نے ۱۸۰۹ء اور ۱۸۱۰ء میں پھر قبضہ کر لیا۔

انگلستان اور فرانس کے درمیان جنگ کا دوبارہ شروع ہونا ۱۸ مئی ۱۸۰۳ء

یہ بیان کیا جا چکا ہے کہ ایمیوں کی صلح درحقیقت محض ایک التوائے جنگ تھی اور دونوں قوموں کی بہت سی باتیں غیر طے شدہ رہ گئی تھیں۔ ان میں سب سے ضروری مالٹا کے متعلق سوال تھا۔ انگریزی وزارت نے اس جزیرہ کو سینٹ جان کے مبارزوں کے قبضہ میں چھوڑ دینے سے قطعی انکار کر دیا اس طرح یہ جزیرہ شہنشاہ اسکندر کے ماتحت اور فرانس کے زیر اثر رہتا۔ بوناپارٹ اس بات کو ایمیوں کے صلحنامہ کی ایک شرط دیکر مالٹا کے خالی کرانے پر مصر ہوا۔ لیکن انگلستانی سرکار نے جواب میں ایلبا پارما پیاسنسا اور پیڈمنٹ کے الحاق اور سوئٹزرلینڈ میں مداخلت کو بھی صلحنامہ کی خلاف ورزی بات کہا۔ پہلے قونصل کو غیر ذمہ دار انگلستانی اخباروں کے حملوں سے جو اس کی ذات پر کیے گئے تھے بہت غصہ آیا۔ وہ نہ سمجھ سکا کہ انگلستانی قانون کی رو سے وہاں کی سرکار اس کی ہجو کی اشاعت کو نہ روک سکتی تھی اور جب ارالہ حیثیت کرنیوالوں کو سزا دینے سے انکار کیا گیا تو یہ بات اس نے ذاتی ہتک سمجھی۔ لندن میں فرانسیسی سفیر نے بلیٹئر نامی خاص ہتک کرنے والے شخص پر کنگس بنچ کی عدالت میں مقدمہ چلایا۔ سرمکنٹوش نے نہایت قابلانہ طور پر اسکی جوابدہی کی اور اس پر صرف تھوڑا سا جرمانہ کیا گیا عوام نے مقدمہ کے اخراجات اور یہ جرمانہ داخل کرنے کے لئے چندہ اکٹھا کیا اور پہلے قونصل نے علاوہ گزشتہ صدموں کے جو اس کو پہلے پہونچ چکے تھے اس کو ایک مزید ہتک سمجھا۔ سچ یہ ہے کہ دونوں گورنمنٹیں اس بات کو محسوس کر رہی تھیں کہ لڑائی ناگزیر ہے اور ۱۸۰۳ء میں نفاق کی حد ہو گئی۔ انگلستانی بیڑے نے فرانسیسی تجارتی جہازوں کو گرفتار کرنا شروع کر دیا اور پہلے قونصل نے اس کے بدلے میں تمام انگلستانی مسافروں کو جو فرانس میں تھے گرفتار کر لیا اور موریئر کو ہینوور پر قبضہ کر لینے کا حکم دیا۔

امور خارجہ کی حالت

پہلے قونصل نے انگلستان سے یہ نئی لڑائی نہایت اطمینان کیساتھ شروع کی کیونکہ ان کو یقین تھا کہ انگلستان کو کوئی شریک نہ ملسکیگا۔ آسٹریا پہلی خوفناک لڑائیاں لڑنیکی وجہ سے بہت تھک گئی تھی۔ اور ایٹ چانسلر کونسرل کی رائے تھی کہ کھوئی ہوئی طاقت دوبارہ حاصل کرنے کے لئے اس کو وقت کی ضرورت ہے۔ پرشیا نے سخت ترین غیر جانبدارانہ انداز قایم رکھا۔

ہوگ وٹنز امور خارجہ کی معتمدی سے فرانس کا ہمدرد ہونے کے باعث ہینیوور پر قبضہ ہو جانے کے بعد برطرف کر دیا گیا اور اس کی جگہ جیسل کی صلح کرنے والا شخص ہارڈنبرگ نامی مقرر ہوا۔ ہسپانیہ نوناپارٹ کا رفادار اور بھروسے کے قابل اتحادی تھا اور روس جو براعظم کی تمام دولتوں میں سب سے زیادہ خوفناک تھا اس کی جانب مائل تھا۔ شہنشاہ اسکندر کا طرز اس وقت بہت زیادہ باوقعت تھا اس کی تعلیم سوئٹزرلینڈ کے ایک جمہوریہ شخص لاہارپ نے کی جو فرانس کو دل سے محبت کرتا تھا اس لئے شہنشاہ روس انقلاب فرانس کے نتائج اور اہل فرانس کی تعریف پر مائل تھا۔ اس کے جذبات بوناپارٹ کی ذات کے لئے قریب قریب اسقدر پرجوش توصیف سے لبریز تھے جیسے کہ اس کے باپ شہنشاہ پال کے اس نے پیٹرسبورغ میں رہنے والے فرانسیسی سفیروں دیوروک اور کولین کورٹ کو اپنا ذاتی دوست بنایا اور بوناپارٹ کو خطوط لکھے جن میں اپنے جذبات کا اظہار کیا۔ لیکن شہنشاہ کے اعزہ خصوصاً انکی ماں مع وزرا اور درباریوں کے فرانس کے خلاف اور انگلستان سے اتحاد قایم کرنے یا کم از کم سخت ترین غیر جانبداری قایم رکھنے کے موافق تھی روسی تجارت انگلستان کے ہاتھ میں تھی اور انگلستان سے لڑائی کے معنی روسی اشیا کے لئے ایک باقیماندہ منڈی کا بند کر دینا اہل روس کا غریب کر دینا اور روسی محاجنوں کا تباہ کر دینا۔ تاہم شہنشاہ اسکندر یہ ایک خودمختار بادشاہ تھا اور بوناپارٹ کو اس کی دوستی پر بھروسہ تھا حالانکہ وہ اس اتحاد سے مستفید نہ ہو سکا۔

**پیشگرو اور کوڈوڈل کی سازش**

لڑائی شروع ہو جانے پر بہت سے جلاوطن فرانسیسیوں نے جو انگلستان میں تھے انگلستانی سرکار کو اپنی خدمات پیش کیں۔ یہ تجویز جو وافقات میں ہوئی قابل غور ہے کہ انقلاب کے مقابلہ میں کوئی انقلاب پیدا کرنے کی جگہ فصل اول کی ذات پر حملے کر کے تحریر کیا پیشگرو جو اب ایک کھلم کھلا شاہ پسند تھا۔ خاندان بوربن کے ساتھی اور جارج کوڈوڈل جو مشہور چوان لیڈر تھا۔ اس نئی سازش کے لیڈر تھے۔ دونوں نے پیرس جانے اور جنرل موریو سے تعلقات قایم کرنے کی حسارت کی۔ موریو اگرچہ وہ بوناپارٹ کی رفیع الشانی کے خلاف تھا اور اس کی نوکری کرنے سے انکار کر چکا تھا۔ اس کے قتل میں شامل ہونا نہ دیا بستا تھا۔ خصوصاً ایسے قتل میں جس کا نتیجہ خاندان بوربن کی بحالی ہو اس لئے کوڈوڈل

بوناپارٹ اہل فرانس کا شہنشاہ ہوا ۱۸ مئی ۱۸۰۴ء

اس سانحۂ غم کے فوراً ہی بعد جس نے بوناپارٹ کو خود مختار حکمراں ثابت کر دیا۔ اس نے خود اہل فرانس کے شہنشاہ کا عہدہ اختیار کرنیکا فیصلہ کیا۔ ۱۸ مئی ۱۸۰۴ء کو سینٹ نے بمقام سینٹ کلوڈ قصل اول کو یہ خطاب پیش کیا اور عوام الناس نے .... ۳۵ سے بھی زیادہ آرا کی کثرت سے اس کو منظور کر لیا۔ عوام کی رائے سے جنھوں نے اس کو شہنشاہ بنایا یہ عہدہ اس کے حقیقی وارثوں کے لئے موروثی قرار دیا گیا۔ چونکہ اس کے اولاد نہ تھی اس لئے اس کو متبنےٰ کرنیکا اختیار دیا گیا۔ اور بلاشبہ یہ خیال کیا جاتا تھا کہ وہ اس اختیار کو اپنے سوتیلے بیٹے یوگن ڈی سیوہارنس کے لئے استعمال کریگا۔ کورسکا کا ایک سپاہی جب اہل فرانس کا شہنشاہ ہوگیا تو اس کے چند مہینے بعد آخر مسترک سلطنت روما کے شہنشاہ فرانسس ثانی نے شہنشاہی اقتدار سے جو رائے نام تھا دست برداری کا قصد کیا۔ جدید مسترک روس شہنشاہی کے جدید دستور نے شہنشاہی اقتدار کو اسطرح فنا کر دیا کہ دائٹ کے کلیسائی اراکین کے ووٹوں سے اُسے محروم کر دیا۔ اور جرمنی کی بڑی بڑی ریاستوں کی حکومت کو یا تو وسیع کر دیا یا انکو مجتمع کر دیا۔ فرانسس ثانی نے نئے انتظامات کو تسلیم کر لیا۔ ۱۱ اگست ۱۸۰۴ء کو اس نے آسٹروی مقبوضات کو ایک موروثی ملکیت قرار دیا اور ۲ دسمبر ۱۸۰۴ء کو بوناپارٹ کے شہنشاہ نیولیس ہونیکی تاجپوشی کے

فرانسس ثانی کا آسٹریا کا شہنشاہ ہونا۔

پانچ روز بعد جو پوپ نے پیرس میں کی آخری ہولی رومن ایمپرر نے اپنے تئیں آسٹریا کا شہنشاہ ہوئے اور فرانسس اول کا خطاب اختیار کرنے کا اعلان کیا۔ پندرہ سال کے انقلاب کا نتیجہ یورپ کے ایک قدیم شہنشاہ کا قطعی خاتمہ اور تلوار کی رو سے ایک نئی سلطنت کا قائم ہو جانا تھا۔

# باب آٹھواں

## ۱۸۰۴ ——— ۱۸۰۸

سلطنتِ فرانس میں شہنشاہ کے مرتبہ پر نپولین کی سرفرازی نے اس اقتدار کو جو عرصہ سے اس کو حاصل تھا صرف ایک موثر طریقہ پر جائز قرار دیدیا۔ اس واقعہ نے اس کے اختیارات میں کچھ اضافہ نہ کیا کیونکہ وہ ۱۷۹۹ء سے عملاً فرانس کا فرمانروا حکمراں تھا مگر اس نے حکومت کو استقلال بخشا۔ اور یہ وہ بات تھی جس کی ۱۷۸۹ء سے لیکر اس وقت تک کی مختلف حکومتوں کے تحتوں کے بعد اہلِ فرانس کو بہت ضرورت تھی۔ یہ خیال کرنا کہ نپولین کو فرانس کا حاکمِ اعلیٰ صرف افواج نے بنایا غلطی ہے۔ اس کے اقتدار کے جائز قرار دئے جانیکا خبر مقدم اس پسند آمدنی نے زیادہ جوش و خروش سے کیا۔ باقیماندہ پرجوش جمہوریت پسند لوگ سازش انفرنل شیر کے بعد جیکوبن کے خاص خاص لوگوں کی یکقلم جلاوطنی دیکھکر مخالفت سے خوفزدہ تھے۔ جینلر دا اور جارج کو ڈوڈل کو سخت سزائیں دی جاتی دیکھکر خاندان بورن کے ہمراہی بھی اسی طرح ناامید ہوگئے تھے۔ فوجی اور شہری دونوں جماعتوں کا ہر ایک گروہ نپولین کا بطور شہنشاہ خیر مقدم کرنے کے لئے تیار تھا۔ لیکن ایمپائر (شاہنشاہی) نام اس نے علاوہ عوام الناس کے فوائد کے ان کے تخیلات کو بھی برانگیختہ کر دیا اس کی دو شکلیں تھیں۔ اس نے شاہی حاشیہ داری کے خاص احکام۔ پرشوکت رسومات۔ اور قدیم رواجات کے جملہ لوازم کے ہمراہ ایک دربار قایم کیا جس نے اہلِ پیرس کے رعب و شاہی شان و شکوہ کا وہ منظر پیش کیا جس کے نہ ہونے پر وہ عرصہ سے متاسف تھے۔ دوسری بات اس نے یہ کی کہ اپنی مدد کے لئے انسانی دماغوں کے متاثر کرنے کی اس قوت کو بادوس لیا جس کو مذہب کہا جاتا ہے۔ اس نے اپنی تاجپوشی کی رسم کو اس پیمانہ پر ادا کرنیکا ارادہ کیا کہ شان و شوکت میں شاہانِ لورس کی جملہ رسومات تاجپوشی سے بازی لیجائے۔ اس نے پایا کو فرانس میں بلایا اور رئیس پریجائے اسقف اعظم اور ریمیٹ سے سوم تاجپوشی ادا کرانے کے اس نے پیرس میں خود مقدس باپ (پوپ) کے ہاتھوں سے تاج پہنا۔ میں تاج پوشی کے

وقت اس نے اس شان و شوکت کا اظہار کیا جو ایسی رعیت میں اس کے متقدمین سے کسی طرح کم نہ تھی۔ یالی جھڑکے اور شمشیر شاہی زیب کمر کرنے اور عصائے شہنشاہی دینے کے بعد پوپ نے قیصر کے سر پر تاج رکھنا چاہتا تھا۔ لیکن نپولین نے آہستہ سے تاج پوپ پائس ہفتم کے ہاتھوں سے لیلیا۔ اور قربانگاہ پر دوبارہ رکھکر اٹھالیا اور اس طرح ایسی تاجپوشی کی رسم ادا کرلی۔ کورونیشن کے بعد اس بڑی رسم کے لئے پیرس میں پوپ کے شریک ہونے سے لوگ نپولین کو کیتھلک مذہب کا حامی خیال کرنے لگے اور اس نے اس کی طاقت کو اور زیادہ مضبوط سا دیا۔ فرانس کے تاج پر فائز ہوکر اس نے ۲۶ مئی ۱۸۰۵ء کو اطالیہ کا تاج قبول کیا۔ اور میلان کی جانب روانہ ہوا جہاں اس نے قدیم لمبارڈ بادشاہوں کا لوہے کا تاج اپنے سر پر رکھا۔ اس نے فوراً طالوی سلطنت پر خود حکومت نہ کرنے کا ارادہ کا اعلان کیا اور اپنے سوتیلے بیٹے یوجین بیوہارنس کو اطالیہ کا وائسرائے مقرر کیا۔ کہا جاتا ہے کہ نپولین نے یہ سیاسی ارادہ سے قایم کیا کہ وارسیلز کے قدیم دربار کی شان و شوکت کی یادگار دلوں سے بھلادے اس نے سلطنت کے گرانڈ ڈگنیٹریز امرائے عظام کی ایک جماعت قایم کی جو ضرورت کے وقت کونسل آف ایمپائر بھی بن سکتی تھی۔ ان میں خاص عہدہ گرانڈ الیکٹر کا تھا جس کا فرض سینٹ لیجسلیٹو ماڈی اور الیکٹورل کالج کو مجتمع کرنا تھا۔ یہ عہدہ تہمشاہ کے بڑے بھائی جوزف بونا پارٹ کو دیا گیا۔ اس کے بعد ایمپائر کے آرچ چانسلر کا عہدہ تھا جو عدالتوں کا حاکم تھا یہ عہدہ کیمسیریدیم دیم تو فضل کو دیا گیا۔ تیسرا عہدہ اسٹیٹ کے صدر چانسلر کا تھا جس کا کام خارجی سفیروں سے ملاقات کرنا اور عہد نامے منظور کرنا تھا۔ یہ عہدہ یوجین بیوہارنس کو دیا گیا۔ اس کے بعد ایمپائر کا صدر (خزانچی) تھا جس پر لی برن مقرر کیا گیا جو قدیم سوم نوبل تھا۔ باقیماندہ گرانڈ ڈگنیٹریز امرائے عظام۔ ایمپائر کا ناظم فوجداری لوئی بونا پارٹ گرانڈ ایڈمیرل (اعلیٰ امیر البحر) مارشل موراٹ اور گرانڈ جج ریگیر مقرر ہوئے جس طرح کہ گرانڈ ڈگنیٹری ایمپائر کے ملکی انتظامات کے حکام اعلیٰ تھے اس طرح نپولین نے فوج کے نمایندوں کے لئے فرانس کے مارشل کے خطابات قایم کئے۔ اول مارشل تعداد میں اٹھارہ تھے۔ اس میں زمانہ انقلاب کے جملہ جرنیل سوائے بیشگرو اور موریو کے جنکی قسمتوں کے حالات بیان کئے جا چکے ہیں شامل تھے۔ مارشل آف فرانس کا عہدہ حاصل کرنے کے لئے یہ ضروری تھا کہ وہ شخص میدان جنگ میں ایک فوج یا افواج منتشر پر کمان کر چکا ہو۔ اس عہدہ

شہنشاہی دربار

کیساتھ اسقدر مراعات دالسنہ تھیں کہ فرانسیسی افواج کا ہر ایک کرنیل اس کا آرزومند تھا تیسری جماعت میں شہنشاہ کے خاص عہدہ دار شامل تھے۔ یہ گرانڈ مارشل ڈیوروک گرانڈ آمنر جو اس کا چچا جواف قسیش تھا اور جس کو اس نے پوپ سے کارڈنل بنوادیا تھا گرانڈ چیمبرلین ٹیلی رانڈ گرانڈ ہسٹیبل مارشل برتھیر گرانڈ ایکوئیری کولس کورٹ پرمشنل بھی۔ یہ عہدہ دار شہنشاہ کے دالی بوسٹ یا ہم پیشہ فوجی احباب تھے سینیٹ شہنشاہی کے دستور میں بھی ایسی ہی صردری بادقعت سیاسی جماعت قائم رہی جیسی کہ قونصلیت کے زمانہ میں تھی وہ گرانڈ ڈگنیٹریز کی بعد اور شہنشاہ کے خاندان کے آدمیوں اور ان لوگوں کے شامل ہوئے سے جنکو وہ صلہ دینا چاہتا تھا۔

ایمپائر کے محکمہ جات

اور زیادہ ٹرھگئی بھی۔ اس میں عمر بھر کے لئے جگہ دی جاتی تھی اور اس کا کام شہنشاہ کی کارروائیوں پر سوائے صدائے آفرس بلند کرنیکے اور کچھ نہ تھا ترمیمیں صرف یہ اس ارادہ سے کردئے گئے اور قانون سارجماعت کو قوامیں رکھ کر سکی اصلاحات دی گئیں یہ طریقہ صرف چھوٹی چھوٹی کمیٹیوں میں برتا جاسکتا تھا۔ یہ اوارات اگرچہ بہت احتیاط کے ساتھ اس غرض سے جاری کئے گئے ہے کہ آزاد اراء صاحب کی جاری نکل کر قائم کریں لیکن شہنشاہ کی جو عبارہ قوت نے انکو بالکل بیکار کردیا تھا۔ تاہم وانس کا انتظام ملکی رفتہ رفتہ کونسل آف اسٹیٹ کے قبضہ میں آگیا۔ قونصلیت کا صرف یہ ایک محکمہ تھا جس نے سلطنت میں ترقی کی۔ لیکن مجموعی حیثیت سے ترقی نہیں کی بلکہ یہ محکمہ صرف ایک بکار آمد انتظامی مرکز اور سرکار کے ہر تعرہ کے منتظمین کے لئے عدالت مرافعہ سمجھا گیا اور اگرچہ محکمۂ وزارت قایم رہا لیکن جوں جوں سرکاری معاملات پر سرکاری ملازم حاوی ہوتے گئے اور حکومت کا انتظام رودر رنیولین کے ہاتھ میں آگیا۔ اس محکمہ کے بھی حصے کردئے گئے۔ ہر حصہ کا افسر اعلےٰ کونسل آف اسٹیٹ کا ممبر ہوتا تھا۔ اس انتظام سے شہنشاہ اپنے وزرار کی روک تھام کرسکتا اور ایک شخص کے مرجانے یا پنشن پر چلے جانیکے بعد ملکی انتظام کو خراب ہونے سے بچا سکتا تھا۔

شاہنشاہی (سلطنت) کا طریقۂ انتظام

تاہم محکمہ جات وزارت بڑی بڑی مملکتوں کی طرح بہت زیادہ ضروری تھے۔ اور نپولین ان محکموں کے افسر مقرر کرنے کے معاملہ میں خوش قسمت تھا یہ قابل غور ہے کہ تین وزیر جنھوں نے قونصلیت کے عہد میں اس کی اتحتی میں کام کیا سلطنت کے عہد میں بھی عہدوں پر برقرار رہے۔ گوڈن وزیر مال تھا جو بعد کو ڈیوک آف گیٹا ہوا اور جس کے کئی ماتحت کونسل آف اسٹیٹ

نیولین کے وزرا

میں تھے۔ محلہ اس کے سب سے مشہور ڈیفرمن تھا جو کانسٹی ٹیوینٹ اسمبلی اور کانونشن کا ممبر ڈپٹی تھا اور دوسرا ماتحت لوئی تھا ڈیکریٹ وزیر بحر تھا اور بعد کو ڈیوک بھی ہو گیا تھا تیسرا وزیر جو کہ ڈیوک آف ماسا اور گرانڈ جج تھا وزیر عدالت کے عہدہ پر سرفراز ہوا۔ ادارہ جنگ میں شہنشاہ نے اپنے اسٹاف کے مخصوص ممبر مارشل برتھیر کو ۱۸۰۰ تک اور اس کے بعد جرنیل کلارک کو جو ڈیوک آف فیلٹر تھا رکھا۔ دیگر مختلف شعبوں کے صدر قابل مدبر تھے جن میں بہترین استحاص غالباً لیکوئی ڈی کیسک اور ڈارو تھے۔ ادارہ خارجہ میں ٹیلی رینڈ ٹیلیسٹ کے صلحنامہ مورخہ ۱۸۰۰ کے بعد تک اعلیٰ افسر رہا۔ اس کے بعد شامپینی ڈیوک آف کیڈور اس کا جانشین ہوا اور بعد میں اس کی جگہ میرٹ ڈیوک آف بسانو مقرر ہوا

ایمپائر کی ابتدا میں شیتل کے وظیفہ لینے کے بعد وزارت امور خانگی میں ایک تبدیلی واقع ہوئی۔ شیتل نے اس عہدہ کا کام نہایت خوش اسلوبی سے قونصلیٹ کے عہد میں انجام دیا تھا۔ لیکن محکمۂ وزارت پولس عامہ کے وجود سے کسی قدر پستی میں پڑ گیا۔ نپولس نے ۱۸۰۳ء میں اس عہدہ کو محض فوجی کورطرف کر دینے کی امید میں منسوخ کر دیا۔ لیکن بوجہ قابلیت ۱۸۰۴ میں وہ اس قدیم عہدہ پر پھر مقرر کر دیا گیا اور ۱۸۱۰ تک اس پر برقرار رہا۔

**بولون کا کیمپ** شہنشاہ ہو جانے کے بعد نپولین نے انگلستان سے جنگ کے خیال کو اپنے دماغ سے محو نہیں ہونے دیا۔ چنانچہ اس نے اعلان کیا کہ جس طرح اس نے کوہ الپس کو عبور کیا تھا اسی طرح وہ رود بار کو بھی عبور کر سکتا ہے۔ اس مقصد کے لئے اس نے بیڑے بیدے کی کشتیوں کا ایک بیڑہ بولوں پر جمع کیا اور رائن اور اطالیہ کی فوجوں کے متحد سپاہی کنارے پر جمع کئے لیکن اس کو معلوم تھا کہ جب تک انگلستانی بیڑا رود بار پر قابض ہے اس وقت تک فرانسیسی بیڑے کو رود بار عبور کرنا ناممکن ہے اس لئے اس نے آسٹریا اور پرشیا کے دونوں فرانسیسی بیڑوں کو مسخر کرنیکا مصمم قصد کیا اور اسے اتحادی ڈچ اور اہل ہسپانیہ کو بھی اپنے اپنے بیڑے تیار کرنیکا حکم صادر کیا اور ۲۰۰۰۰ کارآزمودہ سپاہیوں کو جہاز پر چڑھنے اور اترنے کی مشق کرائی عام طور پر نہ صرف یورپ بلکہ انگلستان میں اس حملہ کی کامیابی کا یقین کیا جاتا تھا۔ یہ فوج نہایت مکمل طور پر آراستہ کیگئی اور گرانڈ آرمی کے نام سے بصد احتیاط مرتب کر کے فرانس کے نہایت تجربہ کار جرنیلوں کی کمان میں دیگئی۔ اس سے پہلے دنیا کی تاریخ میں اس کی مثال

نہ تھی۔ اس کے فوائد مکمل اور اس کا جوش بے پایاں تھا۔

انگلستان پر حملہ کرنیکی تیاریوں کے زمانہ میں نپولین نے دولت برطانیہ کے ان مقامات پر جہاں وہ پہنچ سکا حملہ کر دیا۔ ۱۸۰۳ء میں اس نے ہینوور پر جو حارج ثالث کی موروثی ریاست تھی قبضہ کر لیا۔ یہ ریاست اس خط کے دوسری جانب واقع تھی جو پرشیا سے معاہدہ میں سرحد قرار پا چکا تھا۔ ۱۸۰۴ء میں اس نے نیپلس میں فوج بھیجکر اپنی مقبوضہ بندرگاہیں انگلستانی تجارت کے لئے بند کر دیں اور دوبارہ پرتگال کو دھمکی دی۔ اس کے علاوہ انگلستان کے خلاف ایک بحری دشمن کھڑا کرنیکی کوشش کی اور یونائیٹڈ سٹیٹس (امریکہ) کو لوسیانہ کا صوبہ فروخت کر دیا۔ یہ صوبہ اس نے ہسپانیہ سے اتحاد حاصل کرنے کی امید میں حاصل کیا تھا۔ نپولین کو اچھے موسم میں صرف چند گھنٹوں کے لئے دوبارہ انگلستان پر قابض ہونے کی ضرورت تھی تاکہ وہ انگلستان پر کامیابی کے ساتھ حملہ کر سکے۔ اس کی ہدایتوں کے بموجب امیرالبحر ولینو مارچ ۱۸۰۵ء میں ٹولون سے روانہ ہوا۔ اور نیلسن کی نگاہ بچاتا ہوا ہسپانوی بیڑہ میں شامل ہو کر جزائر ویسٹ انڈیز کی طرف جا نکلا جہاں اس کو پریسٹ کے بیڑے سے ملنے کی توقع تھی۔ لیکن پریسٹ کا بیڑہ مسدود راستہ سے نہ نکل سکا ولینو کو واپس ہونا پڑا اور ۲۲ جولائی کو سر رابرٹ کیلڈر کے انگریزی بیڑے کے ساتھ ایک معمولی لڑائی کے بعد فیرول میں جا لگا۔ نپولین کے حکم پر امیرالبحر مذکور ۱۱ اگست کو پریسٹ کو روانہ ہوا لیکن موسم کی خرابی مانع ہوئی اور کیڈز کی طرف رخ کرنا پڑا۔

**ولینو کی ناکامیابی**

غرضکہ اس طرح اپنی حملہ آور فوج کی حفاظت کے لئے فرانسیسی بیڑہ لانیکی عظیم الشان کوشش میں ناکامیاب ہو کر نپولین کو بولون بندرگاہ سے نکلنے کی ہمت نہ ہوئی۔ بولون کے بیڑے سے خوفزدہ ہو کر انگلستان نے نپولین کے خلاف براعظم پر دشمن پیدا کرنیکی ہر امکانی کوشش کی۔ پرشیا مثل پہلے کے اپنی غیر جانبداری پر پابند رہا۔ لیکن روس اور آسٹریا فرانس کے ساتھ دوبارہ قوت آزمائی کے لئے تیار تھے۔ اسکندر شہنشاہ روس ذاتی طور پر نپولین کی طرف مائل تھا۔ لیکن اس کے درباریوں رشتہ داروں اور وزرا نے اس کو انگلستان سے موافقت رکھنے پر زور دیکر

**پٹ کا جدید اتحاد ۱۸۰۵ء**

پٹ سے اتحاد کرنے پر مجبور کر دیا۔ اس کے علاوہ اس سخت برتاؤ پر جو نپولین نے بطور پہلے تو نصل کے اس کے سفیر کاؤنٹ مارکوو سے کیا تھا اس کو غصہ

ملال تھا۔ اور ڈیوک ڈی انگھین کے قتل سے بہت زیادہ خائف تھا۔ فرانس شہنشاہ آسٹریا نپولین سے لڑنے کے لئے زیادہ خواہشمند تھا۔ اس نے لونی وائل کی صلح سے اس وقت تک ایسی فوج کی ترتیب دی تھی۔ اس کو یقین تھا کہ ہولی رومن ایمپیر (مترک شہنشاہ روما) کے لقب کے بار سے سبکدوش ہونے کی وجہ سے اس کو کامیابی کے مواقع زیادہ مل گئے تھے۔ اسٹیٹ چانسلر (وینزل) جنگ کا حامی تھا کیونکہ اس کو روس کی طاقت میں صداقت کے ساتھ یقین تھا اور لیطر بورغ کو جہاں کہ وہ عرصہ تک آسٹرین سفیر کی حیثیت سے رہا تھا خوش کرنا چاہتا تھا۔ ان طاقتوراتحادیوں کو حملہ کرنے پر آمادہ کرنے کے لئے پٹ نے جو دوبارہ وزیر اعظم ہوگیا تھا۔ انگلستان کی دولت خرچ کرنے میں خست نہیں کی۔ روس اور آسٹریا دونوں کو اعلےٰ پیمانہ پر مالی امداد دی۔ جس کی برکت سے مہمات شروع کرنے کے ذرایع بہم پہونچے اور پرشیا کی مدد حاصل کرنے کے لئے سعی کوشش کی گئی۔ دوسرے درجہ کی طاقتوں میں پٹ کو سویڈن اور نیپلس کی امداد کی توقع تھی نیپلس پر حملہ کرنے میں نپولین کی عجلت نے اس ملک کو اطالیہ سے منحرف کرنیکا موقع نہ دیا۔

**ابتدائے جنگ**

اور سویڈن کا بادشاہ گسٹاؤس چہارم جو اگرچہ اپنے باپ کی طرح فرانس کا سخت دشمن تھا کوئی عملی مدد نہ دیسکا۔ اور پرشیا بدستور غیر جانبدار رہا۔ لکا (Lucca) اور جنیوا (Genoa) کے الحاق کو لڑائی کا بہانہ قرار دیکر آسٹروی اور روسیوں نے فوراً فرانس پر حملہ کردینے کا ارادہ کرلیا۔ اعلان جنگ سے پہلے جرنیل میک نے ایک طاقتور آسٹرین فوج کے ساتھ بیویریا پر حملہ کردیا اور اُلم پر قابض ہوجانے کے باعث اس کو یقین تھا کہ ڈینیوب کی وادی کی کافی حفاظت ہوگئی ہے اسی اثنا میں ۱۳۰۰۰ آدمیوں کی مخصوص آسٹرین فوج نے جو آرچ ڈیوک چارلس کی کمان میں تھی اطالیہ پر حملہ کیا اور ایک طاقتور روسی فوج پرشیا کو فرانس کے خلاف اعلان جنگ کردینے پر آمادہ کرنیکی امید میں پرشیا کی سرحد کے قریب پہنچا دیگئی۔

**۱۸۰۵ کی مہم**

نپولین نے انگلستان پر اپنے مجوزہ حملہ کی کامیابی سے ناامید ہوکر انگلستان کے مخصوص اتحادی پر یہ تحمیل حملہ کرنیکا ارادہ کیا اور اُردو آرمی کو بولون چھوڑنے اور جرمنی میں داخل ہونیکا حکم دیا۔ میک کو یقین تھا کہ فرانسیسی

موریو کی طرح بلیک فورلیسٹ میں ہو کر آگے بڑھینگے۔ نپولین نے میک کے اس معالطہ کو قایم رکھنے کے لئے کچھ فرانسیسی افواج اُدھر بھیجدیں۔ اسی اثنا میں گرانڈ آرمی دو حصوں میں دونم برگ اور فرینکو سامیں ہو کر آگے بڑھی اور ٹایروب پر بہو یکر الپیچ سے گذرتے ہوئے پرشوی عرجاسدارای کو توڑ کر مسک کی وادیا کو وایسی روک دی۔ آسٹرڈی جرنیل نے فرانسیسی فوج کو شکست دیکر نکل جایکی کوشش کی لیکن "لے" نے اس کو ایسگلس پر شکست دی اور ۲ر اکتوبر ۱۸۰۵ء کو ۳۰۰۰ آدمیوں کے ہمراہ میک نے ہتھیار ڈالدیے۔ الم پر قبضہ ہو جانے سے آسٹریا کی ایک کارآمد فوج ہی برباد نہ ہوئی بلکہ وائنا پر چڑھائی کا راستہ نکل آیا۔

**الم کی فتح ۲ر اکتوبر ۱۸۰۵ء**

اس کامیابی کے بعد نپولین بسرعت تمام آگے بڑھا وہ ایک متحدہ روسی اور آسٹرڈی فوج کے مقابلہ ہو کر جو موریویا میں برسیا پر دباؤ ڈالنے کے لئے مقیم تھی وائنا میں داخل ہوا۔ اور ڈینیوب کو عبور کر کے دشمنتا ہوں کی فوج کا مقام آسٹرلٹز مقابل ہوا۔ ۲ر دسمبر ۱۸۰۵ء کو اس کی تاجپوشی کی سالگرہ کے دن گرانڈ آرمی نے روسی اور آسٹریوں کو شکست فاحش دی۔ اتحادیوں کے ۱۵ آدمی قتل اور زخمی ہوئے ۲ سپاہی گرفتار ہوئے اور ۱۸۹ توپیں ہاتھ آئیں تہسنہاہ فرانسس سخت خطرہ میں مبتلا تھا کیونکہ اس کی آخری فوج جو اطالیہ میں تھی یوجین ڈی بیوہارنس اور جینا کے ہاتھوں

**آسٹرلٹز کی لڑائی ۲ر دسمبر ۱۸۰۵ء**

کالڈی اِر دیر ۳۰ر اکتوبر کو سخت شکست کھا چکی تھی آسٹرلٹز کی مہم نپولین کی فوجی زندگی میں سب سے زیادہ شاندار مہم تھی۔ ادھر پولیس اس جنگ عظیم میں گرفتار تھا۔ اُدھر اس کا بحری بیڑا پورے زور

**ٹریفلگار کی لڑائی ۲۱ر اکتوبر ۱۸۰۵ء**

بہایت فکر اور توجہ سے انگلستان پر حملہ کرنیوالی فوج کی حفاظت کے لئے تیار کیا تھا نباہ ہو گیا۔ فرانسیسی امیرالبحر ولینوے متحدہ فرانسیسی اور ہسپانوی بیڑے کو جس میں ۳۳ جہاز اور بایخ فریگیٹ شامل تھے کیڈز سے نکالا۔ لیکن وہاں سے نکلتے ہی نیلسن (Nelson) کے انجذب انگلستان کے ۲۰ جہازوں کے بیڑہ سے کیپ ٹریفلگار کے سامنے مڈبھیڑ ہو گئی۔ ٹریفلگار کی فتح جو ۲۱ر اکتوبر کو حاصل ہوی آسٹرلٹز کی فتح سے کسی طرح کم نہ تھی۔ فرانسیسی اور ہسپانوی بیڑے آسٹرڈی اور روسی افواج کی طرح مالکل تباہ ہو گئے ٹریفلگار میں اتحادیوں کے ۷۰۰۰ آدمی زخمی ہوے اور کام آئے اور انگریزوں کو صرف ۳۰۰۰ آدمیوں کا نقصان ہوا جس میں

جو نیلیس بھی شامل تھا۔

آسٹرلٹز کی لڑائی کا نتیجہ پریس برگ ( Pressburg ) کا صلحنامہ تھا جس پر آسٹریا اور فرانس نے ۲۶ دسمبر ۱۸۰۵ء کو دستخط ثبت کئے۔ روسیوں کی صرف ایک فوج برباد ہوئی تھی۔ اور ان کے ملک پر حملہ بھی نہیں ہوا تھا۔ اس لئے وہ جنگ کے قابل تھے۔ لیکن آسٹریا کو سخت نقصان پہنچ چکا تھا۔ پریس برگ کی صلح کی رو سے وینس۔ آسٹریا اور ڈیلمشیا سلطنت اطالیہ سے ملحق کر دیے گئے لیکن نپولین نے آخری دو صوبوں کو اپنی حکمرانی میں رکھا اور ان پر جرمیل مرمسٹ کو حاکم مقرر کیا۔ ٹرل اور سوابیا کا ایک حصہ بویریا سے ملحق کر دیا گیا۔ اور وہاں کے الیکٹر بے بادشاہ کا خطاب اختیار کیا۔ ڈیوک آف ورٹم برگ کو بھی یہی خطاب دیا گیا۔ بیڈن کا ڈیوک گرانڈ ڈیوک بنا دیا گیا اور بہت سی چھوٹی چھوٹی جرمنی ریاستیں معدوم کر دیگئیں ۱۲ جولائی ۱۸۰۶ء کو شہنشاہ فرانس کی سرپرستی میں "کنفڈریشن آف رائن" قائم ہوا۔ انگلستان آسٹریا پر فرانس سے علیحدہ صلح کر لینے کا الزام نہ لگا سکا۔ کیونکہ وہ بولون سے گرانڈ آرمی کے ہٹ جانے کے باعث جو ٹریفلگار کی فتح سے کسی طرح کم نہ تھی خود مال مال بچ گیا۔ آسٹرلٹز کے بعد ۲۳ جنوری ۱۸۰۶ء کو پٹ کا انتقال ہو گیا اور انگلستان کی نئی وزارت نے جس میں وکس اور گرنول شامل تھے نپولین سے مراسلت شروع کرنے کی خواہش کی۔ کیونکہ اب انگلستان کو کسی حملہ کا احتمال باقی نہ تھا۔ آسٹریا کی شکست فاحش کے بعد پرشیا کو شکست فاحش ہوئی فریڈرک ولیم ثالث کو اپنے اس طرز عمل پر فخر تھا کہ باوجود مخالف کوششوں کے اس نے اپنی غیر جانبداری قائم رکھی۔ چنانچہ ڈائرکٹری اور نپولین کی تحریریں اور انگلستان کی محورہ امدادی رقمیں اس کے ارادہ کو متزلزل کر سکیں۔ پرشیا کے وزراء نہایت فخر سے بیان کرتے تھے کہ ان ایام میں جب تمام یورپ مصیبت ناک لڑائیوں میں مبتلا تھا پرشیا نے ۱۷۹۵ء میں بیسل کی صلح کے بعد برابر امن قائم رکھا۔ اس لڑائی کی صلح کی یا لیسی سے بھی فائدہ پہونچا جو آسٹریا اور فرانس کو اپنی لڑائی کی یا لیسی سے حاصل ہوا۔ جرمنی کے نئے بندوبست ۱۸۰۳ء میں پرشیا بجائے منتشر ریاستوں کے مجموعہ کے ایک متحدہ سلطنت بن چکا تھا۔ اس لئے ۱۸۰۳ء تک ۱۷۹۵ء کی مقررہ سرحد کی پابندی کر کے شمالی جرمنی کی آزادی کو خوفناک فرانسیسی حملہ آوروں سے بچائے

پریس برگ کا صلحنامہ ۲۶ دسمبر ۱۸۰۵ء

رکھا۔ جرمنی کی شمالی ریاستیں پرشیا کو اپنا لیڈر سمجھتی تھیں۔ ہولی رومن امپائر کی تباہی کے بعد پرشیا کی پالیسی آسٹریا کی پالیسی پر قطعی طور پر غالب ہوگئی۔ سرحد مقررہ کو قایم رکھنا پرشیا کے بادشاہ کی دلپسند تجویز تھی اور جب تک وہ قایم رکھی گئی کوئی چیز سوائے حملہ کے اس کی غیر جانبداری میں مخل نہ ہوسکتی تھی۔ لیکن ۱۸۰۳ء میں ہینوور پر قبضہ ہو جانے سے جو انگلستان کی طاقت کے خلاف پیولس کی ایک تدبیر تھی مقررہ سرحد ٹوٹ گئی اور اس وقت سے فریڈرک ولیم ثالث کو لڑائی کی جانب مائل ہونا پڑا۔ اس میدان جنگ میں روس اور انگلستان اور سب سے زیادہ خود اس کی فوج نے اس کی ہمت بڑھائی۔ پرشیا کی فوج جس کو فریڈرک اعظم نے سایا تھا غیر معمولی طور پر پرشیا ملت کی مایہ ناز تھی۔ سیون ایرس وار (Seven years war) (جنگ ہفت سالہ) کی یادگار پھر سرسبز کر کے اور اپنے سپاہیوں کی ضرب المثل ترتیب سے مطمئن ہو کر پرشیا حزلوں کو یقین تھا کہ وہ ناتجربہ کار یورپ کے لوگوں کو شکست دے سکیں گے بہایت جوش کے ساتھ پرشیا کے لوگ اس رزم آرائی کے آرزومند تھے۔ وہ اس طویل امن سے ناخوش تھے اور بادشاہ کے نئے طرز کی تعریف کرتے تھے۔ چونکہ اس کو فرانس سے دلی نفرت تھی اس لئے وہ جنگ پر بہت جلد آمادہ ہو گیا۔ اس حرب میں اس کی خوبصورت ملکہ لوئیز بھی شریک تھی چند تجربہ کار وزراء اور مثلاً ڈیوک آف برنسوک نے جو فرانسیسی سپاہیوں کی بہادری سے اچھی طرح واقف تھا جنگ کی مخالفت کی۔ فریڈرک ولیم اس معاملہ میں متزلزل رہا۔ اور ۱۸۰۵ء میں جبکہ اس کی امداد بہت مفید ثابت ہوتی اس نے روس اور آسٹریا کے اتحاد میں شامل ہونے سے انکار کر دیا اگرچہ ۳ نومبر ۱۸۰۵ء کو یوسیٹڈم کے عہدنامہ پر اس نے دستخط کر دئے تھے۔ اور ثالث شکر ۱۸۰۰۰ آدمیوں کے ساتھ اس شرط پر کہ اگر نپولین نے اس کی شرائط رد کر دیں تو وہ اتحادیوں میں شامل ہو جایگا وعدہ کر چکا تھا۔ لیکن یہ معاہدہ مداخلت بیکار ثابت ہوئی۔ ہوگ وٹس پرشیا کے وزیر نپولین کے صدر مقام پر آسٹرلٹز کی لڑائی کے نتیجہ کا منتظر رہا اور ۱۵ دسمبر کو اس نے شونبرن کے عہدنامہ پر دستخط کر دئے جس کی رو سے پرشیا نے کلیوس فرانس کو اور اسپیچ بیوریا کو دیدیا۔ اور ہینوور پر قابض قبضہ کر لیا۔ دو مہینے بعد ۱۵ فروری کو ایک اور عہدنامہ کی رو سے نپولین نے پرشیا کو مشرح طور پر ہینوور کا الحاق کرنے کے لئے مجبور کیا یہ انتظام انگلستان کے خلاف اعلان جنگ کا حکم رکھتا تھا۔

فریڈرک ولیم ثالث کی طویل غیر جانبداری اس طرح پر ختم ہوگئی اور بہت جلد بیکار بھی ثابت ہوگئی۔ کیونکہ فوراً ہی نپولین ہینوور انگلستان کو واپس دینے پر آمادہ ہوگیا۔ کیونکہ فوکس (Fox) کے عہدۂ وزارت پر آتے ہی وہ انگلستان سے صلح کی مراسلت کرنے پر رضامند ہوگیا تھا۔ اس خبر کو سنکر فریڈرک ولیم نے فوج جمع کرنی اور فرانس سے جنگ کے لئے تیاریاں شروع کردیں۔ اکتوبر ۱۸۰۶ء میں اس نے اسٹرلٹز کے فاتح کو فوراً راس کے پیچھے ہٹ جانے کا حکم دیا۔ ہیسر رسیوں کی کمک کا انتظار کئے ہوئے تھورنگیا میں آہستہ آہستہ اپنی فوجوں کو جمع کیا۔ پرشوی جرنیل اور شاہ کے اس طرز کے بہت مداح تھے کیونکہ وہ فرانسیسیوں کو شکست دینے کی عزت اپنے لئے مخصوص کرنا چاہتے تھے۔ ۱۴ اکتوبر ۱۸۰۶ء کو پرشوی فوجی دستوں کو جو دریائے ساسے کے کنارے بڑھ رہے تھے

**جینوا کی مہم اکتوبر ۱۸۰۶ء**

خود نپولین نے جینارار اور مارشل ڈیوٹ لے آور سٹاٹ رشکست دی یہ شکست آسٹرلٹز سے کم قطعی نہ تھی۔ ہوئی اور ۲۵ اکتوبر کو فرانسیسی افواج برلن میں داخل ہوگئیں۔

**ایلو کی مہم**

گرانڈ آرمی کے لئے اب روسیوں پر حملہ کرنا ضروری تھا۔ سولیس قریب قریب تمام پرشیا پر قبضہ کرلے اور ڈینزک کا محاصرہ شروع کرنے کے بعد پولینڈ میں داخل ہوا۔ اہل پولینڈ نے اس کا بہت پرجوش خیر مقدم کیا اور اس نے ان کو آزادی کا کچھ اسرار بھی کردیا تھا۔ پولینڈ کے سپاہیوں نے ایک عرصہ تک اس کی افواج میں کام کیا تھا اور مطلوم اہل پولینڈ کے ساتھ اہل فرانس کی ہمدردی تمام پولینڈ میں مشہور ہوچکی تھی۔ ۱۵ دسمبر ۱۸۰۶ء کو نپولین نے وارسا پر قبضہ کرلیا اور روسی سرحد پر اپنی فوجوں کو سرمائی مارکوں میں بھیجدیا۔ روسی جرنیل بنگس ہوسنشاہ یال کے فاتحوں میں سے تھا فرانسیسی فوج کے ایک حصہ پر اس کے سرمائی مارکوں میں یکایک حملہ کرنے کا ارادہ کیا۔ اور رماڈوٹی کی فوج کو پسپا کردیا۔ لیکن جب وہ کونگسبرگ کے قرب وجوار میں پہونچا تو معلوم ہوا کہ نپولین کو اس کی حرکات کی اطلاع ہوگئی تھی۔ اور وہ اپنی کل فوج جمع کرچکا تھا۔ نپولس کے پاس ۶۰ آدمی تھے اور اس نے ۸۰ روسیوں کو ایلو کے گاؤں کی لڑائیوں میں مقابلہ کیا۔ اور ۸ فروری ۱۸۰۷ء کو جبکہ برف باری ہورہی تھی نپولین نے ایسر حملہ کردیا۔ لڑائی دیر تک رہی۔ روسیوں کو پسپا ہونا پڑا لیکن یہ اندازہ کیا گیا کہ دونوں

فوجوں کا نقصان قریب قریب برابر رہا یعنی ہر دو جانب سے ۲۵۰۰۰ آدمی کام آئے۔ یہ نقصان بہ نسبت روسیوں کے فرانسیسیوں کے لئے بہت زیادہ مضر تھا۔ کیونکہ فرانسیسی سپاہی جو ایلو پر قتل ہوئے گرانڈ آرمی کے کار آمودہ جوان تھے اور ان کی بجھ سوائے نئے آدمی بھرتی کرنے کے اور کوئی چارہ نہ تھا۔

فریڈلینڈ کی لڑائی ۱۴ جون ۱۸۰۷ء

ایلو کی لڑائی کا نتیجہ یہ ہوا کہ فرانسیسی فوج نہ اطمینان اپنے سرمائی مارکوں پر قائم رہی اسی زمانہ میں روسی کیمپ میں ضروری مدبرانہ کفت وشنید جاری تھی۔ فریڈرک ولہم نے شہنشاہ اسکندر سے ایسی دوستی مستحکم کی اور اسے ملاریں میں سب سے زیادہ قابل شخص بارڈل رتل کو ہوک وٹسر کی جگہ اسٹیٹ چانسلر مقرر کیا۔ پرشیا اس موقع پر رائے عام کام آسکتی تھی کیونکہ اسکی فوج تباہ ہو چکی تھی اور اس کا قریب قریب کل ملک فرانسیسیوں کے ہاتھ میں تھا تاہم اپریل ۱۸۰۷ء میں اسکندر اور فریڈرک ولہم کے مابین مارچ پیٹس کا عہد وفا ہوا۔ جس کی رو سے حملہ ورمدافعت میں ایک دوسرے کی مدد کرنا لازم تھا۔ لیکن مدبرین کی امیدیں جو ایلو کی غیر فیصل لڑائی پر قائم ہوئی تھیں بہت جلد نپولین کی فوجی فتوحات سے ٹوٹ گئیں۔ ۲۴ مئی ۱۸۰۷ء کو ڈینزگ نے جس نے جاں توڑ کر محاصرہ کر موا لو کا مقابلہ کیا تھا جریسل لیوی کی اطاعت قبول کی اور اس طرح محاصرہ کرنیوالی افواج اصلی افواج سے جا ملگئیں۔ ۱۸۰۷ کی گرمی کی مہم بہت مختصر تھی بینگسٹن جس کے ہمراہ خود شہنشاہ اسکندر تھا ۱۴ جون کو فرانسیسی فوج پر حملہ کرنے کے لئے آگے بڑھا۔ روسیوں نے غلطی سے دریائے ایلو فریڈلینڈ جانے میں عبور کیا اور جبکہ دریا ان کی پشت پر تھا سکسٹ وجس ٹھائی۔ ۲۵۰۰ آدمیوں کا نقصان ہوا۔ فریڈلینڈ کی فتح قطعی بھی اگرچہ اس نے روسی سلطنت کو تباہ نہیں کیا۔ جس طرح کہ اسٹرلٹز اور جینا کی فتوحات نے آسٹریا اور پرشیا سلطنتوں کو تباہ کر دیا تھا۔ اس فتح نے روس کی فوجی طاقت کو بالکل فنا کیا اور نہ روسی فوج کی ترتیب کو بگاڑا جو اس امر کا محرک دعوے کرتی تھی کہ اس نے آسٹریا اور پرشیوں سے بہتر اہل فرانس کا مقابلہ کیا تھا۔ شہنشاہ اسکندر کے لئے یہ امر قطعاً ضروری نہ تھا کہ وہ ایسی سلطنت کے قیام کے لئے یونس سے کوئی معاہدہ کرنے کی خواہش کرے جس کی موجودہ شکستوں نے اس کی اس طلبی کو اس کے وزراء اور دربار کے سامنے جائز قرار

دیدیا۔ روس کے انگلستان سے اتحاد کرنیکی موافقت میں جو دلیلیں پیش کی جاتی تھیں اس کا جواب وہ یہ دے سکتا تھا کہ اس نے اس اتحاد کے شرائط پر عمل کرنیکی وفاداری کے ساتھ کوشش کی لیکن موجودہ واقعات کے مدنظر وہ اس کو کسی طرح قایم نہیں رکھ سکتا تھا۔ اس لے ہمیشہ فرانس سے صلح اور یورپ سے دوستی قایم رکھنے کی خواہش کی اور اب وہ اپنے ذاتی میلان طبع کے مطابق عمل کرنیکے لئے خود کو آزاد خیال کرتا تھا۔

**ٹلسٹ پر ملاقات ۲۵ رجون ۱۸۰۷ء**

۲۵ رجون ۱۸۰۷ء کو شہنشاہ اہل فرانس اور زار روس کے درمیان ٹلسٹ پر ایک کشتی میں جو دریائے نیمس کے بیچ میں لنگر انداز تھی مشہور ملاقات ہوئی۔ نپولین کی ذاتی کشش اور اس کی مہتم بالشان فاتحانہ شان و شوکت نے اس کے پرجوش مداح شہنشاہ اسکندر کے سنگھمہ دماغ پر گہرا اثر کیا اس ملاقات میں یورپ نے شہنشاہ روس کی نگاہوں کے سامنے مشرق اور مغرب کی پرانی سلطنتوں کو دوبارہ قایم کرنیکی تحریر حواس کر بہت محبوب تھی پیش کی اس نے تحریر کیا کہ ان کو باہم وفادار رہنا چاہیئے۔ اس نے یہ بھی تحریر کیا کہ دولت وانس لاطینی قوموں اور وسط یورپ پر مسلط رہے۔ روس یونانی سلطنت کی یادگار تھا اور ایشیا میں ایسے مقبوضات بڑھائے۔ ان عظیم الشان تحریروں نے شہنشاہ اسکندر پر جادو کا کام کیا یقین تھا کہ ان کو قبول کرنے میں وہ نپولین اعظم اور ملکہ وکٹوریہ کی پالیسی پر عمل پیرا ہو رہا ہے۔ نپولین انگلستان کو اپنا حقیقی دشمن سمجھتا تھا اور اس کی بربادی کی کوشش اپنا فرض خیال کرتا تھا۔ اسکندر نے باوجود اس نقصان کے جسکا اس کی رعایا کے لئے امدنیہ تھا نپولین پر انگلستان کی تجارت بند کرنے اور کونٹی نفتل بلوکیڈ کے مسئلہ پر کاربند ہونے کے لئے پولیس کی پالیسی اختیار کرنیکا وعدہ کرلیا۔ تاہم باوجود پولیس کے سخت دباؤ ڈالنے کے اسکندر نے اس قدر زیادتی کی حرات نہ کی کہ انگلستان کے خلاف اعلان جنگ کرنے کا وعدہ کرلیتا ٹلسٹ پر پہلی ملاقات کے بعد اور بھی ملاقاتیں ہوئیں اور آخر الامر ٹلسٹ کا صلحنامہ مکمل ہوا۔ اس معاہدہ کی رو سے روس نے جزائر آیونیہ اور دلمشیا کے صوبہ میں دریائے کٹارو کے دہانے جن پر ۱۷۹۹ء سے روس نے قبضہ کر رکھا تھا فرانس کو دیدئے۔ نپولین نے وعدہ کیا کہ وہ پولینڈ کو آزاد نہ کریگا اور اسکندر کو صلاح دی کہ فرانس کی طاقت بڑھانے کے معاوضہ میں وہ سویڈن اور ٹرکی کے مقبوضات سے اپنی تلافی کرلے اس پالیسی

کارسد ہونے کے لئے فرانسیسی افواج کے ایک دستہ نے سویڈش پومیرینیا پر حملہ کیا اور اسٹرال سنڈ لے لیا اور روسیوں نے فن لینڈ پر قبضہ کرلیا۔

ٹلسٹ کا صلحنامہ، جولائی ۱۸۰۷ء

نپولین نے اسکندر کو ترکی پر حملہ کرنے کے لئے محور کیا اور وعدہ کیا کہ ڈینیوب کی ریاستین حاصل کرنے میں فرانس روس کی مدد کریگا۔ شہنشاہ روس نے ایسے اتحادی شاہ پرشیا سے صلح کرانیکی ایما مدارانہ کوششیں کیں۔ لیکن نپولین نے اگرچہ وہ اسکندر کو خوش کرنا اور روس کو اپنا مصوط اتحادی بنانا چاہتا تھا۔ فریڈرک ولیم ثالث سے بعد ظاہر کی اس کو کچھ عرصہ تک پرشیا کے صفحۂ ہستی سے مٹا دینے کا خیال تھا لیکن اسکندر کی سفارش پر اس نے پرشیا سے صرف صوبہ جات رائن اور دسٹ ملیا کے حصول پر قناعت کی اور ریاست ہیس کاسل سے پیوسٹ کرکے سلطنت ویسٹ ملیا قائم کرلی اور پرشوی پومیرینیا کو بھی اپنی نوساختہ گرانڈ ڈچی آف وارسا میں شامل کرلیا۔

کونٹینٹل بلوکیڈ

ٹلسٹ کے صلحنامہ نے نپولین کا صرف ایک دشمن مدمقابل چھوڑا اور وہ انگلستان تھا۔ ٹریفلگار پر فرانسیسی بیڑے کی تباہی اور اسٹرلٹز۔ جینا اور ایلو کے معرکہ جات کے باعث گرانڈ آرمی کی کمزوری نے شہنشاہ فرانس پر ثابت کردیا کہ انگلستان پر حملہ کرنیکی تجویز سے درگزر کرنا مناسب ہے۔ لیکن اگرچہ وہ فوج کے ساتھ دریائے انگلستان کو عبور نہ کرسکتا تھا اور انگلستانی بیڑہ کا سمندر پر مقابلہ نہ کرسکتا تھا۔ تاہم اس کو یقین تھا کہ وہ انگلستان کو براعظم کی گلی کوچوں سے شکست دے کر تباہ برباد کرسکیگا۔ انگلستانی وزارت نے بین الاقوامی قانون کی ایسے موافق تعبیر کرکے حملہ جارحانہ بحری تجارت ایلبے کے دہانہ سے لیکر فرانس کے ساحل کی آخری حد تک سد کردی تھی۔ نپولین نے اس کا جواب (فیصلۂ برلن) برلن ڈگری سے دیا جو ۲۱ نومبر ۱۸۰۶ء کو اس شہر میں جاری کی گئی۔ اس میں برطانیہ کی تمام راہیں بند کئے جانیکا اعلان تھا۔ اس کی رو سے حملہ انگلستانی اسیار اور وہ حملہ جہازات جو کسی انگلستانی بندرگاہ یا کسی انگلستانی نوآبادی کے بندرگاہ پر لنگرانداز ہوچکے ہوں قابل ضبطی تھے۔ اس کارروائی کے بعد ۱۷ دسمبر ۱۸۰۷ء کو نپولین نے ملس ڈگری جاری کی جس کی رو سے کسی ملک کا کوئی جہاز جو برطانوی بندرگاہوں پر لنگرانداز ہوچکا ہو قابل گرفتاری اور مال غنیمت سمجھا جانیکا مستوجب تھا۔ نپولین کو امید تھی کہ کونٹینٹل بلوکیڈ کی تجویز میں روس کے شامل ہوجانے سے انگلستانی تجارت تباہ ہوجائیگی

لیکن فی الحقیقت یہ خیال غلط ثابت ہوا۔ انگلستانی تجارت بدستور حاوی رہی اور کونٹینٹل بلوکیڈ کے حملات سے انگلستانی تاجروں کے منافع کو ترقی دیدی برعکس اس کے براعظم کے باشندوں کو نقصان پہونچا جنکو شکر وغیرہ جیسی ضروری چیزوں کے لئے زیادہ قیمت ادا کرنی پڑتی تھی یہ صحیح ہے کہ یورپین کی یہ امید بھی کہ تمام دنیا کی باربرداری کی تجارت انگلستان کے ہاتھوں سے نکلکر فرانس اور اس کے اتحادیوں کے قبضہ میں آجائیگی پوری نہ ہوئی۔ کیونکہ انگلستان کے جہاز بیڑے بدستور سمندر پر خالص رہے اور دوسری تاجر قوموں کی طاقتوں کو بڑھنے سے روکتے رہے۔ چنانچہ کونٹینٹل بلوکیڈ کا نتیجہ یہ ہوا کہ فرانس کے اتحادیوں کو مالی نقصانات پہونچے۔ اور یورپین سے متنفر ہوگئے۔ اور انگلستان کی تجارت کو زیادہ ترقی ہوگئی۔

**کوپن ہیگن پر گولہ باری ستمبر ۱۸۰۷ء**

انگریزی فوج کو اس کی کم پروا تھی کہ یورپین براعظم میں انکی آمد و رفت بند کردیگا۔ لیکن شمالی حرمی پر اس کا قبضہ ہوجانے سے ان کو خوف ہوگیا تھا۔ کہ مبادا یورپین ڈینمارک کے بیڑے پر اسی طرح قبضہ کرلے جس طرح کہ ڈائرکٹری نے ہالینڈ کے بیڑے پر کرلیا تھا۔ ٹلسٹ میں درحقیقت اس قسم کے حصہ عہد و پیماں ہوچکے تھے جنکی رو سے یہ طے ہوچکا تھا کہ فرانس ڈینمارک کے بیڑے پر قبضہ کرلیگا۔ اس خبر کی اطلاع انگلستان کے وزرا کو پہونچ چکی تھی اور اس کے روکنے کے لئے انگلستان میں ایک خفیہ مہم کا انتظام کرلیا گیا تھا۔ ڈینمارک ایک غیر جانبدار ملک تھا اور انگلستان یا فرانس کو اس سے برسرپیکار ہونے کی کوئی وجہ نہ تھی۔ لیکن ڈینمارک کمزور ملک تھا قوت مدافعت نہ رکھتا تھا۔ ان مشکلات کو دیکھکر انگلستان نے حملہ کردیا اور ایک طاقتور بیڑے نے کوپن ہیگن کے سامنے ستمبر ۱۸۰۷ء کو لنگر ڈال کر شہر پر گولہ باری کی۔ ڈینمارک کی قلیل فوج کو ایک دستہ نے جو سر آرتھر ولزلی کی ماتحت تھا۔ کیوک پر شکست دی اور ڈینمارک کے بحری بیڑے کو انگلستان نے ضبط اور سیاہ کردیا۔ اس حملہ نے یورپین کے سب سے زیادہ لیسنیدہ منصوبہ کو خاک میں ملا دیا اور ایک بیکار آمد بیڑا حاصل کرنیکی امید کو برباد کر ڈالا۔

**فرانس کا حملہ پرتگال پر ۱۸۰۷ء**

انگلستان کے دو نہایت وفادار اتحادی پرتگال اور سویڈن کی چھوٹی چھوٹی سلطنتیں تھیں روسیوں کو سوئڈن کی جزیرے کیلئے چھوڑ کر نپولین نے خود پرتگال پر توجہ کی۔ شہنشاہ فرانس ڈائرکٹری کی طرح پرتگال کو انگلستان کا ایک دور افتادہ اتحادی سمجھتا تھا۔ فی الحقیقت اس رائے کی

کچھ وقعت ضروری تھی کیونکہ معاہدہ می تھوئس کے باعث دونوں ملکوں میں بہت اچھے تعلقات قایم ہو چکے تھے۔ تاہم پرتگال کے پرنس ریجنٹ Prince regent نے ۱۸۰۶ء میں انگلستان کا علی الاعلان اتحادی نمبر سے انکار کیا تھا اور اس کو غیر جانبدارانہ طریق قایم رکھنے پر اصرار تھا۔ بہرحال پولین نے پرتگال کی بربادی کا تہیہ کر لیا کیونکہ پرنس ریجنٹ نے کونٹینٹل بلوکیڈ میں شامل ہونے سے انکار کر دیا تھا۔ نپولین نے پہلے ہسپانیہ کے ساتھ ملکر ۱۸۰۷ء کے کام کرنیکا ارادہ کیا اور ۲۷ نومبر ۱۸۰۷ء کو فونٹینبلو کا عہدنامہ مکمل کر کے فرانس اور ہسپانیہ کی متحدہ فوجوں سے پرتگال کو فتح کر کے اس کو تین حصوں میں تقسیم کرنیکا ارادہ کر لیا۔ یہ بھی طے پایا تھا کہ شمالی صوبہ جات مادستاد اٹر دریا کو اس کی اطالوی ریاست کے بدلہ میں جس کو سولین لسانیا ہتانا دے دیے جائینگے۔ جنوبی اصلاع کے متعلق یہ طے پایا تھا کہ ان کی ایک خودمختار سلطنت گوڈوئے کے لئے قایم کر دی جائیگی جو پرنس آف بیس (شہزادہ امن) مشہور رہا اور ہسپانیہ کی ملکہ کا عاشق اور اس ملک کا سب سے زیادہ با اقتدار شخص تھا۔ درمیانی حصہ کے لئے طے ہوا تھا کہ فرانس عارضی طور پر اس کا الحاق کریگا۔ اس خفیہ عہدنامہ پر عمل کرنے کے لئے ایک فرانسیسی فوج جو جرسل جونو کی کمان میں تھی بہ تعجیل اس جزیرہ نما میں داخل ہوئی۔ اس کے لسبن کے قریب پہونچنے کی خبر سنکر پرنس ریجنٹ اپنی مجبون ماں ملکہ میریا اول اور اپنے دونوں بیٹوں کے ساتھ ایک انگلستانی بیڑے کے ہمراہ برازیل کو روانہ ہو گیا۔ پرنس ریجنٹ پشکل ٹیگس سے برآمد ہوا تھا کہ جونو ۳۰ نومبر ۱۸۰۷ء کو لسبن (Lisbon) میں داخل ہوا۔ فرانسیسیوں کا پرتگال میں خیر مقدم کیا گیا۔ پرتگالیوں کو پرنس ریجنٹ کی روانگی پر بہت عصہ آیا جمہوری اصولوں پر بہت ترقی ہو چکی تھی اس لئے یہ شبہ بھی نہ ہوا کہ سلطنت کے ٹکڑے کرنیکی خفیہ تجویز کی گئی ہے۔

جونو کو دریں قریب تمام پرتگال پر قبضہ کر لینے میں کوئی دقت پیش نہ آئی اس نے پرتگالی فوج کے چیدہ سپاہیوں کو پرتگالی لیجن کے نام سے گرانڈ آرمی میں سامل ہونے کے لئے فرانس بھیجا اور ملک کو کانسٹیٹوشن (آئینی حکومت) دینے کا وعدہ کیا۔ پہلی فروری ۱۸۰۸ء کو جونو نے حامیان برگینسرا کی حکومت کے خاتمہ کا اعلان کیا اور رعایا نے اطاعت قبول کر لی تو پرتگال کا بطور ایک ملک مقہور کے انتظام کرنا شروع کیا۔

**سویڈن** | سویڈن کے گستاوس چہارم کو (جس نے اپنے چچا ریجنٹ

ڈیوک آف سڈرمینیا سے عنان حکومت اپنے ہاتھ میں لی تھی اور جس نے شہنشاہ اسکندر والی روس کی مدد سے ۱۸۰۹ء میں شادی کی تھی) فرانس سے نفرت کا جذبہ موروثی طور پر ملا تھا یہ جذبہ ۱۸۰۹ء کے بعد سے اس کے باپ گستاؤس ثالث کا رہنما اصول تھا وہ فرانسیسی ڈائرکٹری اور ہیولین دونوں کے خلاف تمام اتحادوں میں انگلستان کا اتحادی رہ چکا تھا۔ اور ۱۸۰۳ء میں ایمیوں کے صلحنامہ کے افساح کے بعد انگلستان اور روس کے اتحاد کا باعث تھا ۱۸۰۵ء میں اس نے ایک انگلستانی۔ روسی اور سویڈی افواج اسے ماتحت لیکر ہیمبورگ پر حملہ کرنے اور ہالینڈ فتح کرنے کا وعدہ کیا تھا۔ لیکن تاریخ معینہ پر روانہ نہ ہوا۔ اس لئے اس مہم کا کوئی نتیجہ نہ نکلا۔ تاہم وہ انگلستان کے ساتھ وفادار رہا اور ٹلسٹ کے صلحنامہ کے وقت اس نے انگریزی اتحاد سے علیحدگی مسطور نہ کی جیسا کہ پہلے ذکر کیا جا چکا ہے گرانڈ آرمی کے ایک حصہ نے جو مارشل روں کی کمان میں تھا۔ سویڈش پومیریا پر قبضہ کر لیا اور سویڈن کا سب ایڈیلس کی قدیم فتوحات کو پھر کبھی حاصل نہ کر سکا۔ ۱۸۱۳ء میں براعظم کے سدباب (کونٹنٹل سسٹم) میں شریک ہونے سے شاہ سویڈن کے مہم انکار کے باعث شہنشاہ اسکندر نے سویڈ کو ٹسٹ پر طے پا چکا تھا فن لینڈ پر حملہ کر دیا۔ انگلستان سویڈن کی مدد کرنے کے لئے تیار تھا ایک طاقتور فوج سرجان مور کی ماتحتی میں اسٹاک ہوم بھیجی گئی۔ اس اہم موقع پر بادشاہ پر حموں کے آثار ظاہر ہوئے۔ انگلستانی فوج واپس ہو گئی اور ۱۸۰۹ء کی ابتدا میں گستاؤس چہارم تخت سے اتار دیا گیا۔

**یورپ کا دوسرا بندوبست**

شہنشاہ ہونے کے ساتھ آسٹریا اور پرشیا پر فتوحات حاصل کر کے روس سے اتحاد قائم ہو جانے اور فرانس کے درو جوار میں ماتحت سلطنتیں قائم کرنے کے بعد ہیولین نے براعظم پر اپنے اقتدار کا استحکام کرنا شروع کیا۔ جس طرح کہ فرانسیسی ڈائرکٹری نے فرانسیسی رپبلک کے اطراف وجوانب میں چھوٹی چھوٹی جمہوری ریاستیں گورنمنٹ فرانسیسی کے ماتحت قائم کی تھیں اسی طرح نپولین نے اپنی سرحد کو ماتحت سلطنتوں سے گھیر لیا۔ بٹیوین سسیسل دیان۔ اور یا تھی بوہیمین رپبلکوں کی نگہ ہالینڈ اور ہیلس کی سلطنتیں اور اطالیہ کی شاہی نیابت قائم ہوئی بٹیوین جمہوریت کا نظام سلطنت فرانس کے نظام کی تبدیلیوں کے ساتھ بدلتا رہا۔

**ہالینڈ**

عہد کاسسس کی جمہوری حکومت کے بجائے ڈائرکٹری اور

تو صیت ہو گیا۔ اور ۱۸۱۵ء میں فرانسیسی سلطنت قائم ہو جانے کے بعد اس کے لئے ایک نیا انتظام اختراع کیا گیا۔ اس بندوبست کے موجب کاؤنٹ تھیل میک جو ہالینڈ کا متحد مدر تھا حیات کے لئے گرانڈ پنشنری مقرر کیا گیا لیکن جوں ۱۸۱۶ء میں اس کو مستعفی ہو سکی ترغیب دیگئی اور لوئی لوناپارٹ شہنشاہ اہل فرانس کا بھائی ہالینڈ کا بادشاہ مقرر کیا گیا اہل ہالینڈ کو اس تبدیلیوں پر کوئی اعتراض نہ تھا۔ فرانسیسی طرز حکومت کی ترویج نے ملک کو کئے چھوٹی چھوٹی ریاستوں کے مجموعہ کے ایک متحدہ ملت بنا دیا تھا۔ ہر جمہ کیمیرڈاؤں پر ۱۷۹۷ء میں اور ٹیکس ل پر ۱۷۹۹ء میں فرانسیسی پیڑے کا نفصاں ہوا۔ لیکن اس کی تجارت کو ماوجود انگلستان کے نئے مقبوضات کو ترقی ہوئی۔ پیرس سے سلسلہ رسل و ترسیل قایم ہو جانے اور یکیم میں تکلیف دہ ٹیکس معاف ہو جانے کے باعث ہالینڈ کی مالی حالت بہتر ہو گئی۔ لوئی لوناپارٹ ہالینڈ کا پہلا بادشاہ ایک عاقل حکمران ثابت ہوا اس نے کئے قدیم تکلیف دہ ڈچ قانون کے ایسی مملکت میں سول کوڈ نپولین قانون دیوانی کی ترویج کی۔ ادبیات اور صنعت کو ترقی دی۔ اور دارالسلطنت کو ہیگ سے ہٹا کر ایمسٹرڈم میں قایم کیا۔ لیکن براعظم کے سد باب نے سخت بے چینی پیدا کر دی۔ ہالینڈ کے تجار سخت یا بندیوں سے تباہ ہونے لگے۔ اکثر اصلاع میں بلوے ہوئے اور جب نپولین کو یہ معلوم ہوا کہ براعظم کے سد باب کی خلاف ورزی ہوتی ہے تو اس نے فرانسیسی افواج کو ہالینڈ میں داخل ہونے اور دریاؤں کے دہانوں پر قبضہ کر لینے کا حکم دیدیا۔ لوئی لوناپارٹ نے اس طرز عمل کی مخالفت کی اور ۱۸۱۰ء میں اوس حکومت سے جو اس کے بھائی نے بخشی تھی دست بردار ہو گیا۔

**اطالیہ**

اوپر ذکر ہو چکا ہے کہ شہنشاہ بننے کے بعد نپولین نے شاہ اطالیہ کا بھی لقب اختیار کر لیا تھا۔ لیکن عنان حکومت اپنے ہاتھ میں رکھی بلکہ اپنے سوتیلے بیٹے یوجین ڈی بیوہارنس کو اطالیہ کا وایسرائے مقرر کیا۔ سلطنت اطالیہ میں ابتداءً سس الپائن ریپبلک کے مقبوضات۔ یعنی لمبارڈی موڈینا اور پارما کی ڈچیاں اور قدیم اصلاع فرارا اور بولونا شامل تھے جو کسی زمانہ میں پوپ کے قبضہ میں تھے ۱۸۰۶ء میں پریس برگ کے صلحنامہ کی وجہ سے سلطنت اطالیہ وینس اور وینس کے قدیم مقبوضات جو براعظم پر تھے شامل ہو جانے کے سبب سے بڑھ گئی۔

روم

فیوا۔ تگا۔ پیڈمنٹ اور ٹسکی پر فرانس براہ راست حکمراں تھا اور شہر روم اور کمپیگنا فرانسیسی سلطنت میں ۱۸۱۰ء میں شامل کرلئے گئے۔ اطالوی جزیرہ نما کے حصوں میں پیلیس کو ایک خود مختار سلطنت بنا دیا جسمیں لیگوریا جزیرہ بھی شامل تھا۔ ۳۰ مارچ ۱۸۱۴ء کو یہ سلطنت مولیں کے ڑے بھائی جوزف بوناپارٹ کو دیدی گئی۔ جوزف لے ہالینڈ کے بادشاہ لوئی کی طرح اچھا حکمراں بننے کی کوشش کی اور لائق وزرا مقرر کیے جن میں قریب قریب سب اہل پیلیس تھے سوائے دو فرانسیسی وزرا یعنی موسٹ ڈی ملیٹو وزیر جنگ اور سیلی سٹی وزیر پولیس کے اس نے عمدہ دوا میں رائج کئے۔ ڈکٹیٹیوں کو جو اس سلطنت کے جنوبی اضلاع کو تباہ کر رہی تھیں بند کرنیکی کوشش کی۔ اس اسامی جزیرہ صقلیہ نے فرانسیسیوں کی تمام کوششوں کی مخالفت کی۔ اور فرڈیننڈ بادشاہ صقلیہ کی (جو پیلیرمو میں اقامت کرتا تھا) اطاعت قبول کرلی ایک انگلستانی فوج بھی صقلیہ کی محافظت کے لیے مقرر ہوگئی۔ یہ فوج جوزف کو ہمیشہ پریشان رکھتی تھی۔ اور اہل انگلستان کلیریا کے ڈاکوؤں کی ہمتیں بڑھاتے تھے ۱۸۰۶ء کے موسم گرما میں انگریزوں نے اصل ملک پر حملہ کیا اور ۴ جولائی کو انگریز جنرل سر جان اسٹوارٹ نے فرانسیسی جنرل ریسیر کو میدان سلسٹ میں اس صبح کے بعد ۱۲ جولائی کو کٹیا پر قبضہ کرلیا۔ اس واقعہ کے بعد کلیریا میں فرانسیسی افواج کی طاقت اسقدر بڑھگئی کہ انگریز سوائے صقلیہ کی محافظت کے اور کچھ نہ کرسکے۔ جوزف بوناپارٹ کا انتظام جائی لائق سالس ہے۔ اس نے نظام جاگیرات (فیوڈل ازم) تمام علامی کو مسوخ کردیا۔ محاصل کی فراہمی میں ایمانداری اور نیک نیتی کے رواج کی کوشش کی اور اعلان کردیا کہ قانون کی نگاہوں میں ہر شخص برابر ہے۔ بہت سی خانقاہوں کو توڑکر ملک کی مالی حالت درست کی اور کاشتکاروں کی تعداد میں بہت زیادہ اضافہ کردیا۔

الیریا

سب سے آخر میں ڈلمشیا اور اسٹریا کے صوبجات الیریا جو برٹش رگ کے صلحنامہ کی رو سے طے کیے گئے تھے قابل غور ہیں ان کی حکومت براہ راست جنرل مارمنٹ کے ہاتھ میں تھی جو طالبہ کا والیسرائے۔ فقط ملکہ جو دیولین کا ماتحت تھا۔ ٹلسٹ کے صلحنامہ کے بعد اس حرارت آلویہ کا اور اضافہ ہوگیا۔ بیولین اس مقام پر ایک زبردست فوج تولوں کے دھمکانے کے لئے رکھتا تھا۔ غالباً اس کا

ارادہ یوناس کی خود مختاری دوبارہ قایم کرنے کا تھا۔ اور اس تجویز کو پورا کرنے کے لئے اسکی الیریا کی فوج اچھے موقع پر جمع رہتی تھی۔

**حرمی کے خلاف یورپین کی دوسری تدبیر**

حرمی کی ریاستوں کا سادہ دلست کرنے اور وسط یورپ میں وارن ۱۰۰ سال قایم رکھنے کے لئے یورپین نے ٹائرکڑی کی طرح ہشتو اور مراس کی روایتی پالیسی پر عمل کیا اور ریاست داس کے لئے معید سمجھی کہ رائن اور جرمانی آسٹریا کے مورونی ممالک کے درمیان چھوٹی چھوٹی حرمی ریاستیں قایم ہوں لیکن اس کا یہ خیال تھا کہ بہت چھوٹی چھوٹی ریاستیں جو ۱۶۴۸ء کے صلحنامہ ویسٹ فیلیا کے بموجب قایم ہوئی تھیں محض ایسے چھوٹے ہونے کے باعث محض عشت رکاوٹیں تھیں اس لیے اس نے معربی حرمی ریاستوں کو بڑھایا اور ان کے فوائد کو فرانس کے فوائد کے ساتھ وابستہ کرنیکی کوشش کی حرمی کے نئے مندوبت نے جو ۱۸۰۳ء میں ٹیلسٹ کی صلح کے بعد ہوا متقدر سلطنت روما مولی روس ایمپائر کو تباہ کر دیا نپولین نے انہی اصولوں پر کام کیا اور اس کا استقام فریقہ مت اسی قدر مستقل رہا جس قدر کہ ۱۸۱۴ء کا سادہ دلست تھا۔ یہ سدیلیاں بالتدریج معاہدات پریس برگ اور ٹلسٹ کی مطابقت میں صرور واقع ہوئیں۔ لیکن آخری نتیجہ یہ ظہور ہوئی عورکہ الارنی ہے

**سیویریا**

سیویریا کے الیکٹر جوزف میکس ملین نے موروثی حقوق کی سایر یٹیسٹ اور سیویریا کی الیکٹوریٹس کو ڈیوسٹس کی ڈگی کے ساتھ متحد کر دیا۔ اس کی تعلیم ورسیلز کے دربار میں ہوئی تھی تاہم وہ انقلاب فرانس کے اصولوں کو پسند کرتا تھا۔ اس لئے بہت جلد یولس کا دوست بنا لیا۔ لونی وٹل کے صلحنامہ کے بعد بندوبست نے جس نے اس کو لیٹیسٹ اور ڈگی آف ڈیوسٹس سے محروم کر دیا تھا اس کو ایک مضبوط اور متحدہ ریاست کا مالک بنا دیا پریس برگ کے صلحنامہ کے رو سے اسکو ٹرل اور نورم برگ اور الشسبن مل گئے اور ماوشاہ کا خطاب بھی حاصل ہو گیا ۱۸۰۹ء میں اس کو سالزبرگ کا صوبہ مل جانے سے اس کی سلطنت حرمی کی سب سے قوی سلطنتوں میں شمار ہونے لگی۔ وادی ڈیسوب کے تمام بالائی حصے اور اس کے باج گذار دریاؤں کی وادیوں پر قبضہ ہو جانے کے باعث سیویریا آسٹریا کے مقابلہ میں ایک موثر سرحدی ریاست بنگئی اور شمال کی جانب اس کی سرحد سلطنت سیکسنی سے ملتی۔ ماوشاہ میکس ملین جوزف اپنی عزت و اقتدار کا باعث شہنشاہ فرانس کو سمجھتا تھا۔ چنانچہ ان تعلقات کو مضبوط کرنے کے لئے اس نے اپنی لڑکی شہزادی اوگسٹا کی

شادی نپولین کے سوتیلے بیٹے ویسرائے یوجین ڈی بیوہارنس سے کر دی۔

**ورٹم برگ**

بیویریا کی مغربی سرحد پر نپولین نے سلطنت ورٹم برگ قایم کی جو مقابلۃً چھوٹی تھی تاکہ وہ بیویریا کی طاقت کو زیادہ بڑھنے سے روکتی رہے۔ فریڈرک ڈیوک آف ورٹم برگ میگس ملین جوزف آف بیویریا کی طرح فرانسیسی جمہوریت اور نپولین کا اقتدار تسلیم کرنے کے لئے آمادہ تھا۔ ۱۸۰۳ء میں ایکٹر کے خطاب کے ساتھ اس کی ریاست میں بہت اضافہ ہو چکا تھا۔ اور پریس برگ کے صلحنامہ کے بعد سوائے ری ازگو اور اوبیسو کے اس کو تمام اسٹریڈی سوابیا اور بادشاہ کے خطاب مل گئے۔ اس نے بھی بیویریا کے پہلے بادشاہ کی طرح نپولین سے رشتہ داری پیدا کی اور اپنی بیٹی شہزادی قطرین کی شادی جیروم لوبایارٹ بادشاہ وسٹ فیلیا سے کر دی۔ تیسری حنوفی حرمی ریاست جو قابل غور بڈن ہے بیڈن ہے اس کا الیکٹر ڈیوک چارلس فریڈرک ۱۸۰۳ء میں بنا دیا گیا۔ اور ۱۸۰۵ء میں اس کو گرانڈ ڈیوک کا خطاب اور آسٹریڈی سوابیا سے ری ازگو اور اوبیسو کا بڑا حصہ ملا اس نے بھی پولس سے رشتہ کیا اور اپنے ولیعہد کی شادی اسٹیفن ڈی بیوہارنس نپولین کی سوتیلی بیٹی سے کر لی۔

**وسٹ فیلیا**

وسٹ فیلیا کی سلطنت جو نپولین نے اپنے بھائی جیروم کے لئے ٹلسٹ کے صلحنامہ کے بعد قایم کی تھی بالکل نئی تھی۔ اور بیویریا اور ورٹم برگ کی طرح کسی قدیم خاندان ریاست کی وسیع سے نہیں بنائی گئی تھی۔ اس میں ہیسس کاسل کی الیکٹوریٹ اور ایلب کے مائیں کنارہ کی پرشوی ریاستیں تھیں جن میں ہیڈرون اور ہلڈیشیم کی (Bishoprics) بشپرکیں شامل تھیں۔ اور رینڈبرگ کا اولڈمارک برنسوک کی ڈچی ہینوور کا ایک حصہ اور دوسرے متفرق اضلاع بھی شامل تھے۔ اس طرح ایسس فیلڈ اور ڈر کی وادیوں کا بڑا حصہ شامل ہو گیا تھا۔ لیکن اس کی حدود سمندر تک نہیں پہونچتی تھیں۔ اور صرف ایک مشہور قلعہ میگڈی برگ اس کے قبضہ میں تھا۔ جیروم جو اسکا پہلا بادشاہ تھا اپنے بھائی جوزف اور لوئی کی طرح قابل حکمران نہ تھا۔ لیکن اس نے قابل وزرا مقرر کئے جن میں سمین مشہور فرانسیسی مقنن وزیر عدل اور مشہور مورخ جون ملر وزیر تعلیمات عامہ قابل ذکر ہیں وسٹ فیلیا کے ماتحتے اس طرح سپر و شکر ہو کر رہے جیسے کہ نپولین کو توقع تھی لیکن اس میں جیروم کی ریاست کا قصور نہ تھا جس نے رعیٰ غلامی فیوڈل اور ہیم علاق

کو مسوخ کر دیا تھا۔ قانون دوانی (سول کوڈ) کی ترویج کی تھی اور نظام ملکی کو از سر نو ترتیب دیا۔

**برگ کی گرانڈ ڈچی**

برگ کی گرانڈ ڈچی جس کی حکومت یولیں نے اپنے بہنوئی موراٹ کو ۱۸۰۶ء میں سپرد کی تھی یولین کی خود ساختہ دوسری سلطنت تھی جو ہیوریا کی عطیہ ڈچی آف برگ کاونٹی آف مارک لنبرگ آف مسٹر۔ مسٹر کی اسقفی جو برشیا سے لیگنی تھی اور ڈچی آف نساؤ سے ملکر، جو دیں آئی تھی اور دس لاکھ باشندوں کی ایک مختصر ریاست تھی جس کا اتر راس کے ایک حصہ پر تھا۔ اس کا دار السلطنت ڈوسلیڈارف تھا۔

**سیکسنی**

مشرقی جرمنی میں یولین کی پالیسی کا مرکز سیکسنی تھی اس ریاست کے الیکٹر نے صیا کی مہم میں اہل پرشیا کا ساتھ دیا تھا تاہم یولیں کا خیال تھا کہ سیکسنی کے حکمراں کو پرشیا اور آسٹریا کے درمیان واقع ہونیکی وجہ سے اسکا دوست ہونا چاہیئے۔ اس لئے اس کے باوجود اس کے ۱۸۰۷ء میں معقول رتاؤ کے سیکسنی کے الیکٹر کو بادشاہ کا خطاب اور ریرین لوسیتیا کا حلقہ دیدیا۔ ٹلسٹ کے صلحنامہ کے بعد نپولیں نے بادشاہ سیکسنی کے ساتھ اس سے بھی زیادہ سلوک کیا۔ اور اس کو دار سا کا گرانڈ ڈیوک بنا دیا۔

**چھوٹی چھوٹی ریاستیں**

جرمنی کی چھوٹی چھوٹی ریاستوں میں جو نپولین نے قایم کی تھیں سب سے زیادہ نمایاں ہسی ڈارمسٹیڈ تھی جو سلطنت ویسٹ فیلیا کو گرانڈ ڈچی آف برگ سے علیحدہ کرتی تھی۔ اسے ایک وفادار اتحادی کی حیثیت سے یولیں نے لیڈگریلوئی دہم کو جید مقبوضات اور گرانڈ ڈیوک کا خطاب دیا۔ سیڈن برگ ارہسی۔ ارمسٹیڈ کے لیے چوتھی گرانڈ ڈچی فرینک فرٹ کی تھی جو اسقف اعظم چارلس ڈی ڈلبرگ کو مرحمت کی گئی۔ یہ یادری عہد انقلاب میں اسقف اعظم الیکٹر آف می اینس کا مددگار تھا۔ ۱۸۰۲ء میں اس کو اسقف اعظم کا عہدہ ملا اور ۱۸۰۳ء میں جرمنی کے انتظام کے موقع پر صرف یہی ایک مذہبی الیکٹر باقی تھا اس وقت اس کو رائنس کی اسقفی دیدگئی تھی لیکن جسکو وہ ہیوریا کو منتقل کر دیگئی تو اس کے معاوضہ میں فلڈا اور ہناؤ کی ریاستیں اور اسمیسفرک کا تعلقہ دیا گیا۔ آخری گرانڈ ڈچی ورٹزبرگ کی تھی جو ٹسکنی کے قدیم گرانڈ ڈوک آرچ ڈیوک فرڈیننڈ کو سالزبرگ کے صوبہ کے بدلے میں جو ہیوریا کو ۱۸۰۹ء میں دیا گیا مرحمت کی گئی تھی۔ یہ ملکی

تبدیلیاں اور اضافے بہت چھوٹی چھوٹی ریاستوں کو ملا کر کئے گئے تھے۔ سلطنت کے مبارزوں کو اپنے اعلےٰ حقوق سے دست بردار ہونا پڑا۔ اور چھوٹے ڈیوک اور شہزادوں کے حقوق کا فیصلہ جن کی ریاستیں بڑی ریاستوں میں شامل کر دی گئی تھیں۔ اس طرح کیا گیا کہ لارڈ (رئیس) ہونے کی حیثیت سے ان کے حقوق اور حطامات برقرار رہے لیکن انکی حکومت کا خاتمہ کر دیا گیا۔ تاہم یہ لوگ مخصوص امراء کی حیثیت سے قایم رہے اور مخصوص مراعات شاہی کے مستحق قرار دیے گئے۔ اس انتظام کی مدولت جس کی رو سے ۱۸۰۳ء کے سند دلسب میں اضافے ہوئے تھے قدیم حرمی کے انتظامات یک لخت مسترد ہو گئے۔ چھوٹی ریاستیں سوائے چند مستثنیات کے مٹ گئیں اور حرمی کی کئی جاگیری ریاستوں کے مجموعے کے دی اختیار ریاستوں کا مجموعہ بنگئی۔

**عہدۂ رائن**

یہ ولس لے عہدۂ رائن ساکر جس کا وہ سرکاری طور پر محافظ تسلیم ہو چکا تھا حرمی کے شہزادوں کے اجتماع کی کوشش کی ابتدائی کنفیڈریشن آف رائن میں جو جولائی ۱۸۰۶ء میں منعقد ہوئی صرف پندرہ شہزادے شامل ہوئے لیکن ٹلسٹ کے بعد اس میں ۳۲ شہزادے شریک ہوئے کنفیڈریشن کا صدر چانسلر چارلس ڈی ڈیلبرگ فرسیک فرٹ کا گرانڈ ڈیوک تھا صرف یہی ایک مذہبی رکن کنفیڈریشن میں شامل کیا گیا تھا۔ اس میں چار سلطنتیں یعنی بویریا ورٹمبرگ دسٹ فیلیا اور سیکسی بانچ گرانڈ ڈچیاں اور ۲۳ ریاستیں شامل تھیں۔ اس کی پالیسی ڈائٹ کے سپرد تھی جو فرنیک فرٹ میں اجلاس کرتی تھی اور جو دو کالجوں پر مشتمل تھی۔ ایک کالج بادشاہوں کا تھا اور ایک کالج شہزادوں کا تھا۔ عہدۂ رائن میں جو رائن اور الپ کے درمیان واقع تھی دو کروڑ جرمنوں کی آبادی تھی اور عہدنامہ کی رو سے نپولین کو ڈیڑھ لاکھ فوج دینے کے لئے پابند تھی۔

**پولینڈ**

پولینڈ کے معاملہ سے زیادہ کسی دوسرے موقع میں یہ بات ثابت نہیں ہوئی کہ نپولین کے دماغ میں مشرق اور مغرب کی قدیم سلطنتوں کو دوبارہ قایم کرنے کا خیال کس قدر مکمل طور پر جاگزیں تھا۔ شہنشاہ اسکندر کو خوش کرنے کے لئے وہ پولینڈ کو آزاد کرنے پر مصر نہ ہوا۔ وہ نہ صرف روس کو صوبہ جات پولینڈ سے محروم کرنے کی خواہش و جرأت سے بری تھا بلکہ اس نے

ٹلسٹ میں اسکندر کو بولش حلقے سلکسف اور لوکر وھی دے دئے تھے۔ اگرچہ روس کی ناراضی کے خوف سے وہ پولینڈ کو ایک طاقتور سلطنت بنانے کی جرات نہ کر سکتا تھا۔ تاہم ۱۸۱۵ء میں اس نے گرانڈ ڈچی آف وارسا کے نام سے ایک چھوٹی سلطنت پولینڈ میں قایم کر دی۔ اس طرز عمل سے وہ اہل پولینڈ کو تو اس کو پولینڈ کی آزادی دوبارہ قایم کرنے والا سمجھتے تھے مطمئن نہ کر سکا لیکن الٹا شہنشاہ اسکندر کو ناراض کر لیا جو پولینڈ میں کسی قسم کی بھی ریاست کے وجود کو پسند نہ کرتا تھا۔

وارسا کی گرانڈ ڈچی

گرانڈ ڈچی آف وارسا میں کل پرسوی پولینڈ اور آسٹرڈی پولینڈ کا بڑا حصہ شامل تھا۔ اس کی حکمرانی گرانڈ ڈیوک آف وارسا کے نام سے سیکسی کے بادشاہ کے سپرد کی گئی قدیم زمانہ میں بھی سیکسی کے الکٹر پولینڈ کے بادشاہ ہوا کرتے تھے۔ پولینڈ کے متعلق اس دوعملی طرز عمل میں پولین اور اسکندر کے نوساختہ اتحاد کے لئے بہت بڑا خطرہ پنہاں تھا۔

ایک سال سے زائد عرصہ تک اسکندر اور پولین کے اتحاد نے یورپ میں سخت بےچینی پیدا کر دی تھی۔ لیکن بہت جلد مساقسہ کے دو ہات پیدا ہو گئے۔ ایک جانب اسکندر گرانڈ ڈچی آف وارسا کے وجود کے خلاف تھا اور محسوس کرتا تھا کہ اس کی رعایا کو کونٹینٹل بلوکیڈ براعظم کے سدباب سے واحی تکلیفیں ہیں۔ اس کے علاوہ پولین کی طاقت نصف النہار پر پہونچ کر زوال کے آثار دکھا رہی تھی۔ اس زوال کی ابتدائی علامت پوپ سے مناقسہ اور معاملات ہسپانیہ میں نپولین کی مداخلت تھی۔ پرتگال میں سر آرتھر ویلزلی کا فرانسیسی افواج کو ویمیرو پر شکست دیدینا اور جنرل ڈیوپون کا ہسپانویوں کی اطاعت قبول کر لینا نپولین کی منظمہ برہما وار تھا ٹلسٹ کا صلحنامہ پولین کے عروج حقیقی کا پتہ دیتا ہے۔ لیکن ان بدقسمتیوں کے جن کا سامنا اسکو ۱۸۰۸ء میں کرنا پڑا اور معاملات ہسپانیہ میں بیجا مداخلت کے باوجود وہ اب تک یورپ کا سب سے بڑا حکمراں نظر آتا تھا۔

ارفرٹ کی کانفرس ستمبر ۱۸۰۸ء

اپنے وقار پر کسی قدر حرف آتے دیکھکر اور اپنے دہمی اتحادی کے دماغ پر برا اثر پڑنے کے خوف سے نپولین نے اپنے وجود اور اپنی گفتگو کی قوت حاذبہ پر بھروسہ کر کے ارفرٹ میں ستمبر ۱۸۰۸ء کو اسکندر سے ذاتی طور پر ملاقات کی

وہاں یورپ کے دو مالکوں نے صورت حال پر گفتگو کی نپولین نے اسکندر کی بے اطمینانی کو رد کردیا اور صوبہ جات ڈینیوب اس کو دینے کا پھر وعدہ کرلیا۔ لیکن وہ اطمینان جو ٹلسٹ میں قایم ہوا تھا۔ ارفرٹ کی کانفرنس میں پیدا نہ ہوسکا۔ اسکندر باوجود نپولین کی ذات کے معرف ہونیکے اس کے طرز عمل پر بھروسہ نہ کرتا تھا۔ خود نپولین کو بھی یہ مغالطہ ہوا کہ وہ شہنشاہ روس کے دماغ پر دوبارہ اپنا اثر قایم کرنے میں کامیاب ہوگیا ہے۔ دو شہنشاہوں کی ملاقات ارفرٹ کی کانفرنس کا ایک اہم سیاسی پہلو صرور ہے۔ لیکن اہل یورپ کی نگاہوں کو خیرہ کرنے والے چند مہم الشان واقعات تھے یعنی بادشاہوں سے بھرا ہوا تماشا گاہ مشہور فرانسیسی ایکٹر ٹما کی جانب ہمہ تن متوجہ تھا۔ اور اعلے برادر جرمی شہزادے اس شخص کے در پر جبہ سائی کر رہے تھے جو چند سال پیشتر فرانسیسی جمہوریت کا ایک معمولی حریل تھا مگر آج کل یورپ کا مالک تھا۔

# باب نہم

## ۱۸۰۸ ۱۸۱۲

ٹلسٹ کے عہد نامہ کے وقت یورپ میں لصف النہار تھا۔ ارفرٹ کی کانگریس کے موقع پر بھی بظاہر اس کی شان و شوکت میں کوئی کمی واقع نہیں ہوئی تھی لیکن اس درمیان میں اس کو دو سخت حادثوں کا سامنا کرنا پڑا۔ پہلی بدقسمتی کی ابتدا اس طرح پر ہوئی کہ تا حال انگریزوں کی لڑائی فرانسیسیوں سے محض بحری تھی اور اس میں بھی ان کو فوجی حیثیت سے بہت معمولی فتح حاصل ہوئی تھی۔ لیکن ۱۸۰۸ء سے وہ فرانسیسی ری افواج کی ناقابل شکست شہرت کو مٹا دینے کے درپے ہو گئے۔

آخری قابل ذکر مہم جس میں انگریزی فوج نے حصہ لیا تھا راعظم پر ۱۷۹۳ء اور ۱۷۹۵ء میں ہوئی تھی۔ اس وقت سے انگریزی افواج مختلف مقاصد کے لئے بھیجی گئیں اور بعض مواقع پر کامیاب بھی ہوئیں۔ چنانچہ ایبر کرومبی اور ہیجنس کے ہاتھوں ۱۸۰۱ء میں مصر کی دوبارہ تسخیر اور ۱۸۰۷ء میں اسٹوارٹ کی چھوٹی گرما گرم مہمات میڈیا کی مہم قابل ذکر ہیں تقریباً مشہور شکستیں ہیں جن میں ۱۷۹۹ء میں ڈیوک آف یارک کی ہالینڈ کی مہم اور ۱۸۰۹ء میں لارڈ کلتھورپ کی ہیلیو ریس اخلہ قابل ذکر ہیں۔ ایسی بحری طاقت کے بھروسہ پر انگلستان کے ۱۷۹۳ء سے وزرا چلے آئے تھے انھوں نے بجائے خاص راعظم پر فوجیں بھیجنے کے حرائر پر فوج کشی کر کے قصبہ کرسیکی طرف زیادہ توجہ کی فرانسیسی ویسٹ انڈیز کو ۱۷۹۳ء اور ۱۷۹۵ء میں انگریز فتح کر چکے تھے۔ لیکن ۱۸۱۹ء میں ان جزائر پر دوبارہ قبضہ کرنے کے لئے بڑھے۔ جو ایمیوں کے صلحنامہ کی رو سے فرانس کو واپس ہو چکے تھے۔ ہسپانیہ کے اعلان اتحاد کے بعد ہی انگلستان نے حریرہ ٹری نی ڈاڈ پر جو ہسپانوی ویسٹ انڈیز کے مقبوضات میں خاص امتیاز رکھتا تھا قبضہ کر لیا۔ اور ہالینڈ کو فرانس کے زیر اثر دیکھ کر انگلستان نے ۱۷۹۷ء میں اور ایمیوں کے صلحنامہ کے بعد ۱۸۰۵ء میں کیپ آف گڈ ہوپ Cape of Good hope کو فتح کر لیا۔

انگلستان کے وزرا اپنے مختلف دشمنوں کے دور دراز مقبوضات سے بھی

غافل نہ تھے۔ چنانچہ لنکا اور جاوا ہالینڈ سے ۱۷۹۶ء اور ۱۸۰۷ء میں بالترتیب لے لئے گئے ۱۸۰۹ء میں مارٹینس کو جو فرانس کے قبضہ میں تھا فتح کر لیا۔ اور ۱۸۱۰ء میں ہسپانوی حصول امریکہ موسٹی ویڈو اور لوی آسٹریس فتح کرنے کی کوشش کی گئی مگر کامیابی نہ ہوئی۔ لیکن انگلستان نے دور دراز سمندروں کے جزائر پر ہی حملہ کرنے تک اپنی حکمت عملی کو محدود نہ رکھا۔ بلکہ بحر متوسط پر نہایت مستحکم قبضہ کر کے ۱۷۹۶ء میں منورکا پر قبضہ کیا ۱۸۰۰ء میں مالٹا لیا اور ۱۸۰۵ء میں جیسا کہ ذکر کیا جا چکا ہے ایک انگریزی فوج نے صقلیہ پر قبضہ کر لیا۔ وکس کی حکمت عملی پٹ کی پالیسی کی موافقت میں تھی۔ جس کا مستار بڑی لڑائیوں کے بجائے چھوٹی چھوٹی لڑائیاں کرنا تھا۔

اُن میں سے اکثر مہمات میں کامیابی نہوئی۔ جن میں ۱۸۰۶ء کی جنوبی امریکہ اور ۱۸۰۷ء کی مصر کی مہمات قابل ذکر ہیں۔ دیگر مہمات میں البتہ کامیابی ہوئی۔

لیکن اب انگریزی پالیسی میں تغیر پیدا ہوا۔ یعنی بجائے منتشر مہموں اور جزائر پر قبضہ کرنے کے جنکی محافظت کے لئے انگریزی بیڑہ کی ضرورت ہوتی تھی ۱۷۹۳ء کی طرح پھر ایک طاقتور انگریزی فوج براعظم پر اتارنے اور اہل فرانس سے فوجی معرکہ آرائی کا تہیہ کیا گیا۔

ویمیرو کی مہم ۱۸۰۸ء

براعظم پر منفیہ اور کارگر حملہ کرنے کے واسطے انگلستان کے لئے لازمی تھا کہ اس کی افواج کو ایسا مرکز مل جائے جہاں پر ان کو سامان رسد و حفظ و قیام کی پوری سہولتیں بہم پہونچ سکیں۔ ۱۷۹۹ء میں رجس کی مہم کی ناکامیابی اور دیگر مہموں نے ثابت کر دیا تھا کہ مکمل کامیابی کی توقع کرنا بیکار ہے کیونکہ جہاز سے اترتے ہی برسرپیکار ہو جانا اور سمندر سے تعلقات قایم رکھنا بہت دشوار تھا۔ پرتگال میں فرانسیسی حملہ آوروں کے خلاف بغاوت کے باعث انگریزوں کو مرکز عمل حاصل کرنیکا موقع مل گیا۔ اوپر ذکر ہو چکا ہے کہ جرنیل جونو Generall gonot نے سوائے شمالی اور جنوبی صوبوں کے جو ہسپانوی افواج کے قبضہ میں تھے تمام پرتگال پر بلا دقت قبضہ کر لیا تھا جونو نے ملک کو تقسیم کر کے فرانسیسی جرنیلوں (Generalo) کی ماتحتی میں دیدیا تھا۔ جن کے ظالمانہ برتاؤ سے رعایا ناراض تھی۔ ہسپانیہ میں اہل فرانس کے خلاف بغاوت پیدا ہو جانے سے ہسپانوی فوجیں پرتگال سے بلائی گئیں اور اپورٹو نے فرانس کے مقابلہ میں اپنی آزادی کا اعلان کر کے حکومت کے لئے (پادری) اسقف کے تحت میں ایک جنتا (کونسل) کا انتخاب کر لیا۔

تمام ملک میں منتشر لعاوتیں شروع ہوگئیں۔ فرانسیسی افسر اور سپاہی قتل ہوئے اور باغیوں کو نہایت بیرحمی کے ساتھ سزائیں دیگئیں۔

لیکن ایورٹو کی جنتا حوتو کا مقابلہ کرسکی کیونکہ بہترین پرتگالی افواج باقاعدہ گرانڈارمی میں شامل ہونے کے لئے جرمنی بھیج گئی تھیں۔ اس لئے جنتا کو افواج بے قاعدہ Mititia ملی یرا کھٹا کرنی پڑی اور فرانسیسی بے قاعدہ افواج کا میدان میں مقابلہ کرنا غیر ممکن سمجھ کر انگلستان سے مدد کی طالب ہوئی۔ اس طرح انگلستانی دررا کو موقع ہاتھ آیا اور ایک فوج کوک برلنگٹ جنرل سر آرتھر ویلزلی کی کمان میں جنوبی امریکہ کی مہم کے لئے جمع کی گئی تھی پرتگال روانہ کردیگئی۔ اس کے ساتھ اور فوجیں بھی شامل ہوکر دریائے موندیگو کے دھانے پر اریں سر آرتھر جنوب میں لسبن کی جانب بڑھا اور اس نے ۱۷ اگست ۱۸۰۸ء کو روریکا پر ایک فرانسیسی فوج کو شکست دی۔ کمک آنے کے بعد حوتو نے ۲۱ اگست کو مقام ویمیرو اس پر حملہ کیا مگر ویلزلی کو کامل فتح حاصل ہوئی۔ میدان جنگ میں ویلزلی کی نگہ سرہری آرڈر مقرر کیا گیا اور اس کے بعد سر ہوڈال رمیل کا تقرر عمل میں آیا۔

سنٹرا کا عہدنامہ ۳۰ اگست ۱۸۰۸ء

فتح کے بعد بجائے آگے بڑھنے کے موخر الذکر جرنیل نے سنٹرا کے عہدنامہ پر دستخط کئے جس کی رو سے جو پرتگال خالی کرنے کے لئے رضامند ہوگیا۔ وجہ اعتراض یہ تھی کہ ویمیرو کی فتح کے بعد سپہ سالار کا ہوا تھا لیکن سیاسی حیثیت سے یہ ایک بے مثل کامیابی تھی۔ جس آسانی سے فرانس نے پرتگال کو حاصل کیا تھا اسی طرح وہ آزاد ہوگیا۔ اور انگلستان کو ایک دوستانہ مرکز عمل ہاتھ آگیا۔ یہ تینوں جرنیل واپس بلائے گئے اور انگلستان کی افواج کی کمان سر جان مور کے سپرد ہوئی کونسل آف ریجنسی نائبین سلطنت کی یکمشی قائم کی گئی اور جرنیل رلیسفرڈ ایک انگریز افسر پرتگالی افواج کی ترتیب کے لئے بھیجا گیا جس کا کچھ حصہ انگریز افسروں کے تحت میں تھا لیکن کل احراجات کا مدار انگریزوں پر تھا۔

ہسپانیہ میں انقلاب ۱۸۰۸ء

پرتگال کا نکل جانا پہلی سخت شکست تھی جو نپولین کو ایک ترتیب یافتہ باقاعدہ فوج سے نصیب ہوئی۔ لیکن اس کے ساتھ ہی اس کو ایک نے ترتیب قومی بغاوت کو بہتریں فوج کے دریعہ سے فرو کرنے کی مشکلات کا بھی اندازہ ہوگیا۔

پیشتر ذکر آچکا ہے کہ ہسپانیہ کا بادشاہ۔ اور ملکہ کا مقرب گوڈوے فونٹن ملو کے عہدنامہ میں جس کی رو سے پرتگال کی تقسیم طے پائی تھی شریک تھے۔ ہسپانیہ بیسل کے صلحنامہ ۱۷۹۵ء سے فرانس کا اتحادی تھا۔ اور فرانس کی دوستی میں نہ صرف جزائر منورکا اور ٹریڈاڈ ملکہ کیپ سینٹ ویسنٹ، اور ٹرافالگار کی بحری لڑائیوں میں دو شاندار بحری بیڑے بھی ضایع کرچکا تھا۔ تاہم نپولین نے اپنے وفادار اتحادی چارلس چہارم کو تخت سے اتارنے کا فیصلہ کرلیا حسا کہ اوپر بیان ہوچکا ہے۔ پیرس سے لورنس کے اخراج کے بعد گوڈوے نے فرانس کے خلاف اتحاد میں شامل ہونے کا پیام دیا تھا۔ لیکن جینا کی فتح کے بعد میڈرڈ کا دربار (اگر اس نے کسی موقع پر نپولین کی مخالفت کرنیکا خیال کیا بھی تھا) پہلے سے زیادہ خوشامدی ہوگیا تھا۔ درباری سازشوں نے شہنشاہ اہل فرانس کو ہسپانیہ کے معاملات میں مداخلت کرنیکا مطلوبہ موقع دیا۔ تخت کا وارث فرڈیننڈ شہزادہ آسٹریا السٹیوریاس Ferden Prince of the anstriao اپنی ماں کے عاشق گوڈوے سے نفرت کرتا تھا اور اس مقرب کے خلاف ایک سازش میں حصہ لینے کے باعث قید خانہ میں پڑا ہوا تھا۔ اس نے نپولین سے مدد کی درخواست کی اور اس کے باپ چارلس چہارم نے بھی اپنی طرف سے شہنشاہ سے ایسی ہی درخواست کی۔ نپولین نے اپنی فوج کو پرینیز کے پار بھیجنا شروع کیا۔ اور ایک فرانسیسی فوج جو موارٹ کی کمان میں تھی میڈرڈ کے قریب پہونچادی۔ یہ خبر مشہور ہوئی کہ ہسپانیہ کا بادشاہ بھی پرتگال کے پرنس ریجنٹ کی طرح عنقریب اپنے ملک کو چھوڑنے والا ہے میڈرڈ کے باشندوں نے بغاوت شروع کردی۔ اور گوڈوے کے ساتھ جو ان کے ہاتھ آگیا تھا بہت برا برتاؤ کیا۔ چارلس چہارم اپنے بیٹے کے حق میں تخت سے علیحدہ ہوگیا۔ فرڈیننڈ نپولین کی مدد حاصل کرنے کے لئے فرانس کو روانہ ہوا۔ چارلس چہارم اور اس کی ملکہ بھی فوراً ہی روانہ ہوئے اور جب ہسپاوی شاہی خاندان بیون پر پہونچا تو چارلس چہارم ہسپانیہ کا تخت و تاج نپولین کے حوالہ کرنے کے لئے آمادہ کیا گیا۔ نپولین نے یہ تاج اپنے بھائی جوزف بوناپارٹ بادشاہ نیپلس کو ۶ر جون ۱۸۰۸ء کو دیدیا۔

**جوزف بوناپارٹ کا ہسپانیہ کا بادشاہ ہونا ۶ر جون ۱۸۰۸ء**

لیکن جوزف بوناپارٹ کو ہسپانیہ اور انڈیز کا بادشاہ بنا دینا ایک بات تھی اور عنان حکومت اس کے ہاتھ میں دینا دوسری بات تھی۔ اہل ہسپانیہ کی حب الوطنی جوش پر تھی انھوں نے

فرانسیسی افواج کے بنائے ہوئے بادشاہ کی اطاعت سے یکلخت انکار کر دیا۔ ملک میں ہر طرف لوٹ اور فساد شروع ہو گئے اور سارشی جماعتیں ظہور میں آنے لگیں۔ انگلستان سے مدد کی درخواست پر روپیہ اسلحۂ اسباب حرب، اور انگریز افسر ہسپانیہ کے ہر ایک بڑے بندرگاہ پر جہازوں سے اترنے شروع ہو گئے۔ مئی کے مہینہ میں میڈرڈ کے باشندوں نے موارٹ کے فرانسیسی سپاہیوں کو نکال دیا اور ان کو ایسرو کے پیچھے پناہ لینی پڑی لیکن ہجوم عوام الناس اور غیر مرتب افواج کی کثرت افواج باقاعدہ کا مقابلہ نہیں کر سکتی تھی چنانچہ مارشل مسیرے نے ۱۴ر جولائی ۱۸۰۸ء کو بہترین ہسپانوی افواج کو جو جرنیل کسٹا کی کمان میں تھیں میڈیا ڈل ریوسیکو پر شکست دی اور ۲۰ر جولائی کو جوزف میڈرڈ میں داخل ہوا۔ نئے دارالسلطنت میں اس کی آمد سے پیشتر تیز رو فوجیں ہر طرف روانہ کر دی گئی تھیں۔ ان میں سے ایک کو جو کیڈز کی طرف جا رہی تھی سخت شکست ہوئی۔

**بیلن کی اطاعت پذیری ۲۰ر جولائی ۱۸۰۸ء**

یہ واقعہ بیلن کی مشہور اطاعت پذیری کے نام سے موسوم ہے۔ جرنیل ڈیوپوں کی فرانسیسی فوج اس مقام پر گھر کر اطاعت پذیری پر مجبور ہوئی۔ اس اطاعت پذیری کی شرائط کی رو سے ان دو فوجوں کو بھی جو راستہ میں تھیں ہتیار ڈالنے پڑے۔ بیلن کی اطاعت پذیری نے نپولین کو ۱۸۰۰ سپاہیوں کی خدمت سے محروم کر دیا لیکن آبرو کا نقصان سپاہیوں کی تعداد کے نقصان سے کہیں زیادہ تھا۔ ہسپانوی باغیوں کی ہمتیں بڑھ گئیں اور ہر گوشہ میں بغاوت کے علم بلند ہو گئے۔ بے ترتیب جنگ شروع ہو گئی جو آخر کار فرانسیسی افواج کے لئے بہ نسبت باقاعدہ شکست کے زیادہ مہلک ثابت ہوئی اور نپولین کو پہلی مرتبہ ایک مسلح ملت سے لڑنے کا اتفاق ہوا۔ اور انقلاب فرانس کی لڑائیوں کے برعکس واقعات ظہور میں آئے۔ اس وقت مسلح فرانسیسی ملت نے ستاہان راعظم کی باقاعدہ افواج کو شکست دی تھی لیکن اس موقع پر مسلح ہسپانوی ملت نے نپولین کے منصوبوں کی دھجیاں اڑا دیں جزیرہ نمائے آئبیریا کی لڑائیوں میں فرانسیسی نقصانات کا اندازہ کرنا قریب قریب ناممکن ہے۔ انگریزی اور پرتگالی۔ فوجوں نے جو شکستیں دیں ان سے نقصانات کے صرف ایک حصہ کا اندازہ ہو سکتا ہے۔ ہر شہر اور ہر کیمپ میں محافظ فوجیں قایم رکھنے کی تکلیف دہ مجبوری نے فرانسیسی افواج کو بہت کم کر دیا تھا۔

نپولین ہسپانیہ میں

اس کے کہنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے کہ نپولین کو سلن کی اطاعت پذیری اور سنٹرا کے عہد نامہ کی طرح ناکامیابیوں کی کبھی توقع نہ تھی۔ وہ فتوحات کا اس درجہ خوگر ہو گیا تھا کہ واقعات کی تبدیلی کو مطلق نہ سمجھ سکا۔ وہ ان دونوں واقعات کی اہمیت کو محض عارضی نقصان سمجھتا تھا چنانچہ ارفرٹ کی کانگریس میں وہ نہایت بے فکری سے شامل ہوا۔ اگرچہ ہسپانیہ میں اسکور کاڈیں درپیش تھیں۔ تاہم جرمنی پر اس کو پورا اختیار حاصل تھا۔ وسط یورپ کے حکمراں ابھی تک یہ نہ سمجھے تھے کہ حد کمال تک پہونچکر اب اس کا زوال شروع ہو گیا ہے صرف شہنشاہ اسکندر نے اس حقیقت کو کچھ سمجھا تھا۔ کیونکہ اس نے اپنے دربار کی طاقتور انگریزی جماعت کے ذریعہ سے جو اس کی ماں کے زیر اثر تھی انگلستان سے نئے تعلقات قایم کئے جوں ہی ارفرٹ کی کانگریس ختم ہوئی نپولین پھر ہسپانیہ کی جانب روانہ ہوا۔ اس کے ہمرکاب اس کا گارڈ ہیات آرمودہ کار افواج اور مشہور ترین جرنیل تھے۔ سیلس کی اطاعت پذیری کے بعد حرف لوبا پارٹ میڈرڈ چھوڑ کر تمام فرانسیسی فوج کے ساتھ ایسٹرد کی نیشت کی جانب چلا گیا تھا۔ وہیں نپولین بھی پہونچ گیا۔ اس وقت اس کی کمان میں ۱۳۵۰۰ سپاہی سے کم نہ تھے۔ وہ تعجیل میڈرڈ کی طرف بڑھا۔ مارشل سولٹ نے ۱۰ نومبر کو ہسپانوی فوج کے قلب کو رجوس پر مارشل دکٹر لے ۱۱ نومبر کو ہسپانوی فوج کے میسرہ کو ایسینیو سایر اور مارشل لیسس نے ۳ نومبر کو افواج میمنہ کو ٹوڈیلا پر شکستیں دیں۔ ادھر وہ خود مارشل کے شہنشاہ نے بذات خود درۂ سوموسائیرا سے بجبر گذر کر ۳ دسمبر کو میڈرڈ سے اطاعت کرالی۔ اس کے لشکروں کے فتوحات اور دارالسلطنت پر خود اس کی تیز قدم اور کامیاب یورش نے نپولین کو یقین دلا دیا کہ جنگ ہسپانیہ کی مشکلات میں مبالغہ سے کام لیا گیا تھا اور اس یقین کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس نے ہسپانیہ میں ایسی افواج کو کافی طور پر مضبوط بنانے میں کوتاہی کی اور گذشتہ ناکامیوں کو بجائے اپنے مخالفین کی کوششوں کے اپنے جرنیلوں کی نالائقی پر محمول کیا۔

سرجان مور کی پیش قدمی

میڈرڈ پر قبضہ کرنے کے بعد نپولین نے اپنی فوجوں کا رخ اس خزیرہ نما میں قیام پذیر انگریزی فوجوں کی جانب کیا۔ سرجان مور جس کے پاس پرتگال میں انگریزی فوجوں کی کمان تھی ہرگز یہ تسلیم کرنے کیلئے تیار نہ تھا کہ ہسپانوی فوجیں فرانسیسیوں کے مقابلہ میں کمزور ثابت ہونگی۔ لیکن میڈرڈ میں

نپولین کی موجودگی کے باعث اندلس کی فتح روکنے کے لئے اس نے ایسا مقام مدل دے کا تصد کیا تاکہ سیلوائل کی جنگ کو اس صد۔ کی محافظت کا انتظام کرنے کے لئے کافی وقت مل جائے۔ سرجاں کربڈک کی کمان میں ایک چھوٹی سی فوج پرتگال کی حفاظت کے لئے چھوڑ کر مورے تمام انگلسانی فوج سے شمالی معربی ہسپانیہ پر حملہ کیا۔ اور سیلیسیکا اور ٹوڈیلا تک بڑھ گیا۔ نپولین نے جیسا کہ مور کا خیال تھا اندلس کا حملہ ملتوی کر دیا اور انگریزوں پر ٹوٹ پڑا۔ مور اس طرح پر اپنا مطلب حاصل کر کے گلیشیا میں واپس ہو گیا۔ باوجود سخت ترین موسم کے اس نے ایک نہایت مشہور تاریخی رجعت کی۔ اسی حالت میں وہ کبھی کبھی اپنے تعاقب کرنے والوں کا مقابلہ کرنے کے لئے حملہ آور ہوتا رہا۔ اور عقب کی فوج سے چند چھوٹی چھوٹی مگر سادار لڑائیاں لڑتا رہا۔ کچھ عرصہ تک نپولین نے خود تعاقب کیا لیکن یہ سکر کہ آسٹریا جنگ کی تیاریاں کر رہا ہے فوج کی کمان سولٹ کو دیکر یکایک فرانس واپس چلا گیا۔

کرنا کی لڑائی ۱۶ جون ۱۸۰۹ء

انگریزی افواج جہازوں پر سوار ہونے کے لئے کرنا پہونچ گئیں۔ اور سولٹ ان کا تعاقب کرتا ہوا پہونچا۔ انگریزی افواج کے حفاظتی جہازوں پر سوار کرانے کے لئے سولٹ سے ایک چھوٹی سی لڑائی ہوئی جس میں سرجان مور کام آیا اور سولٹ جس کے نقصانات اس تیز رو تعاقب میں بہت زیادہ ہوئے تھے ایور ٹو پر قبضہ کرنے کے لئے حوب کی جانب مڑ گیا۔

آسٹریا۔ ۱۸۰۵ء تا ۱۸۰۹ء

پریسبرگ کے صلحنامہ نے نہ صرف وینس اور وائنی آسٹریا بلکہ کل اہل آسٹریا کے دلوں پر سخت دردناک اثر پیدا کیا تھا۔ ڈلمیشیا کے الحاق اور وینس نکل جانے سے آسٹریا رہا یہ بہت برہم تھی۔ کیونکہ خاندان آسٹریا کو ملایر کے تبادلہ میں یہ دونوں مقامات دیئے گئے تھے۔ لیکن دوسری جانب اہل ہنگری اہل پولینڈ کی طرح سولس کو اپنی قومی آزادی کا ایک دوسرا مسیحا سمجھتے تھے۔ شہنشاہ فرانس کی پالیسی یہ تھی کہ وہ اہل ہنگری جس کو وہ اپنے بھائی آرچ ڈیوک جوزف کی حکومت میں دے چکا تھا۔ نصف آزاد سمجھتا اور ہنگری کے نظام سلطنت میں معمولی سے معمولی تبدیلیاں بھی روا رکھتا تھا۔ وہ اپنے حربی صوبوں کو اپنی مملکت کا نہایت ضروری حزو سمجھتا تھا اور ان پر سب سے زیادہ توجہ کرتا تھا۔ پریسبرگ کے صلحنامہ کے بعد شہنشاہ نے اپنے چانسلر اور وزیر اعظم کو معزول کر دیا اور اس کی جگہ

کاونٹ فلپ اسٹیڈین کو مقرر کیا۔ نیا چانسلر بالکل جرمنی رنگ میں ڈوبا ہوا تھا اگرچہ وہ خاندان گریسنٹر میں پیدا ہوا لیکن اس کی پالیسی کا اصل مقصد اہل فرانس کے خلاف اہل جرمنی کی جمیعت قومی کو جوش میں لاکر مخالفت پیدا کرانا تھا۔ درحقیقت ۱۸۰۵ء سے ۱۸۰۹ء میں لڑائی شروع ہونے تک اسٹیڈین نے قومی جوش پیدا کرنے کی کوشش کی جس نے بعد میں یورپین کے خلاف آزادی حاصل کرنیکے آخری لڑائی میں جرمنی کو کامیاب کیا۔ اس نے کتابوں اور اخباروں کے ذریعہ سے حب الوطنی کا جوش پیدا کیا۔ اور جرمنی اتحاد کی بنیاد ڈالی جو اس کے خیال کے مطابق ایک دن معدوم شدہ مقدس سلطنت رومائی کی جگہ لینے والی طاقت ثابت ہوگی۔ وہ آسٹریا کے جرمنی صوبوں میں جو عوام الناس کے محسوسات کو بڑی سے بڑی حد تک برانگیختہ کرنے میں کامیاب ہوا۔ لیکن کل جرمنی کو ایسے جذبات کے اظہار کرنے کا ابھی موقع نہ ملا تھا۔ ۱۸۰۹ء کے بعد تک راعظم کی ناکہ بندی کا اثر عام طور پر محسوس نہیں ہوا تھا اور حب الوطنی کا احساس جو آئندہ اس قدر ترقی کر گیا تھا ایک لمحہ میں پیدا نہیں ہو سکتا تھا۔ لیکن آسٹریا کے جرمنی مقبوضات میں اسٹیڈین پورے طور پر کامیاب ہوا۔ شہنشاہ فرانسس خود یکا جرمن تھا۔ اور اس سفر کے دوران میں جو اس نے ایلی حو بصورت دوسری بیوی موڈینیا کی شہزادی یعنی ایمپریس ماریس لوئڈوگ کے ساتھ ۱۸۱۰ء میں اپنے ملک میں کیا بھاسحت جوش پیدا ہو گیا۔ پریس برگ کے صلحنامہ کے بعد آرچ ڈیوک چارلس امیر افواج کی حیثیت سے آسٹریا کی فوجی طاقت کو درست کر رہا تھا۔ وائینا اور دیگر بڑے شہروں میں مجاہدین کی فوجیں طیار تھیں۔ اور قومی فوج نہ صرف قیام اس کے لئے قایم کی گئی تھی بلکہ یہ پہلی مثال تھی کہ اس کو حملہ آور مداخلت کے لئے پوری طرح تیار کر دیا گیا تھا۔ جرمنی کے چھوٹے چھوٹے شہزادے علانیہ طریقہ سے ارفرٹ پریولین کی جوشامد میں مشغول تھے لیکن آسٹریا کا شہنشاہ لڑائی کی تیاری میں مصروف تھا۔ اہل ہسپانیہ کی کامیاب بغاوت اور سپین کی اطاعت پذیری نے اسٹیڈین کو یقین دلا دیا تھا کہ اگر فرانسیسی تحکم کے خلاف قومی جوش کام میں لایا جاوے تو وہ ہسپانیہ سے کسی طرح کم کامیاب نہ ہوگا۔ انگلستان کے دوران نے شہنشاہ آسٹریا کے اس ارادہ میں ہمت بڑھائی اور آسٹروی فوجوں کے میدان جنگ میں آنیکی صورت میں نہ صرف پوری مالی امداد دینے کا بلکہ انگریزی فوج کے ذریعہ سے بیدرلینڈ پر حملہ کرکے دشمن کی توجہ کو منقسم کر دینیکا وعدہ کیا۔ نپولین نے ۱۸۰۹ء میں آسٹریا کے اس طرز کے متعلق خبریں سنیں لیکن تردد میں اس کی جانب بہت تھوڑی توجہ کی

جزیرہ نما کی سرمائی مہم کے زمانہ میں یہ بات ظاہر ہو گئی کہ اہل آسٹریا بہت جلد یولیس سے قطع تعلقات کیا چاہتے ہیں۔ چنانچہ بجائے انگریزوں کے کرنا تک تعاقب کرنے کے وہ ہسپانیہ سے اس کی لڑائی کی تیاری کرنے کے لئے فوراً فرانس واپس چلا آیا۔

**دیگر امم کی مہم ۱۸۰۹ء**

سیاسی اور فوجی حیثیت سے نپولیس کا ۱۸۰۹ء میں یقین کرنا تھا کہ آسٹریا کی جنگ خطرناک نہیں ہے۔ حسب کے جرمنی شہزادے یعنی شاہان میوریا و ورٹمبرگ کے ساتھ نپولیس نے اس قدر مراعات کی تھی کہ وہ اسکی مخالفت کا خیال بھی نہ کر سکتے تھے بلکہ انھوں نے رضامندی اپنی فوجیں اس کی امداد کے لئے روانہ کر دیں۔ اپنی نوساختہ سلطنت یعنی ویسٹ فیلیا کی رعایا سے اس کو امداد کی پوری توقع تھی۔ تقریباً یہ سپاہ فرانسیسی فوجوں کے قبضہ میں تھا۔ شہنشاہ اسکندر والی روس جو ۱۸۰۷ء تک ارفرٹ کی ملاقات اور تمام دنیا تقسیم کرنے کے مہتمم بالشان وعدوں کی تجدید ہو جانے سے خوش تھا۔ آسٹریا کی امداد پر آمادہ نہ ہوا۔ فی الحقیقت مخالفت کا حدیہ جو روس اور آسٹریا کے درمیان ۱۸۰۹ء اور ۱۸۱۲ء میں پیدا ہو گیا تھا۔ آسٹرلٹز کی نامساعد مہم سے اور زیادہ بڑھ گیا۔ اتحادی اس شکست کا الزام ایک دوسرے پر لگاتے تھے۔ آسٹریائی افسروں نے صاف طور پر اعلان کر دیا کہ وہ روسیوں کو فرانسیسیوں سے زیادہ نفرت کی نظر سے دیکھتے ہیں اور روسیوں کے خیالات بھی ایسے ہی تھے۔ اس لئے آسٹریا کا اتحادی صرف انگلستان تھا۔ ماوجود اسٹینڈیں اور آرچ ڈیوک چارلس کی کوششوں کے فوجی اعتبار سے آسٹریا کی افواج فرانسیسیوں کا اچھی طرح مقابلہ کرنے کے لئے ہنوز کافی طور پر تیار نہ تھیں۔ لیکن جیسا کہ مہم کے نتیجہ سے ظاہر ہے وہ بہ نسبت پہلے کے بہتر مقابلہ کر سکتی تھیں۔

اپریل ۱۸۰۹ء میں آرچ ڈیوک چارلس نے اہل آسٹریا کے نہایت جوش و خروش کی حالت میں جرمنی قوم کو اعلان بھیجا اور ۱۷ افواج لیکر میوریا کی جانب بڑھا۔ اسی زمانہ میں دوسری فوج نے جو آرچ ڈیوک جان کے ماتحت تھی اطالیہ پر حملہ کیا۔ اس وقت نپولین کے پاس جرمنی میں صرف دو فوجیں تھیں۔ ایک مارشل ڈی ووڈ کی کمان میں رائسبن پر اور دوسری مارشل مسینا کی کمان میں آوگس برگ پر تھی۔

آرچ ڈیوک چارلس کا ارادہ دونوں مارشلوں کے درمیان پہونچکر دونوں کو علیحدہ علیحدہ شکست دینے کا تھا۔ لیکن قبل اس کے کہ آرچ ڈیوک اپنے ارادہ کو عمل میں لاوے خود نپولین

اپنے جسہ نہایت عمدہ سپاہیوں کے ہمراہ جن سے اس نے ہسپانیہ میں کام لیا تھا آپہونچا۔ ۲۰ر اپریل کو اس نے آسٹروی میسرہ کو ایبس برگ پر شکست دی اور ۲۲ر اپریل کو اس نے آسٹروی میمنہ کو جو خود آرچ ڈیوک کی کمان میں تھا تباہ کر دیا۔ پانچ دن کی لڑائی میں جس میں یہ دونوں لڑائیاں شامل تھیں آسٹرویوں کے .. ۷ آدمی رحمی ہوئے اور مارے گئے اور ۳۰ ۲۳ قید کر لئے گئے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ فرانسیسیوں کے بجائے آسٹروی دو حصوں میں منقسم ہو گئے اور بیولین نے بہ تعجیل آسٹروی میسرہ کا دانوب کی جانب تعاقب کرنا شروع کیا۔ ۱۲ر مئی کو دار السلطنت نے اطاعت قبول کی اس وقت پولیں نے ڈینیوب عبور کرنے اور اصل آسٹروی فوج پر جو آرچ ڈیوک چارلس کی کمان میں تھی حملہ کرنے کا ارادہ کیا۔

**ایسپرن کی لڑائی ۲۱ر اور ۲۲ر مئی ۱۸۰۹ء**

اس نے دریا کو اس مقام سے عبور کرنے کی کوشش کی جہاں درمیان میں جزیرہ لوبو واقع ہے۔ جب اس کی فوج کا بڑا حصہ جزیرہ پر پہونچ گیا تو وہ پورا پاس چلا آیا۔ اور ۲۱ر اور ۲۲ر مئی کو ایسپرن اور ایسلنگ نامی گاؤں پر دھاوا کیا لیکن دوسری لڑائی کی شام کو اس نے جزیرہ لوبو میں واپس چلا جانا مناسب سمجھا۔ کیونکہ کشتیوں کے پل جو جزیرہ کو دریا کے داہنے کنارے سے ملاتے تھے بہہ گئے تھے۔ اور اس کا سامان حرب بھی کم ہو گیا تھا۔ اور ڈولیز ہوفر کے ماتحت لوگ باغی ہو گئے تھے۔ تیرولیں کی حالت بہت زیادہ مارک ہو گئی تھی۔ لیکن اس نے مصمم ارادہ کر لیا کہ وہ رخصت نہ کریگا۔ لوبو کا جزیرہ ایک کیمپ بن گیا اور وہاں سے ڈینیوب کے داہنے کنارے تک مضبوط پل بنا دئے گئے اور مختلف مقامات سے کمک بلائی گئی۔ سب سے زیادہ ضروری کمک اطالیہ سے فرانسیسی فوج نے بھیجی جو بیولیں کے پاس جزیرہ لوبو میں ۲ر جولائی کو پہونچی۔

یہ فوج وائسرائے اطالیہ یوجین دی بیوہارنس کی کمان میں تھی جس کا فوجی مشیر اور خاص ماتحت جرنیل میکڈانلڈ تھا۔ میکڈانلڈ کے پہونچنے سے پیشتر وائسرائے کو آرچ ڈیوک جان نے سیسلیو پر روک دیا تھا۔ لیکن میکڈانلڈ کی آمد کے بعد وہ برابر تعجیل بڑھتا رہا۔ ایک قطعی فتح جس نے آرچ ڈیوک جان کو عاقب کرنے سے روک دیا ۱۴ر جون کو بہ مقام راب اہل میکرن پر حاصل کی گئی جس کے بعد یوجین دی بیوہارنس بے خوف و خطر جزیرہ لوبو میں تھمتاہ کے ساتھ شامل ہونے کے قابل ہو گیا۔ اپنی افواج کے ساتھ جس میں اب اس طرح اضافہ ہو گیا تھا بیولیں ۵ر جولائی کی صبح کو ... ۱۸۰ آدمیوں کی فوج لے کر جس میں بہت سے

اہل ویسٹ فیلیا۔ اہل بیویریا اور اہل اطالیہ سامل تھے ڈینیوب کے مائس کنارہ پر چلا گیا اسی روز اس نے آرچ ڈیوک چارلس کو ویگرام کی لڑائی میں سخت شکست دی جس میں اہل آسٹریا کے ۳۰۰۰۰ آدمیوں سے زیادہ کام آئے۔ اگرچہ آسٹرین افواج کو شکست ہوئی مگر ان کی

ویگرام کی لڑائی ۶ جولائی ۱۸۰۹ء

دلت نہ ہوئی۔ نپولین نے فتح کے بعد تعاقب نہ کرنے کے اعتراض کے جواب میں کہا کہ "اگر میرے پاس اسٹرلٹز کے کارآزمودہ سپاہی ہوتے تو میں ایک فوجی چال چلتا۔ لیکن موجودہ سپاہیوں پر مجھکو کامل اعتماد نہ تھا" اگر آرچ ڈیوک چارلس وقت پر آجاتا اور اپنے بھائی سے ملتا تو اس لڑائی کا دوسرا ہی نتیجہ ہوتا۔ اور آسٹروی شہنشاہ صلح کرنے کے لئے مجبور نہ ہوتا۔

ویانا کا صلحنامہ ۱۴ اکتوبر ۱۸۰۹ء

شہنشاہ فرانس نے آئندہ لڑائی جاری رکھنے کے خطرہ میں پڑنے کی ہمت نہ کی اور ۱۴ اکتوبر ۱۸۰۹ء کو اس نے ویانا کے صلحنامہ پر دستخط کر دئے اس صلحنامہ کی رو سے آسٹریا نے ٹریسٹی۔ کارنی اولا۔ اسٹریا اور کروشیا کا بہت بڑا حصہ نپولین کو دیدیا جس نے ان کو ڈلمیشیا کے ساتھ جو اس کو پریس برگ کے صلحنامہ سے ملی تھی سامل کر دیا اور ان سب کو ملا کر الیرین صوبہ جات کی حکومت بنا دی۔

فرانس ٹرول اور سالزبرگ سے بھی دست بردار ہو گیا۔ اور سالزبرگ کا بڑا حصہ بادشاہ بویریا کو دیدیا جس کی فوج نے سیکسن فوج کے ساتھ جو برمانڈنبرگ کی کمان میں تھی ویگرام کی فتح حاصل کرنے میں بہت بڑا حصہ لیا تھا۔ اس کو تمام مغربی گلیشیا بھی دینی پڑی۔ اس صوبہ کا بڑا حصہ گرانڈ ڈچی آف وارسا میں ملا دیا گیا لیکن کچھ اضلاع شہنشاہ اسکندر کو دئے گئے جس نے نپولین کی فرمائش کے جواب میں آسٹروی کے خلاف لڑنے کے لئے اس فوج میں ایک فوج بھیجی تھی اس فعل سے آسٹروی شہنشاہ کو روسی شہنشاہ سے اور بھی زیادہ برانگیختہ کر دیا اور نپولین کی خوشنودی کا باعث نہ ہوا اس کو شکایت تھی کہ روسیوں نے کافی جوش اور محنت سے کام نہ کیا اور وائسا کے نواح کی اصلی مہم کا نتیجہ سننے کے منتظر رہے خود آسٹریا میں لڑائی کا سب سے زیادہ اہم نتیجہ کاونٹ فلپ اسٹیڈین کی دست کشی تھی اس کی جگہ کاونٹ ٹرچ چانسلر آف اسٹیٹ مقرر ہوا۔

جزیرہ سماکی مہم سیلنسو کی روانگی ۱۸۰۹ء

ویگرام کی مہم کے زمانہ میں فرانسیسی فوجوں نے جو ہسپانیہ میں تھیں ایسا عمل جاری رکھا۔ آسٹریا سے جنگ واقعی چھڑنے سے پیشتر

۲۱ر فروری ۱۸۰۹ء کو ایک سخت محاصرہ کے بعد جس سے فرانسیسیوں کو اپنے مخالفین کی طاقت کا پورا ثبوت ملگیا۔ سارا گوسالے لیا گیا۔ جزیرہ نما کی ہر سہ جانب نہایت ضروری فوجی کارروائیاں ہوتی رہیں۔ امیر یکون اور کیٹیلونیا میں جریل گوون سیٹ کرنے ایک مہم میں نہایت ہوشیاری کے ساتھ کام کیا جس میں چھوٹے چھوٹے قلعہ فتح ہوئے اور اس کے قایم مقام جریل سوشٹ نے استقلال کے ساتھ اسی طرز پر عمل کیا۔ ان دونوں جریلوں نے ملا استثنا ہر ہسپانوی فوج کو جو اں کے مقابلہ میں آئی شکست دی۔ میڈرڈ سے بادشاہ جوزف نے دو مختلف اطراف میں عمل شروع کیا تھا مارشل منکی نے ویلنشیا لے لیا۔ اور مارشل وکٹر نے جنوب کی ہسپانوی فوج کو جو کسٹا کی کماں میں تھی میڈلیں پر شکست دی اور جریل سیسٹیانی اندلس کی سرحد کے قریب پہنچگیا۔ لیکن پرتگال میں فرانسیسیوں کو پھر انگریزوں کا دوبارہ مقابلہ کرنا تھا جو ایک سال پہلے ویمیرو پر شکست کھاکر کرنا میں فرار ہوگئے تھے۔ سرجان مور کی فوج کی واپسی کے بعد مارشل سولٹ نے پرتگال پر شمال کی جانب سے حملہ کرکے اپورٹو پر قبضہ کرلیا۔ اس میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ اگر وہ بہادری سے کام کرتا تو لسبن پر بھی قابض ہوجاتا جس کی حفاظت کے لئے سرجان کریڈک کی ماتحتی میں صرف ایک کمزور فوج تھی لیکن کہا جاتا ہے کہ سولٹ نے پرتگال کا تحت حاصل کرنے کے لئے سازشیں کرنے میں ایسا وقت ضایع کیا یہاں تک کہ انگلستان کے وزرا کو کریڈک کے لئے کمک پہونچنے اور سرآرتھر ویلزلی کو پرتگال میں وضیں کمان کرنے کے لئے بھیجنے کا وقت ملگیا۔ ویلزلی نے بہت جلد سولٹ کو اپورٹو سے ہٹادیا اور اس کی فوج کو نہایت منتشر حالت میں گلیشیا میں بھگادیا۔ اور مور کی مثال پر عمل کرکے اندلس کو بچالینے کے خیال سے اس نے ہسپانیہ پر حملہ کردیا۔

**ٹیلیویرا کی لڑائی ۲۸ر جولائی ۱۸۰۹ء**

اس نے ہسپانیہ میں فرانسیسی فوج کا جو مارشل وکٹر کی کمان میں تھی ٹیلیویرا پر مقابلہ کیا اور فرانسیسی حملہ کو جو اس کے قیام گاہ پر ۲۸ر جولائی کو کیا گیا پسپا کردیا اور اگر ہسپانوی افواج نے جو کسٹا کی کماں میں تھیں کافی طور پر اس کی مدد کی ہوتی تو غالباً اس کو فتح عظیم حاصل ہوئی ہوتی۔ اس کی کامیابی نے فرانسیسیوں کو پرتگال پر حملہ کرنے سے روک دیا لیکن اندلس نہ بچ سکا۔ فرانسیسی فوج دوبارہ تیار ہوئی۔ اہل ہسپانیہ کو ۱۲ر نومبر کو اکانا کی لڑائی میں شکست فاحش ہوئی اور تمام زرخیز صوبۂ اندلس سوائے حصہ الٹرا اور کیڈز کے فرانسیسیوں کے قبضہ میں آگیا۔

**والچرن کی مہم ۱۸۰۹ء**

افسوس ہے کہ انگلستان کے وزرا اس موقع کی اہمیت کو جو انھیں بیولیں کے حریرہ نما کے عمل سے ملا تھا فوراً سمجھنے سے قاصر رہے اور بجائے اس تمام فوجی طاقت کو سر آرتھر ویلزلی کی مدد کے لئے وقف کر دینے کے جو ٹیلیویرا کی فتح کے بعد وائی کاؤنٹ ویلنگٹن بنا دیا گیا تھا۔ انھوں نے ایسی بہتر فوج والچرن کی مہم پر روانہ کر دی۔ انگلستان کے وزرا اٹلی یورپ میں دشمنوں کی توجہ منعسم کرنے کے لئے شہنشاہ آسٹریا کی امداد کا بھی وعدہ کر چکے تھے اُن کے حملہ کا مرکز اسٹورپ تھا بیولیں اس شہر پر اسکو لندن کا تجارتی رقیب بنانے کی امید میں بہت روپیہ خرچ کر رہا تھا۔ اس حملہ آور فوج کو جو تھوٹے پیٹ کے بڑے بھائی ارل آف چیتھم کی کمان میں دیگئی تھی اسٹیورٹ پہونچا نصیب نہ ہوا۔ لیکن حریرۂ والچرن میں لنگر انداز ہو کر اس نے اگست ۱۸۰۹ء میں فلشنگ لے لیا۔ اس کا مقابلہ رائے نام بھی کسی فرانسیسی فوج سے نہ ہوا۔ مگر وبائی آب وہوا اور حرارہ کے بخار نے فوج کو تباہ کر ڈالا۔

یہ مہم اس قدر توقف سے شروع ہوئی کہ آسٹریا کو کوئی فائدہ نہ پہنچا۔ کیونکہ انگلستان کی فوج وگرام کی لڑائی کے ایک مہینہ بعد وارد ہوئی اور مردہ دلی کے لحاظ سے ۱۷۹۹ء کی رحمن کی ناکامیاب مہم سے کم نہ تھی بہرکیف سمندر پر انگلستانی بیڑے نے اپنی برتری قایم رکھی۔ اس سال میں گواڈیلوپ مارٹینک اور ماریشس فتح ہوئے اور لارڈ کیرین نے فرانسیسی بیڑے کو ماسک روڈس میں آگ لگا دینے کی کوشش کی اس کوشش میں اچھی طرح کامیابی ہو جاتی لیکن امیرالبحر لارڈ گیمبر جس کی کمان میں یہ فوج بھی رخصہ انداز نہ ہوتا۔

**بیولین اور پائے روم**

جیسا کہ اوپر ذکر ہو چکا ہے بیولیں نے کون کورڈاٹ کی کارروائی سے اہل فرانس کے دلوں کو تسخیر کر لیا تھا اور اہل فرانس کا مذہبی مناقشہ دور ہو گیا تھا۔ بیولین نے اپنے عہد حکومت کی ابتدا میں پوپ پائس ہفتم کے ساتھ نہایت ادب کا برتاؤ کیا اور پاپائے روم نے اس کے صلہ میں شہنشاہ کے چچا فیش کو کارڈینل بنا دیا تھا اور خود اس کو تاج شہنشاہی پہنانے پیرس آیا تھا۔ لیکن بیولیں اور پائس ہفتم کے درمیان بہت جلد جھگڑے پیدا ہو گئے۔

شہنشاہ نے اعلان کیا کہ وہ شارلیمان کا اخیر ناجدار ہے اور اس نے پاپا کے اختیارات کو صرف مذہبی معاملات تک محدود رکھنا چاہا۔ کون کورڈاٹ کے شرائط پر

یورے طور پر عمل نہ ہوا۔ پوپ فرانسیسی اسقفوں پر نپولین کو اس کی خواہش کے موافق اختیار اعلیٰ دیدینا نہ چاہتا تھا۔ اور وہ فرانس کے پادریوں کا بجائے ایک خود مختار جماعت کے تنخواہ دار تابع بن جانا نہایت بری نظر سے دیکھتا تھا۔ ۱۸۰۵ء میں پوپ نے روم واپس پہونچکر درخواست کی کہ فرانسیسی افواج پوپ کی حملہ قدیم ریاستوں سے ہٹالی جائیں۔ نپولین نے یہ درخواست منظور نہ کی اور فیرارا اور بولون کے لیگیشنز کو سلطنت اطالیہ میں شامل کرنے کا حکم صادر کرکے پرتعاعت کرکے اس نے انکونا پر قبضہ کرلیا اور پوسٹی کورو اور مینی دیٹو کی ریاستوں کو ضبط کرلیا جو برما ڈوئی اور ٹیلی ریڈ کو دے چکا تھا۔ راعظم کی ناکہ بندی کے اعلان نے پوپ کی بے اطمینانی کو بڑھا دیا اور اس نے اس پر عمل کرنے سے انکار کر دیا۔ اسی طرح اس نے ایک دوسرے حکم کو ماننے سے انکار کیا جو ۱۸۰۶ء میں جملہ انگلستانی۔ روسی۔ سویڈی اور سارڈوی رعایا کو روم سے نکال دینے کے لئے صادر کیا گیا تھا۔ چند مہینوں کے بیہم جھگڑوں کے بعد نپولین نے ۲ر فروری ۱۸۰۸ء کو جرنیل میولس کو روم پر قبضہ کرنے کا حکم دیا۔ پائس ہفتم نے اس قایم رکھنے کے لئے کارڈینل لسنلونی کو جو اس کا سکرٹری آف اسٹیٹ تھا رخاست کر دیا۔

لیکن وہ شہنشاہ کے مطالبات کو پورا نہ کرسکا۔ ۲ مئی ۱۸۰۹ء کو پوپ کے اطالوی مقبوضات فرانسیسی مملکت سے ملحق کرلئے گئے اور سرکاری طور پر اعلان کر دیا گیا کہ روم مملکت فرانس کا دوسرا شہر ہے۔ اس کھلی ہتک سے ناراض ہوکر پائس ہفتم نے فرانسیسی شہنشاہ کو خارج المذہب کر دیا۔ نپولین نے جو اس وقت خزیرہ لوبو کی چھاؤنی میں تھا حکم دیا کہ پوپ کو روم سے ہٹا دیا جائے۔

۶ر جولائی کو دیگرام کی فتح کے دن جرنیل ریڈٹ نے اس کو گرفتار کرلیا اور بھر سیلو ونا لیگیا۔ جو جینوا کے قریب ہے اور جہاں وہ بطور ملکی قیدی کے رکھا گیا۔ پائس ہفتم اپنی جلاوطنی میں نپولین کے عاصیانہ فعل کی برابر مخالفت کرتا رہا اور اس وقت سے شہنشاہ نپولین کے نامزد کردہ اسقفوں کو مذہبی طور پر مقرر کرنے سے منکر ہوگیا ۱۸۱۱ء میں نپولین نے فرانس کے مذہبی معاملات کو نئے طور پر قایم کرنے کی کوشش کی اور پیرس میں اسقفوں کی ایک مجلس ملی کا انعقاد کیا۔ لیکن پوپ نے اس مجلس سے مراسلت کرنے سے انکار کیا اور ۱۸۱۲ء میں وہ ون ٹن بلو بھیجا گیا۔ پاپا کی موجودگی میں نپولین نے دعوے کیا کہ پوپ ایک نئے اور تصحیح شدہ کوں کورڈاٹ (اقرار نامہ) پر رضامند ہوگیا ہے چنانچہ ۱۳ر فروری ۱۸۱۳ء کو ایک قانون کی صورت

میں جاری کر دیا گیا۔ یا کس ہفتم ہمیشہ کے انتظامات کی مخالفت کرتا تھا کیونکہ اس کی وجہ سے اس کے تمام بیش قدر حقوق ضایع ہوئے جاتے تھے۔ اس کا یہاں تک کہ روم سے ہٹائے جانے کے بعد سے وہ ہمیشہ اپنے آپ کو قیدی سمجھتا رہا ہے۔ یوپ کے ساتھ یہ برتاؤ کر کے نپولین نے سخت غلطی کی کیونکہ وہ فرانس کی وفادار کیتھلک جماعت کی امداد سے جس کو ۱۸۰۱ء میں اس نے اپنا طرفدار سا کر خاموش کیا تھا محروم ہو گیا۔ مزید اس حرکت سے اس نے ایسے دشمنوں کو ایک موقع یہ شہرت دینے کا دیدیا کہ نپولین مدت کا دشمن ہے۔ فاکا نہ غود ۱۸۰۶ء اور ۱۸۰۷ء کی عظیم الشان فتوحات کے بعد اس کے دماغ پر مسلط ہو گیا تھا جو یا کس ہفتم کے ساتھ برا برتاؤ کرنے اور ہسپانیہ کے معاملات میں مداخلت کرنے میں بھی ظاہر ہوتا تھا۔

**سویڈن میں انقلاب ۱۸۰۹ء**

۱۸۰۹ء میں ویگرام کی مہم اور پوپ کی بربادی ہوئی۔ سویڈن کے انقلاب کے لئے بھی مشہور ہے جس سے نہایت ضروری نتائج مرتب ہوئے۔ بیان کیا جا چکا ہے کہ گستاوس چہارم ملسٹ کے صلحنامہ کے بعد بھی نپولین کے خلاف جماعت میں شامل رہا۔ اس صلحنامہ میں یہ طے پایا تھا کہ تھشا، روس فن لینڈ کو ملحق کر لیگا۔ اہل سویڈن کی نہایت کمزور مخالفت کے بعد ۱۸۰۸ء میں اس پر عمل ہوا۔ اور اسی سال فرانسیسیوں نے سویڈش پومیرینیا پر قبضہ کر لیا۔ باوجود ان نقصانوں کے سویڈن کے بادشاہ نے ڈینمارک سے لڑائی کا اعلان کر دیا۔ اور اس کے بعد انگریزی جریل سے جو اس کی مدد کے لیے بھیجا گیا تھا۔ لڑا۔ اس حرکت پر جس سے معلوم ہوتا تھا کہ بادشاہ نا تراعقل ہو گیا ہے۔ اہل سویڈن نے اس کو تخت سے اتارنیکا ارادہ کر لیا۔ ۱۸۰۹ء کی ابتدا میں ہیرن ایڈلرسپیرلورے پر حملہ آور فوج کے سپہ سالار نے ڈیسیر سے ایک خفیہ عہدنامہ الترائے حساب کا کر کے اسٹاک ہام کی طرف بڑھا۔ ۱۳ مارچ ۱۸۰۹ء کو بادشاہ گرفتار کر لیا گیا اور ۲۹ مارچ کو اسے تخت چھوڑنے کے لئے عہدنامہ پر دستخط کرنے کے لیے مجبور ہونا پڑا۔ ۲۰ مئی کو سویڈن کی ریاستوں نے اس فعل کو جائز قرار دیا اور بادشاہ کا چچا ڈیوک آف سڈر میسا چارلس تیرھویں کے لقب سے بادشاہی کے لئے منتخب ہوا ایک سیاسی طرز حکومت جو امراء کی حمایت کا پہلو لئے ہوا تھا اور جس سے امراء سویڈن کی وہ طاقت جو گستاوس ثالث نے کمزور کر دی تھی از سر نو تازہ ہو گئی۔ جاری کیا گیا۔ اور چونکہ بادشاہ کے کوئی اولاد نرینہ نہ تھی اس لئے ریاستوں نے ۱۷ جنوری ۱۸۱۰ء کو ہولسٹن آگسٹنبرگ کے شہزادے کرسچین کو ولیعہدی کے لئے منتخب کر لیا۔ لیکن وہ نوجوان شہزادہ اسی سال مئی میں مر گیا۔ اس کے

مرے پر اس کے جانشین کا سوال پیدا ہوا۔ حکمراں خاندان میں کوئی شہزادہ نہ تھا۔ بادشاہ بوڑھا تھا اور اس کی تندرستی خراب تھی۔ ۱۸۰۶ء میں سویڈن کے فوجی افسر جو ہنیوور میں تعینات تھے مارشل برناڈوٹی سے جو اس لواح میں تھا واقف ہو گئے تھے۔ ان کی تحریر ہوئی کہ اس کو ولیعہد بنا دیا جائے۔ یہ انتخاب اس توقع پر ہوا تھا کہ شہنشاہ فرانس کی رضامندی کا باعث ہوگا۔ کیونکہ برناڈوٹی نہ صرف اس کے نہایت چیدہ حریلوں میں تھا بلکہ اس کے خاندان سے بھی تعلق رکھتا تھا۔ اور اس نے جوزف بوناپارٹ اور مولسیر کلیری کے ارسلیس کے ایک تاجر کی لڑکیوں سے شادی کر لی تھی ہر کیف یولس نے بھی اس انتخاب کو منظور کر لیا

۱۹ اکتوبر ۱۸۱۰ء کو کیتھلک مذہب کو ترک کرنے کے بعد ۵ نومبر کو سویڈن کی ڈائٹ نے اسے پرنس رائل ہونے کے لئے (ولیعہد) منتخب کر لیا اور فوراً امور خارجہ کی عنان اور سویڈن افواج کی ترتیب اس کے سپرد کر دی گئی۔ اس نے شہنشاہ فرانس کی بربادی میں نہایت نمایاں کوشش کی سویڈن اور پولینڈ کے بعد ایک عرصہ سے ترکی بھی روس کی ترقی میں تیسری رکاوٹ خیال کی جاتی تھی۔ بوناپارٹ بھی اس معاملہ میں اگلے فرانسیسی مدبروں کا ہم خیال تھا کہ ٹلسٹ کے صلحنامہ کے بعد اس نے ایسا ظاہر کیا تھا کہ وہ ان تینوں ملکوں کو روس کی دست درازی کے لئے نہایت خوشی سے چھوڑ دینے پر تیار ہے فن لینڈ اور پومیرینا کے نکل جانے کے باعث سویڈن ایک معمولی سلطنت رہ گئی تھی۔ سلطنت پولینڈ کی جگہ لینے کے لئے گرانڈ ڈچی آف وارسا نہایت کمزور ریاست ہوئی۔ اس موقع پر فرانس کی دست کشی سے جو اثرات ترکی پر پڑے وہ لطف انداز نہیں کئے جا سکتے ہیں۔ فرانسیسی جمہوریت کا حریف ہونے کی حیثیت نے یولس کی مصر پر فتح اور بالخصوص اس کا شام میں داخلہ ایسے خطرناک واقعات تھے کہ سلطان سلیم ثالث انگلستان سے نہایت پرجوش اور پرخلوص اتحاد کرنے پر مجبور ہو گیا تھا۔ تو لیول اول ہو کر نپولین نے اپنے متعلق اہل قسطنطنیہ کے خیالات اپنی جانب سے ٹھیک کرنے کی کوشش کی۔ اور فرانس کے ایک نہایت قابل مدبر جنرل سیبسٹیانی کو اسا سفیر بنا کر وہاں بھیجا۔ جس نے سلطان سے خود ملاقات کی جو متوسط کی تجارت پر انگلستان کا تنہا مالکانہ قبضہ سلطان کو ناگوار تھا۔ اور پٹ ۱۸۰۵ء میں سلطان کو فرانس کے خلاف اتحاد میں شامل ہونے کی ترغیب دینے میں ناکامیاب رہ چکا تھا۔ ۱۸۰۶ء میں ایک انگریزی بیڑا سر جان ڈکورتھ

ترکی

کی کمان میں سلطان کو اہل فرانس کی دوستی ترک کرنے پر مجبور کرنے کے لئے بھیجا گیا۔ لیکن درۂ دانیال پر حد و جہد کرنے کے بعد اسے بغیر اپنا مقصد حاصل کئے واپس ہونا پڑا اور اس کو آسائے سے گذرنے میں سخت نقصان اٹھانا پڑا۔ انگلستان کے اس رتاؤ نے ترکوں کو فرانس کا قطعی طرفدار بنا دیا۔ ترکی فوج کی ترتیب کے لئے فرانسیسی افسر متعین کئے گئے اور ایک باقاعدہ قومی فوج تیار ہوئی۔

سلطان سلیم ایسے زمانہ سے زیادہ روشن خیال حکمراں تھا اس نے حد اصلاحیں کرنا چاہیں جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مسلمان علما اور ترکی محافظ دستہ لوڈی گارڈ دونوں اس کے مخالف ہو گئے۔ علما اس کی ملکی اصلاحوں کو ناپسند کرتے تھے اور ترکی لوڈی گارڈ، محافظ دستہ، فوج ابتدائے جہاد تھا۔ بالآخر سلیم کو تخت چھوڑنا پڑا اور اس کی جگہ ۲۸ جولائی ۱۸۰۷ء کو مصطفےٰ چہارم تخت نشین ہوا۔ لیکن مصطفےٰ کا عہد حکومت بہت مختصر تھا۔ رشچک کے پاشا نے قسطنطنیہ پر فوج کشی کی اور سلطان سلیم کے قتل کی خبر پا کر اس نے مصطفےٰ کو تخت سے اتار دیا اور اس کے بھتیجے محمود ثانی کو تخت نشین کر دیا۔ اس نئی سلطنت کا پہلا واقعہ ایک خونریز لڑائی تھی جو ترکی لوڈی گارڈ، دستہ محافظ، اور بوساختہ فوج کے قاعدہ کے درمیان قسطنطنیہ کے بازاروں میں ہوئی۔ اس کے بعد محمود نے خاص اپنے بھائی اور اس کے بہت سے عزیزوں کو قتل کیا اور اپنے تخت و تاج کا پورا استحکام کر لیا۔ محمود پر جو عہد معمولی جوش کا آدمی تھا۔ روسیوں نے ٹلسٹ کے صلحنامہ کی موافقت میں زور آور حملہ کر دیا۔ پولیس نے اسکندر کو ڈینیوب کی ریاستوں کے الحاق کی صلاح دی تھی۔ اور اس کو امید تھی کہ ترکی روسی فوجوں کے لئے کافی مشغلہ پیدا کر دینگے جس کی وجہ سے وہ یورپ میں اس کے معمولوں میں مداخلت نہ کر سکینگی۔ ترکی پر روسی حملہ ہونے کے بعد باوجود فرانسیسی مدبرین کی مخالفت کے انگلستان اور سلطان میں ایک عہدنامہ ہو گیا۔ لیکن انگریزوں نے اپنے دستور کے موافق بغیر فوجیں بھیجے ہوئے مالی امداد دینا کافی سمجھا۔ ۱۸۰۹ء میں ترکوں کو برلاڈ اور سلسٹریا میں شکستیں ہوئیں اور ۱۸۱۰ء کے اختتام تک روسی فوج نے جو شہزادہ بیگریشن کی کمان میں تھی تمام ولیچیا، مولدیویا، بیسیریا پر قبضہ کر لیا۔ ۱۸۱۱ء میں روسی جرنیل کٹسوف نے ڈینیوب کو عبور کیا۔ اور سلسٹریا اور شملا دونوں پر قبضہ کر لیا۔ اس طرح قسطنطنیہ کا دروازہ کھلگیا۔ لیکن دولت ٹرکی کی خوش قسمتی سے پولیس ۱۸۱۲ء میں روس پر حملہ کرنے کی تیاری کر رہا تھا۔ سلطان محمود

کی لڑائی جاری رکھنے کی جو کوششیں فرانسیسی مدبرین نے کی تھیں بے سود رہیں۔ کیونکہ سلطان کا خیال تھا کہ فرانسیسیوں کی امداد کے وعدے محض زبانی خرچ سے زیادہ وقعت نہیں رکھتے ہیں۔ ۲۰ مئی ۱۸۱۲ء کو روس اور ترکی کے درمیان بخارسٹ پر صلحنامہ ہوگیا ترکوں نے بسیریا اور مولدویا کا کچھ حصہ روس سے ملحق کر دیا اور سردیا کی ریاست کو جائز مان لیا۔

بخارسٹ کا صلحنامہ ۲۸ مئی ۱۸۱۲ء

لیکن تاریخ یورپ میں اس صلحنامہ کی مخصوص وقعت یہ ہے کہ اس نے شہنشاہ اسکندر کا ایک نہایت نازک موقع پر سخت دشمن سے پیچھا چھڑا دیا۔ اور اس کو فرانسیسی حملہ آوروں کی طرح اپنی تمام قوت یکسو کرنیکا موقع دیا۔

نپولین کے مقبوضات کی انتہائی وسعت ۱۸۰۹ء — ۱۸۱۲ء

۱۸۰۹ء لغایت ۱۸۱۲ء سے روس پر حملہ کے زمانہ تک نپولین کے مقبوضات میں بہت زیادہ وسعت ہوئی۔ لیکن فرانس کی طاقت میں اضافہ نہ ہوا۔ ہر قدم پر نئی مشکلات کا سامنا تھا۔ اگرچہ ۱۸۱۱ء میں فرانسیسی دولت کی سرحدیں بہ نسبت ۱۸۰۰ء کے بہت زیادہ وسیع ہوگئی تھیں لیکن طاقت کچھ نہ تھی۔ الحاق پر کاربند ہو کر نپولین نے اس اصول کو ترک کر دیا جو پیشتر اس کے پیش نظر تھا۔ اس نے اعلان کیا تھا کہ فرانس کی قدرتی سرحدیں رائن اور ایلپس ہیں اور ان قدرتی حدود کے ماہر ہر الحاق صاف طور پر یورپ کے مخالف ہوگا۔ ۱۸۰۶ء سے ۱۸۰۸ء تک اس کی پالیسی فرانس کے اطراف میں ماتحت سلطنتیں قایم کرنا تھی۔ لیکن ۱۸۰۹ء سے ۱۸۱۲ء تک کے الحاق سے فرانس کی سرحدیں براعظم کی بڑی بڑی سلطنتوں سے جا ملیں۔ شمال میں نپولین نے اپنے بھائی لوئی کی دست کشی قبول کی کیونکہ وہ براعظمی ناکہ بندی کے قوانین کے مخالف تھا۔ ۹ جولائی ۱۸۱۰ء کو اس نے ہالینڈ کو اپنی مملکت کا ایک جزو قرار دیا۔ اور ہالینڈ کو آٹھ صوبوں میں تقسیم کر کے ایک خودمختار رقوم کی حیثیت سے اس کا خاتمہ کر دیا۔

براعظمی کی ناکہ بندی پر عمل کر کے نپولین نے ۱۳ دسمبر ۱۸۱۰ء کو ہالینڈ کی سرحد سے لیکر ویسر کے دہانہ تک شمالی جرمنی کے اضلاع کو ملحق کر لیا اور فریزلینڈ سے لیکر ڈینمارک تک ایک ساحل کر دیا۔ اس طرح شمالی جرمنی میں انگریزی تجارت کے قطعی بند کرنے کا بندوبست کیا۔ ڈچی آف اولڈن برگ، ہنیور کا ساحل، اسام اور ایرمبرگ کے شہزادوں کی ریاستیں اور بریمن ہیمبرگ اور لیوبیک کے آزاد شہر ملحق کئے گئے تھے۔ یہ اضلاع بعد کو چار صوبوں یعنی ایمس سوپیریر۔ لپی۔ بوشرڈو ویسر بوشرڈی لائیاب میں تقسیم کئے گئے تھے۔ اور

ان کے دارالسلطنت اس نے برک۔ مشٹر۔ بریمین اور ہیم برگ قرار دئے تھے۔ ان تفاصیل کے الحاق سے ظاہر ہوتا ہے کہ راعظمی محاصرہ کے معاملہ میں حرمی میں نپولین کی کمتقدر تنہا اور مسلم حاصل ہوئی

خود اس کا بھائی ہالینڈ میں سدباب کو قایم نہ رکھ سکا۔ وہ وسٹ فیلیا کا ساحل اپنے بھائی جیروم کو سپرد کرتے ہوئے ڈرتا تھا۔

ویلے جس کو نپولین نے سوئٹزرلینڈ سے آزاد کرایا تھا ۱۸۰۵ء میں بحق سمیلی الحاق کرلیا۔ اطالیہ میں قدیم فرانسیسی دستور کو شکست کر دیا۔ ۱۸۰۵ء میں سلطنت اطالیہ قایم کرکے شہنشاہ نے پیڈمنٹ اپنی ماتحتی میں اس لئے رکھا کہ ایلپس کے دونوں اطراف پر قابو رہے اور ۱۸۰۶ء میں اس نے لائیگوریں ریپبلک۔ پارما۔ سلطنت اٹروریا اور پوپ کے مقبوضات کو بحالے سلطنت اطالیہ میں سامل کرلے کے براہ راست پیڈمنٹ کے حصہ سے ملحق کر دیا۔ ان اضلاع کو فرانسیسی صوبوں میں تقسیم کرکے اور روم جنیوا۔ پارما۔ فلورینس۔ سینا اور لیکھورن کو ان کا دارالسلطنت بنا دینا لحب انگیز معلوم ہوتا ہے۔

فی الجملہ فرانسیسی مملکت جسکہ وہ اپنی وسعت کی انتہا پر بھی صوبہ جات، ایریا اور جزائر آیونیہ کے علاوہ جو مذکورہ بالا صوبہ جات سے علیحدہ تھے ۱۳۰ صوبہ جات پر مشتمل تھی۔ جملہ صوبہ جات کا انتظامی تعلق راہ راست پیرس سے تھا۔ ماتحت سلطنتوں کا پہلے ہی ذکر کیا جا چکا ہے یہاں صرف اس قدر بتانے کی ضرورت ہے کہ رسالوں کا مشہور جرنیل اور نپولین کا بھوئی مورات (جوزف بونا پارٹ کو ہسپانیہ کا تخت ملنے کے بعد) نیپلس کا بادشاہ بنا دیا تھا اور لوئی بونا پارٹ قدیم بادشاہ ہالینڈ کے شیر خوار لڑکے کو مورات کی گرانڈ ڈچی آف برگ دیدی گئی تھی۔ نپولین نے اپنی پیاری بہن الیزا کو گرانڈ ڈچیز آف ٹسکنی اور لکا اور پرنس بیرکی شہزادی اور اپنی دوسری بہن پولائن کو ڈچیز آف گسٹلا اور اپنے خاص ملازم اور معتمد ماتحت مارشل برتھر کو نیوفشٹیل کا خود مختار حکمراں بنا دیا تھا۔

**سلطنت فرانس کا اندرونی انتظام**

اس وسیع مملکت کا انتظام قطعی طور پر ملازم حکام کے ہاتھوں میں تھا۔ نپولین نے (سول) دیوانی کے حکام کی ایک جماعت قایم کی جو فوجی حکام کی طرح براہ راست اس کے ذاتی اثر میں تھے اور وہ خود مملکت کا انتظام ایک جرنیل کی طرح کرتا تھا۔ احکام کی قطعی پابندی اس کے دیوانی اور فوجی دونوں محکموں میں ترقی کا صرف ایک ذریعہ تھی۔

لیٹس آف آرڈر کے خطابات وغیرہ صرف فوج تک محدود نہ تھے بلکہ دیوانی کے حکام کو بھی اسی دریا دلی کے ساتھ دئے جاتے تھے۔ لیکن جملہ معاملات میں شہنشاہ کی رائے لینا ضروری اور اس پر عمل کرنا لفصل تھا۔ وہ چھوٹے چھوٹے معاملات کی بھی نگاہداشت کرتا تھا۔ اس نے تھیٹر کی قدیم کمپنی موسومہ "کومیڈی فرنیکس" کو دوبارہ قایم کیا اور اس کے معمولی معمولی شعبوں پر بھی مثل ملکی معاملات کے توجہ کی جاتی تھی۔ لیکن اصولاً شخصی ملازم حکومت جس کی ابتدا استبداد سے ہوئی تھی ۱۷۹۱ء کے دستور اور انقلاب فرانس کے مروجہ اصولوں سے قطعی مختلف تھی۔ عرض و معروض کی آزادی مطابع کی آزادی۔ انفرادی آزادی۔ قومی مجالس اور دیگر قسم کی جملہ آزادیاں جو اہل فرانس نے حاصل کر لی تھیں اس طرز حکومت سے قطعی نیست و نابود ہو گئیں۔ چھاپے خانوں پر محاسب مقرر ہو گئے۔ اور بورس شاہی کے زمانہ سے سختاً سختی برتی جانے لگی مطبع میں جانے سے قبل جملہ مسودات پڑھے جاتے تھے اور اگر کسی جملہ یا لفظ کے بعد معنوں میں حکومت کی خفیف سی مذمت کا بھی شائبہ ہوتا تھا تو مصنف کو فوراً قید کی سزا دیجاتی تھی اور اس کی کتاب تلف کر دی جاتی تھی۔ انفرادی آزادی کا کوئی وجود قایم نہیں رہا تھا کیونکہ شہنشاہ ایسی مرضی پر جلاوطنی اور قید کی سزائیں دیتا تھا۔ خفیہ پولس جو فوجی طرز پر قایم کی گئی تھی ذاتی معاملات میں بھی بہایت باریک بینی سے مداخلت کرتی تھی اور جاسوسوں کی ایک جماعت شہنشاہ کو اہل پیرس اور تمام باشندگان مملکت کے خیالات اور آراء کی اطلاع دیتی تھی۔ اسکی خودرائی متلون مزاجانہ حکومت کی وجہ یہ تھی کہ وہ عوام الناس کی رائے سے بہت جلد اثر پذیر ہو جاتا تھا۔ چنانچہ بیان کیا جاتا ہے کہ جزیرہ نما میں اس کے محمود اقدام کے زمانہ میں اس کے دماغ پر بسبب آسٹریڈی افواج کی حرکتوں کے فورگ سیٹ حرمیس کے باشندوں کی گفتگو کا جو اس معاملہ پر ہوتی تھی اور جو اس کو اپنے جاسوسوں کے ذریعہ معلوم ہوتی تھی زیادہ اثر ہوتا تھا۔

اگرچہ سال ہشتم کے نظام نے جمہوری جماعتوں کا خاتمہ کر دیا تھا لیکن ٹربیونیٹ جیسی احکام شہنشاہی پر اعتراض کرنے والی اخیر انجمن کا استیصال ۱۸۰۷ء میں عمل میں آیا۔

سنیٹ (مجلس شوریٰ) محض شہنشاہ کو فتوحات پر مبارکباد دینے کا ایک معزز آلہ ہو گئی اور لیجسلیٹو بوڈی، قانون ساز جماعت، بجز چوں و چرا کے یولس کے تمام احکام کو درج رجسٹر کرنے لگی۔ یہ امر تعجب انگیز ہے کہ ۱۸۱۱ء میں نپولین نے کینی آف پبلک سیفٹی (مجلس تحفظ عامہ) کے حد سے زیادہ خودمختارانہ عمل کی تقلید کی اور علانیہ گرانی کے موقع پر سرکاری طور پر پیرس میں

ایک نرخ مقرر کر دیا۔

**اصول وراثت**

استبداد کے بعد نپولین اصول وراثت کا ماننے والا تھا۔ اس کے خاندانی تعلقات سے اس کا پتہ لگتا ہے۔ اس نے نہ صرف اپنی ماں کو پیرس لاکر اور میڈم میرا کا خطاب دیکر اس کی معقول تنخواہ مقرر کر دی بلکہ اس نے اپنے تمام بھائی بہنوں کو باوجود ان میں سے اکثر کی سخت نالائقی کے ان کو بڑے بڑے عہدے مرحمت کئے جوزف۔ لوئی۔ اور جیروم بوناپارٹ کو محض فرضی وعدوں پر سلطنتیں مرحمت کی گئی تھیں کہ وہ اس کی مرضی کے مطابق حکمرانی کرینگے۔ وہ اپنے تمام خاندان کے ساتھ حاکمانہ برتاؤ رکھتا تھا۔ مستاً اس نے محض اس بنا پر کہ اس کی مرضی سے شادی نہیں ہوئی تھی اپنے بھائی جیروم کو امریکن بیوی کو طلاق دینے اور ورٹمبرگ کی شہزادی سے شادی کرنے پر مجبور کیا۔ اپنی اولاد نہ ہونے کا اس کو بہت غم تھا۔ چنانچہ اس نے اپنے وارث بنانے کے لئے مختلف انتظامات کئے۔ ایک موقع پر لوگوں کا خیال تھا کہ وہ اپنے سوتیلے بیٹے یوجین ڈی بوہارنس کو اپنا جانشین مقرر کریگا۔ دوسرے موقع پر اس نے اپنے بھائی لوئی کے نیر خوار لڑکے کو اپنا جانشین تجویز کیا۔ اور اپنی تاجپوشی کے بعد ۱۸۰۵ء میں پایا سے اس کا بپتسمہ کرایا۔ لیکن اس شیر خوار بچہ کے مرنے کے بعد اس نے ایک فرمان شاہی کی رو سے اپنے بھائی اور اس کی اولاد کو لحاظ عمر کے بعد دیگرے اپنا جانشین مقرر کیا اس نے اپنے بھائی۔ بہنیں۔ سوتیلے بچے سب کو سلطنت کے شہزادے اور شہزادیاں سایا اور سینٹ، مجلس شورے، اور کونسل آف اسٹیٹ، مجلس حکومت، میں ان کو معزز درجے عطا کئے اور اپنی زوجہ جوزفائن کو شاہی شان وشوکت کے ساتھ رہنے پر مجبور کیا۔ اس شوق میں کہ اس کے دربار کی شان وشوکت کے سامنے لوگ عہد بوربن کی عظمت بھول جائیں اس نے فرانس کے مشہور اور قدیم خاندانوں کو بڑی بڑی جاگیریں۔ جلد جلد ترقیاں اور متواتر رعایتیں کرکے اپنی طرف کر لیا۔ اور اس حکمت عملی سے اس کو اعلےٰ خاندان کی خواتین اور رئیس زادے مختلف درباری خدمات کے لئے بہ آسانی مل گئے بلکہ نیدرلینڈ اور جرمنی کے مشہور خاندان کے افراد بے بلایس وپیش درخواستیں پیش کرکے ایسے عہدوں کے حصول کی خود کوششیں کیں۔ لیکن نپولین کا خیال تھا کہ قدیم امرا اس کا مضحکہ کرتے ہیں اس لئے اپنے دربار کا وقار قایم رکھنے کے لئے اس نے نئے امرا بھی بنائے اور اس طرح پر قدیم اور جدید امرا کی تعداد مساوی کرنیکی کوشش کی

**نپولین کے امرا**

نئے امرا صرف ان لوگوں میں سے بنائے گئے جنھوں نے فوجی اور دیوانی محکموں میں نپولین کی خدمات انجام دی تھیں۔ ڈیوک کا خطاب اس نے اپنے غاریوں اور وزرا کو دیا۔ اور کم درجہ کے عہدوں میں بھی اسی اصول پر عمل کرتا تھا۔ میدان جنگ میں ناموری کے صلہ میں رجمنٹ کا افسر بنایا جانا لازمی تھا۔ اسی طرح سے محکمہ کے پریفیکٹ (افسر اعلےٰ) کی حیثیت سے اچھا کام کرنے والے کو ہرن بنا دیا جاتا تھا۔ کنونشن کے قدیم ممبروں نے سینیٹ میں سنس کی حیثیت میں غیر معمولی اختیارات اپنے لئے مخصوص کر لیے تھے۔ کوئیسر آف دی امپائر "بہادران ملک" کا خطاب جو چھوٹے سے چھوٹا تھا قبول کرنے پر قانع ہوئے۔ ایمپائر کی نوابی سلطنت (لارڈ وغیرہ کے خطابات) قطعی طور پر موروثی تھی اگرچہ بعض صورتوں میں شہنشاہ قدیم بادشاہوں کے استعمال کردہ حق کو کام میں لاتا اور وارث کو متبنیٰ کرنے کی اجازت دیدیتا تھا۔ لیکن نئی نوابی سلطنت (لارڈ وغیرہ کے خطابات) محض نمائشی تھی۔ اس سے کوئی ملکی اقتدار حاصل نہ ہوتا تھا۔ نپولین کو ہاؤس آف لارڈس "دارالامرا" بنانے کا کبھی خیال نہ ہوا۔ وہ نئے امرا سنا کر جو بالکل اس کے ماتحت رہیں قدیم امرا کے اثر کو زائل کرنا چاہتا تھا اپنے نئے امرا کی عزت قائم رکھنے کے لئے اس نے ان میں سے اکثر کو بڑی تنخواہیں اور وسیع جاگیریں مرحمت کیں۔ اس کے مارشل، غازی، نہایت فضولخرچی کے ساتھ زندگی بسر کرتے تھے کیونکہ وہ ہمیشہ ان کا قرضہ ادا کر دیا کرتا تھا۔ پیرایج (لارڈ وغیرہ کے خطابات) کے ساتھ اکثر صورتوں میں ایک رقم بھی مرحمت کی جاتی تھی جو یا اقتدار قایم رکھنے کے لئے آمدنی بہم پہونچاتی تھی۔ بعض اوقات یہ رتوبات شاہی حیثیت کی ہوتی تھیں جو بیشتر اطالیہ اور پولنڈ میں دی جاتی تھیں اور ان کا مقصد نئے خطاب والوں کو شارلماں کے مشہور پیلیڈنس کی طرح خودمختار سمجھنا تھا۔

ان مشہور جاگیروں میں نیوفشل کی ریاست کے علاوہ جو نیم خودمختار ریاست تھی بیی وینٹو۔ یونٹی کورو۔ پارما۔ پائیکینزا اور گیٹا کی ریاستوں کا شمار کیا جا سکتا ہے۔ جولیلی رینڈ۔ برادولی۔ کمباسیریز۔ لی برن اور گوڈن کو مرحمت کی گئیں۔ ان ترکیبوں سے نپولین اپنے ماتحتوں کو وفادار رکھنے کی امید کرتا تھا۔ اور عوام الناس کے خیالات پر ان کا اثر قدیم امرا کے برابر پڑتا تھا۔

**حاکمی قانونی اصلاحیں**

ہر حصہ اس کا طرز حکومت مستبدانہ تھا نپولین ایسی حالت اٹھارھویں صدی کے سکندل مستبد بادشاہوں کی سی سمجھتا تھا۔ اگرچہ وہ عوام الناس سے کوئی خدمت لینا نہیں چاہتا تھا۔ مگر وہ ان کے واسطے بہت کچھ کرنا چاہتا تھا۔ قانونی اصلاحوں کے معاملہ میں اس نے سول کوڈ (ضابطہ دیوانی) کے بعد بہت سے احکام صادر کئے۔ اس کی ہدایتوں پر عمل کرنے کے لئے اس کے پاس بہت کافی تعداد میں قانون داں موجود تھے۔ سول کوڈ کے بعد ۱۸۰۶ء میں کوڈ آف سول انڈ کریمل پروسیجر (ضابطہ ہائے دیوانی و فوجداری) جاری ہوئے اور ۱۸۰۷ء میں کمرشل کوڈ (ضابطۂ تجارت) اور سب سے آخر میں پینل کوڈ (قانون تعزیرات) جاری کیا گیا۔ یہ مہتمم الشان کوڈ (ضابطے) یورپ کی قانونی تاریخ میں ایک نیا عہد قائم کرتے ہیں اور ان کی وجہ سے نپولین کو مدبر مقنن کا خطاب حاصل ہے حالانکہ اس میں صرف اس کی ہدایتیں شامل تھیں اور وہ کانسٹیٹیوشینٹ اسمبلی اور کنونشن کے مقرر کردہ اصولوں اور ان کے طریق عمل پر مبنی تھے۔

ان کی سب سے بڑی خوبی ان کی سادگی اور ہمہ گیری تھی جس کی وجہ سے وہ تکلیف دہ ماخر جو عام مروجہ اور مربوط قوانین سے ہوتی تھی رفع ہوگئی۔ قانون کے اصیارات مقرر کرنے میں نپولین نے عہد انقلاب کے مدبرین کی تقلید کی۔ اس نے مقدمہ کی کارروائی اور تحویز سمانے میں عجلت کو رواج دیا۔ اور تجارتی عدالتوں کے اختیارات میں بہت زیادہ اضافہ کر دیا۔ جن میں کارآمودہ تجار کی بحث سماعت ہوتی تھی۔ مالی معاملات میں بھی قانونی اصلاحوں کی طرح سادگی نپولین کے پیش نظر تھی۔ اس نے محصول دہندہ کے پاس سے خزانہ تک پہونچنے میں جو نقصانات ٹیکس میں ہو جاتے تھے وہ بھی کم کر دئے تھے۔

**مالیات**

اوپر ذکر آچکا ہے کہ اس نے فرانس کا سکہ قائم کیا اور اس کے ساتھ ساتھ اس نے ایک سرمایہ داری بینک کھولا جس میں محصول دہندوں کرنیوالوں کی ضمانی رقمیں جمع کیجاتی تھیں (اس نے کیس ڈی امورٹسمنٹ قائم کیا جس میں جملہ تحصیلداروں کی ضمانتیں جو روپیہ کی صورت میں ہوتی تھیں ایک رقم کی صورت میں جمع ہوتی تھیں) ان ضمانتوں کی ایک بڑی رقم تھی۔ جو فوری استعمال میں یا بیش قیمت سرمایہ بننے کے لئے بہت کافی تھی۔ نپولین نے اس قرضہ کے ادا کرنے کا بھی انتظام کر دیا جو جمہوریت اس کے لئے چھوڑ گئی تھی۔ یہ وہ روپیہ تھا جو قدیم قانونی عدالتوں کے مسترد کرنے میں صرف

ہوا تھا۔ معمولی قرضہ کے متعلق اس نے کمپسین کی ساختہ گرانڈ لوری کو قائم رکھا۔ جس کے ذریعہ سے ہر قرضخواہ ایک کھاتہ دار بنگیا۔ لیکن تہنشاہ کو ملکی قرضہ کی ٹھیک تعداد معلوم تھی۔

**تعلیمات**

قومی تعلیم کے انتظام کے متعلق تہنشاہ کے سابق طرز عمل کا ذکر ہو چکا ہے۔ لیکن ویگرام کی مہم کے بعد یہ طریقہ تکمیل کو پہونچا ۱۸۰۹ء میں اس نے امپیریل یونیورسٹی (دار العلوم، جامعہ) قایم کیا۔ لیکن ۱۸۱۴ء تک وہ مکمل نہ ہو سکی۔ یہ جامعہ انگریزی خیال سے یونیورسٹی نہ تھا۔ اس میں مشہور پروفیسر اور استاد شامل تھے اور اس کا مقصد فرانس کے پروفیسروں اور استادوں کو کیجا کرلینا تھا۔ ایک معلم اعلے اس کا نگراں کار تھا۔ جو ایک مشہور عالم فونیئیر نامی تھا۔ اس یونیورسٹی کا کام حملہ اعلے التعلیم کی نگرانی کرنا تھا جیساکہ وہ خود کہتا تھا تہنشاہ کی خواہش یہ تھی کہ قانون اور فوجی پیشوں کی طرح تعلیمات کو بھی تنظیم دیوے۔ پروفیسر خود کو اس کا جزو سمجھیں ۱۸۱۰ء میں اس نے یونیورسٹی کو علاوہ فیس وغیرہ کی آمدنی کے ۴۰۰۰۰۰ لیور (سکہ) کی منظوری دی اور اعلان کیا کہ اسکے ممبر علیحدہ نہیں کئے جا سکتے۔ اس نئے تعلیمی پیشہ میں لوگوں کو داخل کرنے کے لئے نولیں نے پیرس میں نارمل اسکول قایم کیا جس میں ان لوگوں کی جو پروفیسر یا استاد بنا چاہیں تعلیم ہوتی تھی۔

**ان طریقوں کی ترویج جرمنی میں**

قانون۔ مالیات اور تعلیمات میں یہ مہتم بالشان اصلاحیں نپولین کے ملکی سند و بست کے بعد بھی جو اس نے یورپ کا کیا تھا باقی رہیں ان کا اثر فرانس کے اصلی حدود کے باہر دور تک پھیلا۔ انقلاب فرانس کا براہ راست نتیجہ یہ ہوا کہ زرعی غلامی (کاشتکاروں کو غلام سمجھنا) سوئٹزرلینڈ بیلجیم اور شمالی اطالیہ سے مفقود ہو گئی۔ نپولین نے یہی کام مشرق کی طرف بھی کیا سلطنت ویسٹ فیلیا اور جرمنی کی جملہ ریاستوں میں جو اس نے قایم کیں یا بڑھائیں۔ بیگار قطعی مسوخ کر دی گئی۔ جہاں جہاں فرانسیسیوں کا اثر بڑا نظم غلامی کا طریقہ مسوخ کر دیا گیا۔ میکس ملس جو رف اور بادشاہ بیویریا اور اس کے وزیر مونٹجیلیس نے انقلاب فرانس کے اصولوں پر عمل کیا اور امرا اور پادریوں کی رعایتیں منسوخ کر دیں۔ ہر طرف فرانسیسی ضابطے اختیار کئے گئے یا ان کی نقل کی گئی۔ طریقۂ انصاف سادہ اور ارزاں کر دیا گیا۔ قواعد تعلیمات کو مرتب کیا گیا اور فرانسیسی حکومت کے اقتصادی قاعدوں کی ترویج کی گئی۔ دوسرے ملکوں میں بھی یہی اصلاحیں پھیل گئیں۔ گرانڈ ڈچی آف وارسا کے نظام حکومت سے

پولینڈ کے غلام کاشتکار غالباً غلام کاشتکاروں میں سب سے زیادہ مصیبت میں گرفتار تھے۔ آزاد کر دیے گئے۔ اور قانون کی نگاہ میں ہر شخص برابر قرار دیا گیا۔ نیپلس میں جوزف بوناپارٹ اور مورات نے اور ہسپانیہ میں خود جوزف بوناپارٹ نے بھی مہتم بالشان اصلاحیں کیں اور اگرچہ ۱۸۱۵ء کے بعد جملہ معاملات کو قدیم انداز پر قایم کرنے کی کوشش کی گئی لیکن حملہ گذشتہ حرابیوں کا دوبارہ زندہ کرنا قریب قریب ناممکن ثابت ہوا۔ نپولین کا آزادی مذہب کے اصول کی حمایت کرنا کچھ کم قابل تحسین نہ تھا۔ بیویریا کے مانند کیتھلک ریاستوں میں پروٹسٹینٹ مذہب والوں کو مذہبی آزادی کی نعمت ملی۔ سیکسنی جیسی پروٹسٹینٹ ریاستوں میں کیتھلک مذہب والوں کو شہنشاہ فرانس کی بلند خیالی سے اطمینان نصیب ہوا اور ہر ملک میں یہودیوں کو اس ذلیل حالت سے جس میں وہ رکھے جاتے تھے چھٹکارا ملا۔ فوجی ترتیب میں نپولین نے ان اصلاحوں کی ترویج کی جنھوں نے والسیسی افواج کو دنیا کا مالک بنا دیا تھا۔ چھوٹی چھوٹی جرمنی ریاستوں کی جاگیری افواج بھی مفقود ہو گئیں۔ جبریہ بھرتی فی الحقیقت ملک کو مار معلوم ہوتی ہے۔ لیکن جرمنی میں اس اصول کے ذریعہ سے پہلی مرتبہ قومی فوجیں بنگئیں۔ جنھوں نے افواج کے قاعدہ کی جگہ لی۔ چھوٹے چھوٹے راجہ ان پیشہ ور سپاہیوں کو معاوضہ دیکر ضرورتاً بلا لیا کرتے تھے۔

**پرشیا کی ترتیب**

جدید جرمنی کی ساخت نپولین کی اصلاحوں اور فتوحات کا نتیجہ تھی جدید پرشیا (جرمنی) کا قایم ہونا گویا خود ایک تعجب انگیز معاملہ تھا اصلی جرمنی یعنی رائن اور ایلب کے درمیان میں ہمیشہ اگر فرانسیسی ذریعہ سے نہیں تو فرانسیسی نگرانی میں اصلاحیں ہوتی رہتی تھیں۔ لیکن پرشیا میں ایک مشہور وزیر کی تحریک سے اصلاحیں کی گئیں۔ جینا کی مہم میں مشہور پرشوی فوج کی تباہی نے پرشوی مدبرین کو یکقلم تبدیلیوں کی ضرورت محسوس کرائی۔ ٹلسٹ کے صلحنامہ کی رو سے پرشیا متوسط جرمنی کے تمام مقبوضات سے جو اس کو ہمیشہ غیر جانبدار رہنے کے صلہ میں ملے تھے محروم کر دیگئی۔ اور اس کو ایلب کے پیچھے ہٹا دیا گیا۔

دوسری جانب وہ اپنے پولینڈ کے تمام صوبہ جات سے محروم کر دیگئی۔ ناقابل ذکر چھوٹی پرشیا پر بھی فرانسیسی افواج کا قبضہ تھا۔ اس کو جبریہ طور پر ۱۸ گروڑ لڑائی کا تاوان ادا کرنا پڑا۔ اور نپولین کے ہمرکاب لڑنے کے لئے ۲۰۰۰۰ سپاہیوں کی فوج کے مخارجات

برداشت کرنے پڑے تھے۔ اس وقت یہ قیاس ہوتا تھا کہ پرشیا دوسرے درجہ کی سلطنت ہو جائیگی۔ لیکن اس موقع پر فریڈرک ولیم ثالث نے اپنی وزارت کے لئے دو مشہور آدمی ملائے۔ فری ہرواس سٹین جو مقدس سلطنت روما کا مبارز نساؤ کا باشندہ تھا۔ اور دوسرا اسکارن ہورسٹ ہیوور کا ایک افسر تھا۔ ان میں سے کوئی پرشیا کا باشندہ نہ تھا لیکن دونوں پر جوش جرمن تھے۔ ان کو یقین تھا کہ پرشیا جرمنی کو نپولین کی طاقت سے آزاد کرنے کا مرکز بن سکتی ہے۔ وہ سمجھتے تھے کہ پرشیا کا انتظام قطعی مختلف ہونا چاہیئے ان کو یقین تھا کہ قدامت پرست پرشیا نپولین کا مقابلہ کر سکتی ہے نہ نپولین کی بوساختہ حرمنی کی رہنمائی کر سکتی ہے اس لئے اسٹین نے وزیر خانگی کی حیثیت سے اقطاعات فراس اور نپولین کی اصلاحوں کو پرشیا کے مساعد حال بنا کر جاری کر دیا۔ اور زرعی غلامی مسوخ کر کے ہر شخص کو قانوناً مساوی حقوق اور ذمہ داریوں کا پابند کر دیا۔ امرا کے رئیسانہ حقوق کو زائل کر کے کسانوں اور کاشتکاروں کو زمین خریدنے کی اجازت دی۔ اور جنگی عہدوں کے لئے انتخابات کا طریقہ نکال کر شہری زندگی میں جان ڈال دی۔ غرضکہ جہانتک ہو سکا امرا کے معاشرتی حقوق کی بیخکنی کی اسکورن ہورسٹ نے وزیر جنگ کی حیثیت سے پرشوی فوج کو فراسیسی نمونہ پر مرتب کیا۔ اور اس کا وجود عام رعایا سے علیحدہ نہ رکھا۔ بلکہ کل قوم کو فوج بنا دیا۔

پرشیا کو صرف ۴۲۰۰۰ سپاہیوں کی فوج رکھنے کی اجازت تھی اس نے ایسا انتظام کیا کہ تھوڑے تھوڑے عرصہ تک فوج میں رکھکر قریب قریب پورے ملک کو باقاعدہ مسلح تیار کر لیا۔ اس معاملہ میں وہ یورپ میں سبقت لیگیا۔ اس نے جبریہ بھرتی کا طریقہ اختیار نہ کیا۔ جس سے رعایا کا ایک حصہ قرعہ اندازی کے ذریعہ سے فوج میں داخل ہوتا تھا مگر وہ اس رائے پر قایم رہا کہ ہر شخص کو فوجی خدمت کے لئے پابند ہونا چاہیئے ۱۸۰۷ء اور ۱۸۱۰ء کے درمیان ۱۸۱۳ء تک کیونکہ یہ طریقہ اس کے وظیفہ لینے کے بعد تک جاری رہا۔ اسکورن ہورسٹ نے پرشیا کے نوجوانوں کی ایک بڑی تعداد کو فنون جنگ سکھا کر ایک ایسی مضبوط فوج تیار کر لی کہ جو نپولین کی زندگی میں اس کے سخت ترین موقع پر کام آسکتی تھی۔ اور یہ واقعہ دلچسپی سے خالی نہیں ہے کہ اس ملک میں جس کے ساتھ نپولین نے نہایت برا برتاؤ جائز رکھا تھا فراسیسی اصلاحات نے خوب نشو ونما پائی۔ اس ترقی کو دیکھکر نپولین نے آیندہ کے خطرہ کو اچھی طرح محسوس کر لیا اور اس نے ۱۸۰۸ء میں اسٹین اور ۱۸۱۰ء میں

اسکورن ہورسٹ کی رخاستگی پر بہت زیادہ اصرار کیا۔

**جرمنی میں قومی احساس کی تحدید**

جرمنی پر فرانسیسی اصولوں کے اثر سے اور پولیس کے براہ راست مرحمت کردہ فوائد کا عجیب وغریب نتیجہ یہ ہوا کہ جرمنی میں صدیوں کے بعد پہلی مرتبہ ایک حقیقی قومی احساس پیدا ہوگیا ہولی رومن امپائر (متبرک سلطنت روما) کی بربادی اور اس کی بجائے بڑی بڑی ریاستیں قایم ہوجانیکی وجہ سے قومی جوش خاص طور پر پیدا ہوا تھا۔ یہ جوش کسیقدر اس قومی دلت کے احساس سے بھی پیدا ہوا جو فرانسیسی فوجوں کی تعینا تی اور اس خیال نے پیدا کردیا تھا۔ کہ یہ فوائد ایک غیر بادشاہ کے مرحمت کردہ تھے نہ کہ قومی ترقی کا نتیجہ تھے۔ اہل جرمنی کے دلوں میں فرانسیسی مخالفت کی زبردست لہر پیدا ہوگئی تھی۔ انفرادی اصول جو اٹھارھویں صدی میں مقبول تھے اور جن کو ہرڈر اور گیٹے جیسے فلسفی اور شعرانے اپنی تصنیفات میں نہایت خوبی سے ظاہر کیا ہے اب مسترد ہوگئے تھے۔ اور ان کی بجائے ایک نیا قومی جذبہ کوزر۔ آرن جان اور فریڈرک وان گینز جیسے نئے خیالات کے شعرا اور ماہرین علم سیاسیات نے پیدا کردیا تھا۔ اس نئے جذبہ نے زیادہ تر جرمنی کے نوجوانوں کے طبقہ میں ترقی کی۔ حصہ جماعتیں اور کلب قایم ہوگئے جن کا مقصد جرمنی کو فرانسیسیوں سے زبردستی آزاد کرانا تھا۔ یہ غیر مطمئن لوگ اس عصر میں کہ ان کو فرانس کے ذریعہ سے فائدے پہونچے تھے اپنے انفرادی فائدوں کو بھول گئے۔ آسٹریا کے جو کاونٹ فلپ اسٹہڈن کے زیر انتظام تھی اور جو خود بہت کچھ گینز کے معتقدین میں سے تھا ۱۸۰۹ء میں جرمنی میں احساس قومی پیدا ہوجانے سے مستفید ہونیکی کوشش کی لیکن آسٹریا کو عام طور پر ایک غیر سلطنت سمجھا جاتا تھا جس کی فوجی طاقت کا انحصار ہنگری پر تھا۔ چنانچہ شہنشاہ فرانسیس نے بھی شہنشاہ آسٹریا کا نیا خطاب اختیار کرنے سے یہ بات ثابت کردی۔

خاندان ہیپس برگ قطعی جرمن نہ سمجھا جاتا تھا۔ بلکہ اس کا شمار غیر خاندان میں تھا جس کے ملک میں زیادہ تر غیر جرمن قومیں آباد تھیں۔ رومن کیتھلک مذہب کا پابند ہونے کی وجہ سے پروٹسٹنٹ اس کو شہ کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ اور گذشتہ صدیوں کی ملکی بے ترتیبی کے الزامات اس پر عاید کئے جاتے تھے اور فرانسیسیوں سے بار بار شکست کھانے اور کمپو فورمیو اور لونی وائل کے صلحناموں کے وقت خودغرضی کی یا لسی برتنے کے

باعث اس کو بُرا کہا جاتا تھا۔ دوسری طرف پرشیا تھا۔ جو اگرچہ صحیح معنوں میں مثل آسٹریا کے جرمنی ریاست نہ تھا مگر تاریخ اور روایات کی بنا پر اس میں جرمن ملت کے نشانات پائے جاتے تھے۔ جینا کی شکست کے بعد بھی فریڈرک اعظم اور روس یک میں فرانسیسیوں کے خلاف اس کی فتح عام طور پر جرمنی اعزاز شمار ہوتے تھے۔ وطن پرست جرمنوں کی نگاہیں رسائی کمر در طاقت کی طرف لگی ہوئی تھیں اور ئی جرمنی کے ظہور کے لئے اس کو ایک قدرتی آلہ سمجھتے تھے۔ پرشیا کا طرز حکومت اور اس کی مستحکم و متحدہ سیاست جرمنی کے عاقل ترین لوگوں کے لئے ہمیشہ نہایت درجہ دلچسپی کا باعث رہی۔ پرسیا کا طرز حکومت اہل فرانس کے اصول یعنی عوام الناس کی فضیلت کے مخالف تھا۔ کیونکہ اہل جرمنی کے نزدیک فرانس کے ایک معمولی شخص کا مستبد بادشاہ بن جانا نہایت درجہ قابل اعتراض امر تھا۔ غیر مقامات میں پیدا شدہ۔ مدبرین کے ذریعہ سے پرشیا کی ملکی اصلاح ہوئی اور وہ اس قابل بن سکی کہ نپولین کا مقابلہ کر سکے۔

اسٹین اور ہارڈنبرگ اسلوبرن ہورسٹ اور گنیزنو۔ یورک اور گلبارڈ میں سے کوئی بھی پرشیا کا باشندہ نہ تھا۔ تاہم ان میں ہر شخص پرشیا کی خدمت کرنے پر راغب تھا اور دولت جرمنی کو ازسر نو قائم کرنے میں نہایت کارآمد ثابت ہوا۔ ۱۸۰۹ء کی لڑائی میں پہلی مرتبہ نپولین کو معلوم ہو گیا۔ کہ اس کو بہت جلد جرمنی اور ہسپانیہ میں قومی احساس کا مقابلہ کرنا پڑیگا۔ جبکہ نپولین وائنا کے قریب تھا تو پرشوی لفٹننٹ کاٹ نامی نے میکڈی برگ لینے کی کوشش کی اور ایک پرشوی میجر نے جس کا نام شل تھا۔ ڈیوک آف این ہیلٹ کا جو علانیہ شہنشاہ فرانس کا مداح تھا۔ سلح خانہ اور خزانہ لوٹ کر ویسٹفیلیا پر حملہ کر دیا۔ ڈیوک آف برنسوک کے چوتھے بیٹے نے جو اس ریاست کا وارث تھا اور جو سلطنت ویسٹ فیلیا میں شامل تھی۔ اپنی بلیک لیجن (فوج) جمع کی اور اس کا نام انتقام لینے والی فوج رکھکر جانبدارانہ لڑائی شروع کر دی۔ جرمنی میں نپولین کی ذات بھی خطرہ سے خالی نہ تھی۔ سٹاپس نامی ایک نوجوان کو اس جرم پر گولی مار دیگئی کہ وہ ۱۸۰۹ء میں شوں برن میں نپولین پر حملہ کرنیکا خیال رکھتا تھا۔ فرانسیسی پولیس نے بہت سی اور سازشیں بھی معلوم کیں۔ نپولین جرمنی کے اس قومی جوش کو ہسپانیہ کے جوش کی طرح تحقیر کی نگاہ سے

فرانسیس نے اس کو قبول کرنے سے صاف انکار کر دیا تھا۔ اور ۲ اپریل ۱۸۱۰ء کو شہنشاہ فرانس اور نوجوان آرچ ڈچیس میری لوئی کی باہم شادی ہو گئی۔ اس رسم کے موقع پر سان شوکت کی کوئی انتہا نہ تھی۔ سی امراطریس کے لئے ایک نادر بار منعقد ہوا جس میں بہت سے ایسے فرانسیسی امراشامل تھے جنھوں نے حوریین کی خدمت کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ ۲۰ مارچ ۱۸۱۱ء کو شہنشاہ فرانس کے یہاں بیٹا پیدا ہوا جس کو جھولے ہی میں بادشاہ روم بنا دیا گیا۔ اس تولد سے نپولین کو فرانس اور یورپ میں قطعی طور پر اپنی طاقت قایم ہو جانیکا یقین ہو گیا

**مینٹسٹرو وار**
**۱۸۱۰ - ۱۸۱۲**

وائنا کے صلحنامہ ۱۸۰۹ء کے بعد روس پر ۱۸۱۲ء کے حملہ کے وقت تک نپولین کا صرف ایک اعلانی دشمن تھا۔ یعنی انگلستان کے وزرا بادجود آسٹریا اور پرشیا کی تباہی اور فرانس اور روس کے اتحاد کے فرانس کی متواتر مخالفت کئے گئے۔ ان کو پٹ اور گرینول کی طرح مختلف فرانسیسی انقلابی حکومتوں کے قیام پر بھروسہ نہ تھا۔ اس لئے فرانس کے ساتھ مستقل صلح ہونا ناممکن سمجھتے تھے اسی طرح ان کے حامیین ویلزلی اور کیسل ریا بھی نپولین کی سلطنت کے قیام کا یقین نہ رکھتے تھے اور کہتے تھے کہ اس کے ساتھ مستقل صلح ہونا ناممکنات سے ہے۔ یہ امر امکانی تھا کہ ۱۸۰۶ء میں فوکس کے عہد وزارت میں صلح ہو جاتی۔ لیکن یکے بعد دیگرے فتوحات نے نپولین کو یقین دلا دیا تھا کہ اس کی طاقت ناقابل شکست ہے۔ اور اسی لئے وہ کسی شرط پر سوائے اس کے کہ اس کے بنائے ہوئے یورپ کے لئے انتظامات کو انگلستان تسلیم کرلے رضامند نہ تھا انگلستان کی بحری طاقت کو شکست دینا ناممکن سمجھکر اس نے براعظمی ناکہ بندی کے ذریعہ سے اس کی تجارت کو برباد کرنا چاہا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ انگلستان کی دولت تو لٹ گئی لیکن براعظم کے لوگ نپولین کے مخالف ہو گئے۔

کیسل ریا اور کیننگ نے جو ۱۸۰۶ء سے ۱۸۰۹ء تک پورٹ لینڈ کی وزارت میں وزرائے ملک رہے لڑائی جاری رکھنے کے دو طریقوں کی موافقت کی کیننگ ہمہ گیر فاتح کے خلاف ممالک کے قومی احساس کو برانگیختہ کرنا چاہتا تھا اور اس مقصد کے لئے اس نے ہسپانیہ کو بڑی بڑی رقمیں بھیجیں۔ دوسری جانب کیسل ریا کا یہ خیال تھا کہ اگر فرانس سمندر پر انگلستان کا مقابلہ کرنے سے قاصر ہے تو انگلستان کو میدان میں

فرانس کا مقابلہ کرنا چاہیئے۔ پرتگال اور ویلجرں کی پہلی مہموں پر انگریزی افواج اسی اصول پر بھیجی گئی تھیں۔ اور باوجود ویلجرن کی مہم کی ناکامیابی کے یہ اصول صحیح مانا گیا تھا۔ ٹیلیویرا یر ویلنگٹن کی فتح سے اگرچہ ہسپانیہ کی لڑائی پر کچھ اثر نہ پڑا تھا لیکن ۱۸۰۹ء میں پرتگال کو فرانسیسی حملہ سے بچائے رکھا۔ مگر اس کا ایک دوسرا اہم نتیجہ یہ نکلا کہ انگلستان پر حکومت کرنیوالوں کو یقین ہوگیا۔ کہ آخر کار انھوں نے نپولین سے لڑانے کا صحیح راستہ معلوم کرلیا ہے اور ان کو ایک جرنیل بھی ملگیا ہے۔

لارڈ ویلزلی ویلنگٹن کے بڑے بھائی لے جو ۱۸۰۹ء سے ۱۸۱۲ء تک معتمد امور خارجہ رہا تھا اپنی پوری طاقت کے ساتھ جدید ترکیب کی موافقت کی اور اس کی ہمت افزائی سے ویلنگٹن نے چند مہموں کے بعد آہستہ آہستہ انگریزی پرتگالی افواج کو ایک عظیم الشان فوج میں تبدیل کرلیا۔ جو اگرچہ تعداد میں فرانس کی فوج عظیم سے کم تھی مگر قواعد اور فوجی خوبیوں میں ہر طرح اس کے مدمقابل تھی۔

**۱۸۱۰ء کی مہم**

نپولین اپنی ۱۸۰۸ء کی فتوحات کے بعد انگلستان اور ہسپانوی فوجوں کو دلت کی نگاہ سے دیکھتا تھا۔ اس لئے اس نے خود جزیرہ نما میں جانا پسند نہ کیا۔ بلکہ اپنے سب سے بڑے مارشل مسینا کو پرتگال سے انگریزوں کو نکال دینے کے لئے بھیجدیا۔ مہم کا ایک نقشہ تیار کرکے نپولین نے طے کردیا تھا کہ مسینا شمال مشرق کیجانب سے پرتگال میں داخل ہوگا اور سولٹ اندلس کی جانب سے جنوب مغربی گوشہ پر دھاوا کریگا اور دونوں مارشل لسبن پر ملینگے۔ ویلنگٹن کی خوش قسمتی سے نہ صرف سولٹ مسینا سے متفق الرائے نہ ہوا بلکہ مسینا کو اپنے ماتحت تھے۔ جو نو اور رینیر کو قابو میں رکھنا ناممکن ہوگیا تاہم مسینا نے ۱۸۱۰ء کے موسم گرما میں دھاوا کردیا اور ویلنگٹن کو اس کے سامنے پسپا ہونا پڑا بوساکو پر مسینا نے انگریزی و پرتگالی فوج پر حملہ کیا۔ لیکن ۲۷ ستمبر کو پسپا ہوگیا۔ انگلستان کے جرنیل نے اور زیادہ پسپا ہوجانا اور ان قلعوں تک پہونچ جانا ضروری سمجھا جو لسبن کے قرب وجوار میں تھے۔ اور جن پر فوجیں متعین کرکے اس نے بیشتر سے حفاظت کا انتظام کرلیا تھا۔ یہ قلعہ جات ٹورس ویڈرس کے نام سے مشہور ہیں۔ ویلنگٹن کے واپس ہوتے ہی پرتگالیوں نے اپنے ملک کو تباہ و برباد کردیا اور جب مسینا ٹورس ویڈرس کے قلعوں کے سامنے پہونچکر رکا تو اس کو رسد کی کمی کی وجہ سے وہاں ٹھیرنا نہایت دشوار ہوگیا سولٹ

اس کی توقع کے خلاف اس کی مدد کو نہ پہونچا۔ صرف بیڈے جور نامی شہر تک پہونچکر اس نے قبضہ کر لیا۔ ۱۸۱۰ء اور ۱۸۱۱ء کے موسم سرما میں مسنا ولنگٹن کے سامنے پڑا رہا لیکن باوجود کمک آجانے کے وہ انگریزی پرتگالی قلعوں پر حملہ نہ کر سکا۔ اور ۱۸۱۱ء کے موسم بہار میں اسے ہسپانیہ میں واپس ہونا پڑا

**۱۸۱۱ء کی مہم**

ولنگٹن نے اب اپنی فوج کو دو حصوں میں تقسیم کیا ایک حصہ سے اس نے مسینا کا تعاقب کیا اور المیڈا کا محاصرہ شروع کیا۔ دوسرا حصہ اس نے مارشل بریسفرڈ کی ماتحت بیڈے جور کا محاصرہ کرنے کے لئے روانہ کیا ہسپانیہ کے جنوب میں صرف ایک شہر جو جبرالٹر کے قبضہ میں رہا کیڈز تھا ایک انگلستانی اور ہسپانوی فوج اس کی محافظت کرتی تھی۔ محاصرہ کرنے والی فوج کو مارشل وکٹر کی کمان میں ۵ مارچ ۱۸۱۱ء کو زبردست شکست اٹھانی پڑی۔

باوجود اس تقسیم کے ولنگٹن کو سولٹ اور مسینا کی اصلی فوجوں کے نئے حملوں کا مقابلہ کرنا پڑتا تھا۔ ۵ مئی ۱۸۱۱ء کو ایک سخت لڑائی کے بعد اس نے مسنا کے حملہ کو فونٹینز ڈی اونر پر پسپا کیا۔ مسینا اس لڑائی کو جیت لیتا بشرطیکہ مارشل بیسیر نہ اس کو کافی مدد پہونچاتا۔ جنوب میں بریسفرڈ نے ۱۶ مئی کو البیورا کی لڑائی میں سولٹ کو پسپا کیا۔ پرتگال کو اس طرح دوبارہ فرانسیسیوں کے حملہ سے بچا کر ولنگٹن نے پھر بڑھے سویڈاڈراڈری کو اور بیڈے جور کا محاصرہ شروع کیا لیکن یہ سرحدی قلعے فرانسیسیوں ہی کے قبضہ میں رہے انگلستانی اور پرتگالی فوج کی طاقت نے ہولیں کو سخت متعجب کیا اور اس نے مسینا کو دلت کے ساتھ واپس بلا لیا۔ لیکن مشرقی ہسپانیہ میں اس کے جرنیلوں کو کچھ کامیابی ہوئی۔ سوشیٹ نے ۱۸۱۰ء اور ۱۸۱۱ء میں ایرگون اور ویلنشیا کو فتح کیا۔ بہت سے قلعے لے لئے۔ اور اس نواح کی ہسپانوی فوج کو جو جنرل بلیک کی کمان میں تھی البوفیرا کی لڑائی میں تباہ کر ڈالا۔ تمام وسط ہسپانیہ میں اگرچہ کوئی باقاعدہ فوج میدان میں نہ آئی مگر فرانسیسیوں کو ہسپانیہ کی بے ترتیب لڑائی نے بہت زیادہ تنگ کیا۔ ان وطن پرست ڈاکوؤں نے ہسپانیہ میں فرانسیسی افواج کی ترتیب کو بگاڑ دیا اور نپولیں کی طاقت کو تباہ کیا۔ جو رعب بونا پارٹ کے مرحمت کردہ حملہ فوائد جاگیری اور مذہبی سزاؤں کی تنسیخ مذہبی آزادی اور اچھے قانون سب بیکار ثابت ہوئے۔ اہل ہسپانیہ فرانسیسی حکمراں کے ذریعہ سے جو رحم نپولین نے ان کا بادشاہ بنایا تھا کوئی فائدہ اٹھانا نہ چاہتے تھے ہسپانیہ ہی میں

پہلی مرتبہ نپولین نے قومی مخالفت کا اثر محسوس کیا تھا۔ اور اسی قومی احساس نے بعد کو روس اور جرمنی میں اس کی طاقت کو برباد کر دیا۔

**انجام**

ارفرٹ کی کانفرنس سے لیکر روس پر حملہ کے وقت تک کا زمانہ نپولین کے عروج کا زمانہ تھا۔ لیکن اس زمانہ میں بھی ان تغیرات کی جھلک دکھائی دیتی تھی جو آخر کو اس کے زوال کا باعث ہوئے۔ ارفرٹ تک اسکندر والی روس نپولین کا اتحادی رہا۔ کیونکہ اس کی سلطنت ماتحت سلطنتوں سے گھری ہوئی تھی جو اس کو یورپ کی بڑی سلطنتوں سے علیحدہ کرتی تھیں۔ اور فرانس میں وہ ابتک امن قایم کرنے والا اور مذہب کا حامی سمجھا جاتا تھا۔ لیکن ۱۸۱۲ء سے واقعات نے کروٹ بدلنی شروع کر دی۔

شہنشاہ اسکندر اس کا شناخواں اور وفادار اتحادی نہ رہا۔ مملکت کے وسیع ہو جانے کے باعث اس کی طاقت کمزور ہو گئی اور فرانسیسی محسوس کرنے لگے کہ تشخص واحد کی ذاتی شان و شوکت کی خاطر وہ اپنی انفرادی آزادیوں کی قربانی کی صورت میں کسی قدر گراں قیمت ادا کر رہے ہیں۔ ہسپانیہ میں اس کی بیجا مداخلت نے قومی مخالفت کی صورت میں اس کے مقابلہ میں ایک نئی قوت کھڑی کر دی تھی۔ انگریزوں کو میدان میں آنے کا موقع مل گیا تھا۔ ادھر جرمنی میں بھی قومی جوش موجزن تھا اور پرشیا جس کے ساتھ نپولین نے اس قدر برا برتاؤ کیا تھا مقابلہ پر اور جرمنی کا سرپرست بننے کے لئے تیار تھا۔ لیکن باوجود ان تمام باتوں کے ایک اور معاملہ اندر ہی اندر اپنا کام کر رہا تھا۔ یعنی خود نپولین کے اس کے سپاہیوں کے خصائل بدل گئے تھے۔ فوج عظیم جس میں عہد انقلاب کی لڑائیوں کے تجربہ کار جنگ آزمودہ سپاہی شامل تھے۔ آسٹرلٹز اور جینا۔ ایلو اور فریڈلینڈ اور ہسپانوی مہموں میں ختم ہو چکے تھے۔ دیگرام پر جو لوگ نپولین نے محسوس کیا کہ اس کی کمان میں کس قدر نئے آدمی تھے اور اس کو مجبوراً غیر ممالک کی فوجوں پر قناعت کرنی پڑی حالانکہ ان کی وفاداری پر اس کو مطلق اطمینان نہ تھا۔ اسی طرح ۱۸۱۲ء میں اس کو معلوم ہوا کہ اس کے بہ جبر داخل کردہ سپاہی اگرچہ فوجی جوش اور اپنے متقدمین سے زیادہ ناموری حاصل کرنے کے ستوں سے لبریز ہیں مگر ان میں ان کارآزمودہ سپاہیوں کی سی جسمانی طاقت۔ ثابت قدمی اور تجربہ کاری نہ تھی جنھوں نے اس کو اہل فرانس کا شہنشاہ اور یورپ کا مالک بنا دیا تھا۔

# باب دہم

## ۱۸۱۲ ـــــ ۱۸۱۴

**اسکندر اور نپولین کے درمیان تدریجی نااتفاقی**

نپولین اور شہنشاہ اسکندر کے درمیان نااتفاقی کے اسباب ٹلسٹ کے صلحنامہ کے وقت سے شروع ہوئے ہیں۔ اگرچہ اس وقت اسکندر خود فرانسیسی فاتح کی دوستی میں سرشار تھا اگر وہ ماسکی ڈچی کالان کے وجود کو شبہہ کی نگاہ سے دیکھتا تھا۔ اور اس کو پولینڈ کی آزادی کا پہلا زینہ سمجھتا تھا۔ نپولین نے اس سے کھدیا تھا کہ وہ سویڈن اور ٹرکی کی مملکت سے اپنی تلافی کرسکتا ہے۔ اس تجویز کی بنا پر فن لینڈ اور آخر کار بیسرابیا فتح کئے گئے تھے اگرچہ اسکندر نے ان مخزونہ تدابیر پر عمل کیا لیکن وہ وارسا کی ڈچی کالان کے وجود اور اس سے زیادہ اس فوج میں فرانسیسی فوجوں کے قیام کا مخالف ہی رہا۔ ارفرٹ کی کانگریس میں نپولین نے ایک حد تک اپنے اتحادی کا شبہہ کم کردیا تھا۔ لیکن روس واپس پہونچکر بلاشبہہ اسکندر یہی سمجھا کہ اس کو دھوکا دیکر اس کے ساتھ برا برتاؤ کیا گیا۔ ۱۸۰۹ء کی لڑائی نے فساد کی آگ کو بھڑکا دیا۔ نپولین اس امر کی شکایت کرتا تھا کہ موجودہ روسی افواج نے حواوس کی مدد کے لئے بھیجی گئی تھیں بہادری سے کام نہ کیا اسکندر وارسا کی ڈچی کالان کے ساتھ آسٹریں گلیشیا کا ایک حصہ الحاق کرنے کو کھلم کھلا بے اطمینانی کی نگاہ سے دیکھتا تھا۔ اولڈنبرگ کے ڈیوک کو جس نے اسکندر کی پیاری بہن گرانڈ ڈچز قطرین سے شادی کرلی تھی۔ تخت سے اوتارنا اور اوس کی ڈچی کو ۱۸۱۰ء میں فرانسیسی مملکت میں شامل کرلینا ذاتی نااتفاقی کا دوسرا سبب ہوا۔ نپولین نے ایک روسی گرانڈ ڈچز سے ایسی شادی کے پیغام کے جواب میں توقف کرنے سے بہت برا مانا اور اس کو اپنی سخت توہین سمجھتا تھا۔ ادھر ہسپانیہ میں نپولین کی مداخلت سے روسی تہمتاً ظاہر ہوگیا۔ کہ نپولین اپنے سب سے زیادہ وفادار اتحادی سے بھی برا برتاؤ کرسکتا ہے براعظمی ناکہ بندی کی پابندی نے معاملات کو اور زیادہ خراب کردیا۔ نپولین اس امر کی شکایت

کرتا تھا کہ انگلستان کی تجارت کے سد باب کی روسیوں نے وفاداری کے ساتھ پابندی نہ کی دوسری جانب اسکندر اس امر کی شکایت کرتا تھا کہ (سد باب) سے اس کا ملک برباد ہوا جاتا تھا۔ حالانکہ فرانسس شہنشاہ نے انگلستان سے تجارت کرنے کے لئے اکثر فرانسیسیوں کو بکثرت اجازت نامے مرحمت کر دئے تھے۔ ان سیاسی وجوہات کے ساتھ دونوں شہنشاہوں کے ذاتی خصائل بھی قابل ذکر ہیں۔ اگرچہ ٹلسٹ پر نیولین نے فرانس اور روس کے درمیان کل یورپ تقسیم کرنے کا وعدہ کیا تھا۔ لیکن جوں جوں اس کی طاقت بڑھتی گئی اس نے یورپ کی سلطنت اپنے لئے رکھنے اور روس کو محروم کرنے کی تدبیریں شروع کر دیں مشرقی اور مغرب کی مملکتیں دوبارہ قائم کرنے کے بجائے نپولین نے یورپ کے حکمران کا عہدہ اپنے لئے مخصوص کر لیا اور اسکندر کو ایشیا سپرد کر دینے کا خیال ظاہر کیا۔ ان ارادوں میں اس کے مقربین نے اس کی پوری تائید کی اور اس کے مارشل یہ معلوم کر کے کہ ہسپانیہ میں ان کو کچھ فائدہ نہ ہوگا روس میں پہونچکر دولت کمانے کی فکر میں تھے۔ اس کے مدبرین خواہ ذاتی وجوہات خواہ خود نپولین کو خوش کرنے کی غرض سے کہتے تھے کہ بغیر روس کی تاراجی کے فرانس کی حفاظت ناممکن ہے۔ دوسری جانب اسکندر کے مقربین نپولین کے سخت ترین دشمن تھے اور کبھی اس بات پر زور دینے سے نہ تھکتے تھے کہ روس براعظمی ناکہ بندی سے تباہ ہوا جاتا ہے۔ پرشیا کا بادشاہ جس کو اسکندر نے ایسا ذاتی دوست بنا لیا تھا اپنے مقبوضات کی پوری پوری واپسی کے لئے کوشش کر رہا تھا اس کا خاندان اور خصوصاً اس کی ماں نپولین کو بنی نوع انسان کا دشمن سمجھتی تھی۔ انگلستان کے گماشتے روسیوں کو تجارتی آزادی کا اعلان کرنے کے لئے برابر بھڑکا رہے تھے۔ اور یورپ کے تین فاضل اور لائق ترین مدبر اسکندر کو فرانس سے لڑنے پر مجبور کر رہے تھے۔ یہ تین مدبر اسٹین جس کو نپولین نے پرشیا کے بادشاہ سے حکماً رہا کرایا تھا پوروڈی بورگو جو پہلے کو اس کے شباب سے جانتا تھا اور جس سے وہ اپنے ذاتی دشمن کی حیثیت سے نفرت کرتا تھا اور میسل بڈھو ایک ہیلتا ہوا اور میٹرنیچ کا گہرا دوست مشہور ہے۔ تھے۔

**کیسل ریا کی پالیسی**

اگر انگلستان سویڈن کے لئے پرنس رائل برنا ڈوٹی کے ذریعہ سے براہ راست مداخلت نہ کرتا تو ممکن تھا کہ یہ ذاتی اور سیاسی وجوہات جنگ کا باعث ہوتے جنوری ۱۸۱۲ء میں لارڈ کیسل ریا عہدہ پر پھر واپس آیا۔ اس نے

نہ صرف جزیرہ نما میں ولنگٹن کو کمک بھیجا کر بلکہ براعظم کے حکمرانوں کو امداد دیکر نپولین کے خلاف لڑائی جاری رکھنے کی کوشش کی۔ اس لئے اس نے براعظم کی تین مخصوص سلطنتوں میں نپولین کے خلاف نیا اتحاد قایم کرنے کی کوشش کرنے کے لئے تین مدبر بھیجے۔ یعنی اپنے بھائی سر چارلس اسٹی ورٹ کو سفیر بنا کر برلن لارڈ ایرڈین کو ویانا اور لارڈ کیتھ کرٹ کو پطرزبورغ بھیجا۔ لارڈ کیتھ کرٹ ایک منتخب فوجی افسر تھا اس نے نہایت زور کے ساتھ اسکندر کو اعلان جنگ کرنے پر مجبور کیا روسی فوج کی ترتیب میں مدد دینے کے لئے وہ اپنے ساتھ چند انگریز افسر لے گیا تھا جن میں سر رابرٹ ولسن زیادہ مشہور ہے کیسل ریاے براہ راست نہیں بلکہ سویڈن کی معرفت شہنشاہ اسکندر پر اثر ڈالا۔ برناڈوٹی لے یرنس رائل منتخب ہو جانے کے بعد انگلستان کے خلاف سویڈن میں براعظمی ناکہ بندی کو جاری کیا تھا لیکن اس کو فوراً معلوم ہو گیا کہ یہ پالیسی اس کے نئے ملک کے لئے تباہی کا باعث تھی۔ چنانچہ وہ انگلستان کے ساتھ معاہدات کرنے پر مائل ہوا۔ نپولین کی مخالفت مذات خود نہ کر سکنے کے باعث برناڈوٹی نے روس اور انگلستان کے درمیان ثالث بنکر کام کیا اور اپریل ۱۸۱۲ء میں اس نے آبو پر اسکندر کے ساتھ ایک خفیہ عہدنامہ کیا جس کی رو سے سویڈن نے فن لینڈ سے اپنا ہرقسم کا دعویٰ اس شرط پر اٹھا لیا کہ روس اس کی بجائے نورو ے دلا دینے کا وعدہ کرے۔ انگلستان اور روس دونوں نے اس تجویز کو پسند کیا فریڈرک ششم والی ڈنمارک نے جو ۱۸۰۸ء میں اپنے باپ کرسچین ہفتم کا جانشین ہوا تھا ۱۸۰۷ء میں ڈنمارک کا بیڑہ چھن جانے کے بعد نپولین سے دلی اتحاد قایم کیا تھا اور اسکندر نے آبو پر برناڈوٹی کو نہ صرف یہ امید دلائی تھی کہ فرانسیسیوں کے خلاف کامیاب لڑائی کی صورت میں اس کو تمام ڈنمارک ملجائیگا۔ بلکہ یہ بھی امید دلائی کہ اس کے خدمات کے صلہ میں ممکن ہے کہ آخر کار اس کو فرانس کا تخت دیدیا جائے۔ ترکی میں انگریزی اثر کا نتیجہ سویڈن میں انگریزی مداخلت کے اثر سے کسیطرح کم اہم نہ تھا۔ کیونکہ انگریزی وساطت سے مئی ۱۸۱۲ء میں بکاریسٹ کا صلحنامہ ہوا جس کی وجہ سے روسی شہنشاہ اپنی تمام فوجی طاقت نپولین کے مقابلہ میں یکجا کر سکا۔

**پرشیا اور ہارڈن برگ کی وزارت**

فرانس اور روس کے درمیان ابھی آسٹریا پولینڈ اور پرشیا باقی تھے۔ اگرچہ نپولین کے مقبوضات سمندر کے کنارہ کنارہ براہ راست لیوبیک تک پھیلے ہوئے تھے لیکن اس نے اصل جرمنی کو جو ایلب اور رائن کے درمیان ہیں

واقع ہے ملحق کرنے یا شہنشاہ اہل فرانس اور شاہ اطالیہ کے ساتھ ساتھ شہنشاہ جرمنی کا خطاب اختیار کرنے کی جیسا کہ پرس برامیسٹ ڈیلبرگ نے تحریر کیا تھا جرأت نہ کی تھی۔ تاہم اتحاد رائن اور سلطنت ویسٹ فیلیا قائم ہو جانیکی وجہ سے اہل جرمن اسقدر اس کے زیر اثر تھے کہ فوجی حیثیت سے اسے اس کی مملکت کا ایک حصہ سمجھا جا سکتا تھا۔ تاہم آسٹریا پولینڈ اور پرشیا زیادہ خود مختار تھے۔ اور نپولین نے روس پر حملہ کرنے کا قصد کرکے سب سے پہلے ان کی عملی مدد حاصل کرنی چاہی۔ شہنشاہ فرانسس نے ویگرام کی مہم کے بعد مخالفت کا خیال چھوڑ دیا تھا۔ وہ روسیوں سے ڈرتا تھا اور ان سے نفرت کرتا تھا۔ نپولین اس کا داماد تھا اور وہ اس کی خواہشات کی مخالفت کرنا نہ چاہتا تھا۔ اس لئے اس نے کافی رضامندی کے ساتھ وعدہ کر لیا کہ فرانسیسی حملہ کے ٹھیک جنوب میں آسٹروی فوج بھی روس پر حملہ کریگی۔ وارسا کی ڈچی کلاں میں اہل پولینڈ اپنے گرانڈ ڈیوک بادشاہ سکسنی کی بہت کم روا کرتے تھے۔ وہ سمجھتے تھے کہ نپولین کے ذریعہ سے ان کو کامل خود مختاری حاصل ہوگی۔ اور اپنے قدیم دشمن روسیوں پر حملہ کرنے کے خیال سے خوش تھے۔ پرشیا میں معاملات کی صورت زیادہ پیچیدہ تھی۔ ہرچند سلطنت چھوٹی رہ گئی تھی۔ مگر اسٹین اور اسکورن ہورسٹ کی اصلاحوں نے ایک قومی احساس پیدا کر دیا تھا جس سے ابھی فرانسیسی سپاہیوں پر جو پرشوی قلعوں پر قابض تھے حملہ کرنیکا فائدہ نہیں اٹھایا جا سکتا تھا۔ خود اسٹین بیولین کے حکم سے پرشیا سے نکال دیا گیا تھا۔ مگر اس کے جانشین ہارڈن برگ نے اس کے کام کو اختتام پر پہونچایا اور یہ کہنا کافی ہے کہ ۱۸۱۰ء میں جب ہارڈن برگ دوبارہ اسٹیٹ چانسلر مقرر ہوا تو اس نے ۱۸۰۷ء کی طرح ادارۂ خارجہ کا کام نہ لیا بلکہ وزارات مالیات و خانگی کا عہدہ قبول کیا۔ وہ ہارڈن برگ ہی تھا جس نے ۱۸۱۰ء میں امرا پر محصول لگایا اور اسٹین کی موعود جمہوری جماعتوں کو کسی قدر عملی صورت میں لایا وہ ہارڈن برگ ہی تھا جس نے ۳ جنوری ۱۸۱۱ء کو ٹیوٹونک آرڈر کو شکست کرکے اس کے مقبوضات کو قومی سلطنت کا حصہ قرار دیا اور جس نے ۱۱ ستمبر ۱۸۱۲ء کو اسٹین کے زرعی غلامی کے قانون کی تنسیخ کے عملی اور منطقی نتیجہ پر عمل کیا اور کاشتکاروں کو حق دیا کہ وہ اپنے مالکوں کو اپنی زمین کا ایک تہائی حصہ جاگیری مطالبات اور حق غلامی کے بدلہ میں دیکر خود دو تہائی کے قطعی مالک بن سکیں۔

ہارڈن برگ کا نہایت پرجوش مددگار ولیم وان ہمبلٹ تھا جس طرح اسٹین اور

ہارڈن برگ نے نظام جاگیری منسوخ کرکے اور قانون کی نگاہوں میں ہر شخص کو برابر قرار دیکر پرشیا میں انقلاب فرانس کا کام کیا اسیطرح ولیم وان ہمبلٹ نے قومی تعلیم کا طریقہ جاری کیا جو بہت سی باتوں میں نپولین کے فرانس میں قائم کردہ طریقہ تعلیم سے ملتا جلتا تھا۔ اسنے محکمہ تعلیمات میں بہت سی اصلاحیں کیں۔ یہ طریقہ جامعہ برلن (یونیورسٹی) کی ماتحتی میں تھا ٹلسٹ کے صلحنامہ کی رو سے تہر ہالے کی علیحدگی کے باعث پرشیا کو وہاں کی یونیورسٹی نکل جانیکا نہایت سخت نقصان پہونچا تھا۔ کونگسبرگ اگرچہ کانٹ کی وجہ سے مشہور ہوگیا تھا مگر ہالے کی جگہ لینے کے لئے تخفیف شدہ سلطنت کے مرکز سے بہت دور تھا۔ اسلئے سیاقومی جوش نئی برلن یونیورسٹی کے گرد مجتمع ہوگیا اور جرمنی کے علمائے تمام گوشوں سے وہاں آگئے۔ سیوگنی فشٹے ولف بٹ مین پوہنج شلیرمیشر اور نی بوہر علامہ مقرر ہوئے۔ اور نہ صرف پرشیا کو بلکہ تمام جرمنی کو دنیائے تخیل میں ایک قابل قدر نمایندہ ملگیا۔

پرشیا کے حیاتہ الثانیہ میں بادشاہ فریڈرک ولیم ثالث نے اسٹین اور ہارڈن برگ کی اصلاحوں کو قبول کرلیا۔ غیر جانبداری کے قدیم میلان کی جگہ اب وہ فرانسیسیوں سے بدلہ لینے کا خواہشمند تھا۔ جولائی ۱۸۱۰ء میں اس کی وطن پرست زوجہ ملکہ لوئی مرگئی اس کی موت نے اس کے جذبات کو اور زیادہ برانگیختہ کردیا۔ تاہم ۱۸۱۲ء میں اس نے روس کی طرفداری سے انکار کردیا۔ تہنشاہ اسکندر نے فرانسیسیوں کو حملہ کرنے کی اجازت دینے کے متعلق اپنی حکمت عملی اور اسطرح نپولین کو اس کے مرکز سے دور ہٹا دینے کے متعلق اپنا ارادہ ظاہر کردیا۔ مگر فریڈرک ولیم نے محسوس کیا کہ وہ شہنشاہ اہل فرانس کی کھلم کھلا مخالفت کرنے کے لئے کافی طور پر طاقتور نہیں ہے۔ اس کے قلعہ جات پر قبضہ کرکے اس کو مجبور بھی کیا گیا چنانچہ ۲۴ فروری ۱۸۱۲ء کو اس نے نپولین کے ساتھ مدافعت اور حملہ کرنے کا ایک عہدنامہ کرلیا اس عہدنامہ کی رو سے پرشیا کو روس پر حملہ کرنے والی فرانسیسی فوجوں کو جو اس کے مقبوضات سے گزریں صرف رسد ہی بہم پہونچانی نہ تھی بلکہ انکے ساتھ لڑنے کے لئے (۳۰۰۰۰) ہزار سپاہیوں کی ایک فوج بھی بھیجنی لازم تھی۔ اسکندر اس طرز عمل سے ناخوش ہوا وہ جانتا تھا کہ پرشیا آپ اپنی مدد نہیں کرسکتا۔ وہ اس مجبور بادشاہ کا مخلص دوست تھا۔ وہ سمجھتا تھا کہ پردے کے اندر نہ صرف پرشیا بلکہ تمام جرمنی فرانسیسیوں کے خلاف غصے کی آگ سے مشتعل ہے اور ۱۸۱۲ء میں جبکہ لڑائی نزدیک تھی اس نے جرمنی

کے قومی احساسات کو برانگیختہ کرنے والے مشہور پرشوی وزیر اسٹین کو جرمنی کے متعلق پالیسی میں اپنا صلاح کار اور مددگار بنانے کے لئے آسٹریا سے جہاں وہ جلاوطنی کی حالت میں مقیم تھا بلوایا۔

بغیر اعلان جنگ کئے ہوئے اس نے انگلستان سے مراسلت شروع کی اور نپولین نے ایک بڑی فوج ویسچولا کے کناروں پر جمع کی۔ مئی ۱۸۱۲ء میں کمان لینے کے لئے وہ جرمنی میں داخل ہوا اور ڈریسڈن پر پرشیا کے بادشاہ اور شہنشاہ آسٹریا سے ملاقات کی۔

روس پر حملہ مئی ۱۸۱۲ء

۳۲۵۰۰۰ سپاہیوں میں جن کے ساتھ اس نے دریائے نیمن کو عبور کیا اور روس پر حملہ کیا صرف ۱۵۵۰۰۰ فرانسیسی تھے۔ باقی ماندہ غیر ممالک کی فوجیں تھیں۔ بائیں جانب اس نے پرشیا کی فوجوں اور ویسٹ فیلیا اور پولینڈ کی کچھ فوجوں کے ساتھ مارشل میکڈانلڈ کو ریگا پر حملہ کرنے اور پطربورغ کی جانب بڑھنے کے لئے اس لیے روانہ کیا کہ شاید برناڈوٹی اور سویڈن کی فوجیں وہاں اس سے ملجائیں۔ داہنی جانب آسٹری مددگار فوج اس کے ساتھ تھی وہ اپنی فوج قلب کے ساتھ خود لیتھونیا میں بڑھا۔ اس صوبہ پر قبضہ کرکے نپولین نے نیمن کو عبور کیا اور ۱۸ اگست کو باوجود ۸۰۰۰۰ روسی سپاہیوں کی فوج کے جو شہر کی حفاظت کے لئے موجود تھی اس نے اسمولینسک پر قبضہ کرلیا اور اس کے بالکل داہنی جانب جو آسٹری فوج پرنس سوارٹزن برگ کی ماتحتی میں تھی اسے روسی افواج نے جو بکاریسٹ کے صلحنامہ کے بعد آزاد کردیگئی تھی روک لیا۔ روسی جنرل برکلے ڈی ٹولی اور بگریشن جو قلب میں تھا استقلال کے ساتھ پیچھے ہٹ گئے۔

اس فوجی پالیسی نے بہت جلد فرانسیسی فوج کی خوبیوں اور تعداد کو کم کردیا کیونکہ وہ اپنے مرکز سے بہت دور جا پڑی تھی۔ اور ایک ویران ملک میں پہونچگئی تھی۔ جہاں کاشتکار اور چھپکر لڑنے والے اس کو پریشان کرتے تھے۔ اور مراسلت قائم رکھنے کے لئے بڑے بڑے فوجی دستوں کی ہر وقت ضرورت رہتی تھی۔ شہنشاہ اسکندر نے اس پالیسی کو پسند کیا تھا اور جب روسی فوج داپس ہوئی تو رعایا نے اپنے گاؤں چھوڑ دیئے جیسا کہ ۱۸۱۰ء میں پینا کے حملہ کے زمانہ میں پرتگالیوں نے کیا تھا۔ لیکن روسی سپاہی اس مدبرانہ رجعت سے ناخوش ہوتے تھے شہنشاہ اسکندر نے اپنی دارالسلطنت کی خاطر جنگ کرنیکا ارادہ کرلیا تھا۔ اس لئے برکلے ڈی ٹولی کی جگہ کٹوزاف مقرر کیا گیا اور روسی فوج یکایک موسکو کے کناروں پر پہونچ گئی۔

**بورودیو کی لڑائی ۷ ستمبر ۱۸۱۲ء**

۷ ستمبر کو وہاں ایک نہایت خوفناک لڑائی وقوع میں آئی جو بورودیو کے نام سے مشہور ہے۔ کہا جاتا ہے کہ روسیوں کے ۵۰۰۰۰ ہزار سپاہی ضایع ہوئے۔ جن میں جنرل بیگریشن شامل تھا اور یہ یقینی امر ہے کہ ۳۰۰۰۰ ہزار سے زیادہ فرانسیسی سپاہی کام آئے۔ پھر بھی فرانسیسی نقصان نسبتاً زیادہ ہوا کیونکہ یہ اس ملک کی بھوج سے، تھا دور تھا اور روسی اپنی مرزوم میں لڑ رہے تھے۔ ۱۴ ستمبر کو فرانسیسی فوج نے ماسکو پر قبضہ کر لیا۔ ۱۶ کو اتفاقیہ طور پر یا قصداً روسی دارالسلطنت میں آگ لگ گئی۔ یہ آگ تین دن اور تین راتوں تک نہایت شدید رہی اور $\frac{۳}{۵}$ سے زیادہ شہر کا حصہ قطعی تباہ ہو گیا۔ شہنشاہ اسکندر نے اس موقع پر سچے دل سے یا محض دفع الوقتی کے لئے نپولین سے مراسلت شروع کر دی۔ اور اس گفت و شنید میں اتنا وقت نکال دیا کہ شہنشاہ نپولین آگے نہ بڑھ سکا اور خطرے میں گرفتار ہو گیا۔ ۱۵ اکتوبر کو نپولین نے مراسلت کی بے سودی اور تصیع اوقات کو دیکھکر ماسکو سے کوچ کر دیا۔ موسم سرما حلد شروع ہو گیا تھا شدید برف باری ہو رہی تھی۔ اسمولینسک پہونچ کر معلوم ہوا کہ وہاں جسقدر رسد جمع تھی سب ضائع ہو چکی ہے واپس ہونیوالی فوج، جو کمال بے ترتیب تھی نہ صرف روسی سپاہی بلکہ اپنے گھروں کو واپس ہونیوالے کاشتکار بھی حملہ کرتے تھے۔ مارشل نے نے اس رحمت کو انجام پر پہونچایا اور اس صلہ میں "بہادروں کا بہادر" کا خطاب حاصل کیا۔ نپولین یہ اطلاع پاکر کہ اس کے خلاف جنرل میلٹ کی ایک سازش کا پیرس میں انکشاف ہوا ہے واپس ہونیوالی فوج سے ابتدائی دسمبر میں علیحدہ ہو گیا۔ اس کی روانگی کے بعد ہی سردی بھی بڑھ گئی پسپائی نے گزیر کی صورت اختیار کی موراٹ کل فوج کو یکجا نہ رکھ سکا اور ۱۵۰۰۰ فرانسیسی سپاہیوں میں سے جنہوں نے روس پر حملہ کیا تھا صرف چند دے چند نیمن کو دوبارہ عبور کر سکے۔

**جزیرہ نما کی مہم ۱۸۱۲ء**

جب نپولین ایک فوج کو روس میں ضائع کر رہا تھا۔ ویلنگٹن دوسری فرانسیسی فوج کو ہسپانیہ میں شکست دے رہا تھا مارمونٹ جو مسینا کی جگہ مقرر ہوا تھا جنوری میں سوئی ڈاڈرو ڈریگو اور اپریل میں بیڈاجوز کی فتوحات کو نہ روک سکا اور بہت سی بیچ در بیچ فوجی ترکیبوں کے بعد اس نے بالآخر ۲۲ جولائی ۱۸۱۲ء کو ویلنگٹن کے حملہ کی تاب نہ لاکر سلمانکا پر شکست کھائی ویلنگٹن کو پوری فتح حاصل ہوئی

جوزف بونا پارٹ کو میڈرڈ خالی کرنا پڑا۔ اور اندلس سے اپنی تمام فوجیں ہٹا کر ایبرو کے پیچھے پناہ گزیں ہوا۔ ویلنگٹن نے ۱۲ اگست کو میڈرڈ پر قبضہ کر لیا اور اب اپنی پوری فوج لیکر پھر جوزیرہ نما وا کیا۔ پر جوز نے اس کے تمام حملوں کو روکا۔ انگریزی پرتگالی فوج کو ایک مرتبہ پھر پرتگال میں واپس آنا پڑا۔ اور جوزف بونا پارٹ آخری مرتبہ اپنی دار السلطنت میں واپس آیا۔ اس مہم کے اثنا میں لارڈ ولیم بینٹنک سے جو صقالیہ میں انگلستانی فوج کی کمان کر رہا تھا ہسپانیہ کی مشرقی ساحل پر فوجیں بھیجکر دشمن کی توجہ منقسم کرنے کی درخواست کی گئی لیکن اس کا انتظام ٹھیک نہ ہوا۔ سر جان مرے کو ٹسکنی سے فرار ہونا پڑا۔ اور آیندہ تاریخوں میں خود لارڈ ولیم بینٹنگ سوئیت کی فوج کو جو الیکنی پر تھی پیچھے نہ ہٹا سکا۔ سلمانکا کی فتح اس امر کا ثبوت تھی کہ جوزف بونا پارٹ کا تخت نہایت کمزور بنیاد پر قائم ہے۔ اس وجہ سے اس کو میڈرڈ چھوڑنا اور تمام جنوبی ہسپانیہ خالی کرنا پڑا۔ انگلستانی وزرا کی فوجی پالیسی بالکل صحیح تھی اور اگرچہ واقعہ سلمانکا فرانسیسی فوج کی روس میں بربادی کے مقابلہ میں کچھ نہ تھا مگر فرانسیسی فوجی طاقت کی روز افزوں کمزوری اس موقع پر عیاں ہو گئی۔

**پرشیا کا اعلان جنگ ۱۶ مارچ ۱۸۱۳ء**

فرانسیسیوں کی واپسی اور نیمن سے ان کے گذرنے نے پرشیا کو اس قائل کر دیا کہ وہ فرانس کے اتحاد کا پردہ اٹھا دے پرشوی مددگار فوج جس میں ۱۸۰۰۰ ہزار سپاہی تھے جو مارشل میکڈانلڈ کی کمان میں دی گئی تھی اور ریگا کا محاصرہ کرنے میں مشغول تھی۔ نپولین کو امید تھی کہ بائیں جانب کی اس فوج سے برناڈوٹی معہ اہل سویڈن کی فوج کے ملجائیگا۔ لیکن جیسا کہ ذکر کیا جا چکا ہے سویڈن کی ولیعہدی قبول کر کے برناڈوٹی اپنی فرانسیسی قومیت کو فراموش کر چکا تھا۔ اس کا پہلا خیال یہ تھا کہ وہ فنلینڈ کی جگہ حاصل کرنے کے لئے نوروے کو فتح کر کے سویڈن میں ہر دلعزیزی پیدا کرے۔ اور اسی کے ساتھ ساتھ خود نپولین کا جانشین بننے کی امید بھی چھپی ہوئی تھی اس نے شہنشاہ اسکندر سے اپنے ابتدائی مراسلت میں نپولین کے خلاف اتحاد میں شامل رہنے کے معاوضہ میں نوروے کے خلاف فوج کشی کرنے کیلئے روسی افواج کی امداد طلب کی تھی۔ جب اسکندر نے قطعی جواب دینا نہ چاہا تو برناڈوٹی نے اپنے قدیم آقا سے جو ۱۸۱۲ء میں درخواست کی اور روس پر حملہ کرنیکے وقت فرانسیسیوں کو مدد دینے کا وعدہ کر لیا اور اس شرط پر کیا کہ نپولین نوروے پر اسکا قبضہ کرا دینے کا وعدہ کرے لیکن شہنشاہ فرانس اپنے قدیم مارشل سے کوئی صاف عہد و پیمان کرنا

نہ چاہتا تھا بلکہ اس کا خیال تھا کہ مبہم وعدوں کی صورت میں وہ پطرز بورغ پر قبضہ حاصل کرنے میں کام آئیگا۔ برناڈوٹی اس لئے مجبوراً غیر جانبدار رہا اور میکڈانلڈ بغیر سویڈن کی موعودہ امداد کے ریگا سے آگے نہ بڑھ سکا ماسکو سے اصلی فرانسیسی فوج کی واپسی نے میکڈانلڈ کو بھی واپسی پر مجبور کر دیا۔ اس کی واپسی کے میں پرشوی مددگار فوج نے بھی جو جنرل یورک کی کمان میں تھی علیحدگی اختیار کر لی اور جنرل مذکور نے ۳۰ دسمبر ۱۸۱۲ء کو ٹوروجن کے عہدنامہ پر دستخط کر دئے۔ جس کی رو سے اس نے بغیر صاف طور پر روسیوں سے ملے ہوئے فرانسیسیوں کا ساتھ چھوڑ دیا میکڈانلڈ ویسٹ فیلیا اور پولینڈ کے سپاہیوں کے ساتھ بافیت تمام روس سے واپس آیا اور باقیماندہ اصلی فوج سے ملگیا۔ لیکن یورک کی علیحدگی آئندہ واقعات کی پیش خیمہ تھی۔ اسٹین نے مشرقی پرشیا کی ریاستوں کو کونگسبرگ پر بلایا۔ اہل پرشیا بڑی بڑی جماعتیں قایم کر کے اٹھ کھڑے ہوئے۔ اور فرانسیسی فوج جس کا تعاقب روسی فوجیں اور نئے دشمن کر رہے تھے ویسچولا کے پیچھے ہٹ جانے پر مجبور ہو گئی۔

فریڈرک ولیم والی پرشیا نے آخر کار اپنی غیر جانبداری کو شکست کر دیا اور اس نے ۱۷ فروری ۱۸۱۳ء کو اسکورن ہورسٹ کی ترتیب کردہ فوج کو طلب کر کے لیڈو ہیرا ور لینڈ سٹرم کو افواج میں شامل کرنے کا اعلان کر دیا۔ ۲۷ فروری کو اسے روس کے ساتھ کیلش کا عہدنامہ کر کے اس کو مدد دینیکا وعدہ کیا اور ۱۶ مارچ کو فرانس کے خلاف جنگ کا اعلان کر کے اپنے دوست اسکندر سے اس کے صدر مقام پر پہنچکر ملگیا اور اختتام جنگ تک اس کے ہمراہ رہا۔ پرشوی جوش روسوں پر تھا اور ہر تھہر اور ہر قلعے سے فوجیں اسٹڈانٹ کر آرہی تھیں۔ شکستہ فرانسیسی فوجیں جو اب وصیں دی بیوہارنس کی کمان میں تھیں ڈنزک اسٹین اور دیگر مخصوص پرسوی قلعوں میں طاقتور محافظ فوجیں چھوڑ کر پہلے اوڈر اور پھر ایلبے کے پیچھے ہٹ گئیں۔ داہنی جانب کی روسی فوج نے نہایت جوش و خروش سے تعاقب کیا۔ فرانسیسیوں کو برلن سے بھگانے کے بعد روسی جرنلوں چرنشیو اور ٹیٹر بورن نے ہیمبرگ سر کر لیا۔ پرشیا کی نئی زندگی اور فرانسیسیوں کی تعجیل واپسی نے برناڈوٹی کو اتحادیوں کا ساتھی بنا دیا وہ بالٹک کو عبور کر کے اور ۱۲ ہزار سویڈش سپاہیوں کے ساتھ جرمنی میں داخل ہوا۔ فرانس کے خلاف بادشاہ پرشیا کے اعلان جنگ کا پرجوش خیر مقدم ہوا اور دو پرشوی فوجیں تیار

ہوگئیں ایک فوج بولو کی ماتحتی میں اہل سوئڈن اور روسی فوج کے میمنہ کے ساتھ لڑنے اور برلن کی حفاظت کے لئے تھی۔ ایک فوج بلوشر کی ماتحتی میں بمقام سلیسٹسا دوسری حملہ آور روسی فوج کے میسرہ کے ساتھ مل کر کام کرنے کے لئے مقرر تھی مئی میں کٹوزاف کی وفات کے بعد دوسری فوج کا سپہ سالار برکلے ڈی ٹولی مقرر ہوا تھا یروٹ جبسٹن روسی مدد گار فوج کا کمانڈر تھا

**۱۸۱۳ کی پہلی مہم**

۱۸۱۳ کے موسم بہار میں نپولین نئے اتحادیوں کے مقابلہ کے لئے جرمنی کو روانہ ہوا۔ اس کے ڈیسٹ فیلوی بیویروی اور سیکسی اتحادی ہنوز وفادار رہے۔ اور اپنی مدد گار فوجوں میں اضافہ کرکے لائے۔ نپولین نے ایی مدد کیلئے ہالینڈ، شمالی جرمنی۔ کرتلعوں، متعینہ سپاہیوں کو بھی طلبا۔ اور ایک بڑی تعداد میں نئے رنگروٹ بھرتی کئے تو ہا باوجود اپنی کم تجربہ اور ماتحت کاری کے فوراً جرمنی بھیجدئے گئے ۱۵۰۰۰ سپاہیوں کے ساتھ جن کی تعداد آخر میں ۳۰۰۰۰۰ تک پہونچ گئی تھی اس نے سیکسی پر حملہ کیا ۲ رمی کو لٹسن ماگدس گورتن پروٹ جنگ کو شکست دی اسکا دوست مارشل بیرنیر کام آیا اور اسکورن ہورسٹ نہایت سخت رخمی ہوا۔ لیکن سیکسنی پر یولین کا دوبارہ قبضہ ہوگیا۔ اس نے سلسیا کی جملہ متحدہ فوج کو ٹسرن پر ۲۰ رمی کو شکست دے کر ڈریسڈن پر اپنا صدر مقام قائم کیا۔ اسی اثناء میں وانڈم نے ہمبرگ پر دوبارہ قبضہ کرلیا تھا۔ ہمبرگ کو واپس مقابلہ کے لئے تیار کرکے وہ خود تھیشاہ سے سیلسی میں آملا۔

**پلیسوٹسر کا عہدنامہ متارکہ جون ۱۸۱۳ء**

ان سخت لڑائیوں کے بعد جانبین آرام کے خواہشمند تھے ۳ رجون کو پلیسوٹسر کا عہدنامہ متارکہ ہوا اور طے پایا کہ صلح کے مکس ہونے پر غور کرنے کے لئے پریگ میں ایک کانگریس منعقد ہو فیصلہ کے لئے سب سے زیادہ اہم مسئلہ آسٹریا کا آئندہ طرز عمل تھا۔ جانبین اسکی ملی امداد کے صدقہ کی خاطر گزشتہ صدمات کو بھلا دینے کے لئے تیار ہو گئے کیونکہ اس کی مداخلت سے لڑائی کے خاتمہ کا یقین تھا نپولین کا خیال تھا کہ اس کا خسر تھیشاہ فرانسس اسکا ساتھ دیگا اور ایک مسلح فوج اس کی مدد کو آئے گی۔ وہ جانتا تھا کہ آسٹریا کو یرسیا سے موروثی نفرت ہے۔ اس لئے بھی اس کو اطمینان تھا۔ اس کے علاوہ وہ اپنے خسر سے وعدہ کر سکتا تھا کہ وہ اس کی ملی مدد کے معاوضہ میں نہ صرف صوبہ جات الیریا کو واپس کردیگا۔ لکہ تمام سلیشیا جو فریڈرک اعظم نے میریا تھریسیا سے چھین لیا تھا۔ واپس دلوا دیگا۔

نپولین اس درجہ اپنی امیدوں پر یقین رکھتا تھا کہ اس کو اسکندر کی پچھلی ملاقات کے بھروسہ پر اس کی جانب سے مطلق شبہ نہ ہوا۔ اس کو امید تھی کہ پولینڈ دینے کے وعدہ پر وہ اس کے روس پر حملہ کرنے کو معاف کر دیگا غرضکہ ان انتظامات کے ساتھ وہ پرشیا کو برباد کرنا چاہتا تھا۔ نپولین کی تجویز تھی کہ سلطنت پرشیا کو قطعی فنا کر دیا جائے۔ اور سلطنت ویسٹ فیلیا کو اوڈر تک بڑھا دیا جائے۔ ان شرائط سے معلوم ہوتا ہے کہ نپولین کسقدر غلط فہمیوں میں گرفتار تھا۔ اگرچہ شہنشاہ فرانسس کی بیٹی نپولین کی بیوی تھی لیکن وہ ان ذلتوں کو جو آسٹریا نے اٹھائی تھیں فراموش نہیں کر سکتا تھا۔ اس نے اپنے جذبات کو ایک آسٹروی کی حیثیت سے پدرانہ جذبات پر غالب رکھا۔ روس پر حملہ نے شہنشاہ اسکندر کو غفلت سے چونکا دیا اور اب وہ شہنشاہ فرانس کو اسقدر شبہہ کی نگاہ سے دیکھنے لگا جسقدر اس کو اسپر پہلے اعتماد تھا چنانچہ اس نے پرشیا کے بادشاہ سے دوستی قائم کر کے اس کے تمام مقبوضات دلانے کا وعدہ کر لیا۔

**ریچن بیک کا عہدنامہ ۱۷ جون ۱۸۱۳ء**

اس اثنا میں آسٹریا اور روس اور پرشیا کے حکمرانوں نے ۱۴ جولائی ۱۸۱۳ء کو ریچن بیک میں ایک عہدنامہ لکھا۔ جس کی رو سے آسٹریا نے ثالث کی حیثیت سے وعدہ کیا کہ اگر فرانس اس کے محورہ شرائط صلح کو نامنظور کریگا تو وہ خود اس کے خلاف اعلان جنگ کر دیگا۔ اس طرز جدید کے باعث آسٹریا کو جنوبی جرمنی ریاستوں سے مراسلت کرنے کا پورا پورا اختیار دیا گیا اور فرانس کے خلاف جرمن قومی احساس کو برانگیختہ کرنے کا خیال جس کی اسٹین نے بہابت زور سے حمایت کی تھی ترک کر دیا گیا۔ میٹرنچ قومی تحریک کو پسند نہ کرتا تھا۔ اور اس میں انقلاب فرانس کے جوش کا اثر مضمر پاتا تھا اور اس کا نتیجہ آسٹریا کے حق میں مضر سمجھتا تھا۔ پرشیا کی برانگیختگی میں کامیابی ہوئی۔ لیکن اگر وہ جرمنی میں پھیلتی تو اسکا نتیجہ یہ ہوتا کہ پرشیا کی ماتحتی میں ایک متحد جرمن سلطنت قائم ہو جاتی۔ جسکا نتیجہ آسٹریا کے لئے نقصان رساں تھا۔ اسٹین اور وطن پرست اہل جرمنی کی جانب سے جو مثال ہسپانیہ کی پیش کی جاتی تھی اس کے دو پہلو تھے اگرچہ نپولین کے خلاف برانگیختہ کر کے کل قوم ہتیار بند کر دی گئی تھی لیکن اس میں انقلابی خیالات کا پیدا ہو جانا بھی لازمی تھا شہنشاہ اسکندر اور بادشاہ فریڈرک ولیم دونوں ان دلائل کی اہمیت کو بہ خوبی محسوس کرتے تھے

چنانچہ قوم کو برانگیختہ کرکے آماوہ پیکار کرنے کے بجائے اتحاد قائم کرکے جنگ کے پرانے طریقہ کو مناسب سمجھا گیا۔ اس حالت میں نپولین کی تجویز دنکا کچھ خیال نہ کیا گیا بلکہ یہ طے ہوا کہ نپولین فرانس کی قدرتی حدود رائن اور ایلپس پر قانع رہے۔ ہسپانیہ بوربونوں کو واپس ہو۔ کنفیڈریشن آف رائن کو اپنی ماتحتی میں نہ رکھے۔ یوپ کو روا چلے جانیکی اجازت دی جاوے۔ موراٹ کو نیپلس پر اور جردم کو ویسٹ فیلیا کے تخت پر قابض رکھا جاوے یہ پیش کردہ شرائط کسیطرح فرانس کے لئے برے نہ تھے اگر جہ اتحادیوں کی فوجی حالت دیکھتے ہوئے حق بجانب نہیں کہے جاسکتے تھے۔ میٹرنخ جو جانتا تھا کہ آسٹریا کے ہاتھ میں اس وقت معاملات کی گتھی ہے ان شرائط کو لیکر نپولین کے صدر مقام ڈریسڈن پر پہونچا۔ اور شہنشاہ کو اطلاع دی کہ اگر یہ شرائط منظور نہ کئے گئے تو آسٹریا اس کے خلاف اتحاد میں شامل ہو جائیگا لیکن نپولین نے شرائط مذکور کو بہ حقارت نامنظور کر دیا کیسلریا نے انگلستان کے سفیر لارڈ ایبرڈین کی معرفت آسٹریا کو بوری مالی امداد دینے کا وعدہ کیا اور یکم اگست ۱۸۱۳ء کو شہنشاہ آسٹریا نے یوبین کی جانب سے انکار کی صورت میں مع ... ۲ سپاہیوں کے اتحادیوں کے ساتھ شامل ہو جانے کا صاف صاف وعدہ کر لیا۔ یہ کانگریس پراگ میں منعقد ہوئی۔ کولنکورٹ فرانسیسی سفیر کے اس بیان پر کہ اس کو فرانسس کے مجوزہ شرائط قبول کرنے کا اختیار نہیں ہے ۱۲ اگست کو آسٹریا نے فرانس کے خلاف اعلان جنگ کر دیا۔

**آسٹریا کا اعلان جنگ**

۱۴ اگست کو جب بوجہ تاخیر محاصلہ ہاتھ سے نکل چکا تھا نپولین نے شرائط قبول کرنے کا اعلان کیا۔ مگر اس کو یہ جواب دیا گیا کہ اس کو حکمرانوں سے رجوع کرنا چاہئے فی الحقیقت لڑائی ناگزیر تھی چنانچہ پلیسوٹز کا معاہدہ ختم ہو گیا۔

**جرمنی کی دوسری مہم ۱۸۱۳ء**

آسٹریا کی مداخلت نے نپولین کو نہ صرف ایک امکانی اتحاد سے محروم کر دیا بلکہ سکسنی میں اس کی فوج کو خطرہ میں ڈال دیا۔ کیونکہ ایک مضبوط آسٹردی فوج شہزادہ چارلس دون سوارٹ زن برگ کی کمان میں بوہمیا میں جمع ہو رہی تھی۔ تاہم شہنشاہ اہل فرانس نے ہٹنے سے انکار کر دیا اور ۳۰۰۰۰۰ لاکھ سپاہی لیکر باوجود دشمنوں کی کثیر التعدادی کے اتحادیوں کا

مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہوگیا۔ اتحادیوں کے لئے مہم کا نقشہ موریو نے بنایا تھا جس کو امریکہ بھوڑنے اور زار روس کو اپنے مشورے سے فائدہ پہونچانے کی ترغیب دی گئی تھی روسی فوج کے اسٹاف میں یورپ کا ایک اور نہایت لایق فوجی افسر بھی تھا۔ جو موریو کی طرح پہلے فرانسیسی فوج کا افسر رہچکا تھا اور جس کا نام جنرل جومینی تھا۔ نقشہ یہ تھا کہ شمال کی جانب سے پرشیا۔ روس اور سویڈن کی ایک ایک فوج بولوچر نشوا اور برناڈوٹ کی ماتحتی میں بھیجی جاوے۔ روسیوں کی ایک فوج جو لیلینڈ کی فوج کے نام سے موسوم تھی اور بینگسن کے زیر ترتیب تھی مشرق کی جانب سے روانہ کی جاوے۔ سلیشیا سے پرشیوں کی ایک فوج بلوشر کی ماتحتی میں اور روسیوں کی ایک فوج وٹجنسٹین کی ماتحتی میں بھیجی جائے۔ اور سب سے آخر میں سوارٹ زنبرگ کی ماتحتی میں آسٹریوں کی ایک فوج ہو اور اسکی مدد کے لئے برکلیٹی ڈی ٹولی کے ماتحتی میں اصل روسی فوج اور روسی دستہ محافظ شاہی گرانڈ ڈیوک کانسٹائین کی ماتحتی میں ڈریسڈن کو بھیجے جاویں لیکن نپولین نے تعجیل عمل کے عام طریقہ کے موجب پہلے حملہ کرنے کا ارادہ کیا اور تین فوجیں اوڈینوٹ میکڈانلڈ اور ونڈامی کی ماتحتی میں برناڈوٹ بلوشر اور سوارٹ زن برگ کے خلاف روانہ کیں بینگسن پیچھے کی جانب بہت دور تھا اس لئے اس کی طرف سے اندیشہ نہ تھا برناڈوٹ اور بلوشر نے اوڈینوٹ اور میکڈانلڈ کو گروس بیرن اور کاٹزبیک پر ۲۳ اور ۲۵ اگست کو علی الترتیب شکستیں دیں اور سوارٹ زنبرگ نے غیر دوسری فوجوں کا انتظار کئے ہوئے ڈریسڈن پر فرانسیسی مرکز پر حملہ کر دیا۔ ۲۶ اور ۲۷ اگست کو ایک خوفناک لڑائی ہوئی جس میں موریو سخت زخمی ہوا۔ اور نپولین کو فتح حاصل ہوئی لیکن اسکو ایسے شدید نقصانات پہونچے جن کی وہ کسیطرح تلافی نہ کر سکا تین روز بعد اس کو خبر ہوئی کہ ونڈامی کی فوج نے جو سوارٹ زنبرگ کی مراسلت منقطع کرنے کیلئے بوہیمیا میں داخل ہوگئی تھی کلم پر برکلی ڈی ٹولی کی ماتحت روسی فوج کی جبراً اطاعت قبول کرلی ہے۔ ڈریسڈن کی لڑائی نے اتحادیوں پر ثابت کر دیا کہ ان کی ایک تنہا فوج بغیر بیرونی امداد کے نپولین کو شکست دینے سے عاجز ہے۔ اس لئے ان کو پرانے نقشہ پر عمل کرنا لازم آیا۔ نپولین نے پھر دوبارہ اپنی محافظانہ حالت سے نکلنے کی کوشش کی اور برلن پر حملہ کر دیا لیکن برناڈوٹ اور بولو نے ۶ ڈسمبر کو ڈینوڈنز پر مارشل نے کو شکست دیدی اس لئے اس کو فوج کی بھلائی کا انتظار کرنا پڑا۔ اس مہم کے پہلے حصہ میں شہنشاہ کو سخت

نقصانات برداشت کرنے پڑے۔ کلیم کی اطاعت پذیری میں اس کے دس ہزار آدمیوں کا نقصان ہوا۔ کنٹریگ اور ڈیوٹریر اس کے نو حوان سپاہیوں کا دسواں حصہ ہلاک کر دیا گیا تھا اور جرمنی کی مددگار فوج قطعی طور پر اس سے علیحدہ ہو گئی۔ جب اتحادیوں کی فوجی ترکیبیں کارگر ہو گئیں اور ان کی فوجیں لانزگ کے چاروں طرف جہاں نپولین واپس ہو کر پہونچ گیا تھا جمع ہو گئیں اس وقت نپولین کے پاس ایک لاکھ ساٹھ ہزار سپاہیوں سے زیادہ نہ تھے۔ ان کو اپنے سے دوچند تعداد کا مقابلہ کرنا تھا۔ اور پیہم شکستوں سے اس کی ہمت پست ہو رہی تھی۔

ڈریسڈن کی لڑائی کے بعد سوارٹ زنبرگ کی فوج بوہیمیا میں واپس آگئی۔ اور اتحادی حکمرانوں نے آئندہ کے متعلق اپنے اپنے طرز عمل کو صاف کر لینے کا ارادہ کیا ان کو یقین تھا کہ کثیر تعداد میں افواج کو جمع کر کے لڑنے میں ان کو نپولین پر پوری پوری فتح حاصل ہو گی۔

ٹولٹز کا عہد نامہ ۹ ستمبر ۱۸۱۳ء

۹ ستمبر کو ٹولٹز کے مشہور عہد نامہ پر دستخط ہوئے اس عہد نامہ میں یہ طے پایا کہ پرشیا اور آسٹریا کی قریب قریب وہی حدود قائم کر دیجائیں جو ۱۸۰۵ میں تھیں۔ کانفڈریشن آف رائن کو شکست کر دیا جائے۔ اور سیونی اور مغربی جرمنی ریاستوں کو قطعی خود مختار کر دیا جاوے۔ یہ فیصلہ جنوبی جرمنی کے حکمرانوں کے ایک مدت کے تذبذب پر غالب رہا یہ لوگ نپولین کے ہم ساتھی رہنے کی وجہ سے اتحادیوں کے انتقام کے خوف سے کانپ رہے تھے ان ریاستوں میں بویریا مخصوص طور پر قابل ذکر ہے جس نے ۱۸ اکتوبر کو آسٹریا کے ساتھ ریڈ کا عہد نامہ کر لیا جس کی رو سے بویریا لے ۳۶۰۰۰ ہزار سپاہی دینے کا اس شرط پر وعدہ کیا کہ اس کو پوری معافی دیدیجائے اور اس کو اس کے جملہ مقبوضات کا بادشاہ تسلیم کر لیا جائے۔ اس تدبیر کے ہوتے ہی اتحادیوں نے اپنی پوری طاقت کے ساتھ نپولین پر حملہ کر دیا۔

لیپزگ کی لڑائی ۱۶ تا ۱۹ اکتوبر ۱۸۱۳ء

تین روز تک سولہ سے ۱۹ اکتوبر تک لیپزگ کی خوفناک لڑائی جاری رہی نتیجہ کا علم شروع ہی سے تھا لڑائی کے اثنا میں اگر اہل سکسنی علیحدہ نہ بھی ہوتے تو بھی فرانسیسی فوج کی تباہی یقینی تھی نپولین کی فوجوں کو نہ صرف شکست ہوئی بلکہ وہ بالکل برباد ہو گئیں۔ اور نہایت بے ترتیبی کی حالت میں جرمنی میں ہو کر بھاگیں۔ اس موقع پر سیکسمیلس جو رف والی بویریا نے جس کو

نپولین نے مارشاہ بنایا تھا اپنے وعدے کے بموجب نپولین سے اپنی مخالفت کا اعلان کیا اور نہ صرف ہیوریین مددگار فوج کو علیحدہ کر لیا بلکہ رحمت کرنے والی فرانسیسی فوج کو بھی روکنے کی کوشش کی۔

ہساد کی لڑائی

۳۰ اکتوبر کو ہساد کی لڑائی میں باقی ماندہ فرانسیسی فوج اہل بویریا کے درمیان سے نکل گئی۔ اور آخر کار دریائے رائن کے پار جا کر پناہ لی۔

نپولین کے خلاف جرمنی میں بغاوت ۱۸۱۳ء

لیپزگ کی لڑائی کے بعد تمام وسط یورپ میں فرانسیسوں کے خلاف ایک عام بغاوت شروع ہو گئی۔ خفیہ سوسائیٹیوں نے جو جرمنی میں آزادی کا خیال پھیلانے کے لئے قائم ہوئی تھیں ہر سمت کام کرنا شروع کر دیا اور فرانسیسی فوج کی بہت سی منتشر رجمنٹیں ایک دوسرے سے علیحدہ کر کے مختلف جرمنی فوجوں کا محاصرہ کر لیا۔ فرانسیسی طرز حکومت کے قواعد یک لخت فراموش ہو گئے اور صرف فرانس سے مفتوح ہو جانے کی دلت کا جنہوں دلوں میں کا یاں رہا یہ خیالات صرف جرمنی تک محدود نہ تھے۔ بلکہ اہل ہالینڈ نے بھی بغاوت کر دی۔ اور ہالینڈ کے تمام شہروں میں پرنس آف آرنج کی موافقت میں اعلان کر دیا گیا۔ یہ خبر پاتے ہی شہزادہ آرنج انگلستان سے روانہ ہو کر باغیوں کا افسر بنا گیا۔ چند ماہ بعد لارڈ کیسل ریاگ اس کی مدد کے لئے سر تھامس گریہم کی کمان میں ایک انگلستانی فوج ہالینڈ میں ان ناتجربہ کار قلعہ جات کو فتح کرنے کے لئے بھیجی جن پر ہنوز فرانسیسیوں کا قبضہ تھا اطالیہ میں بھی فرانس کے خلاف ایک ہمہ گیر بغاوت اُٹھ کھڑی ہوئی۔ لارڈ ولیم بینٹنک جو صقالیہ پر انگلستانی فوج کے ذریعہ سے قابض تھا۔ ایک طاقتور فوج تیار کر کے جینوا پہونچا اور اس لواح کے باغیوں کا شریک حال بن گیا۔ اس اثنا میں ایک آسٹروی فوج نے جنرل ہلر کی زیر کمان تمال مشرق کی جانب سے اطالیہ پر حملہ کر دیا۔ اور یوجین ڈی بیوہارنس کو ۲۶ اکتوبر کو دلسبار دیر شکست دی اس ہمہ گیر قومی مخالفت کے آگے نپولین کی کچھ پیش نہ آئی اُدھر اہل فرانس جبریہ بھرتی سے تنگ آ گئے تھے۔ انھوں نے روس پر حملہ کرنا پسند نہ کیا۔ اور اس مصیبت کے موقع پر شہنشاہ کی مدد کرنے کے لئے آمادہ نہ ہوئے۔

جزیرہ نما کی مہم ۱۳ء

جس طرح فرانسیسی فوجیں ہر شکستیں کھا کر جرمنی سے نکالدی گئی تھیں اسی طرح وہ ہسپانیہ میں بھی مصیبتیں اٹھا رہی تھیں ۱۸۱۳ء کے موسم گرما میں ویلنگٹن نے اپنے صدر مقام سے روانہ ہو کر تمالی مشرقی جانب فرانس اور

میڈرڈ کے درمیان آمد و رفت بند کرنے کی کوشش کی۔ اس تحریک نے فرانسیسی اثر کو ہسپانیہ سے بالکل زائل کر دیا جو فرانسیسی فوج سمیت جسے وہ جمع کر سکا میڈرڈ سے نکل بھاگا مگر اس مرتبہ اس کو دریائے ایسر واتر نے کے بعد بھی وہ پناہ نہ لی جو ۱۸۱۲ء میں لی تھی کیونکہ اس دفعہ دریا کے قلعے سب اس کے مقابلہ پر تیار تھے۔ ویلنگٹن ایبی فوج لیکر وٹوریا پر آپہنچا جہاں مارشل جوردن نے جو بادشاہ جوزف کا کمانیر تھا مقابلہ کرنے کی کوشش کی۔ لیکن ۲۱ جون ۱۸۱۳ء

**وٹوریا کی لڑائی ۲۱ جون**

کو انگلستانی پرتگالی فوج نے اس کو شکست فاحش دی اس فتح نے فرانسیسیوں کو فرانس تک بھگا دیا۔ کیونکہ سوسٹ کو بھی اسیطرح ویلنشیا میں ایسی فتوحات چھوڑنی پڑی تھیں۔ اور ایرگون اور کیٹیلونیا کے پہاڑوں میں واپس ہونا پڑا تھا۔ میدان جنگ کی اس فتح کے بعد جرمنی کی طرح ایک قومی جوش پیدا ہو گیا اور بے ترتیب ہسپانوی سپاہ لے جس جس کر ہر ایک متفرق فرانسیسی چھاؤنی کو تباہ کر ڈالا اور کچھ کارآمد فوجیں ویلنگٹن کی ماتحتی میں لڑنے کے لئے بھی روانہ کیں انگلستان کے جنرل نے فرانسیسی سرحد پر پمپیلونا اور سان سبسٹین کے درمیان ایک ایسے مقام پر قیام کیا جہاں سے اس نے اول الذکر مقام کے راستے بند کر دیئے اور موخر الذکر کا محاصرہ کیا اس کا مقابلہ کرنے کے لئے سولٹ فرانس کے جنوب مغربی گوشہ میں سرحد کی حفاظت کرنے کے لئے بھیجا گیا۔

۳۱ اگست کو سان سبسٹین پر حملہ ہوا پمپیلونا کا بہت جلد خاتمہ ہو گیا۔ اور ویلنگٹن ایک نیا مورچہ قائم کرنے اور فرانس پر حملہ کرنے کے قابل ہو گیا۔ ۷ نومبر کو انگریزی پرتگالی فوج نے سولٹ کو ول سے جہاں وہ مقیم تھا بھگا دیا۔

**ویلنگٹن کا فرانس پر حملہ اکتوبر ۱۸۱۳ء**

اور بیو یا سیٹ یا ٹری کی لڑائیوں کے بعد جو ۹ سے ۱۳ دسمبر تک جاری رہیں ویلنگٹن نے بیوں کو محصور کر لیا۔ محلف نواحوں میں لگاتار شکستوں کے باعث نپولین کو صلح کے متعلق غور کرنے

پر آمادہ ہونا پڑا۔

**صلح کی گفت و شنید**

اب وہ ان شرائط کے قبول کرنے کے لئے بالکل تیار تھا جو پریگ کی کانگریس میں اس کے روبرو پیش کئے گئے تھے۔ اتحادی کسیطرح اسقدر متحد نہ تھے۔ جسقدر کہ وہ بظاہر معلوم ہوتے تھے خصوصاً آسٹرین ورر میٹرنچ فرانس کی طاقت کو تباہ کرنا نہیں چاہتا تھا انگلستان لڑائی سے کوئی ایسا

نتیجہ نکالنا چاہتا تھا جو غیر مناسب طریقہ پر روس کی طاقت کو بڑھاوے۔ حملہ اتحادیوں کا مقصد یہ تھا کہ فرانس کو اس کی اصلی حالت پر ترقی کرنے کے لئے چھوڑ دیں بشرطیکہ وہ یورپ میں بیجا مداخلت کرنے سے باز رہے۔ نومبر ۱۸۱۳ء کو میٹرنیچ کی تجویز یہ تھی کہ فرانس اپنی قدرتی سرحدیں رائن اور ایلپس قائم رکھے اور ہالینڈ۔ اطالیہ اور ہسپانیہ اپنے اپنے قدیم حکمرانوں کو واپس کر دے نیولین نے اسوقت اپنے وزیر خارجہ میرٹ ڈیوک ڈی بسانو کو رخاست کرکے اوکولنکورٹ ڈیوک دی ویسنزا کو مقرر کرکے جو صلح کا حامی مشہور تھا اور شہنشاہ اسکندر کا ذاتی دوست بھی تھا اور اس کے دربار میں فرانس اور روس کے زمانہ اتحاد میں سفیر بھی رہ چکا تھا ایسی صلح کی خواہش کا ثبوت دیا یہ شرائط صلح جو میٹرنیچ نے پیش کئے تھے اور وہ تجویزات جو "فرنک فرٹ" کے نام سے مشہور ہیں۔ اتحادیوں کے متحدہ قیام گاہ یعنی فرنک فرٹ میں ایم ڈی سینٹ اگین ایک فرانسیسی مدبر کے ذریعہ سے جو اتحادیوں کے حملے کے زمانہ میں قید ہو گیا تھا اور کولن کورٹ کا بھولی تھا بھیجے گئے ان تجویزوں کو لارڈ ابرڈین نے انگلستان کی طرف سے اور ہارڈن برگ نے پرشیا کی طرف سے منظور کر لیا اتحادی حکمرانوں نے فرانس کے موافق یہ شرائط اس ڈر کی وجہ سے پیش کئے تھے کہ اگر اس کی سرحدوں پر حملہ کیا گیا تو ۱۷۹۲ء کی طرح وہاں کی رعایا عام طور پر برانگیختہ ہو جائیگی ان وجوہات سے چند ہفتوں تک اتحادی رائن کے داہنے کنارے پر قیام رہے اور اپنی اپنی فوجیں جمع کرتے رہے اور حملے کے متعلق پس و پیش میں تھے تاہم نیولین نے یقین نہ کیا کہ اس کو شکست ہو گئی ہے۔ کہ جب تجویزات فرنک فرٹ کا فوراً جواب دینے کے جو ۹ نومبر کو بھیجے گئے تھے اس نے آخر دسمبر میں کولن کورٹ کو اتحادیوں کے صدر مقام پر جاکر جلد تحاویز پر بحث کرنے کی ہدایت کی اس لئے کولن کورٹ کو جو ہدایتیں کی تھیں ان سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ معاملہ کی نزاکت سے اچھی طرح واقف نہیں تھا اس کا پیام تھا کہ علاوہ فرانس کی قدرتی حدود کے وہ وسیل جو بلجیم کے سامنے واقع ہے اور لے ہی پر جو سٹراس برگ کے سامنے رائن کے داہنے کنارے پر واقع ہے قبضہ رکھنا چاہتا تھا۔ ان شہروں پر قبضہ رکھنے کی خواہش سے صاف معلوم ہوتا تھا کہ جرمنی کے متعلق اب تک اس کے دل میں منصوبے پنہاں ہیں۔ اس کے علاوہ اس نے یہ بھی چاہا کہ جرمنی میں ایک سلطنت اس کے بھائی جروم کے لئے اور اطالیہ میں ایک سلطنت یوجین ڈی بوہارنس کے لئے قائم کر دیجائے

صدر مقام پر ان جوابی تجویزات کے پہونچنے سے پیشتر اتحادیوں نے فرانس پر حملہ کرنیکا ارادہ کرلیا اور اس طرح یورپ کی رائے کے مطابق فرانس اپنی قدرتی حدود قائم رکھنے کا موقع ہمیشہ کے لئے کھو بیٹھا اتحادیوں کا طرز عمل جیسا کہ فرنک فرٹ کی تجویزات سے ظاہر ہوا خاص طور پر میٹرنیخ کا بنایا ہوا تھا جو اپنے شہنشاہ کے داماد کو تخت سے اتارنا یا فرانس کی طاقت کو بہت کمزور کرا دینا چاہتا تھا۔ لیکن شہنشاہ اسکندر اور اس کے رفیق پرشیا کے بادشاہ نے بہت جلد میٹرنیخ کے خیالات کی موافقت کر لینے پر افسوس کیا اسکندر ۱۸۱۲ء کے روس پر حملے کے جوا میں فرانس پر حملہ کرنا چاہتا تھا اور جسطرح نپولین نے ماسکو پر قبضہ کر لیا تھا۔ اسی طرح پیرس پر قبضہ کرنا چاہتا تھا۔ بادشاہ پرشیا سے زیادہ اس کے جنرل اور وزرا پرشیا کی ذلیل حالت کو محسوس کرتے تھے۔ اور فرانس سے اسکا بدلہ لینا چاہتے تھے اس لئے یہ طے پایا کہ چونکہ تجویزات فرنک فرٹ کو فوراً قبول نہیں کیا گیا اس لئے فرانس پر کامیاب حملے کا نتیجہ یہ ہونا چاہئے کہ اس ملک کی وہی حدود قائم کردی جائیں جو انقلاب کی لڑائیوں کے شروع زمانہ میں تھیں روس اور پرشیا کا طرز عمل انگلستان کی طرح تھا لارڈ کیسل ریا کو یہ معلوم کرکے رنج ہوا کہ فرانس کو رائس کی سرحد قائم رکھنے کی اجازت دینے کا ارادہ کیا جارہا ہے کیونکہ اس رعایت کے یہ معنی تھے کہ لیگھم اور انٹورپ اس کے قبضہ میں رہے حالانکہ کئی صدیوں سے جملہ انگلستانی وزرا کی پالیسی ان مقامات کو فرانس سے آزاد رکھنے کی رہی تھی۔

**فرانس پر حملہ ۱۸۱۴ء پہلی مہم**

عہد قدیم کی حدود بندیوں کے متعلق معاہدات اور لوئی چودھویں کے خلاف لڑائیوں کا ثمر صرف فرانس کو ملجمی بند، لینڈ میں گھسنے سے روکنے کے لئے اٹھایا گیا انگلستان کی کابینہ نے اس قدیم پالیسی کو قایم رکھنے کا مصمم ارادہ کرلیا۔ چنانچہ خود لارڈ کیسل ریا کو متحد حکمرانوں کے صدر مقام پر بڑے سے بڑے اختیارات دیکر جو ایک انگلستان کے مدبر کو تفویض ہو سکتے ہیں بھیجا گیا اس کو مراسلت کرنے اور گورمنٹ سے بعہ مزید مشورہ لئے ہوئے محض اپنے اختیار سے لڑائی جاری رکھنے یا امن قائم کرنے کے متعلق ہر قسم کا عہدنامہ یا صلحنامہ کرنے کا پورا پورا اختیار تھا لارڈ کیسل ریا ۳۱ دسمبر ۱۸۱۳ء کو ہارویچ سے جہاز میں روانہ ہوا۔ اسی روز جس دن بلوشر نے اصل پرشوی فوج کے ساتھ جو سلیشیا کی فوج کے نام سے موسوم تھی تین حصوں میں کوبلنز مان ہیم اور ایس پر رائن کو عبور کیا۔ بلوشر کی مدد

کے واسطے تین روسی فوجیں تیار تھیں لیکن اصلی روسی فوج نے آسٹریوں کی ہمراہی میں سوارٹ زنبرگ کی کمان میں جنوب کی جانب سے فرانس پر حملہ کیا شہنشاہ اسکندر کو مشکل تمام سوئٹزرلینڈ کی غیر جانبداری تکسست کرنے کی اجازت دینے کے لئے آمادہ کیا گیا اور فوجی دلائل جو اس کے حزلوں نے پیش کئے اس کے پس و پیش پر غالب آگئے۔ سوئٹزرلینڈ سے گذرتے ہوئے سوارٹ زنبرگ کی فوج جورا کے پہاڑوں اور رائن پر فرانسیسی قلعوں کو پیچھے چھوڑتی ہوئی آگے بڑھی اس دوطرفہ حملے نے نپولین کو وہ فوجی چال چلنے کا موقع دیا جس کا وہ بہت زیادہ شائق تھا۔ یعنی اس نے دونوں حملے اور فوجوں کے درمیان پچاس ہزار اور ستر ہزار کے درمیان سپاہیوں کی ایک فوج جمع کر دی یہ فوج ان کثیر التعداد فوجوں کے مقابلہ میں جس سے اس نے ۱۸۱۲ء میں روس پر حملہ کیا تھا اور اتحادیوں سے ۱۸۱۳ء میں سیکسنی میں لڑا تھا بہت کم تھی یہ فوج نہ صرف تعداد میں کم تھی بلکہ فوجی خوبیوں میں بھی گری ہوئی تھی کیونکہ گارڈ کی باقیات سے قطع نظر اس کی کمان میں صرف رنگروٹوں کی کچھ رجمنٹیں اور قومی محافظ تھے جو فن جنگ سے بالکل ناواقف تھے۔ اس موقع پر یورپ کے مختلف قلعوں کی حفاظت کے لئے ڈیڑھ لاکھ کارآزمودہ سپاہی چھوڑ آنے کی غلطی سے نہایت پشیمان تھا۔ ان آدمیوں کی موجودگی غالباً معاملات کی صورت کو بدل دیتی مثلاً اس نے بارہ ہزار آدمی ہیمبرگ میں مارشل ڈوٹ کی کمان میں سولہ ہزار میگڈی برگ میں آٹھ ہزار ڈنسٹرک میں اور بڑی بڑی محافظ فوجیں اسٹیٹین کی طرح دوسرے دور دراز شہروں میں چھوڑی تھیں۔ ان قلعوں کو معمای قومی فوجوں نے مسدود کر رکھا تھا اپنے قبضہ رہنے سے اتحادیوں کی افواج باقاعدہ کو کچھ نقصان نہیں پہنچا مگر فرانسیسی وجیں نہایت کمزور ہو گئیں

پھر بھی نوعمر لڑکوں کی فوج اور اپنے گارڈ کی مدد سے نپولین نے ایک زبردست لڑائی لڑی۔ چمپین میں داخل ہونے کے بعد بلوشر سے یہ حماقت کی کہ اپنی فوج منتشر کر دی نپولین نے فوراً اس غلطی سے فائدہ اٹھایا اور ۲۱ جنوری اور ۱۴ فروری کے درمیان بلوشر کی فوج کے یکے بعد دیگرے بہت سے دستے بریں چمپوبرٹ مونٹ مریل اور ویچمپنیس پر تہ تیغ کر دیئے۔ اس کے بعد وہ سوارٹ زنبرگ کی طرف متوجہ ہوا جس نے اپنی فوجوں کو منتشر کر دیا تھا اور ایک روسی دستے کو نینگس پر اور ایک آسٹریائی دستہ کو مون ٹریویر ۱۷ اور ۱۸ فروری کو شکست دی ان تیز

نپولین کی فتوحات فرانس میں ۱۸۱۴ء

حملوں نے اتحادیوں کو پریشان اور درہم برہم کر دیا بلوشر کی فوج قریب قریب تباہ ہوگئی سوارٹ زنبرگ پسپا ہوگیا اور اس نے التوائے جنگ کی خواہش کی اور فرانس خالی کرنے کی تجویزیں ہونے لگیں لیکن شہنشاہ اسکندر کے استقلال اور لارڈ کیسل ریا کے مصمم ارادے نے اتحادیوں کو لڑائی جاری رکھنے پر آمادہ رکھا۔ فوجیں ایک پرشیوں کی بولو کی ماتحتی میں دوسری روسیوں کی ونٹرن گروڈ کی ماتحتی میں صرف لارڈ کیسل ریا کی رائے سے برناڈوٹی کی رائے سے علیحدہ کی گئیں اور بلوشر کی مدد کے لئے بھیجی گئیں اس اثنا میں اسکندر نے ارادہ کیا کہ سوارٹ زنبرگ کو بچانے واپسی کے فوجیں جمع کرلی جائیں فی الحقیقت نپولین کی کامیابیاں بہ نسبت اتحادیوں کے خود اسی کے لئے زیادہ مہلک ثابت ہوئیں۔ کیونکہ انھوں نے اس کو چیٹ لین کی کانگریس سے گفت و شنید بند کرنے پر آمادہ کیا جب کہ ۱۸۱۴ء کی پہلی جنگ فرانس میں جاری تھی نپولین کے خلاف تحریکیں عام ہو رہی تھیں۔ برناڈوٹی کو لیپزگ کی فتح کے بعد شمالی جرمنی کی فوجوں کی کمان ملگئی تھی برناڈوٹی کے دل میں وہ خیال جو ۱۸۱۲ء میں شہنشاہ اسکندر نے ظاہر کیا تھا کہ نپولین کی جگہ اس کو فرانس کا حکمراں بنا دیا جائے اب پوری تقویت پا چکا تھا اس لئے وہ اپنے اہل ملک کے سامنے حملہ آور کی حیثیت سے جانا نہیں چاہتا تھا لیپزگ کی لڑائی کے بعد چند ہفتوں تک وہ ڈیوٹ کو ہیمبرگ میں محصور رکھنے اور ڈیمز سے ہولسٹین پر لڑنے میں مشغول رہا اس کا مصمم ارادہ تھا کہ وہ نوروے کو حاصل کرلے خواہ اس کو فرانس کا تخت حاصل نہ ہو۔ یہ مقصد حاصل کرنے کے لئے اس نے ڈیمز پر حملہ کر دیا اور تھوڑی لڑائی کے بعد ڈیمارک کے فرمانروا کرسچن کو چودہ جنوری ۱۸۱۴ء کو کیل کا صلحنامہ کرنے پر مجبور کیا جس کی رو سے ڈیمارک نے سوئڈن کو یومیرے نیا کے معاوضہ میں سوئڈن سے نوروے کو ملحق کر دیا۔ برناڈوٹی نے یہاں تک کیا کہ ڈیوٹ سے مراسلت شروع کی اور اس کو اور اس کی فوجوں کو آزادی کے ساتھ فرانس واپس جانے دینے کا وعدہ ہیمبرگ پر قبضہ کرا دینے کی بنا پر کیا۔ لیکن شہنشاہ اسکندر نے یہ قبول نہیں کیا۔ اور برناڈوٹی کو سختی کے ساتھ حکم دیا کہ ہیمبرگ میں روکنے کے لئے کچھ فوج چھوڑ کر فرانسیسی سرحد پر بڑھے۔

نپولین کے خلاف دوسری تحریکیں ۱۸۱۴ء

برناڈوٹی

ہالینڈ

اس موقع پر برناڈوٹی اپنی دو بہترین فوجوں سے محروم ہوگیا

جن کو بلوتر کی مدد کے لئے جانے کا حکم دیا گیا تھا لیکن برناڈوٹی کی فوج کے خطرے کے علاوہ نیدرلینڈ میں نپولین کو سخت مخالفت کا مقابلہ کرنا پڑا اہل ہالینڈ نے پرنس آف آرنج کی موافقت کا اعلان کر دیا اور فوراً ہی ہالینڈ قبضے سے نکل گیا۔ پرنس کی کمان میں ایک فوج نے لحیم میں ٹھہر کر ایٹورپ کا محاصرہ کیا اور تحفظ عامہ کی حمایت کے ایک قدیم مسمر کارنٹ نامی نے اس کی حفاظت کی۔ کارنٹ کو نپولین اپنے عروج کے زمانہ میں بھول گیا تھا۔ مگر فرانس کے ایام مصیبت میں وہ اس کی مدد کے لئے آگیا۔ پرنس کی مدد کے لئے سر ٹومس گرہم کی ماتحتی میں ایک انگلستانی فوج ہالینڈ بھیجی گئی تھی۔ ۲۰ فروری کو گرہم برجن آوپ زوم لینے سے قاصر رہا۔ لیکن نیدرلینڈ میں اس کی موجودگی سے نہ صرف ڈچ لوگوں کی ہمت افزائی ہوئی بلکہ نپولین کو اس لوح سے مدد بھی نہ مل سکی۔

اوگیریو اجنوب میں مارسل اوگیریو جس کو نہشاہ نے لائی اسز کی کمان پر متعین کیا تھا خود اپنے قول کے مطابق کیٹلگلیونی کا رہنے والا اوگیریو نہ رہا آسٹردی فوج کچھ رنگ روٹوں اور قدیم ہسپانوی فوج کے سپاہیوں کے ساتھ جب فرانس میں داخل ہوئی اس وقت اوگیریو کو میسرہ کے خلاف بڑھنے اور دشمن کی توجہ منقسم کرنے کی ہدایت کی گئی تھی وہ خاموش رہا اور نپولین کو کوئی مدد نہ پہونچا سکا۔ فرانس کے جنوب مغربی گوشے میں سولٹ سوائے ولنگٹن اور انگلستانی پرتگالی فوج کے مقابلہ میں بڑھنے کے اور کچھ نہ کر سکا

ارتھیز میں ولنگٹن کی فتح ۲۷ فروری ۱۸۱۴ء

نپولین پاینٹ یاڑی کی لڑائیوں کے بعد بیون گھر گیا اور ولنگٹن اپنی فوج کے میسرے کو محاصرہ کرنے کے لئے چھوڑ کر مشرق کی جانب سولٹ کے مقابلہ کو روانہ ہوا وہ مارشل نپولین اور اوگریو کو حکماً کچھ دستے فوج کے بھیج دینے سے کمزور ہو گیا تھا تاہم ۲۷ فروری کو ارتھیز پر اس نے بہادری کے ساتھ مقابلہ کیا لیکن شکست اٹھائی اور پسپا ہو کر فرانس واپس ہونے پر مجبور ہو گیا

اطالیہ

اطالیہ کے وائسرائے یوجین ڈی بیوہارنس جس نے روس سے واپسی کے وقت سپاہیانہ قابلیت کو ثابت کر دکھایا تھا جنرل ہلر کی زیر کمان آسٹریوں سے نہایت بہادری سے لڑا لیکن اس کے حسر یا دشاہ بویریا کی علیحدگی نے ٹیرول کے دروں کو آسٹریوں کے لئے وا کر دیا اور یوجین ڈی بیوہارنس کو واپس ہونا پڑا ۱۸۱۴ء کی ابتدا میں میٹرنیخ نے نیپلس کے بادشاہ مواٹ سے مراسلت

تسروع کی اپنی زوجہ کیرولائن موراٹ نیولیں کی بہن کی وجہ سے جس کے ساتھ بحیثیت سفیر پیرس کے قیام کے زمانہ میں میٹرنچ کے نہایت محبت کے تعلقات قائم ہوگئے تھے۔ موراٹ نے اپنی سلطنت قایم رکھنے کی امید میں اپنے محسن نیولیں کے خلاف ایک نہایت سخت اعلان کیا اور اسی ہزار اہل نیپلس کی ایک فوج لیکر دریائے پو کے کناروں کی طرف بڑھا اس حرکت نے یوجین ڈی بوہارنس کو جس کی وفاداری اپنے سوتیلے باپ کے ساتھ موراٹ کی بیوفائی کے مقابلہ میں نہایت روشن ہے اور زیادہ پیچھے ہٹ جانے پر مجبور کیا لیکن اس نے آسٹریوں کو جو مارشل بیلی گارڈ کی ماتحتی میں تھے مینیو ۸ فروری کو شکست دی مگر موراٹ کے موجود ہونے کی وجہ سے دشمنوں کا تعاقب نہ کرسکا عقب میں لارڈ ولیم بینٹنک جنیوا میں وارد ہوا اس نے ایک اعلان کیا جس میں اس شہر کو جو مختار کرنے اور اطالیہ کو خودمختار اور متحد کرنے کے لئے انگلستان کی مدد کے وعدہ کا اعلان کیا۔ پولین کو ایک مرتبہ یوجین ڈی بوہارنس کو اپنی طرف کرلینے کا خیال آیا لیکن فروری میں اتحادیوں کی معتبر افواج پر اس کی فتوحات نے اس خیال کو نہ پیدا ہونے دیا۔

**چٹیلین کی کانگریس ۳ فروری اختتام ۱۹ مارچ ۱۴ ۱۸۱۴ء**

یہ بیان ہوچکا ہے کہ نیولین کی فتوحات کا ایک اثر یہ ہوا کہ چٹیلین کی کانگریس ٹوٹ گئی تحریرات وینک فرٹ کے وقت یہ طے ہوا تھا کہ مین ہیم پر ایک کانگریس منعقد کی جاوے لیکن نیولین کے نسائل نے اس کی نوبت نہ آنے دی یہاں تک کہ فرانس پر حملہ ہوگیا۔ اس حملے کی کامیابی نے فرانس کی جانب اتحادیوں کے طرز کو بدل دیا اس کو معلوم ہوگیا کہ فرانسیسی ملت اب ۱۷۹۳ء کی طرح برانگیختہ نہ ہوسکے گی۔ بلکہ ان کو معتبر ذریعہ سے معلوم ہوچکا تھا کہ رعایا تہستاہ کے خلاف کھلم کھلا بغاوت پر آمادہ ہے جماعت مقننہ نے اس کی خواہشات کی مخالفت کرنی شروع کردی تھی ہر طرف حسرت بھرتی سے بیلاوتہی کی جاتی تھی اور کل فرانس میں یہ احساس عام ہورہا تھا کہ ملک کا بی لڑائیاں لڑچکا ہے اور اب فرانسیسی نوجوانوں کی خونریزی بند ہونی چاہئے خود فوج بھی مایوس تھی روس اور لیسپرگ پر تہنشاہ کی وہ عزت باقی نہیں تھی اس کے سیاہی اس کی قدیم لڑائیوں کے کارآزمودہ نہ تھے اس کے جنرل اور اس کے آرٹل ذاتی نقصانات کے خوف سے ہراساں تھے۔ غرضکہ ایسے ناموروں زمانہ میں ۳ فروری ۱۸۱۴ء کو چٹیلین کی کانگریس

منعقد ہوئی۔ فرانسیسی سفیر کو لنکورٹ نپولین کے مدبرین میں سب سے زیادہ راست باز شخص تھا۔ دوسری دولتوں نے اپنے وزرا میٹرنچ نسیل روڈ ہارڈن برگ اور کیسل ریا کو نامزد کیا حالانکہ یہ سب لوگ صدر مقام میں موجود تھے بلکہ ان کے بجائے ان کے ماتحت مدبرین یعنے کاؤنٹ فلپ اسٹیڈین میٹرنچ کا متقدم آسٹریا کی جانب سے، لیم وون ہمبولٹ پرشیا کی جانب سے رینروموس کی روس کی طرف سے اور لارڈ کیتکرٹ لارڈ ایرڈین اور سرچارلس اسٹیورٹ انگلستان کی جانب سے مقرر کئے گئے چٹلین پر تجویزات فرنیک فرٹ سے بالکل مخالف شرائط میں کی گئیں۔ سخت وشوار شرط یہ تھی کہ فرانس کو اپنے عہد انقلاب سے پہلے کی ملکی حدود پر واپس آجانا چاہئے۔ انگلستان نے سختی کے ساتھ اعلان کیا کہ عبر جانبدار طاقتوں کے بحری حقوق کے متعلق سوال سیدھا نہ ہونا چاہئے بلکہ ہر معاملہ فرانس کی حدود کے اہم مسئلہ کے تحت میں قرار دیدیا گیا۔ کولنکورٹ نے ان تجاویز پر اس بنا پر اعتراض کیا کہ فرانس کو ۱۷۸۹ء کی حدود پر واپس کرنا خلاف انصاف ہے کیونکہ دوسری دولتیں جرمنی کے بندوبست ثانی اور پولینڈ کی تقسیم کے بعد بہت زیادہ بڑھ گئی ہیں تاہم اس کی دلی خواہش تھی کہ نپولین ان تجاویز کو قبول کرلے۔ وہ جانتا تھا کہ موجودہ تجاویز فرنیک فرٹ کی تجاویز سے بھی بری ہیں مگر اس کا مقولہ تھا کہ اگر لڑائی جاری رہی تو شرائط بہت زیادہ سخت ہو جائینگی۔ بہرحال نپولین کانگریس کو وقت حاصل کرنیکا ذریعہ سمجھتا تھا اس کو یقین تھا کہ وہ اپنی فوجی فتوحات سے ان خوفناک مصیبتوں کو رفع کریگا چنانچہ ۱۸ فروری کو مونیٹرو کی جنگ کے دن اس نے صرف تجویزات فرنیک فرٹ کی بنا پر صلح کرنے کے لئے اپنی آمادگی کا اظہار کیا لیکن کولنکورٹ کو جو ہدایت نامہ اس نے بھیجا تھا اس پر اس نے اپنے ہاتھ سے لکھدیا تھا کہ "کسی چیز پر دستخط نہ کرنا" یہ بات قابل غور ہے کہ چٹلین کی تجویزات میں خود نپولین کے متعلق کچھ نہیں کہا گیا تھا شہنشاہ فرانسس نے اپنے داماد کو فرانس کے تخت پر بدستور رکھنا منظور کرلیا تھا۔ اور لارڈ کیسل ریا نے بھی مخالفت نہیں کی تھی لیکن انگلستان کے وزرا نے قطعی طور پر طے کرلیا تھا کہ وہ فرانس کے قدرتی حدود قائم رکھنے کی نپولین کی خواہش کو ہرگز قبول نہ کرینگے۔ انگلستان اتحادیوں کا مالی کفیل تھا اور کیسل ریا ایک کروڑ پونڈ سے ۱۸۱۴ء کے فوجی اخراجات ادا کرنے کا وعدہ کرکے محسوس کرتا تھا کہ اس کو اپنے مطالبہ پر اصرار کرنیکا

حق حاصل ہے نپولیں نے بعد کو بیان کیا کہ اس کا بلجیم پر قبضہ رکھنے کی صد تحویز اسے چٹیلین نامنظور کرنے کا باعث ہوئی۔ لاکیسیس سے اس نے کہا کہ "خود انیٹورپ میرے لئے ایک صوبے کے برابر تھا اور مجھکو جلاوطن کرکے سینٹ ہیلیبا بھیجے جانے کا یہی سبب تھا کیونکہ اس قلعہ سے دست بردار ہوجانے کے مطالبہ نے مجھکو چٹیلین کی شرائط نامنظور کرنے پر مجبور کر دیا تھا۔" اگر وہ اس کو میرے قبضہ میں چھوڑ دیتے تو یقینی صلح ہوجاتی" میٹرنیخ نے تجویزات چٹیلین قبول کر لینے کی ترغیب دیتے ہوئے کولن کورٹ کو لکھا لیکن نپولیں نے انکار کر دیا اور مارچ کی ابتدا میں کانگریس عملاً بیکار ہوگئی اگرچہ ۱۹ مارچ تک برائے نام اس کا قیام رہا۔

**فرانس کا طرز عمل نپولیں کے ساتھ**

فرنیک فرٹ اور چٹیلین کی شرائط کے اختلاف کا خاص سبب یہ بتایا جاتا ہے کہ حملہ آوروں کے خلاف فرانسیسی قوم مسلح ہوکر آمادۂ جنگ رہی ۱۸۱۴ء میں اہل فرانس نے جس بے توجہی کے ساتھ اعلان جنگ کو سنا اس سے بخوبی معلوم ہوتا ہے کہ نپولیں نے اہل فرانس کے انقلابی جذبات کو مردہ کر دیا تھا۔ اس کے برخلاف ۱۷۹۳ء میں فرانس پر حملہ کے وقت عوام میں حب الوطنی کا جنون پیدا ہوگیا تھا۔ اہل ملک نے خوفناک حکومت کے احکام کی پابندی قبول کر لی تھی کیونکہ وہ مضبوط حکومت تھی اور اہل انگلستان پرتیوں اور آسٹریوں کو نکال سکتی تھی۔ فرانس اسوقت ان مشکلات کے مقابلہ میں جن کا اس کو ۱۸۱۴ء میں سامنا کرنا پڑا ہے انتہا سے زیادہ دشواریوں میں گرفتار تھا اس وقت اس کے پاس کوئی بڑا جنرل نہ تھا لیکن ۱۸۱۴ء میں دنیا کا ایک بہترین جنرل موجود تھا۔ ۱۷۹۳ء میں لی ونڈے میں خانہ جنگی اور ہر ایک کم آباد ضلع میں ڈیپٹیوں کی وجہ سے فرانس میں اتحاد نہ تھا لیکن ۱۸۱۴ء میں وہ پندرہ برس کے ملکی امن سے مستفید ہوچکا تھا ۱۷۹۳ء میں اس کی مالی حالت نہایت ابتر تھی مصمت و مفلسی اور تمام ملک بدنظمی کا شکار ہورہا تھا لیکن ۱۸۱۴ء میں کئی سال تک وہ یورپ کی محفوظ ترین قوم رہ چکا تھا اور دوسرے ممالک کی دولت اس کے مالدار بنانے کے لئے کھنچ کر آگئی تھی۔ فرق صرف یہ تھا کہ ۱۷۹۳ء میں اور اس کے بعد بھی اہل فرانس نے اپنے خانگی امور میں غیر قوموں کی مداخلت روکنے کے لئے جنگ کی تھی۔ لیکن ۱۸۱۴ء میں ان کے سامنے

ایک شخص واحد کے اقتدار کے تحفظ کا مسئلہ درپیش تھا جو دوسری قوموں کے حقوق اوراں کی آزادی کو مجروح کرچکا تھا۔ اس طرح حکومت سے نپولین نے قومی حوش کو جو جمہوریہ کی روح رواں تھا یا ئمال کردیا تھا الغرض آزادی سلب کرکے اس نے اہل فرانس کی ایک بڑی تعداد کو اپنی سلطنت سے ناراض کردیا تھا۔

**فرانس کے مصائب**

اس موقع پر فرانس کے عسکری ذرایع کے خاتمہ پر بھی غور کرنا چاہئے ۱۸۱۲ء اور ۱۸۱۳ء کی مہموں میں یہ اندازہ کیا جاتا ہے کہ تقریباً ۱½ لاکھ فرانسیسی سپاہی زخمی ہوکر یا قید ہوکر یا قتل ہوکر کام آچکے تھے۔ اوراس وقت تک فوج عظیم آہستہ آہستہ بالکل تباہ ہوچکی تھی۔ اور موجودہ فوج کے سپاہی جسمانی طور پر کمزور اور شجاعانہ ولولوں سے خالی تھے ۱۸۱۳ء میں نپولین نے سولہ برس کے لڑکوں کا داخلہ کرلیا جس کی باری ۱۸۱۵ء میں آتی اور جولیزنگ کی لڑائی کے بعد غائب ہوگئے ۱۸۱۴ء میں وہ لوگ بھرتی ہوئے تھے جو گزشتہ سالوں میں داخلہ کے قائل۔ سمجھے گئے تھے اورامن کی زندگی کے اسقدر عادی تھے کہ فوجی خدمات کے قطعی اہل نہ تھے لوگوں کا خیال تھا کہ حملہ آوروں کا مقابلہ کرنا قومی فرض نہیں ہے اور سلطنت کی امداد کی طرف سے عام بے پروائی تھی۔ انقلاب فرانس کے عہد کے خیالات اگرچہ فنا نہیں ہوئے تھے۔ لیکن خاموش ضرور ہوگئے تھے اور قوم کا تمام تعلیمیافتہ طبقہ جمہوری جماعتیں قائم کرنے کی خواہش میں متحد تھا تاکہ گورنمنٹ کی پالیسی کی رہنمائی کرنے میں حصہ لے چنانچہ ان خیالات کا اظہار قانون ساز جماعت نے جس کے ۲۵۱ ممبر ۱۸۱۳ء میں اجلاس کئے تھے کردیا۔ نپولین نے اعلان کیا تھا کہ اسکا کام فرانس کا کام ہے۔ لیکن قانون ساز جماعت کے رہبروں نے اس کے جواب میں صرف صلح کرنے کی درخواست کی تجویزات فرنک فرٹ کے معاملہ میں قانون ساز جماعت کی رپورٹ میں ایک دفعہ کا اضافہ ان الفاظ میں کیا گیا "دستور کے مطابق گورنمنٹ کا فرض ہے کہ دشمن کو پسپا کرنے اور امن قایم کرنے کے نہایت موثر ذرائع تجویز کرے۔ یہ ذرائع اس وقت کارگر ہوسکتے ہیں جبکہ اہل فرانس کو یقین دلادیا جائے کہ اس کا خون صرف ملک اور قانون کی حفاظت کرنے کے لئے بہایا جائیگا۔ اس لئے یہ ناگزیر معلوم ہوتا ہے کہ اوسوقت جب ہز میجسٹی مملکت کی حفاظت کے لئے اپنی نہایت آسان اور موثر تجویزیں پیش فرمائیں گورنمنٹ سے ان قوانین پر قطعی اور مستقل عملدرآمد کرنے کی

التجا کی جاوے جو اہل فرانس کے حقوق متعلق آزادی تحفظ جاں اور تحفظ جائداد اور قوم کو اس کے سیاسی حقوق سے پورے طور پر مستفید ہونے کی ضمانت کرتے ہیں یہ صانت اہل فرانس کے دلوں میں اس جوش کو پیدا کرنے کے لئے کافی ہے جس کی اس سخت موقع پر ان کی حفاظت کے لئے نہایت سخت ضرورت ہے" اس حملہ سے جو یولیس کے مسبب اقتدار پر کیا گیا تھا نپولین کو سخت غصہ آیا اور اگرچہ ۲۲۳ آرا کے مقابلہ میں ۲۵۴ آراء کی کثرت سے یہ دفعہ روئداد سے نکالدی گئی تاہم غیظ و غضب میں آکر نپولین نے جماعت مذکور کو رجاست کردیا

**بوربن**

چیلیبن کی کانگریس میں اور قانون ساز جماعت میں جو اندا بوربن کی بحالی کے متعلق ایک لفظ بھی نہیں کہا گیا حلا وطنی کے زمانہ میں اس خاندان کی عزت خاک میں مل چکی تھی - اہل فرانس ان کے خواہشمند نہ تھے اور اتحادی دولتیں ان کی پروا نہ کرتی تھیں لارڈ کیسل ریا کے حکم سے ویلنگٹن نے ڈک ڈی اینگولیم کو ٹی ڈی آرٹس کے بیٹے کو جنوبی فرانس میں ایمے کیمپ میں مہماں رکھا تھا مگر اس کو کسی دوسری حیثیت سے قبول و منظور کرنے سے صاف طور پر انکار کردیا تھا۔ انگلستان کے جنرل نے اسی پر اکتفا نہ کی بلکہ بذریعہ اعلان یہ مشتہر کردیا کہ جنگ کا مقصد محض یورپ کا تحفظ ہے فرانس کے حکمران خاندان کے رد و بدل اور خانگی گورنمنٹ کے متعلق اہل فرانس کے آزاد انہ فیصلہ میں کسی قسم کی مداخلت کا ارادہ ہے اور نہ اس قسم کی مداخلت جائز رکھی جائی گی جب کہ ڈک ڈی اینگولیم کا بورڈو میں پرجوش حیر مقدم ہوا اور اس شہر کے میر Ma... سعید جملہ اہلمند کیا اس وقت ویلنگٹن نے اپنا طرز عمل ظاہر کرتے ہوئے بوربن شہزادے کو خط لکھا اور اس کے اس اعلان پر کہ انگلستان اس کی مدد پر ہے اس کو ملامت کی -

**چومنٹ کا صلحنامہ یکم مارچ ۱۸۱۴ء**

باوجود اپنی اصلی کمزوری کے نپولین فروری ۱۸۱۴ء کی اپنی فتوحات پر استقدر نازاں تھا کہ جیسا ذکر کیا جاچکا ہے - کانگریس کا خاتمہ ہوگیا لیکن اتحادی حکمرانوں پر اس کی فتوحات کا جو اثر پڑا اس کے سمجھنے میں وہ زیادہ غلطی پر نہ تھا لوشر کی فوج کی تباہی اور نینگس اور مونٹریو کی فتوحات سے سوارٹزنبرگ استقدر خوفزدہ تھا کہ وہ فرانس سے واپس ہوجانا چاہتا تھا۔ اسوقت اختلاف دول سے اتحاد کی حیات معرض خطر میں تھی اور صرف لارڈ کیسل ریا کے استقلال

کے باعث اتحاد کا شیرازہ نہ بکھرا۔ یکم مارچ ۱۸۱۴ء کو انگلستان کے وزیر لے چومنٹ کا خفیہ عہد نامہ کیا اس عہد نامہ سے بہت سے معاملات میں متحد حکمرانوں کے باہم دیگر تعلقات صاف صاف طور پر بیان کر دیئے گئے اور اگرچہ بعد کو مناقشہ کے بہت سے نئے وجوہات پیدا ہو گئے لیکن چومنٹ کے عہد نامہ نے نپولین کی تشکست ناک دول یورپ کو مسحور رکھا اور وائنا کے آخری بندوبست کی بنیاد پڑ گئی اس عہد نامہ سے چار بڑی فوتوں نے یعنے انگلستان روس آسٹریا اور پرشیا نے عہد کیا کہ اگر فرانس نے اپنی قدیم حدود کے اندر واپس جانے سے انکار کیا تو وہ ایک مدافعانہ اور جارحانہ اتحاد قائم کریں گی اس اتحاد کے ہر رکن کو ڈیڑھ ڈیڑھ لاکھ فوج میدان میں لانی ہوگی۔ اور انگلستان نے علاوہ اس کے عہد کیا کہ اپنی بری و بحری فوج کا خود کفیل ہوگا اور اس کے علاوہ پچاس لاکھ یونڈ سالانہ بطور امداد کے دیگا جو اتحادیوں میں برابر کے حصوں میں تقسیم ہوا کریں گے۔

چونکہ انگلستان نے اس انتظام میں دیگر ممالک کی نسبت دوچند سے زیادہ خرچ دینا منظور کیا تھا اس لئے کیسل ریا عملاً اتحاد کا حاکم ہو گیا۔ بعد صلح اتحادیوں کا فرض تھا کہ ساٹھ ہزار سپاہیوں کی ایک مددگار فوج کے ذریعہ سے بروقت ضرورت ہر اتحادی کی مدد کرے نیز یہ بھی طے پایا تھا کہ یورپ کا دوسرا بندوبست حسب ذیل اصولوں پر کیا جائے :۔

جرمن سلطنت اتحاد دفیضہ کی حیثیت سے قائم کر دیجائے ہالینڈ اور بلجیم کو ملحق کر کے فاندان آرنیج کے تحت ایک سلطنت قائم کر دی جائے۔ ہسپانیہ اس کے قدیم حکمراں کو واپس کر دیا جائے اطالیہ کو خود مختار ریاستوں میں تقسیم کر دیا جاوے اور سوئٹزرلینڈ کے متعلق اس امر کی ضمانت کر دی جائے کہ وہ غیر جانبدار اور تمام دولوں کے حملوں سے محفوظ رکھی جائے۔

**فرانس میں نپولین کی دوسری مہم مارچ ۱۸۱۴ء**

چومنٹ کے عہد نامہ کا اثر یہ تھا کہ فرانس میں اتحادی اپنے طرز عمل پر مستحکم بن بیٹھے اور واپسی کا خیال ترک کر دیا آسٹرویوں نے سوارٹزنبرگ کی ماتحتی میں اور سلیسیا کی فوج نے بلوشر کی ماتحتی میں پیرس پر دھاوا کرنا شروع کر دیا۔ نپولین نے اسی فوجی ترکیب پر عمل کیا جو مئی کے مہینے میں کامیاب ہو چکی تھی اور ہر حملہ آور فوج پر باری باری سے حملہ کرنے کی تیاری کی۔ اور مثل سابق پہلا حملہ بلوشر پر کیا۔ چمپوبرٹ اور مونٹ مرل وغیرہ کی لڑائیوں سے سلیشیا کی فوج ۶ ہزار سے گھٹ کر ۳۰ ہزار رہ گئی تھی لیکن سینٹ پریسٹ

کے روسیوں اور بوبو اور روٹ زن کی روڈکی ماتحتی میں ان فوجوں کے جن کو لارڈ ویلیسلی نے برناڈوٹی کی فوج سے علیحدہ کر دیا تھا۔ شامل ہو جانے کے باعث اب وہ اپنی پہلی تعداد سے بھی زیادہ ہو گئیں نپولین اس کمک کی تعداد سے واقف نہ تھا اور اس لئے صرف ۳۰ ہزار سپاہیوں کی ایک فوج سے اس نے بلوتر پر حملہ کرنے کی جرأت کی سات اور ۹ مارچ کو کرون اور لون کی سخت لڑائیاں ہوئیں طرفین میں کوئی فیصلہ نہ ہوا اور نپولین کو پہلی ہی کامیابیاں نصیب نہ ہوئیں جو بمنزلہ شکست کے ہے لون کی لڑائی کے بعد بلوتر اور نپولین دونوں نے اپنی اپنی فوجوں کا معائنہ کیا۔ ان کی طاقتوں کا تفاوت اس سے ظاہر ہے کہ بلوتر کے معائنہ میں ایک لاکھ نو ہزار سپاہی آئے اور نپولین کے پاس تمام ملک کر صرف چھیالیس ہزار سپاہی تھے اہل پرسیا کو روکنے میں ناکامیاب ہو کر نپولین سوارٹ سرک کی فوج پر متوجہ ہوا۔ ۲ مارچ کو اس نے ارکس سراوبی پر لڑائی کی جس میں روسیوں نے فرانسیسی حملہ کو پسپا کر دیا شہنشاہ نے اب آخری کوشش کرنیکا ارادہ کیا۔ اس نے حملہ آوروں کی خط مراسلت پر حملہ کرنے کا ارادہ کیا اور واسگس پہاڑوں کی طرف بڑھا لیکن حملہ آور اسقدر طاقتور تھے کہ اس فوجی ترکیب سے مطلق خوفزدہ نہ ہوئے صرف چند فوجیں اس کے مقابلہ کے لئے چھوڑ کر اصل فوجوں نے پیرس پر دھاوا کر دیا۔

**پیرس کی لڑائی ۳۰ مارچ ۱۸۱۴ء**

۳۰ مارچ کو سوارٹ برگ اور بلوتر فرانسیسی دارالسلطنت کے سامنے جا پہنچے ان کی کمان میں تقریباً دو لاکھ سپاہی تھے اور مارشل مرمونٹ اور مارشل موٹیر پیرس کی حفاظت پر متعین کئے گئے تھے دو ہزار آٹھ سو سے زیادہ مسلح سپاہی جس میں قومی محافظ بھی شامل تھے۔ جمع نہ کر سکے باوجود قوتوں کے اس تفاوت عظیم کے دونوں مارشلوں نے ایک مقام پر قیام کیا اور پیرس کی حفاظت کرنے کی تیاری شروع کر دی لیکن بہادرانہ مقابلہ کے بعد ۳۰ مارچ کو دس گھنٹوں کی لڑائی کے بعد اتحادیوں نے فرانسیسیوں کا میدان چھین لیا اور دوسرے روز شہنشاہ اسکندر اور بادشاہ پرشیا پیرس میں داخل ہو گئے۔ نپولین نے فوراً اتحادی فوجوں کا تعاقب کیا لیکن پیرس پر قبضہ ہو جانا اس کے لئے نہایت مضر ثابت ہوا۔

**پیرس پر اتحادیوں کا قبضہ**

وہ لڑائی جاری رکھنے کے لئے تیار تھا مگر اس کے مارشل تیار نہ تھے۔ ۱۴ اپریل کو فنے سیکڈ انلڈ۔ اوڈی نوٹ اور لیفیبر نے

شہنشاہ سے ملاقات کر کے صاف کہدیا کہ فوج اب لڑنے کے لئے تیار نہیں ہے نپولین کو ان کی ملاحتیں مجبوراً سنی پڑیں اور اس نے میکڈانلڈ اور کولن کورٹ کو متحد حکمرانوں کے پاس مناسب طور پر معاملات طے کرنے کے لئے روانہ کیا۔

پیرس کی عارضی گورنمنٹ

پیرس میں داخل ہو کر شہنشاہ اسکندر اور بادشاہ فریڈرک ولیم فوراً ٹی لی رینڈ کے مکان پر گئے اس جہاں دیدہ مدبر نے فوراً ایک مفصل پالیسی تیار کر لی اور سمجھ گیا کہ اتحادیوں نے اب تک نپولین کے ساتھ اچھا برتاؤ کیا ہے مگر ان کو بوربوں خاندان کے ساتھ کوئی ہمدردی نہیں ہے۔ وہ جانتا تھا کہ فرانسیسی ملت قدیم خاندان کی واپسی نہیں چاہتی ہے لیکن وہ یہ محسوس کرتا تھا کہ اگر فرانس کے لئے راعظم پر کوئی مناسب صورت اختیار کرنے کا طریقہ ہے تو وہ بوربونی خاندان کی حکمرانی دوبارہ قایم کرنے کے ذریعہ سے ممکن ہے۔ اگر لوئی ہژدہم فرانس کا بادشاہ تسلیم کر لیا جاوے تو موروثی حقوق میں یقین رکھے اور نتایج انقلاب سے نفرت کرے کے لحاظ سے متحد حکمرانوں کا فرانس پر حملہ کرنا دو متضاد باتیں ہوں گی اس بنا پر ٹیلی رینڈ نے شہنشاہ اسکندر کو صلاح دی کہ ملکہ میری لوئی کی گورنمنٹ جو اس کے بیٹے بادشاہ روما کے نام سے قایم کی جائیگی قبول نہیں کی جا سکتی اور اسکندر کے نامزد کردہ امیدوار برناڈوٹی کو قبول کرنا اور بھی نامناسب ہوگا اس نے شہنشاہ اسکندر سے جو الفاظ کہے وہ یہ ہیں "نیابت سلطنت قائم کرے برناڈوٹی کو مقرر کرنے کی کوشش سازش سمجھی جائیگی۔ بوربارٹ یا بوربن کے علاوہ اور کوئی تیسری صورت ناممکن ہے" اب اسکندر نے اعلان کیا کہ وہ اب نپولین سے مراسلت نہ کریگا اور ٹیلی رینڈ نے سلطنت کے نائب صدر کی حیثیت سے یکم اپریل کو سینٹ کا اجلاس کر دیا۔

سینٹ نے فوراً ایک عارضی حکومت کا انتخاب کیا جس میں ٹیلی رینڈ صدر کی حیثیت سے اور کومٹی ڈی ور نوزل پبلک کا قدیم وزیر جسٹس کومٹی ڈی جوکورٹ آئین ساز جماعت کا ایک قدیم لیڈر ای بی ڈی مونیٹ سکیو منتخب جماعت کا ایک قدیم لیڈر اور ڈوک ڈی ڈیلبرگ جرمنی کے پرنس ریجنٹ کا بھتیجا شامل تھے۔ سینٹ نے تجویز کی کہ خواہ کوئی طرز حکومت اختیار کیا جاوے مگر عہد انقلاب کی قومی اور مذہبی جائدادوں کی فروخت کو جائز قرار دیدیا جائے۔ پرستش اور طباعت کی آزادی قائم کر دی جائے اور

عام معافی کا اعلان کر دیا جائے دوسرے روز شہنشاہ اسکندر نے سینیٹ کو اس طرح مخاطب کیا "مجھے کسی قسم کی ہوس یا فتوحات کی خواہش یہاں نہیں لائی میری وجہ فرانس میں صرف ناجائز ظلم و تعدی کو دور کرنے کے لئے داخل ہوئی ہیں۔ تمھارے شہنشاہ نے میرے مقبوضات کے اندر دنجات پر حملہ کیا اور یہ اس وقت جبکہ میں مصالحت چاہتا تھا میں اہل فرانس کا دوست ہوں میں ان کی غلطیاں صرف ان کے سردار کے ذمہ عاید کرتا ہوں۔ میں یہاں نہایت دوستانہ ارادوں کے ساتھ آیا ہوں۔ میں صرف تم لوگوں کے مقبوضوں کی حفاظت کرنا چاہتا ہوں۔ تمھارے ذمہ ایک نہایت شاندار کام ہے۔ جو صرف اہل ہمت انجام دے سکتے ہیں وہ کام ایک بڑی قوم کی راحت رسانی ہے جو فرانس میں مضبوط اور آزاد خیال جماعتیں قائم کرنے کے ذریعہ سے ممکن ہے اور یہ جماعتیں ایسی حالت میں جب کہ فرانس تہذیب و تمدن کا اسقدر اعلیٰ درجہ حاصل کر چکا ہے اس کے لئے ناگزیر ہیں" اپنا بیان ختم کرتے وقت اپنی ہمدردی کا ثبوت دینے کیلئے اسکندر نے اعلان کیا کہ وہ ڈیڑھ لاکھ فرانسیسی سپاہی قیدیوں کو جو روس میں لڑائی کے زمانہ میں گرفتار ہوئے تھے چھوڑ دیگا۔ اس شام کو سینیٹ نے نہایت سنجیدگی کے ساتھ اعلان کیا کہ نپولین اب شہنشاہ نہیں ہے۔ اور ایک عارضی وزارت قائم کی جس میں کومٹی بیوگنوٹ دیرخانگی بیرن لوئی وزیر مالیات اور جنرل ڈیپون جو نپولین کی اطاعت پذیری کی وجہ سے معتوب تھا بہ حیثیت وزیر جنگ شامل تھے۔ معاملات نے جب بہ صورت اختیار کرلی اس وقت نپولین کے سفیر نے میکڈانلڈ اور کولن کورٹ کے صدر مقام پر پہونچکر تجویز پیش کی کہ نپولین اپنے شیرخوار بیٹے کے حق میں تخت فرانس سے دست بردار ہوجاوے یہ تجویز کچھ روز قبل نہایت خوشی سے قبول کرلی جاتی لیکن اب ٹیلی رینڈ کے اثر کی وجہ سے نامنظور کردی گئی اور ۶ اپریل کو نپولین اس نامنظوری کی اطلاع پاکر فونٹین بلو میں بلا کسی شرط کے تخت فرانس سے کنارہ کش ہوگیا۔

**نپولین کی دست برداری ۶ اپریل ۱۸۱۴ء**

یہ طرز عمل اس لئے ضروری ہوگیا کہ وفادار مارشل تمام فوج کی طرف سے بجانب نپولین بول بھی نہ سکتے تھے۔ مارشل مورمنٹ جس نے پیرس کے سامنے عظیم الشان لڑائی میں شہرت حاصل کی تھی علیحدہ جھنڈا لگھا اتحادیوں سے اپنی فوج کے سامنے جاملا اس کے علاوہ مورتیر

علیحدگی نے نپولین کو اپنے بھروسہ کی فوج کے ایک بڑے حصے سے محروم کر دیا اور غیر مشروط دست برداری کو لازم کر دیا۔

**پیرس کا عارضی صلحنامہ ۱۱ر اپریل ۱۸۱۴ء**

نپولین کی دست برداری کے بعد لارڈ کیسل ریا پیرس میں آیا جیٹیلین کی کانگریس کے خاتمہ سے انگلستان کا وزیر شہنشاہ آسٹریا کے صدر مقام ویجون پر مقیم تھا میٹرنیچ سے اس کے نہایت گہرے تعلقات پیدا ہو گئے اور بعد کو ان سے عظیم الشان نتائج پیدا ہوئے۔ ۱۱ر اپریل ۱۸۱۴ء کو پیرس کے عارضی صلحنامہ پر دستخط ہوئے جو فی الحقیقت متحد حکمرانوں اور شہنشاہ نپولین کے درمیان انکے سفیروں کے ذریعہ سے تکمیل کو پہونچا تھا یہ صلحنامہ فرانس کے ساتھ نہ تھا کیونکہ لوئی ہژدہم انگلستان سے اب تک واپس نہیں آیا تھا اور نہ باقاعدہ بادشاہ مانا گیا تھا اس کے علاوہ عارضی گورنمنٹ صرف عارضی انتظامات کر سکتی تھی۔ اس معاہدے کی رو سے جو کولن کورٹ اور میکڈانلڈ لے میٹرنیچ نیسل روڈ ہارڈن برگ اور کیسل ریا کا دستخطی تھا نپولین اپنی اور اپنے ورثہ کی جانب سے فرانس کی شہنشاہی اور اطالیہ کی بادشاہت سے دست بردار ہو گیا لیکن اس کو شہنشاہ کا خطاب رکھنے کی اجازت دی گئی اور جزیرہ ایلبا اس کے لئے ایک خود مختار ریاست قایم کر دی گئی ایک لاکھ ۸۰ ہزار پونڈ سالانہ کا وظیفہ اس کے لئے مقرر کیا گیا یاراں اور پیاکسرہ کی ریاسیں جملہ اختیارات حکمرانی کے ساتھ ملکۂ میری لوئی کو اور اس کی وفات کے بعد ماوساء روما کے لئے منظور کی گئیں اور امپراطرز جوزفین کے لئے چالیس ہزار پونڈ سالانہ وظیفہ مقرر کیا گیا۔

**ٹولوس کی لڑائی ۱۰ر اپریل ۱۸۱۴ء**

اس عہدنامہ سے ایک دن پیشتر ۱۰ر اپریل ۱۸۱۴ء کو ٹولوس میں لڑائی ہوئی۔ ویلنگٹن آرتھر کی فتح کے بعد سولٹ کا تعاقب کرتا ہوا۔ تعجیل جنوبی فرانس کے قلب میں گھس آیا فرانسیسی قیام گاہوں پر حملہ کرتے وقت وہ ان واقعات سے بیخبر تھا جو پیرس اور فونٹین بلو میں گذر رہے تھے بلکہ شہر میں داخل ہو جانے کے بعد اس کو صحیح حالات کی اطلاع ملی۔

**لوئی ہژدہم کی آمد**

۲۰ اپریل ۱۸۱۴ء کو نپولین فونٹین بلو کے گارڈ سے رخصت ہو کر ایلبا کو روانہ ہوا اور ۲۴ کو اس کا جانشین لوئی ہژدہم جو ۱۷۹۱ء میں فرار ہونے کے بعد سے اب تک فرانس میں نہیں آیا تھا کیلے میں وارد ہوا۔ نیا بادشاہ

اپنے فطری خصائل کے لحاظ سے جو اس کی طویل جلاوطنی کے زمانے میں پختہ ہوگئے تھے آئین پسند حکمران بننے کے لئے نہایت موزوں تھا لیکن سوء اتفاق سے اس کے گردوپیش ایسے آدمی تھے جو جلاوطنی میں اس کے رفیق رہ چکے تھے مگر اس کا سا نیک مزاج نہ رکھتے تھے سنی کی دوسری کو جب وہ برس کے قریب و جوار میں پہونچا تو لوئی ہژدہم نے سینٹ اوئن کا اعلان مشتہر کیا اس اعلان میں اس نے اہل فرانس کو ایک نظام حکومت دینے کا وعدہ کیا جس میں منجملہ دیگر امور کے دو ایوانوں کی ایک نیابتی حکومت عبادت اور مطابع کی مکمل آزادی ٹیکس منظور کرنے کے لئے نمائندوں کے اختیارات قومی اراضی اور مذہبی اوقاف کا جو دوران انقلاب میں فروخت ہو چکے تھے ان کی واپسی و زرا کی ذمہ داری ججوں کی برقراری اور قانوناً شخصی مساوات قائم رکھنے کا وعدہ کیا دوسرے روز عام گرم جوشی کے ساتھ اس کا پیرس میں خیر مقدم ہوا کیونکہ اہل فرانس نپولین کے آخر زمانے کی نئی نئی تکلیفوں کے مقابلہ میں اپنی دیرینہ شکایتوں کو بھول گئے تھے اور عارضی گورنمنٹ نے بھی جدید انتظام سے تعارض نہیں کیا اس کی واپسی لازمی خیال کی گئی اور وہ ٹوئی لیز میں قدرتی حقوق کی بنا پر بغیر کسی معاہدے کے داخل ہوا۔

**پیرس کا پہلا عہدنامہ ۳۰ مئی ۱۸۱۴ء**

اٹھارویں لوئی کا پہلا اہم فرض اتحادیوں کے ساتھ ایک قطعی عہدنامہ صلح کرنا تھا ۳۰ اپریل کو عارضی گورنمنٹ اور حملہ آوروں کے درمیان طے ہو کر فرانسیسی مقبوضات سے دو جیں ہٹائی گئیں اور اس مفصل عہدنامہ کی رو سے جس کو منجانب لوئی ٹیلی رینڈ نے طے کیا تھا یہ قرار پایا کہ فرانس سنہ سترہ سو بانوے کی حدود اراضی پر قناعت کرے۔ اس جدید انتظام سے انقلاب کے ابتدائی الحاقات جو قبل جنگ ہو چکے تھے فرانس کے قبضہ میں مدستور رہے۔ اس اضافہ میں آوگنان اور نیسین کی کاؤنٹی جو پہلے پاپا کے قبضہ میں تھی اور ایلیس کے چند اضلاع جن میں سب سے زیادہ مشہور مونٹ بلیرڈ کی ریاست جو پہلے ورٹم برگ کے بادشاہ کی ملکیت تھی اور مل ہاؤس جمہوریت شامل تھیں فرانس کو گمبری اور سوئے کا کچھ حصہ بھی ملا اور جنیوا کے قریب و جوار اور شمالی مشرقی سرحد پر کچھ اصلاحیں کی گئیں۔ فرانس کی جملہ قدیم نوآبادیات سوائے جزائر ماریشس اور ٹوبیگو اور سینٹ لوسیا کے اس کو واپس کر دیگئیں۔ دوسرے ممالک کے متعلق چومنٹ کے

عہد نامہ کے مطابق یہ طے پایا کہ جرمنی بجائے سلطنت کے ریاستوں کا ایک مجموعہ بنا دی جائے۔ ہالینڈ اور بلجیم کا الحاق کر دیا جاوے۔ اطالیہ کو مختار ریاستوں میں تقسیم کر دیا جائے اور سوئٹزرلینڈ کی خود مختاری تسلیم کر لی جاوے اسی زمانہ میں چاروں حملہ آور سلطنتوں نے بعیر فرانس کے مشورے کے ایک خفیہ عہد نامہ رائن کے بائیں جانب کی ریاستوں کی آیندہ تقسیم کے متعلق کر لیا ۱۷۹۴ء سے یہ مقامات فرانس کے ماتحت تھے۔ ابتداً یہ طے پایا تھا کہ ان صوبجات کو پرشیا سے ملحق کر دیا جاوے یہ بھی طے ہوا تھا کہ کل لمبارڈی آسٹریا کے قبضہ میں دیکر جنیوا کو سارڈینیا سے ملا دیا جائے ان انتظامات کی تفصیل اور بہت سے دیگر معاملات جن کے پیدا ہو جانے کا واقعی اندیشہ تھا فی الحال ملتوی کر دئے گئے اور یہ رائے قرار پائی کہ ایک بڑی کانگریس میں جس کا انعقاد وائنا میں ہو ان جملہ مسائل پر غور کیا جائے۔

**خاتمہ**

صرف انگلستان اور روس دو قومیں تھیں جو نپولین کی زبردست قوت کی شکست کا باعث ہوئیں۔ اور ان دونوں قوموں میں سب سے زیادہ ممتاز دو خاص ہستیاں یعنی شہنشاہ اسکندر اور لارڈ کیسل ریا تھے جرمی کی دونوں رقیب ریاستیں یعنی آسٹریا اور پرشیا فطرتاً مختلف فریقوں کی جنبہ داری پر مائل تھیں پرشیا روس کا علانیہ اتحادی تھا شہنشاہ اسکندر اور بادشاہ فریڈرک ولیم میں حیرت انگیز اتحاد تھا جو اسکندر کو دل سے مرعوب تھا روسی اور پرشوی وزرا بھی فرانس اور اس کے اتحادیوں کو سزا دینے اور اپنی نام آوری کی دھن میں باہم متفق تھے دوسری جانب آسٹریا فطرتاً انگلستان کی مدد پر مائل تھا۔ اور دونوں روس کی روز افزوں ترقی سے ڈرتے تھے۔ دونوں محسوس کرتے تھے کہ نپولین کو برطرف کر کے کافی طور پر حصول مدعا ہو چکا ہے چنانچہ خود فرانس سے کوئی بدلہ لینا نہیں چاہتے تھے دونوں اپنے مطالبات میں اعتدال پر تھے۔ روس اور پرشیا کے ساتھ آسٹریا اور انگلستان کی رقابت چومنٹ کے عہد نامہ سے قبل ابتدائی صورت اختیار کر چکی تھی اور وائنا کی کانگریس کے زمانہ میں انتہا کو پہونچنے والی تھی فرانس میں بوربن خاندان کی واپسی نے اتحادیوں کی رقابت پر عجیب و غریب اثر ڈالا فرانس کی اندرونی طاقت اور اس کی حاصل کردہ عظمت کی ایک کافی اور شافی دلیل یہ ہے کہ اس نے وائنا میں نہایت اہم کام

نہایت کامیابی کے ساتھ انجام دیا۔ نپولین کا زوال فی الحقیقت فرانس کی کمزوری کا باعث نہ ہوا۔ اگرچہ اس کی قدرتی حدود یعنی رائن اور ایلپس قائم نہ رہیں (اگر نپولین صدمہ کرتا تو غالباً بدستور قائم رہتیں) تاہم وہ بہت قوی تھا۔ اور اس کا وجود دوسروں کے خوف کا باعث تھا۔ اپنی سخت مصیبت کے زمانہ میں بھی وہ معاملات یورپ پر اسقدر گہرا اثر ڈالنے میں کامیاب ہوا کہ اس کی مثال لوئی ۱۶ کے بعد فرانس کی تاریخ میں نہیں ملتی ہے۔

# باب گیارھواں

## ۱۸۱۴ لغایۃ ۱۸۱۵

**وائنا کی کانگریس**

یکم نومبر ۱۸۱۴ء کو وہ مدبرین جن کے سپرد پیرس کے قطعی عہدنامہ میں یورپ کا انتظام ہوا تھا۔ وائینا میں جمع ہوئے۔ لیکن اکثر حکمراں اس وجہ سے کہ وہ کسی مدبر پر خواہ وہ کتنا ہی قابل اور وفادار ہو اعتبار نہیں کرتے تھے اس لئے تائید آرا کے لئے خود وائینا آئے۔ تمام جھگڑوں کا آخری فیصلہ بین طور پر ان چار دولتوں کے ہاتھ میں تھا جنہوں نے اپنے اتحاد سے نپولین پر فتح حاصل کی تھی ان چاروں دول نے ہم آہنگی کے ساتھ کام کرے اور جملہ سوالات کو بحث کے طور پر تیار کرکے کانگریس کے روبرو پیش کرنے کا باہمی حلفیہ اقرار کرلیا۔ درحقیقت ان کا یہ ارادہ تھا کہ وہ بھی نپولین کی طرح یورپ کی تمام چھوٹی ریاستوں پر حاوی ہو جائیں۔ ان کی ناکامیابی اور ان کے اجتماع کی شکست فرانسیسی سفیر اول ٹیلی رینڈ کی غیر معمولی قابلیت کا نتیجہ تھی کانگریس کی تاریخ ٹیلی رینڈ کی بدیع المثال مدتری کے کارناموں سے مزین ہے اور یورپ کا انتظام جدید جو اسی تدبیر کا نتیجہ تھا فرانس کے کارنامہ کی حیثیت رکھتا ہے۔

**موجودہ حکمراں اور مدبرین**

شہنشاہ فرانسس والی آسٹریا نے مشہور مہمانوں کی میزبانی کی شاہی خاندانوں میں سے جو لوگ حاضر تھے وہ شہنشاہ اسکندر والئی روس اس کی امپراٹریس گرانڈ ڈیوک کانسٹینٹائن اور اس کی بہنیں گرانڈ ڈچز میری آف سکسن ویمر اور گرانڈ ڈچز قطرین آف اولڈن برگ پرشیا کا بادشاہ اور اس کا بھتیجا شہزادہ ولیم لویا کا بادشاہ اور اس کی ملکہ ورٹم برگ کا بادشاہ اور اس کا ولیعہد ڈنمارک کا بادشاہ پرنس آف آرنج بیڈن سیکس ویمر اور ہیس کیسل کے گرانڈ ڈیوک برنسوک نساؤ اور سیکس کوبرگ کے ڈیوک تھے سیکسنی کا بادشاہ جنگ میں قید

ہو جانے کے باعث غیر حاضر تھا۔ روس کے سفیر کاونٹ ریزونوسلی کاوسٹ وان سٹکل برگ اور کاونٹ نیسل روڈ تھے اور ان کے مددگار قدیم پرشوی وزیر اسٹین جو اسکندر کا مشہور معتمد صلاح کار تھا کورسکا کا باشندہ پوروڈی بورگو جو اب روس کی جانب سے پیرس کا سفیر تھا یونان کا آیندہ صدر کونٹ کیپوڈی استریا شہزادہ آدم زارٹوریسکی جو ایک اعلیٰ ترین وطن پرست پول تھا اور جرشیو اور ولکونسکی جیسے دیگر مشہور روسی جرنیل تھے۔ آسٹروی سفرا پرنس میٹرنچ اسٹیٹ چانسلر بیرن وان ویس برگ ایمپفنچ اور فریڈرک وان گینز تھے۔ ان میں آخری شخص کانگریس کا معتمد تھا۔ انگلستان کے نمایندے لارڈ کیسل ریا لارڈ کیتھ کہرٹ لارڈ کلین کارٹی اور لارڈ اسٹوارٹ تھے اسٹوارٹ کیسل ریا کا بھائی تھا جس نے سر چارلس اسٹوارٹ کے نام سے ۱۸۱۳ء کی گفت وشنید میں خاص شہرت حاصل کی تھی اور جو اس خدمت کے صلہ میں لارڈ کے خطاب سے سرفراز ہوا تھا۔ انگلستان کے سفیروں کے مددگار کاونٹ وان ہارڈن برگ اور کاوسٹ وان منسٹر تھے جو ہینوور کی نمایندگی کے لئے مقرر کئے گئے تھے۔ پرشوی سفیر پرنس وان ہارڈن برگ اسٹیٹ چانسلر اور ولیم وون ہمبولٹ تھے اور فوجی معاملات میں ان کا مشیر کار جنرل وان بیس یک تھا فرانسیسی نمایندے جو اس قدر اہم کارنمایاں کرنے والے تھے ٹیلی رینڈ پرنس بنی وینٹو ڈیوک ڈی ڈیلبرگ پرنس پرائمیٹ کا بھتیجا مارکوئس ڈی لاٹورڈوپن اور کومٹی الیکس دی نوئلس تھے غرضکہ یہ لوگ بڑی طاقتوں کے نمایندے تھے چھوٹی دولتوں کے نمایندوں میں اپنی خدمات کی اہمیت کے لحاظ سے کارڈینل کیسلوی جو پاپا کا نمایندہ تھا کاونٹ آف لیبریڈور جو ہسپانیہ کی جانب سے تھا اور کاونٹ پلمیلا پرتگال کا کاونٹ برنسٹورف ڈینمارک۔ اور کاونٹ لودین ہیلم سویڈن کی جانب سے تھے۔ مارکوئس دی سینٹ مارسن سارڈینا کا ڈیوک ڈی کمپوسٹیرو نیپلس کے بادشاہ مورات کا اور رودہرو صقلیہ کے بادشاہ فرڈیننڈ کا نمایندہ تھے۔ پرنس واں ورڈی بویریا کی جانب سے آیا ہوا تھا اور کاونٹ ونٹ زن گیروڈ ورٹم برگ کی جانب سے اور کاونٹ وان شولمیرگ سیکسنی کی طرف سے متعین تھے۔ علاوہ ان سفیروں کے جو اول اور دوسرے درجہ کی دول کے نمایندے تھے۔ چھوٹی ریاستوں کے لاتعداد نمایندے

جرمنی کے آزاد شہروں کے قایم مقام اور ان چھوٹے جرمنی شہزادوں کے نائب تھے جن کو نپولین نے ۱۸۰۶ء میں اپنے زیر نگیں کر لیا تھا۔

**کانگریس کی تاریخ**

جب ٹیلی رینڈ فرانسیسی سفارت کے ساتھ وائنا پہونچا ہے جیسا کہ اوپر ذکر آچکا ہے تو اس کو معلوم ہوا کہ چار بڑی سلطنتوں نے کانگریس پر حاوی رہنے کی غرض سے اتفاق کر لیا ہے۔ اس لئے اس نے پہلا کام یہ کیا کہ فرانس کو کو یورپ کے دوسرے درجہ کی حکومتوں کا حامی بنا دیا۔ لیبریڈور کا کاؤنٹ ہیپانوی نمائندے نے بڑی حکومتوں کے اس طرز عمل پر کہ وہ کانگریس کے مسائل فیصل کرنے کا دعوی کرتی تھیں سخت نکتہ چینی کی ٹیلی رینڈ نے نہایت قابلیت کے ساتھ لیبریڈور سے کام نکالا اور پال میلا برانسٹورف اور لودین ہیلم کے ذریعہ سے اس نے چاروں اتحادیوں کی بیس بندیوں کو درہم برہم کر ڈالا اور اس امر پر مصر ہوا کہ ہر ایک مسئلہ اسکی مجموعی حیثیت میں کانگریس کے روبرو پیش کیا جائے اور چھوٹی چھوٹی کمیٹیاں ہر مسئلہ کو خاص طور پر تیار کرنے کے لئے بنائی جائیں۔ اس کا دوسرا کارنامہ یہ تھا کہ اس نے بڑی دولتوں کے درمیان نزاع پیدا کر دی اور چھوٹی حکومتوں کا حامی بن کر اس نے شروع ہی سے فرانس کی اہمیت بڑھا دی تھی۔ اب اس نے دعوی کیا کہ اس کو بھی بجائے دشمن کے ایک بڑی طاقت سمجھیں۔ چنانچہ اس کی دلیل یہ تھی کہ یورپ اور فرانس میں لڑائی نہ تھی بلکہ یورپ اور نپولین کے درمیان جنگ ہوئی تھی اور لوئی ہژدہم فرانس کا جائز بادشاہ تھا اس لئے اگر اس کی یا اس کے سفیروں کی توہین کی گئی تو وہ جملہ دوسرے جائز حکمرانوں کے سر جائے گی۔ اس کا دعوی تھا کہ یورپ کے جدید انتظام میں دخل دینے کا دیگر ممالک کی طرح فرانس کو بھی پورا حق حاصل ہے ——————

کیونکہ متحد حکمرانوں نے صاف طور پر یہ تسلیم کر لیا تھا کہ فرانس کی قدیم حدود پھر قایم کر دی جائینگی اور وہ فرانس کو مانی پڑیں گی۔ فرانس کو یورپ کے نقشہ سے نہیں نکالا جائیگا ..... چنانچہ یہ ثابت کر کے کہ اس کے آقا کو جائز طور پر فرانس کی جانب سے بولنے کا حق مثل دیگر بڑی سلطنتوں کے حاصل ہے اور نیز یہ کہ خود فرانس دیگر بڑی سلطنتوں سے ہر طرح مساوی اور دوسری دولتوں کے ہر حیثیت میں برابر ہونیکا درجہ رکھتا ہے۔ اس نے چاروں متحد حکمرانوں کے نمائندوں میں نزاع پیدا کرنے کا کام شروع کر دیا اور یہ کام کچھ بہت مشکل نہ تھا کیونکہ نزاع کا مادہ پہلے سے موجود تھا اس نے صرف یہ فرق پیدا کر دیا کہ اب وہ پانچویں بڑی حکومت کی حیثیت سے بولتا تھا

اور چھوٹی ریاستوں کا حامی ہو جانے کی وجہ سے کانگریس کے اہم مسائل میں فرانس ثالث کی خدمات انجام دیتا تھا۔ بڑی سلطنتوں میں نااتفاقی کا باعث یہ ہوا کہ روس اور پرشیا نے اپنے ممالک بڑھانے کی کوشش شروع کر دی۔ شہنشاہ اسکندر تمام پولینڈ لے لینا چاہتا تھا۔ اس کا خیال جس کو اس کے دوست پرنس آدم زارٹورسکی نے پیدا کیا تھا یہ تھا کہ پولینڈ کو ایک خود مختار سلطنت بنا کر وہ خود شہنشاہ روس کی حیثیت سے اس پر حکمراں رہے اور ۱۷۹۱ء کے مروجہ دستور کی بنا پر اہل پولینڈ کو ایک جدید دستور دے دیا جائے۔ اور جسطرح قدیم زمانے میں سکسنی کے الیکٹر پولینڈ کے بادشاہ ہوتے تھے اسی طرح زار روس بھی پولینڈ کا بادشاہ تسلیم کر لیا جائے لیکن زار روس کا ہر انتخاب کے درمیان پولینڈ کا بادشاہ ہوا کرے پولینڈ کو دوبارہ متحدہ طاقت میں تبدیل کرنے کے لئے۔ آسٹریا اور پرشیا کو اپنے وہ مقبوضات واپس کرنے لازم تھے جو ان کو پولینڈ کے تین مرتبہ کی تقسیم میں ہاتھ لگے تھے آسٹریا کو گیلیشیا کے معاوضہ میں اطالیہ کا کچھ جزو اور پرشیا کو پرشوی پولینڈ کے تبادلہ میں کل سکسنی دینے کا وعدہ کیا گیا۔ لیکن چونکہ یہ طے ہو چکا تھا کہ پرشیا کو رینش ریاستوں کا زیادہ حصہ رائن کے بائیں کنارے پر علاوہ ان مقبوضات کے جو ۱۸۰۳ء میں اس کو حاصل ہو چکے تھے دیا جائے گا اس انتظام جدید کا نتیجہ یہ ہوتا کہ پرشیا جرمنی میں سب سے بڑی طاقت ہو جاتی ٹیلی رینڈ خوب سمجھتا تھا کہ لارڈ کیسل ریا روس کی ترقی کا مخالف ہے اور میٹرنیخ بھی پرشیا کی وسعت کے خلاف ہے سکسنی نے آخر تک فرانس سے اتحاد قایم رکھا تھا اس لئے ٹیلی رینڈ اس کی بربادی کو فرانس کے لئے داخل تلافی بدامی سمجھتا تھا۔ اس کا حریف آقا بھی اس خیال میں اس کا حامی تھا۔ اگرچہ سکسنی کے بادشاہ نے نپولین کے ساتھ وفادارانہ برتاؤ کیا تھا تاہم لوئی ہژدہم اس امر سے ناواقف نہ تھا کہ خود اس کی ماں سکسنی کی شہزادی تھی۔ اس لئے کیسل ریا اور میٹرنیخ کے خیالات کے مطابق عمل کرتے ہوئے اس نے انگلستان اور آسٹریا کو روس اور پرشیا کی تجویز کی مخالفت پر آمادہ کر دیا۔

اس پر شہنشاہ اسکندر اور فریڈرک ولیم بہت برہم ہوئے اور انہوں نے اعلان کر دیا کہ پولینڈ اور سکسنی پر ان کی فوجوں کا قبضہ ہے اور وہ ہر ایک مداخلت کرنے والے کے خلاف ان ریاستوں پر بہ رد تمشیر قبضہ رکھینگے۔ اس دھمکی کے جواب میں ٹیلی رینڈ۔ کیسل ریا اور میٹرنیخ نے فرانس انگلستان اور آسٹریا کے درمیان ۳ رجنوری

۱۸۱۵ء کو ایک خفیہ عہد نامہ ہوا کہ روس اور پرشیا کی تجاویز کی بزور شمشیر مخالفت کریں گے اس مصمم مخالفت کو دیکھکر شہنشاہ اسکندر مجبوراً خاموش رہا۔ نپولین ایلبا سے فوراً واپس آیا تینوں حکومتوں کے خفیہ عہد نامہ کا مسودہ اس کو لوئی ہژدہم کی میز پر ملا چنانچہ اس نے فوراً اس کو اسکندر کے پاس بھیجدیا۔ اسکندر نے نپولین کے فرانس میں آجانے کے خوف سے اس مسودہ کو میٹرنچ کو دکھا کر آگ میں ڈالدیا۔ یہ عجیب وغریب واقعہ ازحد دلچسپ ہے۔ اس سے نہ صرف ٹیلی رینڈ کی قابلیت ظاہر ہوتی ہے بلکہ فرانس کی اندرونی طاقت کا بھی پتہ لگتا ہے۔ سب سے زیادہ قابل توجہ یہ امر ہے کہ پیرس پر انجادیوں کا قبضہ ہونے کے چند ماہ بعد فرانس کو دوبارہ ایک عظیم الشان سلطنت تسلیم کر لیا گیا اور اس اتحاد کا جو اس کی مخالفت میں قایم ہوا تھا خود اسی کے ہاتھوں ٹوٹ گیا۔

**خفیہ عہد نامہ ۳ر جنوری ۱۸۱۵ء**

ٹیلی رینڈ کی عاقلانہ پالیسی کا نتیجہ یہ ہوا کہ انگلستان اسٹریا اور فرانس میں اتفاق پیدا ہوگیا اور بہت سی چھوٹی چھوٹی ریاستیں مثلاً بویریا اور ہسپانیہ ان کی شریک ہوکر پرشیا اور روس کی مدمقابل ہوگئیں۔ اور طاقت ور فوجیں فوراً تیار ہوگئیں۔ خصوصاً فرانس نے ۱۳۰۰۰۰ سپاہیوں کی تعداد بڑھاکر ۲۰۰۰۰۰ پر پہونچا دی۔ یہ نئی فوج اس فوج سے بہتر تھی جس کے ذریعہ سے نپولین نے ۱۸۱۴ء میں دشمنوں کے حملوں کو روکا تھا کیونکہ وہ کارآزمودہ سپاہی جو دور افتادہ قلعوں میں محصور ہوگئے تھے یا میدان جنگ میں گرفتار ہوکر قید ہوچکے تھے۔ واپس آکر نئی فوج میں شامل ہوگئے تھے۔ انگلستان نے بھی مناسب تیاریاں کی تھیں کیونکہ ۲۴ر دسمبر ۱۸۱۴ء کو انگلستان اور ریاٹیڈ اسٹیٹ کے درمیان گینٹ میں ایک عہد نامہ ہوا جس نے اس لڑائی کا خاتمہ کردیا جو ۱۸۱۲ء سے انگلستان کے بہت سے بحری دعووں کیوجہ سے جاری تھی۔

بویریا نے بھی آسٹریا کے ہر ایک لاکھ سپاہیوں کے ہمراہ اپنے تیس ہزار سپاہی میدان جنگ میں بھیجنے کا وعدہ کیا۔ اگرچہ ۳ر جنوری کے خفیہ عہد نامہ کا نپولین کی ایلبا سے واپسی کے وقت تک اظہار نہ ہوا تھا۔ لیکن مسلسل اور مستحکم مخالفتوں کی وجہ سے شہنشاہ اسکندر اپنے ارادوں سے باز رہنے پر مجبور ہوگیا۔

**سیکسنی کا انتظام**

یہ طے پایا کہ پرشیا کو بجائے کل سیکسنی کے لوسیشیا کا ضلع اور

ٹرگو اور وٹن برگ جن کے رقبہ میں سیکسنی کا نصف حصہ اور ایک ثلث آبادی شامل تھی دئے جائیں سیکسنی کا بادشاہ جو میدان جنگ میں گرفتار ہوکر قید کی سزا بھگت رہا تھا اور جس کو روس کے شہنشاہ نے سائبیریا بھیجدینے کی دھمکی بھی دی تھی رہا کردیا گیا۔ اور ڈیوک آف ویلنگٹن نے جو فروری ۱۸۱۵ء میں لارڈ کیسل ریا کی جگہ انگلستان کا سفیر مقرر ہوا تھا اس کو ان شرائط کے قبول کر لینے پر آمادہ کرلیا سیکسنی کی نجات لوئی ہژدہم کے لئے بہت زیادہ اطمینان کا باعث ہوئی کیونکہ وہ جانتا تھا کہ اگرچہ سیکسنی کا بادشاہ نپولین کا وفادار اتحادی رہ چکا ہے مگر اس کا بھی قریبی رشتہ دار ہے۔

**پولینڈ کا بندوبست**

پرشیا کو کل سیکسنی کے دعوی سے مجبوراً دست بردار ہونے کی وجہ سے روس کو بھی کل پولینڈ کے الحاق کر لینے کے منصوبہ سے ہاتھ دھونا پڑا پھر بھی گرانڈ ڈچی آف وارسا کا بہت بڑا حصہ روس کے قبضہ میں رہا ۱۷۷۲ء میں اس کی سرحد ڈوینا اور نیمن تک پہنچ گئی تھی۔ ۱۷۹۳ء میں اس نے نصف لتھونیا جسکی حد ولنا تک تھی حاصل کرلیا ۱۷۹۵ء میں باقی ماندہ لتھونیا کا الحاق کرکے اس کے حدود نیلمین اور بگ تک پہونچادئے ۱۸۰۷ء میں نپولین نے اس کو وہ مقامات دیدئے تھے جن میں گگ کا دہانہ واقع ہے اور اب ۱۸۱۵ء میں اسکی سرحد وسچولا سے آگے نکل گئی تھی اور گرانڈ ڈچی آف وارسا کے الحاق کے بعد جس میں وارسا بھی شامل تھا اس کی سرحد مشرقی پرشیا اور گلیشیا کے مابین کچھ فاصلہ تک پہونچ گئی تھی۔ پرشیا کو پولینڈ کی پہلی دو تقسیموں میں جو حصے ملے تھے ان کے علاوہ صوبہ پوزن اور تھورن بھی مل گئے لیکن وارسا اور آخری تقسیم کا حصہ اس کے قبضہ سے نکل گئے آسٹریا کو کریکو دیا گیا اور اس کا انتظام آزاد شہر کی حیثیت سے کیا جانا قرار پایا۔ اسکندر کو پولینڈ کے متعلق اپنے منصوبوں کی شکست سے سخت مایوسی ہوئی لیکن اس نے پرنس آدم زارٹوریسکی سے اپنا وعدہ ایفا کیا اور ایک جمہوری نظام حکومت اور کسیقدر خود مختاری روسی پولینڈ کو دیدی۔

**جرمن کنفیڈریشن**

ہرچند سیکسنی اور پولینڈ کے متعلق مسائل میں سخت مدبرانہ کشمکش پیدا ہوگئی تھی تاہم کانگریس کے سب سے زیادہ اہم کام ابھی باقی تھے جرمنی سوئٹزرلینڈ اور اطالیہ کے جدید انتظامات کرے اور دیگر متفرق مسائل طے کرنے کے لئے کمیٹیاں مقرر کردیں۔ ان کمیٹیوں میں سب سے

زیادہ ضروری وہ تھی جس نے جرمنی کا دوبارہ انتظام کیا۔ عہدنامہ پیرس کی خفیہ دفعات میں یہ طے ہوا تھا کہ متبرک سلطنت روما کی بجائے ایک جرمن کنفیڈریشن قائم کیا جائے نپولین اور اس کے کنفیڈریشن آف رائن کا اتباع کرکے اس کو ترقی دی گئی۔ بجائے سیکڑوں چھوٹی چھوٹی ریاستوں کے جو انقلاب فرانس کے شروع میں قائم تھیں۔ اب جرمنی میں آسٹریا اور پرشیا کے علاوہ ۳۸ ریاستیں قائم کی گئیں۔ ان میں چار سلطنتیں ہینوور بویریا ورٹم برگ اور سکسنی سات گرانڈ ڈچیز سڈن اولڈن برگ میکلن برگ شوبرن میکلن برگ آسٹرلٹز ہیسی کاسل ہیسی ڈرام اسٹڈ اور سیکسی وہمر اور نو ڈچیز نساؤ برنسوک سیکسی گوتھا سیکسی کوبرگ سیکسی منینجن سیکسی لڈبرگ ہوزن اور این ہلٹ ڈسا این ہلٹ برن برگ اور این ہلٹ کوتھین گیارہ تعلقہ جات یعنی دو شوارزنبرگ دو ہوہنزولرن۔ دو لپ پے۔ دو ری یس ہیسی ہوم برگ لیشٹینٹین اور والڈیک کے اور چار آزاد شہر ہیمبرگ فرنیک فرٹ بریمن اور لیوبیک کے شامل تھے۔ اور ہولسٹین اور لوئن برگ کی ڈچیز سے جو بادشاہ ڈینمارک کے قبضہ میں تھیں اور گرانڈ ڈچی آف لکسمبرگ سے جو بادشاہ نیدرلینڈ کو مرحمت کی گئی ۳۸ کی تعداد پوری کی گئی۔ اپنی ساخت میں جرمنی کنفیڈریشن کنفیڈریشن آف رائن سے ملتا جلتا تھا یہ طے پایا کہ اس کنفیڈریشن کی ڈائٹ کی صدر ہمیشہ آسٹریا ہوا کریگی اور دو ایواں میں منقسم ہوگی معمولی ایوان میں ۱۷ ممبر ہونگے۔ یعنی ایک ہر ایک بڑی ریاست کی جانب سے ایک جملہ آزاد شہروں کی طرف سے ایک برنسوک سے۔ ایک نساؤ سے۔ ایک سیکسی کی چاروں متحدہ ڈچیز کی طرف سے ایک این ہلٹ کی تینوں ڈچیز کی طرف سے اور ایک چھوٹے تعلقوں کی طرف سے ممبر ہوا کرینگے۔ یہ جماعت مستقل طور پر فرنیک فرٹ میں قائم رہیگی اور تمام معمولی معاملات کو طے کرے گی۔ اس کے علاوہ ایک عام ایواں ہوگا جو ضروری مسائل طے کرنے کے لئے وقتاً فوقتاً اجلاس کریگا۔ اور جس میں ۶۹ ارکین ہوں گے جو مختلف ریاستوں سے باعتبار ریاستوں کے رقبہ اور آبادی کے ممبر ہوا کرینگے ہر ریاست کو اپنے خانگی معاملات میں خود مختار بنا دیا گیا تھا۔ لیکن باہمی جنگ وجدال یا کنفیڈریشن کی حدود کے باہر کسی دوسری ریاست سے جنگ کرنا ممنوع تھا۔ نئے کنفیڈریشن کے ملکی انتظام میں سب سے زیادہ اہم معاملہ جملہ مذہبی ریاستوں کا یک قلم خاتمہ ہے۔ پرنس پرائمسی جو نپولین نے اپنے کنفیڈریشن آف رائن میں قائم کی تھی باقی نہ رہی

اور ڈیلبرگ جو سلطنت کے زمانہ میں اس عہدہ پر مامور تھا اب صرف مذہبی امور کا نگران رہا۔

**رائس کا سندوبست**

سب سے زیادہ دشوار مسئلہ رائن کے بائیں کنارے کے اصلاع کے انتظامات کا تھا جو ۱۷۹۴ء سے فرانس کی ماتحتی میں تھے

پیرس میں خفیہ دفعات کی رو سے یہ طے پایا تھا کہ ان مقامات کو فرانس کی سرحد پر مضبوط حکومتوں کے قائم کرنے کے لئے کام میں لایا جاوے اصل دشواری سرحد کے مشہور قلعجات مے اینس اور لکسمبرگ کے متعلق تھی۔ پرشیا ان دونوں کا دعوی دار تھا لیکن آسٹریا فرانس اور جرمنی کی چھوٹی ریاستیں سخت مخالف تھیں اس لیے یہ طے پایا کہ پرشیا کو رائن کے بائیں کنارے کے تمامی مقامات حوایلٹن سے شروع ہوکر کوبلنٹز پر ختم ہوتے ہیں اور جن میں کولون ٹریوس اور ایکس لاچیپل شامل ہیں دیدئے جائیں۔ ٹرئل اور سالزبرگ کے معاوضہ میں جو یوریا کو مجبوراً آسٹریا کو واپس کرنے پڑے اور یلیٹنٹ پر اس کی سابق حکمرانی کو دوبارہ تسلیم کرنے کے لئے اسے پرشیا کی سرحد سے ایسس تک ایک ضلع مرحمت کیا گیا جس میں مے اینس بھی شامل تھا اور اس حصہ کو "رہینش یوریا" کے نام سے موسوم کیا۔ اور آخیر میں لکسمبرگ ایک گرانڈ ڈچی بناکر جرمن ریاست کی حیثیت سے خاندان آرنج کو دیدیا گیا۔ اس کو نیدرلینڈس Netherlands کی نئی سلطنت سے جو ہولینڈ اور بلجیم میں سے بنائی گئی تھی علٰحدہ رکھا۔ اور بادشاہ نیدرلینڈس کی نگرانی میں اس کو خود مختار بنا دیا۔ صوبجات نیدرلینڈس کا اتحاد انگلستان کا ایک دلپسند منصوبہ تھا اور باوجود بلجیم کے کیتھلک صوبوں اور ہالینڈ کے پروٹسٹینٹ صوبوں کی باہمد گر مشہور مخالفت کے یہ منصوبہ پورا ہوکر رہا۔

**سوئٹزرلینڈ**

جرمنی کے بندوبست کی طرح سوئٹزرلینڈ کے بندوبست میں بھی وائنا کی کانگریس نے نپولین کی تقلید کی۔ سوئٹزرلینڈ کو ایک ناقابل تقسیم جمہوریت بنانے کے خیال کو فرانسیسی ڈائرکٹری نے بہت شوق سے پیش کیا تھا لیکن شہنشاہ نے اس کو قبول نہ کیا۔ اور خود اہل سوئٹزرلینڈ کی خواہشات کے مطابق خود مختار کینٹنوں (یعنی صوبوں) کے کنفیڈریشن کے اصول پر اس کا انتظام کردیا تھا۔ وائنا کی کانگریس نے نپولین کی پالیسی جاری رکھی اور باوجود برن کی کیبنٹ کی مخالفت کے ماتحت کینٹنوں کو قایم نہ کیا نپولین کی کنسٹیٹیوشن آرجو تھرگو سیٹ گال

گری سنٹر ٹسینو اور پیڈمونٹ واڈ بدستور قایم رہیں لیکن جنیوا ویلے اور نیوف شیٹل کی تین جدید کینٹنیں قایم کرکے جو فرانسیسی مملکت کا جزو بن گئی تھیں کینٹنوں کی تعداد ۱۹ سے بڑھا کر ۲۲ کردی گئی - اور برن کی کینٹن کو اس کے زیادہ اصرار پر بیسل کی قدیم بشپرک کا بیشتر حصہ دیدیا گیا سوئٹزرلینڈ کا نظام حکومت اس طرح پر ترتیب دیکر دول یورپ کی حمایت میں دیدیا گیا اور اس کو ہمیشہ کے لئے غیر جانبدار قرار دیا - ہلوٹیک دستور جو ایک فیڈرل قانون مورخہ ۷ اپریل ۱۸۱۵ء کے ذریعہ سے جاری کیا گیا تھا نپولین کے دستور کے مقابلہ میں دیسا فیاضانہ نہ تھا لیکن اس لحاظ سے وہ ضرور زیادہ خود مختار تھا کہ مختلف وقفیہ کے دستور اور ان کے اندرونی اصلاحیں فیڈرل ڈائٹ کے روبرو پیش نہیں کی جاتی تھیں اندرونی محصول خانوں کے خلاف جو پابندی تھی وہ دور کردی گئی ڈائٹ کی صدارت زیوریچ برن اور لوسرن کے لئے یکے بعد دیگرے مخصوص کردیگئی اور ہوٹیک ڈائٹ جرمنی ڈائٹ کی طرح بجائے ایک انجمن واضع قانون کے نمائندوں کی کانگریس بنگئی - یہ امر قابل لحاظ ہے کہ باوجود دانا کی کانگریس میں اعلان کے پرتسیا نے اپنی قدیم ریاست نیوف شیٹل کے دعوی سے دست بردار ہونے سے انکار کردیا اور سوئٹزرلینڈ کی ایک کینٹن کی حیثیت سے اس کی خود مختاری کو اس نے ۱۸۵۷ء تک تسلیم نہ کیا۔

**اطالیہ**

اطالیہ کے بندوبست نے ایک سے زیادہ ضروری مسائل پیش کردئے - سب سے زیادہ اہم مسئلہ اس معاہدے سے پیدا ہوا تھا جو اتحادیوں نے ۱۸۱۴ء میں مورآٹ سے کیا تھا - ٹیلی رینڈ فرانس کے بادشاہ کی جانب سے اس امر پر مصر تھا کہ مورآٹ تخت سے اتار کر نکال دیا جائے لیکن میٹرنیچ کیرولائن مورآٹ کی دوستی کی وجہ سے اس کو برقرار رکھنا چاہتا تھا - شہنشاہ اسکندر جو اپنے وعدوں کے پورا کرنے پر ہمیشہ فخر کیا کرتا تھا مورآٹ کو بچانا چاہتا تھا اور نپولین کے وائسرائے اطالیہ یوجین ڈی بیوہارنس کا داماد میں دوست صمیم بن گیا تھا -

مورآٹ اگرچہ ذاتی طور پر نپولین سے بے وفا نکلا مگر وہ اطالیہ کی خود مختاری اور اس کو متحد کردئے جانے کا اب تک حامی تھا - اور یہی رائے خود نپولین کی بھی تھی ۱۸۱۴ء کی مہم کے دوران میں وہ اپنی فوجیں پو کے کناروں تک لے گیا اور وائسا کی

کانگریس کا انعقاد ہونے کے بعد بھی اس نے وہاں قیام پر اصرار کیا۔ لیکن وائنا Vienna کے مدبرین اطالیہ کو متحد بنانے پر متفق نہ تھے۔ اس معاملہ میں مورات کے حوصلے ان کو نہایت ناگوار تھے۔ اور ان کو نہایت مسرت ہوئی۔ جب ایلبا سے نپولین کی واپسی کے موقع پر ان کو یہ معلوم ہوا کہ مورات نے اپنے ایک ناعاقبت اندیشی کے اعلان میں ان کے پرانے حلیف کہلا لڑائی شروع کر دینے کا بھانہ پیدا کر دیا ہے ڈیوک ڈی کیڈور جو مورات کا سفیر وائنا میں متعین تھا اور اس کو اتحادی دولتوں کے باہمی اختلافات کی خبریں پہونچاتا رہتا تھا۔ مورات نے ایک خط میں یہ دریافت کیا کہ خاندان بوربون سے اس کے تعلقات دوستانہ خیال کئے جاتے ہیں یا اس کے برعکس اس واقعہ سے سفراء دول کو ایک موقع ہاتھ آگیا۔ اور انھوں نے فوراً اس کے خلاف اعلان جنگ کر دیا۔ ۳ مئی ۱۸۱۵ء کو ایک آسٹرڈی فوج نے ٹولینٹینو پر اسکو شکست دی اور اطالیہ سے فرار ہو جانے پر مجبور کیا۔ کانگریس نے مورات کی سفارت قبول کر کے اپنے لئے ایک نئی دشواری پیدا کر لی تھی وہ یہ کہ مورات کا سفیر کانگریس میں مورات کو ہر دو صقالیہ کا بادشاہ کے نام سے یاد کرتا تھا ادھر انگریزوں کی حمایت میں فرڈی نینڈ بوربن بادشاہ نے دو صقالیوں پر اپنا اتر پیدا کر لیا تھا اور اس نے بھی اپنی جانب سے رفو کو سفیر مقرر کر کے کانگریس میں بھیجدیا تھا۔ مورات کے سفیر کے ہوتے ہوئے کانگریس میں یہ پیچیدگی پیدا ہو گئی تھی کہ رفو کے ساتھ کیا طرز عمل اختیار کیا جاوے۔ حقوق کی بنا پر فرڈی نینڈ کا دعوی رد کرنا مشکل تھا کیونکہ فرانس اور ہسپانیہ اس کی حمایت پر تھے۔ لیکن مورات کی نامعقول حرکت نے یہ مشکل حل کر دی اور اس کی شکست کے بعد فرڈی نینڈ کو ہر دو صقالیہ کا بادشاہ تسلیم کر لیا گیا۔ مورات اسی سال کے آخر میں اپنی سابق سلطنت میں وارد ہوا مگر فوراً گرفتار ہو کر گولی کا نشانہ بن گیا۔

دوسرا اطالوی مسئلہ جس نے سخت دقت پیدا کر دی تھی جینوا اور قرب وجوار کے مقامات کے انتظام کے متعلق تھا۔ لارڈ ولیم بینٹنک نے اس شہر پر قبضہ کرتے وقت انگلستان کی جانب سے اس کو آزاد کرانے کا وعدہ کیا تھا بلکہ اطالیہ کے اتحاد کے متعلق بھی کچھ ذکر کیا تھا۔ کیسل ریا نے بدقسمتی سے بینٹنک کے اعلان کو جھٹلانا اپنا فرض سمجھا اور جینوا کو سلطنت سارڈینا کا ایک جزو قرار دیکر پیڈمنٹ سے ملحق کر دیا۔

تیسرا مشکل مسئلہ امپراطریس میری لوئس کے لئے ایک ریاست قائم کرنا تھا۔ ایک خود مختار ریاست دینے کا اس سے وعدہ ہو چکا تھا۔ اس کے باپ شہنشاہ فرانسس والئی آسٹریا نے خوشی خوشی اس کی موافقت کی اور اس کے آیندہ ہونے والے شوہر کاونٹ نیپرگ نے دانائی میں نہایت قابلیت سے اس کی نمایندگی کا حق ادا کیا۔ آخر کار یہ تجویز ہوا کہ اس کو پارما پیاکنزہ اور گسٹالا کی ڈچیز دیدی جائیں مگر اس کے بعد اس کے بیٹے بادشاہ روم کو جانشین نہیں کیا گیا۔ بلکہ تخت کے جائز وارث یعنی آرچ ڈیوک کے بادشاہ کو جانشین قرار دیا گیا۔ اور یہ طے پایا کہ جانشینی کا وقت آنے تک وہ لوکا پر حکمرانی کرے گا۔ اطالیہ کے دیگر انتظامات مقابلتہً آسان تھے۔ آسٹریا کو منٹوا اور ملانیز کے بدلے میں جو ۱۷۹۷ء سے بیشتر اس کے قبضہ میں تھے کل وینیشیا اور لمبارڈی دیدے گئے ٹس کنی کی گرانڈ ڈچی مع پی یوم بی نو کے علاقہ کے گرانڈ ڈیوک فرڈیننڈ کو جو شہنشاہ فرانسس والئی آسٹریا کا چچا تھا واپس دیدیگئی۔ یہ بھی طے ہوا کہ بعد کو ڈچی آف لوکا بھی اسی کو دیدی جائے گی۔ پاپا روم کو اس کے مقبوضات مع بولونا اور فرارا کی سفارتوں کے واپس مل گئے اور ڈیوک فرانسس ہرکولیز ثالث کا پوتا موڈینا کا ڈیوک تسلیم کرلیا گیا۔ کیونکہ اگر نپولین نے اسے اپنی سلطنت اطالیہ میں شامل نہ کرلیا ہوتا تو اس ڈچی پر وہ ہی قابض ہوتا۔

**دوسری سلطنتیں**

یورپ کی دوسری سلطنتوں کے متعلق جو انتظامات وائنا کی کانگریس میں کئے گئے مقابلتہً اہم نہ تھے ان میں جرمنی سوئٹزرلینڈ اور اطالیہ کے انتظامات کے سے مشکل مسائل پیش نہ آئے۔ ناروے اپنی مرضی کے خلاف سویڈن سے ملحق کر دیا گیا۔ لیکن ویسٹ انڈین جزیرہ گوڈیلوپ جو ۱۸۱۴ء میں انگلستان نے برناڈوٹی کو اس کے اتحاد کے صلہ میں دیا تھا وہ

**سویڈن**

اُسے فرانس کے سپرد کرنا پڑا برناڈوٹی سے کیل کے عہدنامہ میں ناروے کی بجائے سوئڈش پومیرے نیا ڈنمارک کو دینے کا وعدہ ہوا تھا۔

**ڈنمارک**

یہ وعدہ ہنوز پورا نہ ہوا تھا ڈنمارک سیکسنی کی طرح نپولین کا نہایت وفادار اتحادی رہ چکا تھا اس لئے اس کو نقصان میں نہ رکھنا چاہیئے تھا سویڈش

یومیرے نیا پرشیا کو دیدگئی۔ اور ڈینمارک کو صرف چھوٹی ڈچی آف لوئن برگ ملی اس انتظامات سے سوئڈن اور ڈینمارک دونوں بہایت کمزور ہوگئے اور اسکینڈی نیویا کی ریاستوں نے فن لینڈ اور یومیرے سیانکل جانے سے بحر بالٹک کو اپنے طاقتور ہمسایوں یعنی پرشیا اور روس کو مجبوراً حوالہ کر دیا۔

**ہسپانیہ** ہسپانیہ کے کانٹ لیبر ڈور کی قابلیت اور ٹیلی ریڈ کی مدد کیوجہ سے سوائے جبرالٹر کے جو انگلستان نے فتح کرلیا تھا۔ صرف کچھ ضائع کیا بلکہ اس کو اولیونیرا کے گرد و نواح کے اضلاع رکھنے کی اجازت دی گئی جو ۱۸۱۱ء میں پرتگال نے اس میں شامل کر دئے تھے۔ اس معاملہ میں انگلستان

**پرتگال** کا پرتگال سے منہ موڑ جانا لارڈ کیسل ریا کی دانائی کی پالیسی پر سخت بدنما دھبہ ہے۔ پرتگالی فوج ریلنگٹن کے ہمراہ نہایت بہادری سے لڑی تھی اور کوئی وجہ نہیں تھی کہ اولی ونیزا ہسپانیہ کو دیدینے پر مجبور کیا جاتا جب کہ دوسرے ملکوں کو انکی قدیم سرحدیں واپس مل رہی تھیں اس کے علاوہ پرتگال کو فرانسیسی گائنا اور کیسے بھی فرانس کو واپس دینے پڑے۔ انگلستان نے اخراجات جنگ کا بارسب سے زیادہ اٹھایا تھا۔ اور دوسری دولتوں کے مقابلے میں نپولین کے زوال کی سب سے زیادہ کوشش اس نے کی تھی مگر دوسرے ملکوں کے مقابلے میں اس کو بہت قلیل معاوضہ ملا۔ اس نے مالٹا کو اپنے قبضہ میں رکھا اور اس طرح پر وہ مسالہ طے ہوگیا جس نے ایمیون کی صلح کو درہم برہم کر دیا تھا۔ اس کو ہیلی گولینڈ بھی مل گیا جو ڈینمارک نے پہلے سے دے رکھا تھا اور جو ایلب کے دہانے پر قابو رکھتا تھا۔ جزائر ایونیہ کی نگہبانی مل جانے سے انگلستان پھر بحر ایڈریاٹک پر حاوی ہوسکا۔ نوآبادمقبوضات میں انگلستان نے مارٹینیک اور جزیرہ بوربن واپس کرنے پڑے سوئڈن اور پرتگال کو گواڈیلوپ اور فرانسیسی گیانا واپس کرنے پر مجبور کیا۔ ہالینڈ کے مقبوضات میں سے انگلستان نے لنکا اور راس گڈھوپ اپنے پاس رکھے۔ لیکن جاوا کو ریکاؤ اور دیگر ولندیزی مقبوضات اس کو واپس کر دئے گئے۔ وسٹ انڈیز میں بھی جیسا کہ ذکر کیا جاچکا ہے اس نے

ہسپانوی جزیرہ ٹرینی ٹاڈ اپنے پاس رکھا۔

**غلاموں کی تجارت**

واٹنا میں کیسل ریا کے طرز عمل کے اعتدال کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ انگلستان میں اس پر غلاموں کی تجارت قطعی بند کرنے کے لئے نہایت زور ڈالا جا رہا تھا۔ یہ ایک عجیب واقعہ ہے کہ جس وقت انگلستان کا سفیر یورپ کے دور جدید میں کارہائے نمایاں کر رہا تھا اہل انگلستان خاص طور پر غلاموں کی تجارت کے مسئلہ میں منہمک تھے۔ مہتم بالشان تغیرات جن کی وجہ سے یورپ میں نئی حماعتیں قایم ہو رہی تھیں پرشیا کی ترقی جرمنی کا جدید انتظام اور آسٹریا کی وسعت غرضکہ کسی بات پر اہل انگلستان کو زیادہ توجہ نہ تھی لیکن جیسا کہ خود لارڈ کیسل ریا کا بیان ہے انگلستان کے قرب قریب ہر گاؤں میں جلسے کئے گئے۔ جن میں اس امر پر زور ڈالا گیا کہ وہ حبشی غلاموں کی تجارت بند کرانے کے لئے ایسا اثر کام میں لائے۔ اس لئے کیسل ریا نے اپنے انتہا کنندوں کی خواہش کی موافقت میں انسداد غلامی میں سخت کوشش کی دوسرے سفرا اس مسئلہ کو محض معمولی مسئلہ سمجھ کر اس کی پریشانی پر سخت متعجب تھے۔ ان کو شبہ تھا کہ اس میں ضرور کوئی گہری چال ہے۔ ان کا یہ خیال تھا کہ انگلستان کی انسانی ہمدردی کا راز یہ ہے کہ اس کے جزائر ویسٹ انڈیز حبشیوں سے بھرے ہوئے ہیں اور جن جزائر کو وہ واپس کر رہا ہے ان سے خالی ہیں۔ اس لئے دوسری سلطنتوں کے سفیروں نے جن کے مقبوضات خط جدی میں تھے۔ کیسل ریا کی تجویز کو منظور نہ کیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ فرانس نے پانچ سال بعد اور ہسپانیہ نے آٹھ سال بعد غلاموں کی تجارت بند کرنے کا وعدہ کیا۔ کیسل ریا کو مجبوراً ماننا پڑا۔ لیکن اس نے اپنے رائے دہندگان انگلستان کو مطمئن کرنے کے لئے کانگریس کی جملہ دولتوں کی جانب سے ایک اعلان شایع کرایا جس میں غلاموں کی تجارت کے خلاف اظہار نفرت تھا۔ دوسرا نہایت اہم مسئلہ جو واٹنا کی کانگریس میں طے ہوا ان دریاؤں میں جہاز رانی کے متعلق تھا جو کئی ملکوں میں بہتے تھے۔

**دریاؤں کی جہاز رانی**

تمام چھوٹے چھوٹے حکمرانوں کا یہ طریقہ تھا کہ بحری سامان تجارت پر اسقدر سخت محصول لگاتے تھے کہ رائن جیسے دریا تجارت کے لئے گویا بیکار ہو گئے تھے۔ اس مسئلہ پر کانگریس کی ایک کمیٹی نے

بحث کرکے دریاؤں کے بین الاقوامی انتظام کے لئے ایک قانون بنا دیا جو عام طور پر منظور رہوا۔ یہ معاملات دیر بعد زیر بحث آئے اور ممکن تھا عرصہ تک زیر بحث نہ آتے اگر مارچ ۱۸۱۵ء کے شروع میں یہ خبر موصول نہ ہو جاتی کہ نپولین ایلبا سے واپس آکر بغیر کسی مخالفت کے پھر فرانس کا حکمراں بن بیٹھا ہے۔

**وائنا کی کانگریس کا اختتام جون ۱۸۱۵ء**

فروری کے مہینہ میں لارڈ کیسل ریا کی جگہ ڈیوک آف ویلنگٹن وائنا میں انگلستان کا سفیر مقرر ہوا۔ کیونکہ لارڈ کیسل ریا کو پارلیمنٹ میں شامل ہونے کے لئے لندن واپس جانا تھا۔ نپولین کے دوبارہ فرانسیسی فوج پر قابو پا لینے کی نتیجہ خیز اطلاع سے وائنا میں تمام بدگمانیاں کچھ عرصہ کے لئے موقوف ہوگئیں۔ اتحادی حکمرانوں اور ڈیوک آف ویلنگٹن میں مشورہ کے بعد چومنٹ کے عہدنامہ کے شرائط پر عمل کرنے کی تجویز ہوئی باہمی جدال و قتال کے لئے جو افواج اتحادیوں نے تیار کر رکھی تھیں ان کی باگیں فرانس کی طرف پھیر دی گئیں۔ ۲۵ مارچ ۱۸۱۵ء کو وائنا میں آسٹریا روس پرشیا اور انگلستان کے درمیان ایک معاہدہ ہوا جس میں ان سلطنتوں میں سے ہر ایک نے لڑائی جاری رکھنے کے لئے ۱۸۰۰۰۰ سپاہی دینے کا وعدہ کیا اور بغیر نپولین کی طاقت کو برباد کئے ہوئے ہتھیار نہ ڈالنے کے عہد و پیمان ہو گئے جنگ کے متعلق یہ طے پایا کہ تین فوجیں فرانس پر حملہ کریں پہلی فوج ۲۵۰۰۰۰ آسٹریوں روسیوں اور اہل بیویریا کی سوارٹ زن برگ کی ماتحتی میں بالائی رائن کو عبور کرے۔ دوسری فوج ۱۵۰۰۰۰ پرشیوں کی بلوشیر کی ماتحتی میں زیرین رائن کو عبور کرے اور تیسری فوج ۱۵۰۰۰۰ اہل انگلستان اہل ہینور اور اہل الینڈ کی نیدرلینڈ کی جانب سے حملہ کرے۔ انگلستان نے تقریباً ۱۱۰۰۰۰۰ پونڈ سے اتحادیوں کو مالی امداد دینے کا وعدہ کیا۔ یہ انتظامات طے کرنے کے بعد اتحادی حکمران اور ان کے سفیر وائنا سے رخصت ہو گئے لیکن کانگریس کا آخری عام قانون ۹ جون ۱۸۱۵ء تک یعنی واٹرلو کی لڑائی سے دس روز پہلے تک نہ لکھا گیا۔ اور نہ اس پر دستخط ہوئے۔

**لوئی ۱۸ کا پہلا عہد حکومت**

ذکر کیا جا چکا ہے کہ اتحادی افواج فون ٹن بلو پر نپولین کی دست برداری کے بعد فرانس سے لوئی ۱۸ کو برسر حکومت چھوڑ کر واپس ہو گئی تھیں۔ اس بادشاہ نے فرانس میں واپس آتے ہی اپنے ایک اعلان میں جو ٹسیٹ وائن

کے اعلان" کے نام سے مشہور ہے نہایت فیاضانہ وعدے کئے تھے۔ یہ اصول حکمرانی کے چارٹر یعنی فرمان کی شکل میں ۴ جون ۱۸۱۴ء کو منظور ہو کر جاری ہو گئے تھے۔ اس چارٹر کی رو سے نیابتی ادارات شخصی آزادی اور سلطنت کے انتظامی محکموں کے قیام و بقا کا مستحکم وعدہ تھا۔ اس نئے دستور کی رو سے دو ایوان قایم کئے جانے تھے یعنی ایک ایوان حامدانی امرا کا اور دوسرا ایوان منتخب شدہ نمایندوں کا۔ چارٹر کے وعدے نہایت معقول تھے اور اگر مناسب طور پر ان پر عمل کیا جاتا تو فرانس بالکل قانع رہتا لیکن افسوس لوئی ۱۸ نے جلاوطنی میں بھی کوئی تجربہ حاصل نہ کیا۔ باوجود اس مشورے کے وہ اپنے کو خدا کا بھیجا ہوا بادشاہ سمجھتا تھا۔ اس نے جلاوطنوں کو اور بالخصوص ان جلاوطنوں کو جنہوں نے فرانس کے خلاف ہتیار اٹھائے تھے اور اپنی مرزبوم سے ہمیشہ دغا کی تھی سلطنت کے بڑے بڑے عہدوں پر مقرر کر دیا۔ اور اپنے دربار کو مستبد امرا سے بھر لیا سب سے زیادہ برائی یہ کی کہ وزرا تک مستبد مقرر کر لئے واپس شدہ جلاوطنوں کے ساتھ مراعات شاہی۔ خاندانی شہزادوں کے مغرورانہ برتاؤ اور واپس شدہ اساقفہ اور پادریوں کے غضب ناک اعلانات نے اہل فرانس کے دلوں میں یہ خوف پیدا کر دیا کہ چارٹر کے اعلانات محض برائے نام ہیں اور غالباً بادشاہ کا طرز عمل یہ ہوگا کہ کلیسا اور بادشاہ کی جو جائیدادیں عہد انقلاب میں فروخت کر دی گئی تھیں وہ واپس لے لیجائینگی۔ بے اطمینانی کی یہ کیفیت عام تھی چونکہ لوئی ۱۸ کی حکومت محض اس وجہ سے منظور کی گئی تھی کہ اس کے باعث امن و امان قایم ہو جائیگا اس لئے وہ عام پسند اور مقبول نہ ہوئی بلکہ نپولین کے قدیم ماتحتوں نے شہنشاہی حکومت کے مٹ جانے پر اظہار تاسف کرنا شروع کر دیا۔ جب اہل شہر کے یہ خیالات تھے تو ظاہر ہے کہ فوج کا احساس اس سے کہیں زیادہ بڑھا ہوا تھا۔ لڑائی کے قیدی اور محصور شدہ افواج فرانس میں واپس آکر اس امر پر یقین رکھتی تھیں کہ ۱۸۱۴ء میں نپولین کی شکست محض اتفاقیہ تھی۔ اور ایک مرتبہ پھر یورپ سے قسمت آزمائی کرنا چاہتی تھیں اتحادیوں کی تسخیر پیرس کے بدنما دھبے کو مٹانے کا ولولہ ہر کہ دمہ کے دل میں موج زن تھا۔

**ایلبا سے نپولین کی واپسی اپریل ۱۸۱۵ء**

یکم مارچ ۱۸۱۵ء کو نپولین جس کو فرانس کی ہمہ گیر خواہش کی اطلاع

مل چکی تھی۔ جلیح ساں جو آن میں وارد ہوا اور اپنے اس مختصر عہد حکومت کی ابتداء کی جو عہد صدارام کے نام سے مشہور ہے اس کے ساتھ ۰۰ جوانوں کا محافظ دستہ تھا جس کے ایلبا میں رکھنے کی اوسے اجازت ملی۔ ہر طبقہ کے آدمیوں نے نہایت جوش سے اس کا خیر مقدم کیا۔ اور اس کا فرانس کا سفر ایک شاندار جلوس تھا۔ مادشا کے بھائی کو مسٹر ڈی ارٹس نے لائنز پر رد کنے کی بیکار کوشش کی۔ مارشل نے جس نے اپنے مرتی کو قید کرنے کا وعدہ کیا تھا۔ ارمی کو اس فوج کے ساتھ جو اس کی کمان میں تھی بیولین سے جا ملا۔ ۲۰ مئی کو نپولین پیرس میں داخل ہوا اور ٹوئی لیرز میں خیمہ زن ہوا۔ لوئی ۱۸ مارشل نے کی علیحدگی کی خبر پاتے ہی بھاگ نکلا۔ اور فرانس سے نکل کر جینٹ میں پناہ گزیں ہوا۔ نپولین کو ایسی مصیبت میں نہایت تلخ تجربات ہو چکے تھے۔ چنانچہ اس نے پوری اور مکمل انفرادی آزادی اور مطابع کی آزادی کا اعلان کر دیا۔ اور ۲۳ اپریل کو ایک قانون جاری کیا جس میں یہ اصول منضبط تھے یہ قانون واورن ازم کے نام سے مشہور ہے۔ اس نے ملازمین سرکاری پر قطعی بھروسہ کرنے کی عادت کو محسوس کر کے سب الوطنی کے سارے ارباب انقلاب سے رجوع کیا جس کو اپنے عروج کے زمانہ میں اس نے نہایت احتیاط کے ساتھ ملامت سے علیحدہ رکھا تھا۔ یہ لوگ فوراً اس کے گرد جمع ہو گئے ان کے مشہور نمائندے کاوٹ کو اس نے وزیر ملکی مقرر کیا اور دونوں ایوانات کو جن کا منسوخ میں فرمان تھا اپنے اعلان میں منظور کر لیا۔ اس کے علاوہ لوئی ۱۸ کے بنائے ہوئے بہت سے امرا (پیرز) کے ایک مرتبہ پھر اس کی اطاعت قبول کر لی۔

**واٹرلو کی مہم جون ۱۸۱۵ء**

حب الوطنی کی التجا اور ایڈیشنل ایکٹ کے فیاضانہ وعدوں سے قومی حوصلہ کو مشتعل کر کے نپولین نے اپنی فوج کو ترتیب دینا شروع کیا۔ اور اپنے مرغوب طریق جنگ کے بموجب فرانس پر حملہ ہونے سے پہلے خود حملہ کر دینے کا تھیہ کر لیا۔ ہیم کی تینوں حملہ آور افواج میں سے قریب ترین وہ فوج تھی جو ڈیوک آف ویلنگٹن کی زیر کمان تھی۔ اس جنرل کو وائنا سے روانگی کے بعد ایک مخلوط فوج کی کمان دی گئی تھی جس میں انگلستانی ہینور ہالینڈ اور بیلجیم کے سپاہی تھے۔ اس کو جزیرہ نما کے کار آزمودہ سپاہیوں کی عدم موجودگی پر جو

اب تک امریکہ میں تھے نہایت افسوس تھا اور ناتجربہ کار سپاہیوں کا شاکی تھا۔ اس نے اہل پرشیا کے ساتھ جو بلوشر کی زیر کمان نیدرلینڈ میں آگئے تھے مل کر کام کرنیکا انتظام کیا۔ لیکن نپولین نے بلوشر اور ویلنگٹن کے متحد ہونے سے پیشتر حملہ کرنے کا ارادہ کیا۔ اس نے ۱۲۰۰۰۰ سپاہیوں کے ہمراہ سرحد کو عبور کیا اور اپنی قابلیت سرعت انتظام کے باعث اتحادی جنرلوں پر یکایک ٹوٹ پڑا۔

۱۶ جون ۱۸۱۵ء کو اس نے بلوشر کو لگنی پر شکست دی اور نے نے اپنے میسرہ سے انگلستان کے آگے بڑھتی ہوئی افواج کو قاطر اس پر ایک غیر فیصل جنگ کی ان لڑائیوں کی وجہ سے انگلستان کی اور پرشیا کی فوجیں علیحدہ علیحدہ ہوگئیں۔ نپولین نے اپنی پوری فوج سے انگلستان کی فوج پر حملہ کرنے کا ارادہ کیا اور مارشل گروشی کو پرشیوں کے تعاقب کرنے کے لئے چھوڑ دیا۔ ادھر بلوشر نے انگریزوں پر حملہ ہو جانے کی صورت میں ویلنگٹن کی مدد کرنے کا وعدہ کیا ویلنگٹن نے اس وعدہ پر بھروسہ کرکے واٹرلو پر مقام کیا ۱۸ جون کو واٹرلو کی جنگ ہوئی۔ باوجود فرانسیسیوں کے بار بار اور غضبناک حملوں کے انگلستان کی افواج نے میدان نہ چھوڑا یہاں تک کہ بلوشر فرانسیسی میمنہ کی جانب آگیا۔ دو دشمنوں کے خلاف لڑائی جاری رکھنے کی تاب نہ لاکر فرانسیسی فوج نے مجبوراً ہتھیار ڈال دئے اور گارڈ کی شکست کے بعد جس کے ذریعہ سے مراجعت ممکن تھی نپولین اپنی شکست قطعی کو محسوس کرتا ہوا پیرس پہونچا۔ اور ۲۲ جون کو اپنے بیٹے بادشاہ روما کے حق میں تخت فرانس سے دست بردار ہوگیا۔ اور ایک ایگزکٹو کمیشن آف گورنمنٹ یعنی حکومت کی ایک انتظامی جماعت قایم کرکے خود امریکہ پہونچ جانے کے خیال سے جہاز پر سوار ہوگیا لیکن اس ارادہ میں وہ ناکامیاب رہا۔ اور ۱۵ جولائی کو اسے "ایچ ایم ایس بلرافون" جہاز پر اپنے آپ کو کپتان میٹ لینڈ کے حوالہ کرنا پڑا ویلنگٹن اور بلوشر کی فوج نے شکست خوردہ غنیم کا تعاقب کیا لیکن وہ شکست اسقدر مکمل تھی کہ فرانسیسیوں کے پیر پھر نہ جمے صرف کیمبرائی ایک ایسی جگہ تھی جس نے کسیقدر مقابلہ کیا مگر وہ آسانی سے سر ہوگئی اور تیسری جولائی کو ویلنگٹن اور بلوشر نے پھر پیرس پر قبضہ کرلیا اسی اثنا میں سوارٹ زن برگ کی بڑی فوج نے فرانس پر حملہ کردیا تھا۔ اسطرح پر یہ ملک دوبارہ اتحادیوں کے قبضہ میں آگیا۔

پیرس کا دوسرا صلح نامہ ۲۰ نومبر ۱۸۱۵ء

پیرس کے دوسرے صلحنامہ نے ثابت کر دیا کہ متحد حکمران فرانس کی یورپ کے ساتھ ۱۸۱۴ء اور ۱۸۱۵ء کی مخالفتوں کے فرق کو بخوبی سمجھتے ہیں۔ ۱۸۱۴ء کا پیرس کا صلحنامہ اگر فرانس کے قطعی موافق نہ تھا تو کم از کم منصفانہ ضرور تھا اتحادی حکمرانوں اور ان کے وزرا نے مان لیا تھا کہ ۱۸۱۴ء میں فرانس کے خلاف نہیں بلکہ نپولین کے خلاف جنگ کی گئی تھی لیکن ۱۸۱۵ء کی مہم کی نوعیت بالکل مختلف تھی اس موقع پر نہ صرف فرانسیسی فوج نے بلکہ فرانسیسی ملت نے سلطنت اور نپولین کی ذات کے ساتھ اپنی وابستگی کا ثبوت دیا تھا۔ اس لئے یہ ضروری سمجھا گیا کہ فرانس پر نہ صرف زیادہ سخت شرائط عاید کی جائیں بلکہ آیندہ کیلئے ضمانت بھی لے لی جائے۔ بہت سی تجویزیں پیش کی گئیں جن میں ایک یہ تھی کہ اگر کل پکارڈی فرانس سے علیحدہ نہ کی جائے تو کم از کم ایلسیس لورین اور فرانسیسی فلینڈرس ضرور علیحدہ کر لئے جائیں اور فرانس کی وہ سرحد قائم رکھی جائے جو ۱۷۹۲ء کی فتوحات سے پیشتر تھی۔ اس تجویز کی پرشیا نے پوری موافقت کی جس کو فرانس سے علیحدہ کردہ اضلاع میں سے بہت بڑا حصہ ملنے کی امید تھی لیکن آسٹریا اور انگلستان نے نہایت سختی کے ساتھ مخالفت کی انگلستان کو اس کی نوساختہ سلطنت نیدرلینڈ کے حدود بڑھا دینے کی تجویز سے نہیں بہلایا جا سکتا تھا اس کے علاوہ آسٹریا پرشیا کی طاقت میں کسی قسم کے اضافہ کو بھی قبول کرنے کے لئے تیار نہ تھی۔ پرشیا کی ان ہوائی تجاویز کی مخالفت کرنے میں شہنشاہ اسکندر اور اس کے وزیر نیسل روڈ نے لارڈ کیسل ریا کا ساتھ دیا اور آخرکار یہ طے پایا کہ فرانس کو ۱۸۰۹ء کی سرحد پر قطعی طور پر محدود کر دیا جائے۔ اس کے یہ معنی تھے کہ سوائے ادگنان اور وینس کے تمام مقامات جو ۱۸۱۴ء میں فرانس کو دیدئے گئے تھے اس کے ہاتھ سے نکل گئے۔ شامرے اور سوائے کا حصہ جو اسی زمانہ میں فرانس کو ملے تھے سارڈینیا کے بادشاہ کو واپس کر دئے گئے۔ جینیوا کے قرب وجوار کے اضلاع بھی اسی کنٹین کو واپس کر دئے گئے سوئٹزرلینڈ کی سرحد پر ہنیجین کے قلعہ کو مسمار کر دینے کا حکم دیا گیا اور مشرقی اور شمال مشرقی سرحدوں پر مختلف استحکامات بغرض تحفظ سرحد قائم رکھنے کی اجازت نہ دی گئی فرانس پر ۷۰۰۰۰۰۰۰ فرانک تاوان جنگ لگایا گیا۔ اس کے علاوہ اس کو مجبور کیا گیا کہ وہ ۱۵۰۰۰۰ آدمیوں کی ایک فوج

کے اخراجات ..... ۲۵۰۰۰۰ فرانک سالانہ برداشت کرے جو فرانس کے خاص نواحی سرحدی قلعوں میں پانچ برس تک رہیگی۔ پیرس سے دوسرے صنعتی کے یہی اہم شرائط تھے جن پر ۲۰ نومبر ۱۸۱۵ء کو دستخط ہوئے۔ لیکن جو بات فرانس کو مالی تاوان اور ملکی نقصانات سے زیادہ محسوس ہوئی وہ اتحادی دولتوں کا فیصلہ تھا کثیر التعداد تصاویر اور آرٹ کی اختراعات جو انقلاب کی لڑائیوں اور ایمپائر کے عہد میں پیرس میں جمع ہوگئی تھیں ان کے قدیم مالکوں کو واپس کر دیجائیں اہل پرسیا اس پر بھی قانع نہ ہوئے وہ پیرس کو اور زیادہ سخت سزا دینا چاہتے تھے۔ لوشر صرف لارڈ کیسل ریا اور ڈیوک آف ویلنگٹن کی بر وقت مداخلت کے باعث پیرس سے ..... ۱۱۰ فرانک کا تاوان وصول کرنے سے باز رہا۔ پرشیوں نے جنیا کے پل کو اڑا دینے کی بھی تیاریاں کی تھیں۔ کیونکہ یہ پل ان کی فوجی شکست کی ایک زندہ یادگار تھا لیکن لوئی ۱۸ کے استقلال نے پرشیوں کو باز رکھا کیونکہ اس نے اعلان کر دیا تھا کہ وہ خود پل پر کھڑا ہو کر اس کے ساتھ اڑ جائیگا اس لئے بلوشر کو اس پل کا نام بجائے "جنیا کے پل" کے "فوجی مدرسہ کا پل" بدل دینے پر قناعت کرنی پڑی نپولین کو ٹھکانے لگانے کا مسئلہ بھی نہایت دشوار تھا۔ وہ بیلرافون جہاز پر سوار ہو کر ۲۴ جولائی ۱۸۱۵ء کو ٹوربی پھونچا اور انگلستان کے وزرا سمت حیران تھے کہ اپنے جلیل القدر قیدی کا کیا کریں وہ یورپ اور امریکہ کے کسی حصہ میں اس کو رکھنے کی جرات نہیں کر سکتے تھے کیونکہ وہ اچھی طرح جانتے تھے کہ ذرا سا موقع پاکر نپولین ایلبا کا دوسرا نقشہ چشم زدن میں کھینچ دینے پر قادر تھا۔

**نپولین سینٹ ہلینا بھیجدیا گیا**

بلوشر کی صاف اور قطعی یہ رائے تھی کہ اس کو ڈک ڈی انگین کی طرح دن سی نیز میں گولی مار دی جائے لیکن انگلستان کی گورنمنٹ نے اس کو ایک غیر آباد جزیرہ میں قید کرنا کافی سمجھا چنانچہ انھوں نے سینٹ ہلینا کا جزیرہ ایسٹ انڈیا کمپنی سے عاریتاً لیکر ۷ اگست کو نپولین کو ایچ ایم۔ ایس نارتھمبرلینڈ جہاز پر سوار کر کے جلاوطن کر دیا۔

**متبرک اتحاد ستمبر ۱۸۱۵ء**

نپولین کے سینٹ ہلینا روانہ ہونے کے ایک مہینہ بعد شہنشاہ اسکندر شہنشاہ فرانسس اور بادشاہ فریڈرک ولیم نے

ایک عہدنامہ کی رو سے یہ اعلان کیا کہ عیسائی مذہب گورنمنٹ کی حقیقی بنیاد ہے اور معاہدہ کرنے والے حکمرانوں نے ہر موقع پر ایک دوسرے کے ساتھ برادرانہ برتاؤ کرنے اور اپنی رعایا کو عیسائی مذہب کے فرائض پر کاربند ہونے کی تلقین کرنے کا وعدہ کیا۔ لارڈ کیسل ریا نے رلنس ریجنٹ کی طرف سے (مشترک اتحاد) ہولی الائنس میں شامل ہونے سے انکار کیا لیکن ۲۰ نومبر ۱۸۱۵ء کو پیرس کا صلحنامہ ہو جانے کے بعد وہ ایک اتحاد قائم کرنے پر رضامند ہو گیا جس میں چاروں دولتیں شامل تھیں اور جس کا مقصد نپولین اور اس کے ہر ایک عزیز کو فرانس کے تخت سے باز رکھنا اور اس سے ہر ایک ریاست کی تحفظ اور بقا کے لئے باہمی امداد کرنا اور یورپ میں عام طور پر امن قائم رکھنا اور مقررہ تاریخوں پر یورپ کے متنازع فیہ معاملات طے کرنے کیلئے کانگریس منعقد کرنا تھا۔

**لوئی ۱۸ کی تجدید حکومت جولائی ۱۸۱۵ء**

لوئی ۱۸ کی جدید حکومت سابقہ حکومت سے مختلف تھی جسطرح کہ پیرس کا دوسرا عہدنامہ پہلے عہدنامہ سے مختلف تھا تاہم ایام کے واقعہ کے بعد بوربن بادشاہ کسی طرح اس مغالطہ میں نہیں رہ سکا تھا کہ اہل فرانس اس کو خوشی سے قبول کرنے کے لئے تیار رہیں۔ تخت شاہی پر اس کا قیام صرف نپولین کی عدم موجودگی اور فرانس میں اتحادی افواج کی موجودگی کی وجہ سے تھا اس موقعہ پر وہ ان لوگوں کو سزا دینے سے نہ چوکا جنہوں نے اس سے علیحدگی اختیار کر لی تھی۔ اس نے عام معافی دینے سے انکار کیا اور ۲۴ جولائی ۱۸۱۵ء کو اس نے فرانس کے ۵۷ مشہور لیڈروں کو ملزم قرار دیا جن میں سے ۱۹ کے کورٹ مارشل ہونے کا حکم دیا اور ۳۸ جلاوطن کر دئے گئے ان بدنصیبوں میں جو اس حکم قتل کا شکار ہوئے سب سے زیادہ مشہور مارشل نے تھا جس کو چیمبر آف پیرز (مجلس امرا) کے حکم قتل صادر کرنے کے بموجب ۷ دسمبر کو گولی مار دی گئی۔ یہ طریقہ اس وجہ سے اختیار کیا گیا کہ یہ امر نہایت دشوار تھا کہ کوئی کورٹ مارشل ایسی منتخب کی جا سکتی جو فرانس کے ایک نہایت جری اور بہادر مارشل کے لئے قتل کا حکم صادر کرتی مارشل "نے" جو اس کورٹ مارشل کا صدر نامزد کیا گیا تھا ایک فصیح خط کے ذریعہ سے اس خدمت سے انکار کر دیا جس کی بنا پر اس کو تین مہینہ کے لئے جیلخانہ میں بھیجا

پڑا۔ ان سزاؤں سے کہیں زیادہ برا نتیجہ ان ڈکٹیٹیوں سے نکلا جو حنوبی فرانس میں شروع ہو گئی تھیں۔ شاہ پسند ہونے کا عذر کر کے جیکھو کی کمپنیوں نے تھرمیڈورین اور ڈائرکٹری کے عہد میں حنوبی فرانس میں لوٹ مار کی تھی۔ انھیں نے رسلسلہ پھر شروع کر دیا۔ سیاسی مذہبی اور ذاتی جذبے قتل کے لئے برانگیختہ کئے جاتے تھے لوٹ اور قتل تمام حنوبی فرانس میں عام تھے اور ان مظلومین میں جو ۱۸۱۵ء کی اس وائٹ ٹیرر (سفید ملا) کے باعث قتل ہوئے مارشل برون جنرل رے مل اور جنرل لاگرڈ تھے۔ سیاسی جرائم کی سزا دینے کے لئے ایک قانون کی بنا پر جو ۱۲ دسمبر کو پاس ہوا خصوص عدالتیں قایم کر دی گئیں۔ یہ مجسٹریٹی عدالتیں جس قدر سخت تھیں اسی قدر غیر منصف بھی تھیں۔ بلکہ بالفاظ دگر "رین آف ٹیرر" کے عہد انقلاب کی عدالتوں کا نمونہ تھیں جو صوبوں میں قایم کی گئی تھیں ان کے ذریعہ سے کئی سو آدمی قتل کئے گئے۔ آخر کار جنوری ۱۸۱۶ء میں ایک قانون معافی جس کو طنزاً اس نام سے یاد کیا جاتا تھا پاس ہوا۔ یہ قانون اپنے مستثنیات کی فہرست کے لحاظ سے عملاً ایک وسیع قانون الزام سازی کا تھا کانونشن کے باقیماندہ ممبر جنہوں نے لوئی ۱۶ کے قتل کے لئے رائے دی تھی اور جو صدیوم کے زمانہ میں کسی طرح بھی نیولین کے اقتدار کو تسلیم کر چکے تھے (بدقسمتی سے ایسے ممبروں کی تعداد بھی زیادہ تھی) جلاوطن کر دئے گئے۔ اس قانون معافی کی رو سے اکثر بڑے بڑے مدبرین جو ۱۷۹۳ء سے فرانس کی گورنمنٹ سے تعلق رکھتے تھے جلاوطن ہوئے۔ کارنوٹ مرلس آف ڈوئی سی ایس کامبا سیریز اور ڈیوڈ (داؤد) جو اپنے زمانہ کا سب سے بڑا مصور تھا ان جلاوطنوں میں مخصوص طور پر قابل ذکر ہیں۔

**جدید حکومت کا نظام**

دوبارہ تخت نشین ہو کر بھی لوئی ۱۸ نے اپنی سابقہ پالیسی کے نتائج سے سبق حاصل نہ کیا اس نے پھر واپس شدہ جلاوطنوں کے ساتھ مراعات شروع کر دی اور ایک سربسر مستبدانہ پالیسی اختیار کی ٹوئی ریز میں مستحکم طور پر قیام پذیر ہوتے ہی جب کہ پرشوی اور اہل انگلستان پیرس کے چاروں طرف چھاؤنی ڈالے ہوئے تھے اس نے ٹیلی رینڈ اور فوشے کو برخاست کر دیا اور ایک نئی اور مضبوط شاہ پسند وزارت قائم کی جس کا صدر ڈیوک ڈی رشلو تھا جس نے ایک مدبر کی حیثیت سے اپنی زندگی کے آخری بیس برس جلاوطنی میں روس میں گزارے

تھے۔ بادشاہ نے ان وعدوں کو پورا کرنے کا ارادہ کیا جو اس نے ۱۸۱۴ء کے چارٹر میں کیئے تھے لیکن ان وعدوں پر اس طرح عمل کیا گیا کہ وہ محض باطل ثابت ہوئے۔ نپولین کی ایلبا سے واپسی پر اس کی طرف داری کا لوئی ۱۸ نے فائدہ اٹھایا۔ اور ایوان اعلیٰ یا ہاؤس آف پیرز (مجلس امرا) سے فرانس کے بیشتر لیڈروں کو نکالدیا اس طرح پر قدیم مہاجرین یا ان لوگوں کی کثرت ہوگئی جو انتہائی شاہ پسندی سے اپنے جلاوطن نہ ہونے کے جرم کو دھونا چاہتے تھے ایوان ادنیٰ یا مجلس نمائندگان شاہ پسندی میں ہاؤس آف پیرز سے بڑھی ہوئی تھی۔ نمائندگان جو خاص طور پر بدلہ کی دھمکیوں کے براہ راست دباؤ سے منتخب کئے گئے تھے ہر مستبدانہ تجویز جو ان کے روبرو پیش کی جاتی اختیار کرنے کے لئے تیار تھے۔ لوئی ۱۸ نے اس جماعت کو "چیمبر انٹرو وے بل" کا نام دیا جو اس کے نزدیک تعریف سے بھرا ہوا تھا لیکن تحقیر کے لفظ کی حیثیت سے اب تک قائم ہے۔ سب سے پہلے انفرادی اور مطابع کی آزادی روکنے کے متعلق قوانین پاس ہوئے اس کے بعد بادشاہ سے درخواست کی گئی کہ وہ براہ عنایت منشور کے چودہ دفعات پر جو نہایت آزادانہ ہیں نظر ثانی کرے۔ لیکن یہ چیمبر بھی باوجود غیر ملکی فوجوں کی موجودگی کے جو اس کی امداد پر آمادہ تھیں فرانس کو ۱۷۸۹ء سے بیشتر کی حالت پر واپس نہ لے جاسکی کلیسا یا قومی جائدادوں کی واپسی کے متعلق خفیف سی کوشش بھی تمام ملک میں شور وشغب پیدا کردیتی۔ چیمبر کو جلاوطنوں کے ایام جلاوطنی کی تکالیف کی تلافی کرنے کے لئے معمولی محصول میں سے روپیہ کی ایک بڑی تعداد منظور کرنے پر قانع ہونا پڑا۔

**ہسپانیہ میں استبداد**

استبداد کا رنگ فرانس کے مقابلہ میں ہسپانیہ میں زیادہ پھیل چکا تھا۔ فرڈی ننڈ ہفتم نے اپنے دارالسلطنت میں واپس ہوکر ایک اعلان جاری کیا جس میں کوڑیئر پر جس نے ملک کو فرانس کے ہاتھوں سے نجات دلانے کے لئے نہایت قابل تعریف کام کیا تھا حملہ کیا۔ اس کے الفاظ یہ ہیں "ایک کورسیز جو اس طریقہ پر وجود میں آئی ہے جس کی اب تک ہسپانیہ میں کوئی مثال موجود نہیں ہے فرانس میں میرے قید رہنے کا فائدہ اٹھاتی رہی ہے۔ اس نے میری رعایا کو ایک ہنگامہ آرا اور باغیانہ نظام پر جبر دیکر جو انقلاب فرانس کے جمہوری اصولوں پر مبنی ہے میرے حقوق کو غصب کرلیا ہے" اس کے بعد بادشاہ ہسپانیہ نے صرف

اپنے مستبدانہ حکم سے ہرات کو جو اس کی عدم موجودگی میں پیدا کی گئی تھی مسترد کر نا شروع کر دیا۔ اور عدالت انکوسیزیشن کو پھر قائم کر کے ان سب لوگوں کو ملزم قرار دیا اور قتل کیا جنہوں نے خواہ جوزف بوناپارٹ کی حکومت کے اثر میں خواہ قومی کورٹیز کے عہد میں ہسپانیہ کے نوامین کی اصلاح کرنے میں حصہ لیا تھا اگر ہزار ہا نہیں تو کئی صد ہسپانوی وطن پرست فرڈیننڈ ہفتم کی اس عبث کوشش کی وجہ سے کہ معاملات قدیم حالت پر عود کر آئیں قتل ہو گئے لیکن استبداد کو زندہ کرنے کی کوشش قطعی ناکامیاب رہی۔ ہر سمت بغاوتیں شروع ہو گئیں اور جنوبی امریکہ کی ہسپانوی نوآبادیوں نے دارالخلافہ کے ننگا موں سے موقع پا کر اپنی آزادی کے لئے جنگ چھیڑ دی یہ بات اطمینان بخش ہے کہ خاندان بوربن کی تیسری حکمراں شاخ کے بادشاہ نے فرڈیننڈ ہفتم والی ہسپانیہ اور لوئی ہژدہم والی فرانس کی بہ سبب زیادہ اعتدال اور عقلمندی سے کام لیا۔

**نیپلس**

فرڈیننڈ چہارم بادشاہ ہر دو صقالیہ جون ۱۸۱۵ء کو اپنے دارالسلطنت نیپلس میں واپس آیا۔ اسے مورات کے قتل کا حکم دینے کا الزام نہیں لگایا جا سکتا تھا کیونکہ اس کو وہ ہمیشہ غاصب سمجھتا تھا۔ اور یہ امر اس کی تعریف میں کہا جا سکتا ہے کہ اس نے اس اصلی ملکی انتظام کو قائم رکھنے کی تھوڑی بہت کوشش کی جو فرانسیسی اصول کے مطابق جوزف بوناپارٹ اور مورات نے قائم کیا تھا۔

**وائنا کی کانگریس کے نتائج**

ہوئین کے آخری زوال اور سینٹ ہیلینا میں اس کی جلاوطنی کے بعد وائنا کی کانگریس کے مقرر کردہ طرز حکومت کا عمل درآمد یورپ میں شروع کیا گیا۔ اس طرز کو سادہ الفاظ میں بڑی سلطنتوں کا طرز حکومت کہا جا سکتا ہے ۱۷۸۹ء سے پیشتر بعض مملکتیں یعنی فرانس انگلستان اور ہسپانیہ اتفاقیہ واقعات یا اپنی تاریخ کے لحاظ سے بہ نسبت دوسری مملکتوں کے زیادہ وسیع اور زیادہ متحد تھیں اور اس لئے لڑائی کے لئے زیادہ تیار تھیں لیکن براعظم کا بیشتر حصہ چھوٹے چھوٹے حصوں میں تقسیم تھا خصوصاً جرمنی تو بہت ہی چھوٹی چھوٹی ریاستوں میں تقسیم تھی۔ ان چھوٹی ریاستوں میں سے اکثر نے سویڈن اور ہالینڈ کی طرح

بعض اوقات گہرے اثرات پیدا کئے تھے۔ اور فریڈرک اعظم کی پالیسی کے باعث ان میں پرشوی فوجی ریاست کا اضافہ ہوگیا تھا۔ وائنا کی کانگریس کا میلان طبع دوسرے درجہ کی ریاستوں کو مٹانے کی طرف تھا۔ سویڈن اور ڈینمارک کو کانگریس نے تیسرے درجہ کی طاقت قرار دیا تھا جرمنی کی چھوٹی چھوٹی ریاستیں تیسرے درجہ کی بنادی گئیں۔ آسٹریا اور پرشیا کو بڑی سلطنتیں قرار دیا لیکن ان کے مقبوضات کے اضافہ نے قطعی مختلف نتائج پیدا کر دئے۔ پرشیا جرمنی کی حکومت پر غالب ہوگئی اور آسٹریا جس کے شہنشاہی خاندان میں ایک عرصہ تک شاہان متبرک سلطنت رومارہ چکے تھے جرمنی کی چھوٹی حکومت رہ گئی اور اس کو اپنی طاقت قائم رکھنے کے لئے اپنے اطالوی گمیار اور سلاونک صوبجات پر بھروسہ کرنا پڑا۔ اقوام یورپ کی جماعت میں روس کا مداخلت کرنا، ایک دوسرا پُرمعنی معاملہ تھا۔ گرانڈ ڈچی آف وارسا کا ایک بڑا حصہ الحاق کر لینے پر وہ لحاظ اراضی پرشیا آسٹریا کے درمیان میں آگیا۔ او نپولین کے زوال میں کارنمایاں کرنے کے باعث اس کا شمار بلاشک وشبہ یورپ کی دولتوں میں ہوگیا۔ اس امر کے متعلق سوال کیا جاسکتا ہے کہ آیا اس طرز عمل سے پطرس اعظم اور ایمپیرر الطوس قطرین کی حکمت عملی پر عمل درآمد ہوا یا نہیں کیونکہ ان حکمرانوں کا خیال بحر بالٹک اور بحر اسود کو روسی نہریں بنانے اور مشرق میں ایک سلطنت قائم کرنے کا تھا۔ وسط یورپ کے معاملات میں وہ اس حد تک دلچسپی لیتے تھے جس حد تک کہ ان کے مشرقی معاملات میں وسط یورپ کی جانب سے مداخلت ہوتی تھی اس کے علاوہ وہ روسی سرحد پر طاقتور ریاستیں قائم نہ ہونے دیتے تھے۔

**قومیت کا اصول**

وائنا کی کانگریس نے یورپ کا جو بندوبست کیا تھا اس میں اصول قومیت کی قطع نظری سے زیادہ قابل توجہ کوئی دوسرا معاملہ نہیں ہے۔ تاہم یہ وطن پرستی ہی کا جذبہ تھا جس نے فرانس کے ہاتھوں مسلح یورپ کو پسپا کرادیا اور ان سپاہیوں کو تیار کر دیا جن کے ذریعہ سے نپولین نے براعظم سے اپنے قانون پر عمل کرایا اور اپنے دشمنوں کی پیشہ ور فوجوں کو شکستیں دیں۔ وہ یہ قومیت ہی کا اصول تھا جس نے نپولین کی بہترین افواج کو ہسپانیہ میں بیکار کر دیا اور اس کو روس سے نکلوا دیا قوم پرستی کا یہ نہایت پاکیزہ جذبہ تھا جس نے

۱۸۱۳ء کی پرشوی فوج کو تیار کر دیا اور پرشیا کو سخت ذلت کے بعد اعلیٰ درجہ کی سلطنت بنا دیا۔ لیکن وائنا پر جمع ہونے والے مدبرین نے اس خیال کو بے اثر قرار دیا۔ انہوں نے انقلاب فرانس سے یہ مہتم بالشان سبق نہ سیکھا تھا کہ سیاسی آزادی کے لئے قومی بیداری برانگیختہ کرنے کا پہلا زینہ قوم پرستی کا جوش پیدا کرنا ہے۔ وائنا کی کانگریس نے ان خیالات کو خاک میں ملا دیا۔ یورپ ہی نے پولینڈ کی تقسیم کی اطالیہ کو غیر قوموں کی حکومت میں دیا بلجیم اور ہالینڈ کو باوجود صدیوں کی موروثی مخالفت کے ایک بادشاہ کی ماتحتی میں متحد کر دیا رائن کے بائیں کنارے کے مقامات جو فرانسیسی حکومت میں خوش تھے اور بیس برس تک فرانس کا جزو بنے ہوئے تھے بیرحمی کے ساتھ علیحدہ کر دئے اور یورپ میں توازن قائم رکھنے کے لغو نظریہ پر کاربند ہو کر فرانس کے خلاف ایک حد فاصل قائم کرنے کی عبث ضرورت کی خاطر پرشیا بیویریا اور خاندان آرنج کے تکے بوٹی کر دئے۔ لیکن ایک دن یہ غیر دور اندیشانہ حکمت عملی یقیناً غارت ہونے والی تھی چنانچہ ہالینڈ اور بلجیم علیحدہ ہو گئے اطالیہ متحد ہو گئی پولینڈ نے قومی اتحاد کا احساس قائم رکھا اور وہ ایک مرتبہ سے زیادہ اپنی آزادی واپس لینے کی کوشش کر چکا ہے۔ فرانس نے اپنی قدرتی حد یعنی رائن حاصل کرنے کی خواہش اب تک نہیں چھوڑی ہے اور جرمنی کی ریاستوں میں جرمنی قومی حب الوطنی کے احساس نے ترقی پا کر ایک جدید جرمنی ایمپائر قائم کر لی ہے قومی بیداری کا یہ احساس انقلاب فرانس اور نپولین کی لڑائیوں کا نتیجہ تھا۔ اس احساس قومی کا وجود انگلستان فرانس اور جرمنی کی موجودہ طاقت کا باعث ہے اور اس کی عدم موجودگی آسٹریا کی کمزوری کا سبب ہے وائنا کی کانگریس میں جس حد تک قومی جوش سے قطع نظر کی گئی اسی حد تک اس کا کام عارضی رہا۔ قومی جوش کے نشاۃ الثانیہ نے جس سے موجودہ صدی کی تاریخ لبریز ہے انقلاب فرانس کے کام کو مستقل بنا دیا ہے۔

**انقلاب فرانس کے مستقل نتائج**

بھر کیف جوش قومی کی نشو نما یورپ کے انقلاب فرانس کا صرف ایک ضمنی نتیجہ ہے۔ وہ فرانس میں اس وقت تک پیدا نہ ہوا جب تک کہ غیر ملکوں نے اہل فرانس کی ترقی میں جو وہ نئے خیال کے مطابق کرنا چاہتے تھے مداخلت کرنے کی کوشش نہ کی یہ جوش یورپ میں بھی اس

وقت تک پیدا نہ ہوا جب تک کہ نپولین نے دوسری قوموں کی ترقی میں مداخلت بیجا نہ شروع کر دی انقلاب فرانس کے ابتدائی نتائج یعنی انفرادی آزادی کا تسلیم کیا جانا جس میں زرعی غلامی اور معاشرتی مراعات کی تنسیخ شامل ہے۔ سیاسی آزادی کا قائم ہونا جس میں مستبد حکمرانوں کی خواہ وہ کتنے ہی نیک طبیعت کیوں نہ ہوں اور سیاسی مراعات کی تنسیخ شامل ہے۔ رعایا کی حکومت کے اصول کا قائم ہو جانا جس میں نمایندوں کے دریعہ سے رعایا کی اپنے اوپر آپ حکومت کرنے کے حقوق شامل ہیں واٹنا کی کانگریس کے بعد بھی قائم رہے جب یورپ نے مداخلت کی کوشش کی تو اہل فرانس نے جوش قومی پر ان بڑے دائد کو قربان کر دیا اور کمیٹی آف پبلک سیفٹی (جماعت تحفظ عامہ) اور نپولین کے استبداد کے سامنے گردنیں جھکا دیں اور اس کے بعد ہی انھوں نے ان کو پھر حاصل کر لیا اہل فرانس نے ان اصولوں کی تعلیم باقیماندہ یورپ کو دی ہے اور ۱۸۱۵ء سے یورپ کی تاریخ ان کی ترقی کی تاریخ ہے جو قومی خیال کے ہلو بہ پہلو ہے۔ آزادی اور قومیت کس طرح باہم قائم رکھی جا سکتی ہے یہ آیندہ کا مہتم بالشان مسئلہ ہے۔ ۱۷۸۹ء سے ۱۸۱۵ء تک کی یورپ کی تاریخ اس مسئلہ کی دقتوں اور ان حطرات کی جو اس کے حل کرنے میں مانع ہیں بہت سی مثالیں پیش کرتی ہے۔

تمت

# فہرست اعلام
# انقلابِ یورپ

| | |
|---|---|
| Abbe de Bernis | ایبے دے برنی |
| Abbe de Montesquiou | ایبے دے مونٹسکیو |
| Abbe Gregoire | ایبے گریگوار |
| Abbot of Murbach | ایبٹ آف مرباخ |
| Abensberg | ابنس برگ |
| Abercromby | ایبرکرومبی |
| Aberdeen | ابرڈین |
| Aboukir | ابوکر |
| Abrial | ابریال |
| Acre | عکہ |
| Acton | ایکٹن |
| Adam | ایڈم |
| Adam Czartoryski | آدم زارٹوریسکی |
| Adda | ادا |
| Adige | ادیجے |
| Addington | ایڈنگٹن |
| Aix | ایکس |

| | |
|---|---|
| Aix-la-chapelle | ایکس لاشیپل |
| Albuera | البیویرا |
| Albufera | البوفیرا |
| Alessandria | الیساندریا |
| Alkmaar | الکمار |
| Alle | ایلی |
| Alleyne Fitzherbert | ایلین فٹزہربرٹ |
| Almeida | المیڈیا |
| Alsace | السباس |
| Altdorf | آلٹ ڈورف |
| Altenkirchen | الٹن کرخن |
| Alvensleben | الوینس لیبن |
| Alvinzi | الوری |
| Amadeus | امادیوس |
| Amazon | امیرن |
| Amiens | امیاں |
| Ancono | انکونا |
| Andalusia | انڈلس |
| Andre | آندرے |
| Andre-Dumont | اندرے دیوموں |
| Anhalt | ان ہالٹ |
| Anhalt Bernburg | ان ہالٹ برن برگ |
| Anhalt-Dessau | ان ہالٹ ڈساؤ |
| Anhalt-Kothen | ان ہالٹ کوتھس |
| Anhalt-Zerbst | ان ہالٹ زربست |

| | |
|---|---|
| Ankarstorm | انکارسٹورم |
| Anselme | اینسیلم |
| Anspach | آنسپاخ |
| Antilles | جزائر غرب الہند |
| Antomette | آن نوانیت |
| Appenzell | اپنزل |
| Aranda | ارانده |
| Archduke | آرک ڈیوک |
| Arcis-sur-aube | آرسی سیوراوب |
| Aremberg | ایرمبرگ |
| Argau | آرگاؤ |
| Argonne | ارگون |
| Armand de Polignac | آرماں دوپولی نیاک |
| Arnet | آرنٹ |
| Aragon | ارغونہ۔ اراگون |
| Arthur Dillon | آرتھر ڈلن |
| Aschaffenburg | اشافن برگ |
| Aspern | ایسپرن |
| Asturias | استوریاس |
| Auerstadt | اوئرسٹاٹ |
| Augereau | اوژرو |
| Augsburg | اوگزبرگ |
| Aulic | آلک |
| Austerlitz | اوسٹرلتز |
| Autun | اوتیں |

| | |
|---|---|
| Auvergne | اوورن |
| Avignon | اوی نیون |
| | |
| Babeuf | بابیوف |
| Badajoz | باداجوز |
| Bagration | بگراتیون |
| Bailly | بائی ای |
| Bamberg | بامبرگ - بم برگ |
| Banat | بانات |
| Bantry Bay | خلیج بینٹری |
| Barbes Marbois | باربس ماربوا |
| Barclay de Tolly | بارکلے ڈی ٹولی |
| Barentin | بیرنٹن |
| Barere | باریر |
| Barnave | بارناو |
| Baron de Dalberg | بیرن ڈی ڈالبرگ |
| Barras | بارا |
| Barrosa | بروسا |
| Bartenstein | بارٹن شٹائن |
| Barthelemy | بارتھیلیمے |
| Basire | بازیر |
| Basle | بازل |
| Basque Roads | باسک بندرگاہ |
| Bassano | بسانو |
| Bastille | باستیل |

| | |
|---|---|
| Bautzen | بٹوٹزن |
| Bavaria | بیویریا |
| Baylen | بیلن |
| Bayonne | بایون |
| Beaulieu | بولیو |
| Beccaria | بیکاریا |
| Belgrade | بلغراد |
| Bellegrade | بیل گارڈ |
| Bender | بندر |
| Benevento | بینے ونتو۔ بینی ونتو۔ |
| Beneczech | بے نے زک |
| Benjamin Thompson | بنجمن ٹامسن |
| Benningson | بیننگسن |
| Beresford | بیریسفرڈ |
| Berg | برگ |
| Bergen | برگن |
| Bergen-op-Zoom | برگن اوپ زوم |
| Bernadotte | برنادوت |
| Berne | برن |
| Bernstorff | برنسٹورف |
| Berthier de Sauvigny | برتی اے دوسوینی |
| Bessarabia | بیسارابیا |
| Bessieres | بیسی ایر |
| Biberach | بیبراخ |
| Bidassoa | بداسوا |

| | |
|---|---|
| Billaud Varenne | بیّوواریں |
| Bischofswerder | بشوفس ورڈر |
| Blucher | بلوشر |
| Boeckh | بوئخ |
| Bohemia | بوہمیا |
| Boissy-d'Anglas | بواسی دانگلا |
| Bologna | بولونیا |
| Bonn | بون |
| Bonnier d'Alco | بونئے دالکو |
| Borodino | بورودینو |
| Bouches-de-l'Elbe | صوبہ دہانہ دریائے ایلب |
| Bouches-du-weser | صوبہ دہانہ دریائے ویزر |
| Bouille | بوئی اے |
| Bourbon | بوربون |
| Bourdon | بوردوں |
| Bourges | بورژ |
| Brabancons | برابانسوں |
| Brabant | برابانٹ |
| Braganza | برگنزا |
| Braila | برلا |
| Brandenberg | برانڈنبرگ |
| Branicki | برانیسکی |
| Breisgau | برسگاؤ |
| Brenta | برنٹا۔ برینٹا |
| Brescia | بریسکیا |

| | |
|---|---|
| Brest | برسٹ |
| Brienne | بری این |
| Brissot | برسیو |
| Brissotins | برسیوتی |
| Brixen | برکسن |
| Bruges | بریوژ |
| Brussels | بروسلز |
| Bucharest | بخارست |
| Buenos Ayres | بوئے نوس ایریز |
| Bulow | بیولو |
| Burgos | برگوس |
| Burgundy | برگنڈی |
| Buttmann | بٹ مان |
| Buzot | بوزو |
| | |
| Cabarrus | کبارس |
| Cadiz | فادس |
| Cadoudal | کادوڈال |
| Caen | کاں |
| Caesar Constantine Francis de Hoensbroeck | سیزر کانسٹانٹین فرنسیس دی ہوانسبرک |
| Caillard | کائی یارڈ |
| Calabria | کالابریا |
| Caldiero | کالڈی ایرو |
| Cambaceres | کمبا سیریز |

| | |
|---|---|
| Cambon | کانبون |
| Camille Desmoulin | کامیل دیموکین |
| Campagna | کمپانیا |
| Camperdown | کیمپرڈاؤن |
| Campo-Formio | کمپہ فورمیو |
| Campomanes | کمپومانیز |
| Canning | کیننگ |
| Captain Maitland | کپتان میٹ لینڈ |
| Cardinal Consalvi | کارڈینل کونزالوی |
| Carlowitz | کارلوونز |
| Carniola | کارنی اولا |
| Carnot | کارنو |
| Caroline Murat | کارولین میورا |
| Carrara | کرارا |
| Carrier | کاری اے |
| Cassano | کسانو |
| Cassel | کاسل |
| Castlereagh | کاسٹی لیونے |
| Castlereagh | کاسلری |
| Catalonia | کیٹلونیا |
| Cathani | جیتھم |
| Cathcart | کیتھکرٹ |
| Catherine | کیتھرین |
| Cattaro | کٹارو |
| Caulain Court | کولین کور |

| | |
|---|---|
| Cayenne | کائین |
| Cenis | سنی |
| Ceva | سیوا |
| Chabot | شابو |
| Chalier | شالی اے |
| Chambery | شامبے ری |
| Chambord | شام بور |
| Champagne | شیم پین |
| Champaubert | شامپوبرٹ |
| Champ de mars | شاں دومارس |
| Championnet | نانمیونے |
| Chaptal | شاپتال |
| Charlemagne | شارلماں |
| Charles | چارلس |
| Charles de Riviere | چارلس ڈی ریویر |
| Charles Stewart | چارلس اسٹیورٹ |
| Chatillon | شاتی یوں |
| Chaumette | شومیت |
| Chaumont | شومَوں |
| Chauvelin | شووین |
| Cherasco | کیراسکو |
| Cherushev | چرنشیو |
| Chestret | شسٹرے |
| Choczin | چوکزم |
| Choiseul | شوازیول |

| | |
|---|---|
| Chouans | شوان |
| Cmtra | سنترہ |
| Cisalpine | ایں روئے الپ |
| Ciudad-Rodrigo | سیوداد رودریگو |
| Clancarty | کلین کارٹی |
| Claviere | کلاوی ایر |
| Clementine | کلیمین ٹین |
| Clement Wenceslas | کلیمنٹ وینسس لاس |
| Clerfayt | کلرفیٹ |
| Cleves | کلیوز |
| Clichians | کلیشوی |
| Club de Clichy | کلیشی کلب |
| Cobenzl | کوبنزل |
| Coblentz | کوبلنز |
| Coburg | کوبرگ |
| Cochon de Lapparent | کوشون دی لایاراں |
| Cochrane | کوکرین |
| Colli | کولی |
| Collot d'Herbois | کولو دہربوا |
| Cologne | کولون |
| Comedie Francaise | کومیڈی فرانسیز |
| Comte Alexis de noailles | کاؤنٹ الیکسس دی نوائی |
| Comte Beugnot | کاؤنٹ بیونیو |
| Comte de Artois | کاؤنٹ آرتوا |
| Comte de Bournonville | کاؤنٹ بورنوں ویل |

| | |
|---|---|
| Comte de Durfort | کاؤنٹ دیورفورٹ |
| Comte de Jaucourt | کاؤنٹ ژوکور |
| Comte de Maillebois | کاؤنٹ مائی بوا |
| Comte de Mercy Argentean | کاؤنٹ مرسی ارژانتو |
| Comte de Montmorin | کاؤنٹ مونٹی مورین |
| Camte de Provence | کاؤنٹ پردوانس |
| Concordat | معاہدہ |
| Conde | کوندے |
| Condillac | کوندیاک |
| Conesance | کانس ٹنس |
| Cordeliers | کوردیلی اے |
| Corfu | کورفو |
| Cork | کورک |
| Cornwallis | کارنوالس |
| Corunna | کورنا |
| Count | کاؤنٹ |
| Count Andrew Berustorff | کاؤنٹ اینڈریو برنسٹورف |
| Count Bernstorf | کاؤنٹ برنسٹورف |
| Count Capo d'Istria | کاؤنٹ کیپوڈسٹریا |
| Count Firmian | کاؤنٹ فرمیان |
| Count Keller | کاؤنٹ کیلر |
| Count of Labrador | کاؤنٹ آف لیبرڈور |
| Count Lowenhelm | کاؤنٹ لوین ہیلم |
| Count Markov | کاؤنٹ مورکوو |
| Count Neipperg | کاؤنٹ نیپرگ |

| | |
|---|---|
| Count Pahlen | کاؤنٹ پھلین |
| Count Palmella | کاؤنٹ پلمیلا |
| Count Rumford | کاؤنٹ رمفورڈ |
| Count Von Schulemburg | کاؤنٹ وان شولپرگ |
| Count Von Stackelberg | کاؤنٹ فون سٹکل برگ |
| Count Wintzingerode | کاؤنٹ ونٹ زن گیروڈ |
| Cracow | کراکو |
| Craonne | کراؤن |
| Croatia | کروشیا |
| Cuesta | کوئسٹا |
| Curacao | کوراساؤ |
| Custine | کیوسٹین |
| | |
| Dalmatia | والمیشیا |
| Dalton | ڈالٹن |
| Danton | دانتون |
| Dantzic | دانتزگ |
| D'Adust | داوسٹ |
| Dardanelles | درۂ دانیال |
| Darmstadt | ڈارمسٹاٹ |
| Daru | دارو |
| Daunou | دونو |
| Dauphine | دوفیے |
| David Baird | ڈیوڈ بیرڈ |
| Davout | داوو |

| | |
|---|---|
| Decres | ڈیکریس |
| Defermon | دیفرمون |
| Dego | ڈیگو |
| Delacroix | دولاکروا |
| De Lessart | دولیسارٹ |
| Dennewitz | ڈینے وٹز |
| Desaix | دیسے۔ دوسے |
| Deux-Ponts | دیوپوں |
| Diderot | دیدیرو |
| Diet | مجلس ملی |
| Dijon | دیژوں |
| Dnieper | نیپر |
| Doge | دوجے |
| Dombrowski | ڈومبروسکی |
| Don Carlos | ڈون کارلوس |
| Drouet | ڈروے |
| Dubayet | دیوبایے |
| Dubienka | دوبی اینکا |
| Dubitza | ڈیوبٹزا |
| Dubois-Crance | دیوبوا کرانسے |
| Duc d'Angouteme | ڈیوک آنگولیم |
| Duc d'Aremberg | ڈیوک ارامبرگ |
| Duc de Bassano | ڈیوک بسانو |
| Duc d'Enghien | ڈیوک اینگین |
| Duc de Vicenza | ڈیوک ویسنزا |

| | |
|---|---|
| Duchess | ڈچس |
| Duckworth | ڈک ورتھ |
| Dugommier | ڈیوگومی اے |
| Duke of Brunswick | ڈیوک برنسروک |
| Duke di Campo-Chiaro | ڈیوک کامپوکیارو |
| Duke of Feltre | ڈیوک فلٹرے |
| Dumouriez | ڈیومؤری اے |
| Duncan | ڈنکن |
| Dauphin | دوفیس |
| Duphot | ڈیوفو |
| Dupont | ڈیوپوں |
| Duport | ڈیوپورٹ |
| Durlach | ڈرلاخ |
| Duroe | ڈیورو |
| Dusseldorf | ڈیوسلڈورف |
| Du Tillot | ڈیوتیلو |
| Dwina | ڈوینا |
| | |
| Ebro | ایبرو |
| Ehrenbreitstein | ایرن برائٹ شٹائن |
| Elbe | ایلب |
| Elchingen | ایلخنگن |
| Elector | الکٹر |
| Elisa | ایلائزا |
| Elizabeth Farnese | الزبتھ کارنیز |

| | |
|---|---|
| Elsinore | ایلسینور |
| Elten | ایلٹن |
| Elwangen | الوانگن |
| Emmanuel | عمانیول |
| Ems | ایمز |
| Ems-Superieur | صوبہ مالائی ایمز |
| Engen | انگن |
| Ennius Quirinus Visconti | اینیوس کوئی رینوس وسکونتی |
| Ens | اینز |
| Erfurt | ارفرٹ |
| Erthal | ارٹال |
| Espinosa | اسپینوسا |
| Essen | ایسن |
| Essling | ایسلنگ |
| Este | ایسٹے |
| Esterhazy | استرہازی |
| Etruria | اٹروریا |
| Ettenheim | الٹن ہائم |
| Ettlingen | ایٹلنگن |
| Eugene | ایوژین |
| Eugene de Beauharnis | ایوژین دوبوآرنے |
| Ewart | یوئرٹ |
| Eylau | آئی لاؤ |
| Fabry | فبری |

| | |
|---|---|
| Famars | فامارس |
| Faubourg | فوبورگ |
| Faubourg Saint-Antoine | فوبورگ سنٹ آنواں |
| Faypoult | فے پول |
| Felix Potocki | فیلیکس پوٹوکی |
| Feraud | فیرود |
| Ferrara | فیرارا |
| Ferrol | فیرول |
| Ferson | فرسن |
| Fesch | فیش |
| Fichte | فشٹے |
| Filangieri | فلانجی ایری |
| Fleurus | فلیورس |
| Florida Blanca | فلوریڈا بلانکا |
| Flushing | فلشنگ |
| Foksany | فوکسانی |
| Foligno | فولی نیو |
| Fontainebleau | فونٹین بلو |
| Forfait | فورفیٹ |
| Fouche | فوشے |
| Foullon de Doue | فولوں دو دوئے |
| Franche Comte | فرانش کومٹے |
| Francis | فرانسس |
| Francis Josias | فرینسس جوسیاس |
| Franconia | فرنکونیا |

| | |
|---|---|
| Francois de Neufchateau | فرانسوادونیوف شاٹو |
| Frankenberg | فرانکن برگ |
| Frankfort | فرانکفورٹ |
| Franklin | فرینکلین |
| Freiherr vom stein | فری ہیرفوم شٹائن |
| Freisingen | فرئی زنگن |
| Frejus | فرژیوس |
| Freron | فریرون |
| Friburg | فری برگ |
| Friedrich von Gentz | فریڈرک فون گینٹز |
| Friedland | فریڈلینڈ |
| Friesland | فریزلینڈ، فریزسناں |
| Friuli | فریولی |
| Fuentes de Onoro | فوئینٹیس دی اونورو |
| Fulda | فلڈا |
| | |
| Gaeta | گیٹا |
| Galicia | گلیتیا |
| Gambier | گام بی ایر |
| Garda | گاردا |
| Gaudin | گوڈین |
| Geisberg | گیٹس برگ |
| General von Knesebeck | جنرل فون کینزے بیک |
| Genola | جینولا |
| Gensonne | ژان سونے |

| | |
|---|---|
| Germinal | ژرمینال |
| Ghent | گینٹ |
| Gibraltar | جبل الطارق |
| Gielsdorf | گیلزڈارف |
| Giovanni Angelo Braschi | جیووانی انجیلو براسکی |
| Gironde | ژیروند |
| Girondin | ژیروندی |
| Giurgevo | جیورجیوو |
| Glarus | گلاروس |
| Gneisenau | گنائس ناؤ |
| Gnezen | گنیزن |
| Gobel | گوبل |
| Godav | گوڈوے |
| Goethe | گیوٹے |
| Gohier | گوہی اے |
| Goltz | گولٹز |
| Gothenburg | گوٹن برگ |
| Gottingen | گیوٹنگن |
| Gouvion Saint Cyr | گوویون سینٹ سیر |
| Grenelle | گرینیل |
| Grenville | گرینویل |
| Grisons | گریزوں |
| Grodno | گرودنو |
| Groningen | گرونگن |
| Gross Beeren | گروس بیرن |

| | |
|---|---|
| Gross Gorschen | گروس گورشن |
| Guadeloupe | گواڈلوپ |
| Gundet | گاڈیت |
| Gunstalla | گواستالا |
| Guelders | گیلڈرز |
| Guillotine | گلوٹین |
| Gustavus | گسٹاوس |
| | |
| Hainault | ہینالٹ |
| Halle | ہالے |
| Hamburg | ہمبرگ |
| Hanau | ہاناہ |
| Hanover | ہانوور |
| Hanriot | ہانریو |
| Hapsburg | ہیپس برگ |
| Hardenberg | ہارڈن برگ |
| Harry Burrard | ہیری برزرڈ |
| Haugwitz | ہاوگ وتز |
| Hebert | ہیبرٹ |
| Heidelberg | ہائیڈل برگ |
| Heliopolis | ہیلیوپولس |
| Helvetian | ہیلویی |
| Herault Sechelles | ہیرولٹ سے شیل |
| Hercules | ہرقل |
| Herder | ہرڈر |

| | |
|---|---|
| Herford | ہرفرڈ |
| Heritzberg | ہرٹسبرگ |
| Hesse-Cassel | ہیسے کاسل |
| Hesse Darmstadt | ہیسے ڈرامشٹاٹ |
| Hesse-Homburg | ہیسے ہوم برگ |
| Hew Dalrymple | ہوڈال رمپل |
| Hildesheim | ہلڈس ہائم |
| Hiller | ہلر |
| Hoche | اوش |
| Hoensbroek | ہولس بروک |
| Hofburg | ہوفبرگ |
| Hofer | ہوفر |
| Hohenlohe-Bartenstein | ہوہن لوہے باٹن شٹائن |
| Hohenlohe-Kirchberg | ہوہنلوہے کرشبرگ |
| Holstein | ہولشٹائن |
| Holstein-Gottorp | ہولشٹائن گوٹورپ |
| Hondschoten | ہونڈشوٹن |
| Hortens | ہورتانز |
| Hotel de Ville | ایوان بلدیہ |
| Houchard | ہوشارڈ |
| Howe | ہو |
| Hugh Elliot | ہیوایلیٹ |
| Humbert | ہمبرٹ |
| Hunningen | ہونگن |
| Hutchinson | ہچنسن |

| | |
|---|---|
| Hyde Parker | ہائڈ پارکر |
| Illuminati | ایلومناتی |
| Illyria | الیریا |
| Ingolstadt | انگولشٹاٹ |
| Ionian Islands | جزائر ایونیہ |
| Istria | استریا |
| Jablonowski | یابلونوسکی |
| Jachvill | یاک ویل |
| Jacobin | جیکوبن یعقوبی |
| Jaffa | یافہ |
| Jahn | یاہن |
| Janssens | یانسنز |
| Jassy | یاسی |
| Jean Bon Saint-Andre | ژان بون سینٹ آندرے |
| Jean Debry | ژان دیبری |
| Jena | یینا |
| Jerome Colloredo | ژیروم کولوریڈو |
| Jesuits | پیروان حلقہ مسیحی |
| Jeu de Paume | ٹینس |
| Jeunesse Doree | نوجوانان زرپوش |
| Jeunesse Freronienne | نوجوانان فریرونی |
| Johann Muller | یوہان میولر |
| John Cradock | جان کریڈک |

| | |
|---|---|
| John Jervis | جان جرویس |
| John Moore | جان مور |
| John Murray | جان مرے |
| Jomini | ژومینی |
| Joseph | جوزف |
| Josephine | جوزفین |
| Joubert | جوبرٹ |
| Jourdon | ژوردوں |
| Jovellanos | یوویلانوس |
| Juliers | ژیولی اے |
| Junot | ژیونو |
| Jura | ژیورا |
| | |
| Kaiserslautern | کائیرسلوٹرن |
| Kalisch | کالش |
| Kalkreuth | کالکروتھ |
| Kant | کانٹ |
| Katt | کاٹ |
| Katzbach | کاتزباخ |
| Kaunitz | کاونتز |
| Kehl | کیل |
| Kempten | کمپٹن |
| Kioge | کیوگے |
| Klagenfurt | کلاگن فرٹ |
| Kleber | کلیبر |

| | |
|---|---|
| Kolichev | کولیچیف |
| Kollontai | کولونٹائی |
| Konigsberg | کونگزبرگ |
| Korner | کیوزنر |
| Korsakov | کورساکوف |
| Kosciuszko | کوسکیوسکو |
| Kray | کرے |
| Kulm | کلم |
| Kutuzov | کوتوزوف |
| | |
| Lacuee de Cessac | لاکیوئے دوسیساک |
| Lafayette | لافایت |
| Lagrade | لاگراد |
| La-Harpe | لاہارپ |
| La-Marck | لامارک |
| Lambrechts | لامبرشت |
| Lameth | لامیت |
| Lampredi | لامپریدی |
| Landau | لانڈاؤ |
| Land[illegible]ave of Hesse-Cassel | لینڈگراوہیسے کاسل |
| Landsturm | لینڈسٹرم |
| Landwehr | لینڈوہیر |
| Lanjuinais | لانژوئی نے |
| Lannes | لان |
| Laon | لاؤں |

| | |
|---|---|
| La-Place | لاپلاس |
| Lauenburg | لاؤئن برگ |
| Lautern | لوٹرن |
| La-Vendee | لاواندے |
| Le-Bon | لوبون |
| Le-Brun | لوبریون |
| Le-Chapelier | لوشاپلی اے |
| Leclerc | لوکلیرک |
| Lecourbe | لوکوزب |
| Lefebvre | لوفیور |
| Leghorn | لیگ ہارن |
| Leiningen | لائے ننگن |
| Leipzig | لیپزگ |
| Leoben | لیوبن |
| Leonard Bourdon | لیونارڈ بوزدون |
| Leopold | لیوپولڈ |
| Le-Quesnoy | لوکینوا |
| Letourneur | لٹیورنیور |
| Liechtenstein | لیشٹن شٹائن |
| Liege | لی ایژ |
| Ligny | لی نئی |
| Liguria | لیگوریا |
| Lille | لیل |
| Lindet | لنیڈے |
| Lippe | لپے |

| | |
|---|---|
| Lithuania | لیتھونے یا |
| Llanos | لانوس |
| Loano | لوانو |
| Lobau | لوباؤ |
| Locke | لاک |
| Lodi | لودی |
| Lombardy | لمبارڈی |
| Lomenie de Brienne | لومینی ڈی برسی این |
| Longwy | لونگ وی |
| Lorraine | لورین |
| Louis | لوئی |
| Louise | لوئیز |
| Louis Philippe | لوئی فلیپ |
| Loudon | لوڈون |
| Loustalot | لوسٹالو |
| Louvain | لووین |
| Louvet | لووے |
| Lubeck | لیوبک |
| Lucca | لکّہ |
| Lucchesini | لکّے سینی |
| Lucerne | لیوسرن |
| Lucien | لوسی این |
| Luckner | لیوکنر |
| Ludovica | لیوڈوویکہ |
| Luneville | لیونے ویل |

| | |
|---|---|
| Lusatia | لوزاتیا |
| Lutzen | لٹزن |
| Luxembourg | لکسمبرگ |
| Lydda | لیڈا |
| Lyons | لائینز |
| | |
| Macdonald | میکڈانلڈ |
| Machiavelli | مکیاولی |
| Maciejowice | ماشے یووس |
| Mack | ماک |
| Mackintosh | میکنٹوس |
| Madame de Pompadour | میڈم ڈی پومپاڈور |
| Madeira | میڈیرا |
| Maestricht | میسٹرخٹ |
| Magdeburg | ماگڈے برگ |
| Magnano | مانیانو |
| Magyar | مجار |
| Maida | میڈا |
| Maillard | مائی یارڈ |
| Maillebois | مائی بوا |
| Malet | میلٹ |
| Malines | مالین |
| Malmaison | مالمے زوں |
| Malmesbury | مامزبری |
| Mamelukes | مملوک |

| | |
|---|---|
| Manuheim | مان ہائم |
| Mantua | منٹوا |
| Marat | مارا |
| Marceau | مارسو |
| Marechal de Broglie | مارشل ڈی بروگلی |
| Marengo | ماریگو |
| Maret | مارے |
| Margraves of Baden | مارگراوآف بیڈن |
| Maria | ماریہ |
| Maria Amelia | ماریہ امیلیہ |
| Maria Beatrice | ماریہ بیٹریس |
| Maria Theresa | ماریہ تھیریسا |
| Marie Antionette | ماری انتوانیت |
| Maria Caroline | ماری کارولین |
| Marie Louise | ماری لوئیسہ |
| Marquis de Bouille | مارکوئس ڈی بوئی اے |
| Marquis of Felino | مارکوئس آف فلی لو |
| Marquis de Mirabeau | مارکوئس ڈی مراہو |
| Marquis de Saint-Maison | مارکوئس دی سینٹ مارسان |
| Marquis de la Tour du Pin | مارکوئس ڈی لاٹور ڈوپین |
| Marshall Grouchy | مارشل گروشی |
| Martinique | مارٹینیک |
| Massa | ماسا |
| Massena | مسینا |
| Matchin | ماچن |

| | |
|---|---|
| Maubeuge | موبیوژ |
| Mauprat | موپرا |
| Mauritius | ماریشس |
| Maximilian | میکسیملن |
| Mayence | مائنتز |
| Mazarin | مزاریں |
| M de Bresselles | موسیوڈی فلیسیل |
| M. de Limon | موسیوڈولیموں |
| M de Saint Aignon | موسیوسینٹ اینیوں |
| Mecklenburg | میکلن برگ |
| Mecklenburg-Schwerin | میکلن برگ شورن |
| Mecklenburg Strelitz | میکلن برگ اسٹرلٹز |
| Medellin | میڈلین |
| Medina de Rio Seco | مدینہ دی ریوسیکو |
| Melas | میلا |
| Menou | مینو |
| Merlin of Douai | مرلن آف ڈوے |
| Methuen | متھوین |
| Metternich | میٹرنخ |
| Metz | میٹز |
| Meudon | میوڈون |
| Meuse | میوز |
| Milan | میلان |
| Milanese | صوبۂ ملان |
| Miles | مائلز |

| | |
|---|---|
| Millesimo | ملے سیمو |
| Mincio | منچیو |
| Minorca | منورکا |
| Minsk | منسک |
| Miollis | میولس |
| Miot de Melito | میوو دو ملیتو |
| Mirabeau | میرابو |
| Miranda | مرانڈا |
| Mirandola | مرندولا |
| Moers | مورز |
| Moeskircheu | میس کرچن |
| Moeurs | میورز |
| Mollendorf | میولنڈورف |
| Moncey | مونسی |
| Mondego | مونڈیگو |
| Monge | مونژ |
| Mons | مونز |
| Monsieur clary | موسیو کلیری |
| Montbeliard | مون بے لیارڈ |
| Montebello | مونتی بیلو |
| Montecuculi | مونتے کوکولی |
| Montenotte | مونتے نوتے |
| Montereau | مونترو |
| Montesquieu | مونٹسکیو |
| Monte Video | مونٹی ویدیو |

| | |
|---|---|
| Montgelas | مونٹ گیلاس |
| Mont lucon | موٹ لیوکون |
| Mont Mirail | مونٹ مریل |
| Moreau | مورو |
| Moreaux | مورو |
| Mortier | مورتی اے |
| Moselle | موزیل |
| Moulin | مولیں |
| Mounier | موییر |
| Munster | میونسٹر |
| Musaeus | موزائیوس |
| | |
| Nangis | نانژی |
| Nantes | نانٹ |
| Nassau | ناساؤ |
| Nassau-Siegen | ناساؤ زیگن |
| Necker | نیکر |
| Neerwinden | نیروونڈن |
| Nesselrode | نیسل روڈ |
| Netherlands | ولندستان |
| Neufchatel | نیوشاتل |
| Neumarkt | نوئی مارکٹ |
| Ney | نے |
| Nice | نیس |
| Nicholas | نکولس |

| | |
|---|---|
| Niebuhr | نی بور |
| Nimeguen | نیمیگوئین |
| Nimes | نیم - نیمز |
| Nive | نیو |
| Nivelle | نیویل |
| Nootka sound | نٹکا ساؤنڈ |
| Nore | نور |
| Notre Dame | نوتردام |
| Novi | نوی |
| Nuremberg | نورمبرگ |
| | |
| Ocana | اوکانا |
| Oczakoff (ochakov) | اوچاکوف |
| Oder | اوڈر |
| Oldenburg | اولڈن برگ |
| Olivenza | اولیونزا |
| Oporto | اپورٹو |
| Orange | آرینج |
| Orleans | اورلینس |
| Orsova | اورسووا |
| Ortenau | اورتیناؤ |
| Orthez | اورتیز |
| Osnabruck | اوزنابروک |
| Ostend | آسٹینڈ |
| Oudinot | اوڈنیو |

| | |
|---|---|
| Paciaudi | پاچیودی |
| Pacte de Famille | معاہدۂ خاندانی |
| Paderborn | پاڈربورن |
| Padolia | پوڈولیا |
| Padua | پادوا |
| Palatine | پلیٹائن، بلاطیہ |
| Pampeluna | پمپیلونا |
| Pantheon | پان تھیون |
| Paoli | پاؤلی |
| Parma | پارما |
| Parthenopean | پارتھے نوپی |
| Passarowitz | پاسارووٹز |
| Patterson | پیٹرسن |
| Pauline | پولین |
| Paul Renier | پال رے نئے |
| Pavia | پاویا |
| Pays de Vaud | پیئی دووودڈ، دودستاں |
| Pere Duchesne | پیر ڈیوشین |
| Peyronnet | پے ری نیون |
| Pesth | پسٹ |
| Petiet | پے تیئے |
| Petion | پے تیون |
| Pfaffenhofen | پفافن ہوفن |
| Philippe Egalite | فلپ "مساوات لیند |
| Philip Stadion | فلپ اسٹیڈین |

| | |
|---|---|
| Piacenza | پیاچنزا |
| Pichegru | پیشگرو |
| Piedmont | پیڈمنٹ |
| Pigot | پیگو |
| Pilnitz | پلینتز |
| Piombino | پیومبینو |
| Pisa | پیزا |
| Pistoia | پسٹویا |
| Place du Carrousel | پلاس ڈوکاروزیل |
| Plato Zubov | پلیٹوزوبور |
| Pleswitz | پلیسوٹز |
| Plettenberg | پلیٹن برگ |
| Pléville de Peley | پلیول ڈی پیلی |
| Polverel | پول ویرل |
| Pombal | پومبال |
| Pomerania | پومیرینیا |
| Ponte Corvo | پونتی کوروو |
| Porentruy | پورنٹروی |
| Portalis | پورتالس |
| Posen | پوزن |
| Potemkin | پوٹمکن |
| Pozzo di Borgo | پوزوڈی بورگو |
| Prague | پراگ |
| Préfet | صوبہ دار |
| Prieur of Cote d'Or | پریور وکوت دور |
| Prieur of the Marne | پریور مارن |

| | |
|---|---|
| Prince de Lambesc | پرنس ڈی لمبیسک |
| Prince de Ligne | پرنس ڈی لین |
| Prince Primate | اسقف اعظم |
| Prince von Wrede | پرنس فون وریڈے |
| Procureur | وکیل سرکار |
| Provera | پرودیرا |
| Prussia | پروشیا |
| Puritan | پیوریٹین |
| Pyramids | اہرام |
| | |
| Quatre-Bras | کاتربرا |
| Quedlinburg | کوئیڈلنبرگ |
| Quiberon | کوئی بیرون |
| Quiech | لوائش |
| Quinette | کی نیت |
| | |
| Raab | راب |
| Rabaut de Saint Etienne | رابودوسنت ایتی این |
| Raclawice | راک لاویس |
| Radet | رادے |
| Ralph Abercromby | رالف ابرکرومبی |
| Ramel | رامل |
| Raphael di Ferrari | رافائل دی فراری |
| Rapinat | راپیا |
| Rastadt | راسٹاٹ |

| | |
|---|---|
| Ratisbon | راٹس بون |
| Razumovski | رازوموزسکی |
| Reden | ریڈن |
| Reggio | ریجیو |
| Regnier | رے نیے |
| Reichenbach | رائے شن باخ |
| Reichskammergericht | جرمانی عدالت العالیہ |
| Reichstag | رائخشتاغ |
| Repnin | رپنن |
| Reubell | روئی بل |
| Reuss | روئس |
| Revellière-Lèpeaux | رے وئی یرلیپو |
| Reveillon | ریو ئیون |
| Rhine | رائن |
| Richelieu | ریشلیو |
| Ried | ریڈ |
| Rivoli | ریوولی |
| Roberjot | روبرژو |
| Robert Calder | رابرٹ کیلڈر |
| Robespierre | روبس پی ایر |
| Rochambeaux | روشامبو |
| Rodt | روٹ |
| Roger Ducos | روجر ڈیوکو |
| Roggenbach | روگن باخ |
| Romagna | رومانیا |

| | |
|---|---|
| Rome | روما |
| Rorica | روریکا |
| Rosati | روزاتی |
| Rousseau | رُوسو |
| Roussillon | روسی یون |
| Rue Sainte Nicaise | شاہراہ سینٹ نی کیز |
| Ruffo | رونو |
| Rugen | ریوگن |
| Rustchuk | رسیچک |
| Rymnik | رمینک |
| | |
| Saale | زالے |
| Sacilio | ساسی لیو |
| Saint Antoine | سینٹ انتوآن |
| Saint Claude | سینٹ کلوو |
| Saint Gall | سینٹ گال |
| St Germain | سینٹ جرمین |
| Saint Helena | سینٹ ہلینا |
| St Helens | سینٹ ہیلس |
| St Lucia | سینٹ لوسیا |
| Saint-Marceau | سینٹ مارسو |
| Sainte-Menehould | سینٹ مین ستولڈ |
| St. Ouen | سینٹ اوآں |
| St. Petersburg | سینٹ پیٹرزبرگ |
| Saint Pierre | سینٹ پیٹر |

| | |
|---|---|
| St Vincent | سینٹ ونسنٹ |
| Salamanca | سالامانکا |
| Salicetı | سیلی ستی |
| Salkief | سلکیف |
| Salm | زالم |
| Salm Salm | زالم زالم |
| Salz | سالز |
| Salzburg | سالزبرگ |
| Sambre | سامبر |
| San Domingo | سان ڈومنگو |
| San Ildefonso | سان الڈی فانسو |
| San Sebastien | سان سیاسٹین |
| Saragossa | سرقسطہ۔ساراگوسا |
| Sardinia | سارڈینیا |
| Savigny | ساوی سئی |
| Savona | ساوونا |
| Saxe-Coburg | سیکس کوبرگ |
| Saxe Coburg Saalfeld | سیکس کوبرگ سالفیلڈ |
| Saxe Gotha | سیکس گوٹا |
| Saxe Hildburghausen | سیکس ہلڈبرگ ہاؤزن |
| Saxe Meiningen | سیکس مئی ننگن |
| Saxe Teschen | سیکس تیشن |
| Saxe Weimar | سکس وئے مار |
| Schaffhausen | شاف ہوزن |
| Scharnhost | شارن ہورسٹ |

| | |
|---|---|
| Scheldt | شیلٹ |
| Schérer | شیرر |
| Schill | شل |
| Schiller | شیلر |
| Schimmelpenninck | شمیل پینک |
| Schleirmacher | شلیرماخر |
| Schlieffen | شلیفن |
| Schonbrunn | شیون برن |
| Schonfeld | شیون فیلڈ |
| Schulz | شولتز |
| Schwartzburg | شوارٹزبرگ |
| Schwartzenburg | شوارترن برگ |
| Schweitz | شوئتز |
| Sipio de Ricci | سی پیوی رچی |
| Seance Royale | "انعقاد شاہی" |
| Sebastiani | سیبستیانی |
| Sens | سان |
| Servan | سروان |
| Seville | اشبیلیہ |
| Shumla | شملہ |
| Sicily | صقالیہ، سسلی |
| Sidmouth | سڈمتھ |
| Siena | سی اینا |
| Sieyès | سی ایز |
| Silesia | سلی زیا |

| | |
|---|---|
| Silistria | سلسٹریا |
| Simeon | سی مین |
| Simmern | زیمرن |
| Sinnamri | سناماری |
| Simplon | سمپلن |
| Sistova | سستووا |
| Slavonic | اسلافونی |
| Smolensk | اسمولنسک |
| Soleure | سولیور |
| Somo Sierra | سوموسیرا |
| Sotin de la Coindiere | سوہن دولاکوئین دی ایرا |
| Soult | سولٹ |
| Sous-Préfet | نائب صوبہ دار |
| Spa | اسپا |
| Spielmann | سپیلمین |
| Spires | سپیرز |
| Splugen | سپلوگن |
| Stablo | اسٹبلو |
| Stadtholder | سٹاٹ ہولڈر |
| Stanis las Poniatowski | اسٹانسلاس پونیاٹوسکی |
| Stein | سٹائن |
| Stockach | اسٹوکاخ |
| Stockholm | اسٹاکہولم |
| Stralsund | اسٹرال زنڈ |
| Strasbourg | سٹراس برگ |

| | |
|---|---|
| Stuttgart | اسٹٹ گارٹ |
| Suabia | سوابیا |
| Suchet | سیوشے |
| Sudermania | سدرمینیا |
| Suvôrov | سوُوورووف |
| Swabia | سویبیا |
| Svenska sound | آبنائے سونسکا |
| Sweden | سوئیڈن |
| Switzerland | سوئیزرستان۔سوئٹزرلینڈ |
| Syria | شام |
| | |
| Taglianetto | تالیانتو |
| Talavera | تالاویرا |
| Tallien | تالیاں |
| Tanucci | تانوچی |
| Targovitsa | ترگووتزا |
| Tarragona | تاراگونا |
| Tauroggen | ٹوروگن |
| Taxis | ٹاکزس |
| Temesvar | تیمیسوار |
| Tetterborn | ٹیٹربورن |
| Texel | ٹکسل |
| Theobald Dillon | تھیوبالڈ ڈلن |
| Theodore | تھیوڈور |
| Thermidor | ترمیڈور |

| | |
|---|---|
| Thionville | تیوں ویل |
| Thomas Graham | ٹامس گریہم |
| Thorn | تھورن |
| Thouret | تورے |
| Thugut | ٹوگٹ |
| Thurgau | ٹورگاؤ |
| Thuringia | تھورینگیا |
| Thuriot | تیوریو |
| Thurn | ٹورن |
| Ticino | ٹچینو |
| Tiers Etat | طبقۂ سوم |
| Tirlemont | ترل موں |
| Tloezow | تلوچوف |
| Tobac | ٹوباک |
| Tobago | ٹوبیگو |
| Tolentino | تولنتی نو |
| Toplitz | ٹوپلٹز |
| Toro | تورو |
| Torresvedras | تورزویدراز |
| Tortona | تورتونا |
| Toulon | تولون |
| Toulouse | تولوز |
| Toussaint Louverture | توسین لوورتیور |
| Trafalgar | طرف الغرب |
| Transylvania | ٹرنسلوینیا |

| | |
|---|---|
| Trautmannsdorf | ٹراوٹ مانزڈورف |
| Trebbia | تربیا |
| Treilhard | ٹریل ہارڈ |
| Trent | ٹرینٹ |
| Trèves | ٹریو |
| Trieste | ٹریسٹ |
| Trinidad | ٹرینی ڈاڈ |
| Tronchet | ترونشیے |
| Truguet | ترگوئے |
| Tudela | ٹوڈیلا |
| Tuileries | توئی لیری |
| Turgot | تیورگو |
| Tyrol | ٹیرول |
| | |
| Ulm | اُلم |
| Unna | انا |
| Unterwalden | انٹروالڈن |
| Unzmarkt | انزمارٹ |
| Uri | اوری |
| | |
| Vadier | وادیے |
| Valais | والے |
| Valence | والانس |
| Valencia | بلنسیہ |
| Valenciennes | ولانسی این |

| | |
|---|---|
| Valsarno | ولسارنو |
| Valmy | والمی |
| Vancouver | وان کوور |
| Vandamme | واندام |
| Vandermersch | وان ڈرمرش |
| Vandernoot | وان ڈرنوٹ |
| Vander Spiegel | وان ڈیر سپیگل |
| Varennes | وارین |
| Vauchamps | ووشاں |
| Venaissin | وے نیسیں |
| Vendémiare | واندے می ایر |
| Ventôse | وانتوز |
| Verdun | وردیں، وردون |
| Verela | ویریلا |
| Vergniaud | ویرینو |
| Versailles | ورسائی |
| Vienna | وائینہ |
| Vieux Cordelier | ویو کورڈیلیئے |
| Villeneave | ویل نیوو |
| Vimeiro | ویمیرو |
| Vistula | وستولا |
| Vittoria | وتوریا |
| Volhynia | وولی نیا |
| Volta | وولٹا |
| Voltaire | والٹیر |

| | |
|---|---|
| Vonck | فونک |
| Vosges | ووژ |
| | |
| Wagram | واگرام |
| Walchern | والچیرن |
| Waldeck | والڈک |
| Wallachia | والے کیا |
| Wallenstein | والن شٹائن |
| Wattingnies | وائی نئی |
| Wellesley | ویلزلی |
| Werden | وردن |
| Wesel | ویزل |
| Weser | ویزر |
| Westphalia | وسٹ فیلیا |
| Wetzlar | وتیزلر |
| Widdin | وڈن |
| Wieland | وی لینڈ |
| William Bentinek | ولیم بنٹینک |
| William Von Humboldt | ولیم فون ہمبولٹ |
| William Wickham | ولیم وکہم |
| Wintzingerode | ونٹزن گیروڈ |
| Wittelsbach | وٹل باخ |
| Wittenberg | وٹن برگ |
| Wittgenstein | وٹگن شٹائن |
| Wolf | ولف |

| | |
|---|---|
| Wolkonski | ولکونسکی |
| Worms | ورمز |
| Wurmser | ویورمزر |
| Wurtemberg | ورٹم برگ |
| Wurtzberg | ویورتز برگ |
| Zettin | زیٹن |
| Zielence | زی لینسے |
| Zug | زگ |
| Zurich | زیورشس |
| Zweibrucken | زوئی بریوکن |

# نقشہ ۱

## یورپ کی جلی اور خفی طاقتوں کے فوجی رد و بدل ۱۸۷۱ء تا ۱۹۱۸ء

نوٹ ۔۔۔ ۔ ۔ 

# تتمہ ۲

## یورپ کی دوسرے درجہ کی طاقتیں ۱۷۸۹ء لغایۃ ۱۸۱۵ء

انقلابی یورپ

| | ورٹم برگ | بیویریا | ہردو صقلیہ | سارڈینیا | پرتگال | ٹرکی | ڈینمارک | سویڈن |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱۷۸۹ | چارلز یوجین ار ۱۷۳۵ء | چارلز تھیوڈور ار ۱۷۷۷ء | فرڈی ننڈ چہارم ار ۱۷۵۹ء | وکٹر امادیس ثالث ار ۱۷۷۳ء | میریا اول ار ۱۷۷۷ء | عبدالحمید ار ۱۷۷۳ء سلیم ثالث اپریل | کرسچین معظم ار ۱۷۶۶ء | گستاوس ثالث ار ۱۷۷۱ء |
| ۱۷۹۰ | | | | | | | | |
| ۱۷۹۱ | | | | | | | | |
| ۱۷۹۲ | | | | | | | | گستاوس چہارم مارچ |
| ۱۷۹۳ | | | | | | | | |
| ۱۷۹۴ | | | | | | | | |
| ۱۷۹۵ | فریڈرک یوجین (اکتوبر) | | | | | | | |
| ۱۷۹۶ | | | چارلز امیونیل چہارم اکتوبر | | | | | |
| ۱۷۹۷ | فریڈرک اول دسمبر | | | | | | | |
| ۱۷۹۸ | | | | | | | | |
| ۱۷۹۹ | | میکسمیلین جوزف | | پرنس حاں ریجنٹ | | | | |
| ۱۸۰۰ | | | | | | | | |
| ۱۸۰۱ | | | | | | | | |
| ۱۸۰۲ | | | | وکٹر امیونیل اول (جون) | | | | |
| ۱۸۰۳ | | | | | | | | |
| ۱۸۰۴ | | | | نپولین | | | | |
| ۱۸۰۵ | | | | | | | | |
| ۱۸۰۶ | | | | جوزف بوناپارٹ مارچ | | | | |
| ۱۸۰۷ | | | | | | مصطفیٰ چہارم (مئی) | | |

# تتمہ ۳

## نپولین کا خاندان

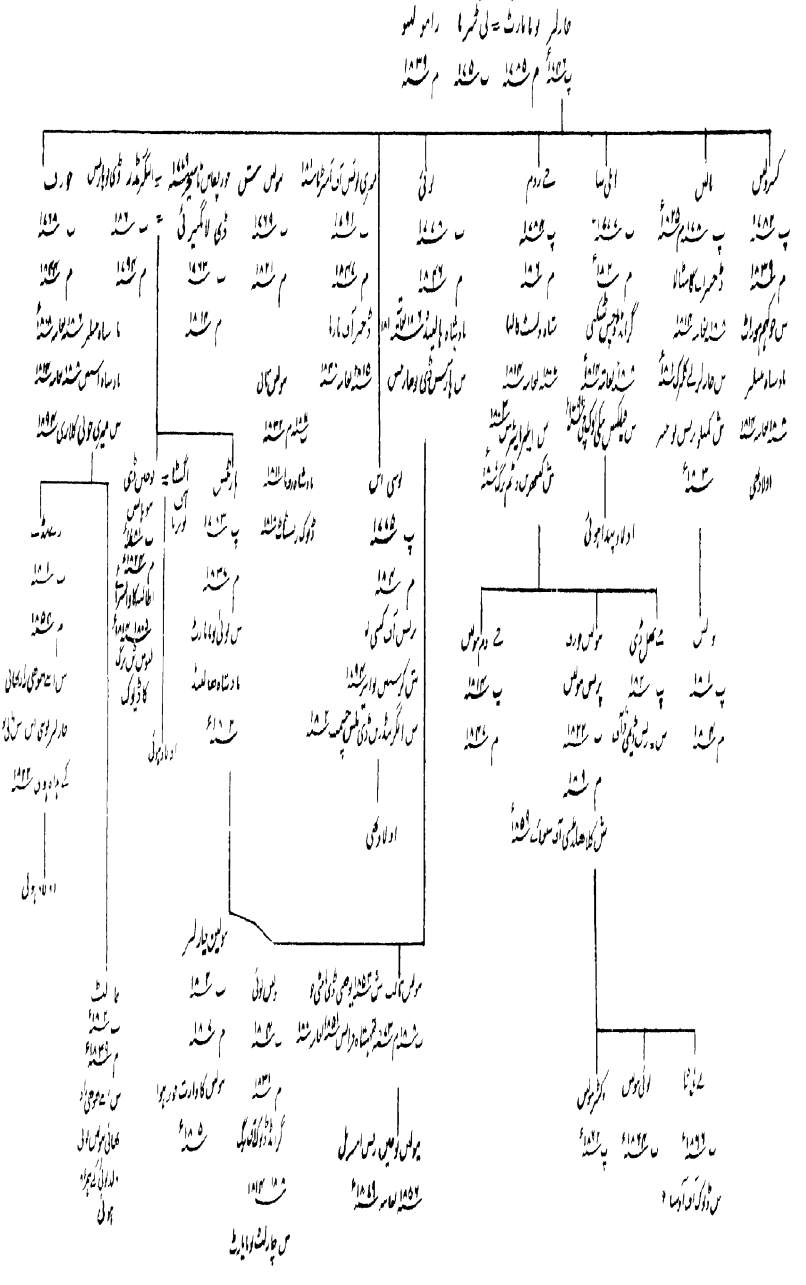
شارلمیر
پ ۱۷۴۶ء م ۱۸۲۱ء
لوئی
ب ۱۷۷۸ء
ہالینڈ کا بادشاہ ۱۸۰۶ء
م ۱۸۴۸ء
ہارٹنس
ب ۱۷۸۳ء
م ۱۸۳۷ء
نپولین سوم
پ ۱۸۰۸ء
م ۱۸۷۳ء
نپولین شاہزادہ
ب ۱۸۵۶ء
م ۱۹۷۹ء
لوئی نپولین
ب ۱۸۷۸ء
م ۱۹۰۷ء
لوئی فلپ
ب ۱۸۰۱ء
م ۱۸۵۰ء
لوئی فلپ
ب ۱۸۳۸ء
م ۱۸۹۶ء
لوئی فلپ
ب ۱۸۷۳ء
م ۱۹۲۴ء
لوئی فلپ
ب ۱۹۰۷ء
م ۱۹۷۶ء
لوئی فلپ
ب ۱۹۳۳ء
م ۱۹۹۲ء
لوئی فلپ
ب ۱۹۶۷ء
م ۲۰۲۶ء
لوئی فلپ
ب ۲۰۰۱ء
م ۲۰۷۰ء
لوئی فلپ
ب ۲۰۳۵ء
م ۲۱۰۴ء
لوئی فلپ
ب ۲۰۶۹ء
م ۲۱۳۸ء
لوئی فلپ
ب ۲۱۰۳ء
م ۲۱۷۲ء
لوئی فلپ
ب ۲۱۳۷ء
م ۲۲۰۶ء
لوئی فلپ
ب ۲۱۷۱ء
م ۲۲۴۰ء
لوئی فلپ
ب ۲۲۰۵ء
م ۲۲۷۴ء
لوئی فلپ
ب ۲۲۳۹ء
م ۲۳۰۸ء
لوئی فلپ
ب ۲۲۷۳ء
م ۲۳۴۲ء
لوئی فلپ
ب ۲۳۰۷ء
م ۲۳۷۶ء
لوئی فلپ
ب ۲۳۴۱ء
م ۲۴۱۰ء
لوئی فلپ
ب ۲۳۷۵ء
م ۲۴۴۴ء
لوئی فلپ
ب ۲۴۰۹ء
م ۲۴۷۸ء
لوئی فلپ
ب ۲۴۴۳ء
م ۲۵۱۲ء
لوئی فلپ
ب ۲۴۷۷ء
م ۲۵۴۶ء
لوئی فلپ
ب ۲۵۱۱ء
م ۲۵۸۰ء
لوئی فلپ
ب ۲۵۴۵ء
م ۲۶۱۴ء
لوئی فلپ
ب ۲۵۷۹ء
م ۲۶۴۸ء
لوئی فلپ
ب ۲۶۱۳ء
م ۲۶۸۲ء
لوئی فلپ
ب ۲۶۴۷ء
م ۲۷۱۶ء
لوئی فلپ
ب ۲۶۸۱ء
م ۲۷۵۰ء
لوئی فلپ
ب ۲۷۱۵ء
م ۲۷۸۴ء
لوئی فلپ
ب ۲۷۴۹ء
م ۲۸۱۸ء
لوئی فلپ
ب ۲۷۸۳ء
م ۲۸۵۲ء
لوئی فلپ
ب ۲۸۱۷ء
م ۲۸۸۶ء
لوئی فلپ
ب ۲۸۵۱ء
م ۲۹۲۰ء
لوئی فلپ
ب ۲۸۸۵ء
م ۲۹۵۴ء
لوئی فلپ
ب ۲۹۱۹ء
م ۲۹۸۸ء
لوئی فلپ
ب ۲۹۵۳ء
م ۳۰۲۲ء
لوئی فلپ
ب ۲۹۸۷ء
م ۳۰۵۶ء
لوئی فلپ
ب ۳۰۲۱ء
م ۳۰۹۰ء
لوئی فلپ
ب ۳۰۵۵ء
م ۳۱۲۴ء
لوئی فلپ
ب ۳۰۸۹ء
م ۳۱۵۸ء
لوئی فلپ
ب ۳۱۲۳ء
م ۳۱۹۲ء
لوئی فلپ
ب ۳۱۵۷ء
م ۳۲۲۶ء
لوئی فلپ
ب ۳۱۹۱ء
م ۳۲۶۰ء
لوئی فلپ
ب ۳۲۲۵ء
م ۳۲۹۴ء
لوئی فلپ
ب ۳۲۵۹ء
م ۳۳۲۸ء
لوئی فلپ
ب ۳۲۹۳ء
م ۳۳۶۲ء
لوئی فلپ
ب ۳۳۲۷ء
م ۳۳۹۶ء
لوئی فلپ
ب ۳۳۶۱ء
م ۳۴۳۰ء
لوئی فلپ
ب ۳۳۹۵ء
م ۳۴۶۴ء
لوئی فلپ
ب ۳۴۲۹ء
م ۳۴۹۸ء
لوئی فلپ
ب ۳۴۶۳ء
م ۳۵۳۲ء
لوئی فلپ
ب ۳۴۹۷ء
م ۳۵۶۶ء
لوئی فلپ
ب ۳۵۳۱ء
م ۳۶۰۰ء
لوئی فلپ
ب ۳۵۶۵ء
م ۳۶۳۴ء
لوئی فلپ
ب ۳۶۰۰ء
م ۳۶۶۸ء
لوئی فلپ
ب ۳۶۳۴ء
م ۳۷۰۲ء
لوئی فلپ
ب ۳۶۶۸ء
م ۳۷۳۶ء
لوئی فلپ
ب ۳۷۰۲ء
م ۳۷۷۰ء
لوئی فلپ
ب ۳۷۳۶ء
م ۳۸۰۴ء
لوئی فلپ
ب ۳۷۷۰ء
م ۳۸۳۸ء
لوئی فلپ
ب ۳۸۰۴ء
م ۳۸۷۲ء
لوئی فلپ
ب ۳۸۳۸ء
م ۳۹۰۶ء
لوئی فلپ
ب ۳۸۷۲ء
م ۳۹۴۰ء
لوئی فلپ
ب ۳۹۰۶ء
م ۳۹۷۴ء
لوئی فلپ
ب ۳۹۴۰ء
م ۴۰۰۸ء
لوئی فلپ
ب ۳۹۷۴ء
م ۴۰۴۲ء
لوئی فلپ
ب ۴۰۰۸ء
م ۴۰۷۶ء
لوئی فلپ
ب ۴۰۴۲ء
م ۴۱۱۰ء
لوئی فلپ
ب ۴۰۷۶ء
م ۴۱۴۴ء
لوئی فلپ
ب ۴۱۱۰ء
م ۴۱۷۸ء
لوئی فلپ
ب ۴۱۴۴ء
م ۴۲۱۲ء
لوئی فلپ
ب ۴۱۷۸ء
م ۴۲۴۶ء
لوئی فلپ
ب ۴۲۱۲ء
م ۴۲۸۰ء
لوئی فلپ
ب ۴۲۴۶ء
م ۴۳۱۴ء
لوئی فلپ
ب ۴۲۸۰ء
م ۴۳۴۸ء
لوئی فلپ
ب ۴۳۱۴ء
م ۴۳۸۲ء
لوئی فلپ
ب ۴۳۴۸ء
م ۴۴۱۶ء
لوئی فلپ
ب ۴۳۸۲ء
م ۴۴۵۰ء
لوئی فلپ
ب ۴۴۱۶ء
م ۴۴۸۴ء
لوئی فلپ
ب ۴۴۵۰ء
م ۴۵۱۸ء
لوئی فلپ
ب ۴۴۸۴ء
م ۴۵۵۲ء
لوئی فلپ
ب ۴۵۱۸ء
م ۴۵۸۶ء
لوئی فلپ
ب ۴۵۵۲ء
م ۴۶۲۰ء
لوئی فلپ
ب ۴۵۸۶ء
م ۴۶۵۴ء
لوئی فلپ
ب ۴۶۲۰ء
م ۴۶۸۸ء
لوئی فلپ
ب ۴۶۵۴ء
م ۴۷۲۲ء
لوئی فلپ
ب ۴۶۸۸ء
م ۴۷۵۶ء
لوئی فلپ
ب ۴۷۲۲ء
م ۴۷۹۰ء
لوئی فلپ
ب ۴۷۵۶ء
م ۴۸۲۴ء
لوئی فلپ
ب ۴۷۹۰ء
م ۴۸۵۸ء
لوئی فلپ
ب ۴۸۲۴ء
م ۴۸۹۲ء
لوئی فلپ
ب ۴۸۵۸ء
م ۴۹۲۶ء
لوئی فلپ
ب ۴۸۹۲ء
م ۴۹۶۰ء
لوئی فلپ
ب ۴۹۲۶ء
م ۴۹۹۴ء
لوئی فلپ
ب ۴۹۶۰ء
م ۵۰۲۸ء
لوئی فلپ
ب ۴۹۹۴ء
م ۵۰۶۲ء
لوئی فلپ
ب ۵۰۲۸ء
م ۵۰۹۶ء
لوئی فلپ
ب ۵۰۶۲ء
م ۵۱۳۰ء
لوئی فلپ
ب ۵۰۹۶ء
م ۵۱۶۴ء
لوئی فلپ
ب ۵۱۳۰ء
م ۵۱۹۸ء
لوئی فلپ
ب ۵۱۶۴ء
م ۵۲۳۲ء
لوئی فلپ
ب ۵۱۹۸ء
م ۵۲۶۶ء
لوئی فلپ
ب ۵۲۳۲ء
م ۵۳۰۰ء
لوئی فلپ
ب ۵۲۶۶ء
م ۵۳۳۴ء
لوئی فلپ
ب ۵۳۰۰ء
م ۵۳۶۸ء
لوئی فلپ
ب ۵۳۳۴ء
م ۵۴۰۲ء
لوئی فلپ
ب ۵۳۶۸ء
م ۵۴۳۶ء
لوئی فلپ
ب ۵۴۰۲ء
م ۵۴۷۰ء
لوئی فلپ
ب ۵۴۳۶ء
م ۵۵۰۴ء
لوئی فلپ
ب ۵۴۷۰ء
م ۵۵۳۸ء
لوئی فلپ
ب ۵۵۰۴ء
م ۵۵۷۲ء
لوئی فلپ
ب ۵۵۳۸ء
م ۵۶۰۶ء
لوئی فلپ
ب ۵۵۷۲ء
م ۵۶۴۰ء
لوئی فلپ
ب ۵۶۰۶ء
م ۵۶۷۴ء
لوئی فلپ
ب ۵۶۴۰ء
م ۵۷۰۸ء
لوئی فلپ
ب ۵۶۷۴ء
م ۵۷۴۲ء
لوئی فلپ
ب ۵۷۰۸ء
م ۵۷۷۶ء
لوئی فلپ
ب ۵۷۴۲ء
م ۵۸۱۰ء
لوئی فلپ
ب ۵۷۷۶ء
م ۵۸۴۴ء
لوئی فلپ
ب ۵۸۱۰ء
م ۵۸۷۸ء
لوئی فلپ
ب ۵۸۴۴ء
م ۵۹۱۲ء
لوئی فلپ
ب ۵۸۷۸ء
م ۵۹۴۶ء
لوئی فلپ
ب ۵۹۱۲ء
م ۵۹۸۰ء
لوئی فلپ
ب ۵۹۴۶ء
م ۶۰۱۴ء
لوئی فلپ
ب ۵۹۸۰ء
م ۶۰۴۸ء
لوئی فلپ
ب ۶۰۱۴ء
م ۶۰۸۲ء
لوئی فلپ
ب ۶۰۴۸ء
م ۶۱۱۶ء
لوئی فلپ
ب ۶۰۸۲ء
م ۶۱۵۰ء
لوئی فلپ
ب ۶۱۱۶ء
م ۶۱۸۴ء
لوئی فلپ
ب ۶۱۵۰ء
م ۶۲۱۸ء
لوئی فلپ
ب ۶۱۸۴ء
م ۶۲۵۲ء
لوئی فلپ
ب ۶۲۱۸ء
م ۶۲۸۶ء
لوئی فلپ
ب ۶۲۵۲ء
م ۶۳۲۰ء
لوئی فلپ
ب ۶۲۸۶ء
م ۶۳۵۴ء
لوئی فلپ
ب ۶۳۲۰ء
م ۶۳۸۸ء
لوئی فلپ
ب ۶۳۵۴ء
م ۶۴۲۲ء
لوئی فلپ
ب ۶۳۸۸ء
م ۶۴۵۶ء
لوئی فلپ
ب ۶۴۲۲ء
م ۶۴۹۰ء
لوئی فلپ
ب ۶۴۵۶ء
م ۶۵۲۴ء
لوئی فلپ
ب ۶۴۹۰ء
م ۶۵۵۸ء
لوئی فلپ
ب ۶۵۲۴ء
م ۶۵۹۲ء
لوئی فلپ
ب ۶۵۵۸ء
م ۶۶۲۶ء
لوئی فلپ
ب ۶۵۹۲ء
م ۶۶۶۰ء
لوئی فلپ
ب ۶۶۲۶ء
م ۶۶۹۴ء
لوئی فلپ
ب ۶۶۶۰ء
م ۶۷۲۸ء
لوئی فلپ
ب ۶۶۹۴ء
م ۶۷۶۲ء
لوئی فلپ
ب ۶۷۲۸ء
م ۶۷۹۶ء
لوئی فلپ
ب ۶۷۶۲ء
م ۶۸۳۰ء
لوئی فلپ
ب ۶۷۹۶ء
م ۶۸۶۴ء
لوئی فلپ
ب ۶۸۳۰ء
م ۶۸۹۸ء
لوئی فلپ
ب ۶۸۶۴ء
م ۶۹۳۲ء
لوئی فلپ
ب ۶۸۹۸ء
م ۶۹۶۶ء
لوئی فلپ
ب ۶۹۳۲ء
م ۷۰۰۰ء
لوئی فلپ
ب ۶۹۶۶ء
م ۷۰۳۴ء
لوئی فلپ
ب ۷۰۰۰ء
م ۷۰۶۸ء
لوئی فلپ
ب ۷۰۳۴ء
م ۷۱۰۲ء
لوئی فلپ
ب ۷۰۶۸ء
م ۷۱۳۶ء
لوئی فلپ
ب ۷۱۰۲ء
م ۷۱۷۰ء
لوئی فلپ
ب ۷۱۳۶ء
م ۷۲۰۴ء
لوئی فلپ
ب ۷۱۷۰ء
م ۷۲۳۸ء
لوئی فلپ
ب ۷۲۰۴ء
م ۷۲۷۲ء
لوئی فلپ
ب ۷۲۳۸ء
م ۷۳۰۶ء
لوئی فلپ
ب ۷۲۷۲ء
م ۷۳۴۰ء
لوئی فلپ
ب ۷۳۰۶ء
م ۷۳۷۴ء
لوئی فلپ
ب ۷۳۴۰ء
م ۷۴۰۸ء
لوئی فلپ
ب ۷۳۷۴ء
م ۷۴۴۲ء
لوئی فلپ
ب ۷۴۰۸ء
م ۷۴۷۶ء
لوئی فلپ
ب ۷۴۴۲ء
م ۷۵۱۰ء
لوئی فلپ
ب ۷۴۷۶ء
م ۷۵۴۴ء
لوئی فلپ
ب ۷۵۱۰ء
م ۷۵۷۸ء
لوئی فلپ
ب ۷۵۴۴ء
م ۷۶۱۲ء
لوئی فلپ
ب ۷۵۷۸ء
م ۷۶۴۶ء
لوئی فلپ
ب ۷۶۱۲ء
م ۷۶۸۰ء
لوئی فلپ
ب ۷۶۴۶ء
م ۷۷۱۴ء
لوئی فلپ
ب ۷۶۸۰ء
م ۷۷۴۸ء
لوئی فلپ
ب ۷۷۱۴ء
م ۷۷۸۲ء
لوئی فلپ
ب ۷۷۴۸ء
م ۷۸۱۶ء
لوئی فلپ
ب ۷۷۸۲ء
م ۷۸۵۰ء
لوئی فلپ
ب ۷۸۱۶ء
م ۷۸۸۴ء
لوئی فلپ
ب ۷۸۵۰ء
م ۷۹۱۸ء
لوئی فلپ
ب ۷۸۸۴ء
م ۷۹۵۲ء
لوئی فلپ
ب ۷۹۱۸ء
م ۷۹۸۶ء
لوئی فلپ
ب ۷۹۵۲ء
م ۸۰۲۰ء
لوئی فلپ
ب ۷۹۸۶ء
م ۸۰۵۴ء
لوئی فلپ
ب ۸۰۲۰ء
م ۸۰۸۸ء
لوئی فلپ
ب ۸۰۵۴ء
م ۸۱۲۲ء
لوئی فلپ
ب ۸۰۸۸ء
م ۸۱۵۶ء
لوئی فلپ
ب ۸۱۲۲ء
م ۸۱۹۰ء
لوئی فلپ
ب ۸۱۵۶ء
م ۸۲۲۴ء
لوئی فلپ
ب ۸۱۹۰ء
م ۸۲۵۸ء
لوئی فلپ
ب ۸۲۲۴ء
م ۸۲۹۲ء
لوئی فلپ
ب ۸۲۵۸ء
م ۸۳۲۶ء
لوئی فلپ
ب ۸۲۹۲ء
م ۸۳۶۰ء
لوئی فلپ
ب ۸۳۲۶ء
م ۸۳۹۴ء
لوئی فلپ
ب ۸۳۶۰ء
م ۸۴۲۸ء
لوئی فلپ
ب ۸۳۹۴ء
م ۸۴۶۲ء
لوئی فلپ
ب ۸۴۲۸ء
م ۸۴۹۶ء
لوئی فلپ
ب ۸۴۶۲ء
م ۸۵۳۰ء
لوئی فلپ
ب ۸۴۹۶ء
م ۸۵۶۴ء
لوئی فلپ
ب ۸۵۳۰ء
م ۸۵۹۸ء
لوئی فلپ
ب ۸۵۶۴ء
م ۸۶۳۲ء
لوئی فلپ
ب ۸۵۹۸ء
م ۸۶۶۶ء
لوئی فلپ
ب ۸۶۳۲ء
م ۸۷۰۰ء
لوئی فلپ
ب ۸۶۶۶ء
م ۸۷۳۴ء
لوئی فلپ
ب ۸۷۰۰ء
م ۸۷۶۸ء
لوئی فلپ
ب ۸۷۳۴ء
م ۸۸۰۲ء
لوئی فلپ
ب ۸۷۶۸ء
م ۸۸۳۶ء
لوئی فلپ
ب ۸۸۰۲ء
م ۸۸۷۰ء
لوئی فلپ
ب ۸۸۳۶ء
م ۸۹۰۴ء
لوئی فلپ
ب ۸۸۷۰ء
م ۸۹۳۸ء
لوئی فلپ
ب ۸۹۰۴ء
م ۸۹۷۲ء
لوئی فلپ
ب ۸۹۳۸ء
م ۹۰۰۶ء
لوئی فلپ
ب ۸۹۷۲ء
م ۹۰۴۰ء
لوئی فلپ
ب ۹۰۰۶ء
م ۹۰۷۴ء
لوئی فلپ
ب ۹۰۴۰ء
م ۹۱۰۸ء
لوئی فلپ
ب ۹۰۷۴ء
م ۹۱۴۲ء
لوئی فلپ
ب ۹۱۰۸ء
م ۹۱۷۶ء
لوئی فلپ
ب ۹۱۴۲ء
م ۹۲۱۰ء
لوئی فلپ
ب ۹۱۷۶ء
م ۹۲۴۴ء
لوئی فلپ
ب ۹۲۱۰ء
م ۹۲۷۸ء
لوئی فلپ
ب ۹۲۴۴ء
م ۹۳۱۲ء
لوئی فلپ
ب ۹۲۷۸ء
م ۹۳۴۶ء
لوئی فلپ
ب ۹۳۱۲ء
م ۹۳۸۰ء
لوئی فلپ
ب ۹۳۴۶ء
م ۹۴۱۴ء
لوئی فلپ
ب ۹۳۸۰ء
م ۹۴۴۸ء
لوئی فلپ
ب ۹۴۱۴ء
م ۹۴۸۲ء
لوئی فلپ
ب ۹۴۴۸ء
م ۹۵۱۶ء
لوئی فلپ
ب ۹۴۸۲ء
م ۹۵۵۰ء
لوئی فلپ
ب ۹۵۱۶ء
م ۹۵۸۴ء
لوئی فلپ
ب ۹۵۵۰ء
م ۹۶۱۸ء
لوئی فلپ
ب ۹۵۸۴ء
م ۹۶۵۲ء
لوئی فلپ
ب ۹۶۱۸ء
م ۹۶۸۶ء
لوئی فلپ
ب ۹۶۵۲ء
م ۹۷۲۰ء
لوئی فلپ
ب ۹۶۸۶ء
م ۹۷۵۴ء
لوئی فلپ
ب ۹۷۲۰ء
م ۹۷۸۸ء
لوئی فلپ
ب ۹۷۵۴ء
م ۹۸۲۲ء
لوئی فلپ
ب ۹۷۸۸ء
م ۹۸۵۶ء
لوئی فلپ
ب ۹۸۲۲ء
م ۹۸۹۰ء
لوئی فلپ
ب ۹۸۵۶ء
م ۹۹۲۴ء
لوئی فلپ
ب ۹۸۹۰ء
م ۹۹۵۸ء
لوئی فلپ
ب ۹۹۲۴ء
م ۹۹۹۲ء
لوئی فلپ
ب ۹۹۵۸ء
م ۱۰۲۶ء
لوئی فلپ
ب ۹۹۹۲ء
م ۱۰۶۰ء
لوئی فلپ
ب ۱۰۲۶ء
م ۱۰۹۴ء
لوئی فلپ
ب ۱۰۶۰ء
م ۱۱۲۸ء
لوئی فلپ
ب ۱۰۹۴ء
م ۱۱۶۲ء
لوئی فلپ
ب ۱۱۲۸ء
م ۱۱۹۶ء
لوئی فلپ
ب ۱۱۶۲ء
م ۱۲۳۰ء
لوئی فلپ
ب ۱۱۹۶ء
م ۱۲۶۴ء
لوئی فلپ
ب ۱۲۳۰ء
م ۱۲۹۸ء
لوئی فلپ
ب ۱۲۶۴ء
م ۱۳۳۲ء
لوئی فلپ
ب ۱۲۹۸ء
م ۱۳۶۶ء
لوئی فلپ
ب ۱۳۳۲ء
م ۱۴۰۰ء
لوئی فلپ
ب ۱۳۶۶ء
م ۱۴۳۴ء
لوئی فلپ
ب ۱۴۰۰ء
م ۱۴۶۸ء
لوئی فلپ
ب ۱۴۳۴ء
م ۱۵۰۲ء
لوئی فلپ
ب ۱۴۶۸ء
م ۱۵۳۶ء
لوئی فلپ
ب ۱۵۰۲ء
م ۱۵۷۰ء
لوئی فلپ
ب ۱۵۳۶ء
م ۱۶۰۴ء
لوئی فلپ
ب ۱۵۷۰ء
م ۱۶۳۸ء
لوئی فلپ
ب ۱۶۰۴ء
م ۱۶۷۲ء
لوئی فلپ
ب ۱۶۳۸ء
م ۱۷۰۶ء
لوئی فلپ
ب ۱۶۷۲ء
م ۱۷۴۰ء
لوئی فلپ
ب ۱۷۰۶ء
م ۱۷۷۴ء
لوئی فلپ
ب ۱۷۴۰ء
م ۱۸۰۸ء
لوئی فلپ
ب ۱۷۷۴ء
م ۱۸۴۲ء
لوئی فلپ
ب ۱۸۰۸ء
م ۱۸۷۶ء
لوئی فلپ
ب ۱۸۴۲ء
م ۱۹۱۰ء
لوئی فلپ
ب ۱۸۷۶ء
م ۱۹۴۴ء
لوئی فلپ
ب ۱۹۱۰ء
م ۱۹۷۸ء
لوئی فلپ
ب ۱۹۴۴ء
م ۲۰۱۲ء
لوئی فلپ
ب ۱۹۷۸ء
م ۲۰۴۶ء
لوئی فلپ
ب ۲۰۱۲ء
م ۲۰۸۰ء
لوئی فلپ
ب ۲۰۴۶ء
م ۲۱۱۴ء
لوئی فلپ
ب ۲۰۸۰ء
م ۲۱۴۸ء
لوئی فلپ
ب ۲۱۱۴ء
م ۲۱۸۲ء
لوئی فلپ
ب ۲۱۴۸ء
م ۲۲۱۶ء
لوئی فلپ
ب ۲۱۸۲ء
م ۲۲۵۰ء
لوئی فلپ
ب ۲۲۱۶ء
م ۲۲۸۴ء
لوئی فلپ
ب ۲۲۵۰ء
م ۲۳۱۸ء
لوئی فلپ
ب ۲۲۸۴ء
م ۲۳۵۲ء
لوئی فلپ
ب ۲۳۱۸ء
م ۲۳۸۶ء
لوئی فلپ
ب ۲۳۵۲ء
م ۲۴۲۰ء
لوئی فلپ
ب ۲۳۸۶ء
م ۲۴۵۴ء
لوئی فلپ
ب ۲۴۲۰ء
م ۲۴۸۸ء
لوئی فلپ
ب ۲۴۵۴ء
م ۲۵۲۲ء
لوئی فلپ
ب ۲۴۸۸ء
م ۲۵۵۶ء
لوئی فلپ
ب ۲۵۲۲ء
م ۲۵۹۰ء
لوئی فلپ
ب ۲۵۵۶ء
م ۲۶۲۴ء
لوئی فلپ
ب ۲۵۹۰ء
م ۲۶۵۸ء
لوئی فلپ
ب ۲۶۲۴ء
م ۲۶۹۲ء
لوئی فلپ
ب ۲۶۵۸ء
م ۲۷۲۶ء
لوئی فلپ
ب ۲۶۹۲ء
م ۲۷۶۰ء
لوئی فلپ
ب ۲۷۲۶ء
م ۲۷۹۴ء
لوئی فلپ
ب ۲۷۶۰ء
م ۲۸۲۸ء
لوئی فلپ
ب ۲۷۹۴ء
م ۲۸۶۲ء
لوئی فلپ
ب ۲۸۲۸ء
م ۲۸۹۶ء
لوئی فلپ
ب ۲۸۶۲ء
م ۲۹۳۰ء
لوئی فلپ
ب ۲۸۹۶ء
م ۲۹۶۴ء
لوئی فلپ
ب ۲۹۳۰ء
م ۲۹۹۸ء
لوئی فلپ
ب ۲۹۶۴ء
م ۳۰۳۲ء
لوئی فلپ
ب ۲۹۹۸ء
م ۳۰۶۶ء
لوئی فلپ
ب ۳۰۳۲ء
م ۳۱۰۰ء
لوئی فلپ
ب ۳۰۶۶ء
م ۳۱۳۴ء
لوئی فلپ
ب ۳۱۰۰ء
م ۳۱۶۸ء
لوئی فلپ
ب ۳۱۳۴ء
م ۳۲۰۲ء
لوئی فلپ
ب ۳۱۶۸ء
م ۳۲۳۶ء
لوئی فلپ
ب ۳۲۰۲ء
م ۳۲۷۰ء
لوئی فلپ
ب ۳۲۳۶ء
م ۳۳۰۴ء
لوئی فلپ
ب ۳۲۷۰ء
م ۳۳۳۸ء
لوئی فلپ
ب ۳۳۰۴ء
م ۳۳۷۲ء
لوئی فلپ
ب ۳۳۳۸ء
م ۳۴۰۶ء
لوئی فلپ
ب ۳۳۷۲ء
م ۳۴۴۰ء
لوئی فلپ
ب ۳۴۰۶ء
م ۳۴۷۴ء
لوئی فلپ
ب ۳۴۴۰ء
م ۳۵۰۸ء
لوئی فلپ
ب ۳۴۷۴ء
م ۳۵۴۲ء
لوئی فلپ
ب ۳۵۰۸ء
م ۳۵۷۶ء
لوئی فلپ
ب ۳۵۴۲ء
م ۳۶۱۰ء
لوئی فلپ
ب ۳۵۷۶ء
م ۳۶۴۴ء
لوئی فلپ
ب ۳۶۱۰ء
م ۳۶۷۸ء
لوئی فلپ
ب ۳۶۴۴ء
م ۳۷۱۲ء
لوئی فلپ
ب ۳۶۷۸ء
م ۳۷۴۶ء
لوئی فلپ
ب ۳۷۱۲ء
م ۳۷۸۰ء
لوئی فلپ
ب ۳۷۴۶ء
م ۳۸۱۴ء
لوئی فلپ
ب ۳۷۸۰ء
م ۳۸۴۸ء
لوئی فلپ
ب ۳۸۱۴ء
م ۳۸۸۲ء
لوئی فلپ
ب ۳۸۴۸ء
م ۳۹۱۶ء
لوئی فلپ
ب ۳۸۸۲ء
م ۳۹۵۰ء
لوئی فلپ
ب ۳۹۱۶ء
م ۳۹۸۴ء
لوئی فلپ
ب ۳۹۵۰ء
م ۴۰۱۸ء
لوئی فلپ
ب ۳۹۸۴ء
م ۴۰۵۲ء
لوئی فلپ
ب ۴۰۱۸ء
م ۴۰۸۶ء
لوئی فلپ
ب ۴۰۵۲ء
م ۴۱۲۰ء
لوئی فلپ
ب ۴۰۸۶ء
م ۴۱۵۴ء
لوئی فلپ
ب ۴۱۲۰ء
م ۴۱۸۸ء
لوئی فلپ
ب ۴۱۵۴ء
م ۴۲۲۲ء
لوئی فلپ
ب ۴۱۸۸ء
م ۴۲۵۶ء
لوئی فلپ
ب ۴۲۲۲ء
م ۴۲۹۰ء
لوئی فلپ
ب ۴۲۵۶ء
م ۴۳۲۴ء
لوئی فلپ
ب ۴۲۹۰ء
م ۴۳۵۸ء
لوئی فلپ
ب ۴۳۲۴ء
م ۴۳۹۲ء
لوئی فلپ
ب ۴۳۵۸ء
م ۴۴۲۶ء
لوئی فلپ
ب ۴۳۹۲ء
م ۴۴۶۰ء
لوئی فلپ
ب ۴۴۲۶ء
م ۴۴۹۴ء
لوئی فلپ
ب ۴۴۶۰ء
م ۴۵۲۸ء
لوئی فلپ
ب ۴۴۹۴ء
م ۴۵۶۲ء
لوئی فلپ
ب ۴۵۲۸ء
م ۴۵۹۶ء
لوئی فلپ
ب ۴۵۶۲ء
م ۴۶۳۰ء
لوئی فلپ
ب ۴۵۹۶ء
م ۴۶۶۴ء
لوئی فلپ
ب ۴۶۳۰ء
م ۴۶۹۸ء
لوئی فلپ
ب ۴۶۶۴ء
م ۴۷۳۲ء
لوئی فلپ
ب ۴۶۹۸ء
م ۴۷۶۶ء
لوئی فلپ
ب ۴۷۳۲ء
م ۴۸۰۰ء
لوئی فلپ
ب ۴۷۶۶ء
م ۴۸۳۴ء
لوئی فلپ
ب ۴۸۰۰ء
م ۴۸۶۸ء
لوئی فلپ
ب ۴۸۳۴ء
م ۴۹۰۲ء
لوئی فلپ
ب ۴۸۶۸ء
م ۴۹۳۶ء
لوئی فلپ
ب ۴۹۰۲ء
م ۴۹۷۰ء
لوئی فلپ
ب ۴۹۳۶ء
م ۵۰۰۴ء
لوئی فلپ
ب ۴۹۷۰ء
م ۵۰۳۸ء
لوئی فلپ
ب ۵۰۰۴ء
م ۵۰۷۲ء
لوئی فلپ
ب ۵۰۳۸ء
م ۵۱۰۶ء
لوئی فلپ
ب ۵۰۷۲ء
م ۵۱۴۰ء
لوئی فلپ
ب ۵۱۰۶ء
م ۵۱۷۴ء
لوئی فلپ
ب ۵۱۴۰ء
م ۵۲۰۸ء
لوئی فلپ
ب ۵۱۷۴ء
م ۵۲۴۲ء
لوئی فلپ
ب ۵۲۰۸ء
م ۵۲۷۶ء
لوئی فلپ
ب ۵۲۴۲ء
م ۵۳۱۰ء
لوئی فلپ
ب ۵۲۷۶ء
م ۵۳۴۴ء
لوئی فلپ
ب ۵۳۱۰ء
م ۵۳۷۸ء
لوئی فلپ
ب ۵۳۴۴ء
م ۵۴۱۲ء
لوئی فلپ
ب ۵۳۷۸ء
م ۵۴۴۶ء
لوئی فلپ
ب ۵۴۱۲ء
م ۵۴۸۰ء
لوئی فلپ
ب ۵۴۴۶ء
م ۵۵۱۴ء
لوئی فلپ
ب ۵۴۸۰ء
م ۵۵۴۸ء
لوئی فلپ
ب ۵۵۱۴ء
م ۵۵۸۲ء
لوئی فلپ
ب ۵۵۴۸ء
م ۵۶۱۶ء
لوئی فلپ
ب ۵۵۸۲ء
م ۵۶۵۰ء
لوئی فلپ
ب ۵۶۱۶ء
م ۵۶۸۴ء
لوئی فلپ
ب ۵۶۵۰ء
م ۵۷۱۸ء
لوئی فلپ
ب ۵۶۸۴ء
م ۵۷۵۲ء
لوئی فلپ
ب ۵۷۱۸ء
م ۵۷۸۶ء
لوئی فلپ
ب ۵۷۵۲ء
م ۵۸۲۰ء
لوئی فلپ
ب ۵۷۸۶ء
م ۵۸۵۴ء
لوئی فلپ
ب ۵۸۲۰ء
م ۵۸۸۸ء
لوئی فلپ
ب ۵۸۵۴ء
م ۵۹۲۲ء
لوئی فلپ
ب ۵۸۸۸ء
م ۵۹۵۶ء
لوئی فلپ
ب ۵۹۲۲ء
م ۵۹۹۰ء
لوئی فلپ
ب ۵۹۵۶ء
م ۶۰۲۴ء
لوئی فلپ
ب ۵۹۹۰ء
م ۶۰۵۸ء
لوئی فلپ
ب ۶۰۲۴ء
م ۶۰۹۲ء
لوئی فلپ
ب ۶۰۵۸ء
م ۶۱۲۶ء
لوئی فلپ
ب ۶۰۹۲ء
م ۶۱۶۰ء
لوئی فلپ
ب ۶۱۲۶ء
م ۶۱۹۴ء
لوئی فلپ
ب ۶۱۶۰ء
م ۶۲۲۸ء
لوئی فلپ
ب ۶۱۹۴ء
م ۶۲۶۲ء
لوئی فلپ
ب ۶۲۲۸ء
م ۶۲۹۶ء
لوئی فلپ
ب ۶۲۶۲ء
م ۶۳۳۰ء
لوئی فلپ
ب ۶۲۹۶ء
م ۶۳۶۴ء
لوئی فلپ
ب ۶۳۳۰ء
م ۶۳۹۸ء
لوئی فلپ
ب ۶۳۶۴ء
م ۶۴۳۲ء
لوئی فلپ
ب ۶۳۹۸ء
م ۶۴۶۶ء
لوئی فلپ
ب ۶۴۳۲ء
م ۶۵۰۰ء
لوئی فلپ
ب ۶۴۶۶ء
م ۶۵۳۴ء
لوئی فلپ
ب ۶۵۰۰ء
م ۶۵۶۸ء
لوئی فلپ
ب ۶۵۳۴ء
م ۶۶۰۲ء
لوئی فلپ
ب ۶۵۶۸ء
م ۶۶۳۶ء
لوئی فلپ
ب ۶۶۰۲ء
م ۶۶۷۰ء
لوئی فلپ
ب ۶۶۳۶ء
م ۶۷۰۴ء
لوئی فلپ
ب ۶۶۷۰ء
م ۶۷۳۸ء
لوئی فلپ
ب ۶۷۰۴ء
م ۶۷۷۲ء
لوئی فلپ
ب ۶۷۳۸ء
م ۶۸۰۶ء
لوئی فلپ
ب ۶۷۷۲ء
م ۶۸۴۰ء
لوئی فلپ
ب ۶۸۰۶ء
م ۶۸۷۴ء
لوئی فلپ
ب ۶۸۴۰ء
م ۶۹۰۸ء
لوئی فلپ
ب ۶۸۷۴ء
م ۶۹۴۲ء
لوئی فلپ
ب ۶۹۰۸ء
م ۶۹۷۶ء
لوئی فلپ
ب ۶۹۴۲ء
م ۷۰۱۰ء
لوئی فلپ
ب ۶۹۷۶ء
م ۷۰۴۴ء
لوئی فلپ
ب ۷۰۱۰ء
م ۷۰۷۸ء
لوئی فلپ
ب ۷۰۴۴ء
م ۷۱۱۲ء
لوئی فلپ
ب ۷۰۷۸ء
م ۷۱۴۶ء
لوئی فلپ
ب ۷۱۱۲ء
م ۷۱۸۰ء
لوئی فلپ
ب ۷۱۴۶ء
م ۷۲۱۴ء
لوئی فلپ
ب ۷۱۸۰ء
م ۷۲۴۸ء
لوئی فلپ
ب ۷۲۱۴ء
م ۷۲۸۲ء
لوئی فلپ
ب ۷۲۴۸ء
م ۷۳۱۶ء
لوئی فلپ
ب ۷۲۸۲ء
م ۷۳۵۰ء
لوئی فلپ
ب ۷۳۱۶ء
م ۷۳۸۴ء
لوئی فلپ
ب ۷۳۵۰ء
م ۷۴۱۸ء
لوئی فلپ
ب ۷۳۸۴ء
م ۷۴۵۲ء
لوئی فلپ
ب ۷۴۱۸ء
م ۷۴۸۶ء
لوئی فلپ
ب ۷۴۵۲ء
م ۷۵۲۰ء
لوئی فلپ
ب ۷۴۸۶ء
م ۷۵۵۴ء
لوئی فلپ
ب ۷۵۲۰ء
م ۷۵۸۸ء
لوئی فلپ
ب ۷۵۵۴ء
م ۷۶

یورپ سنہ ۱۷۸۱ء میں

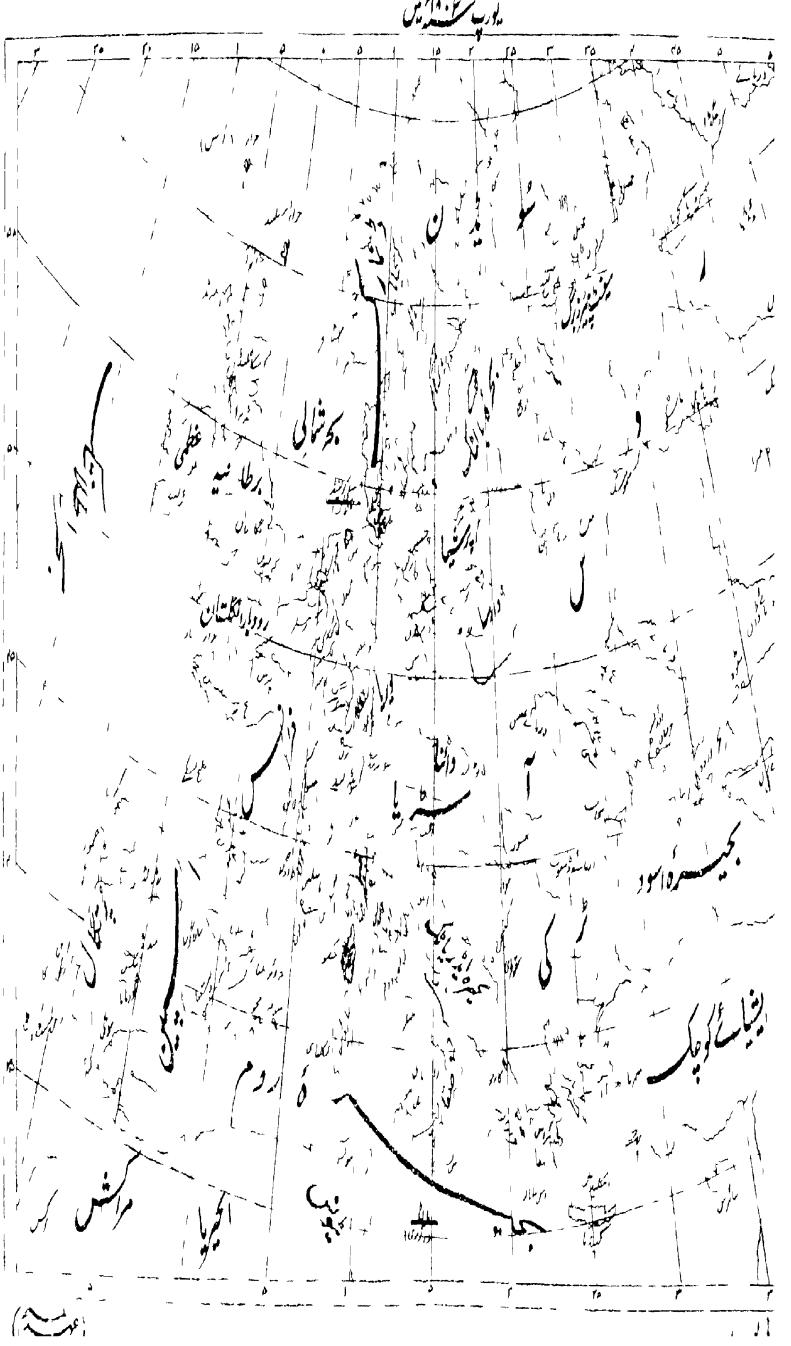
یورپ سنہ ۱۸۰۰ء میں
بحر شمالی
بحر اسود
ایشیائے کوچک
مراکش
الجیریا

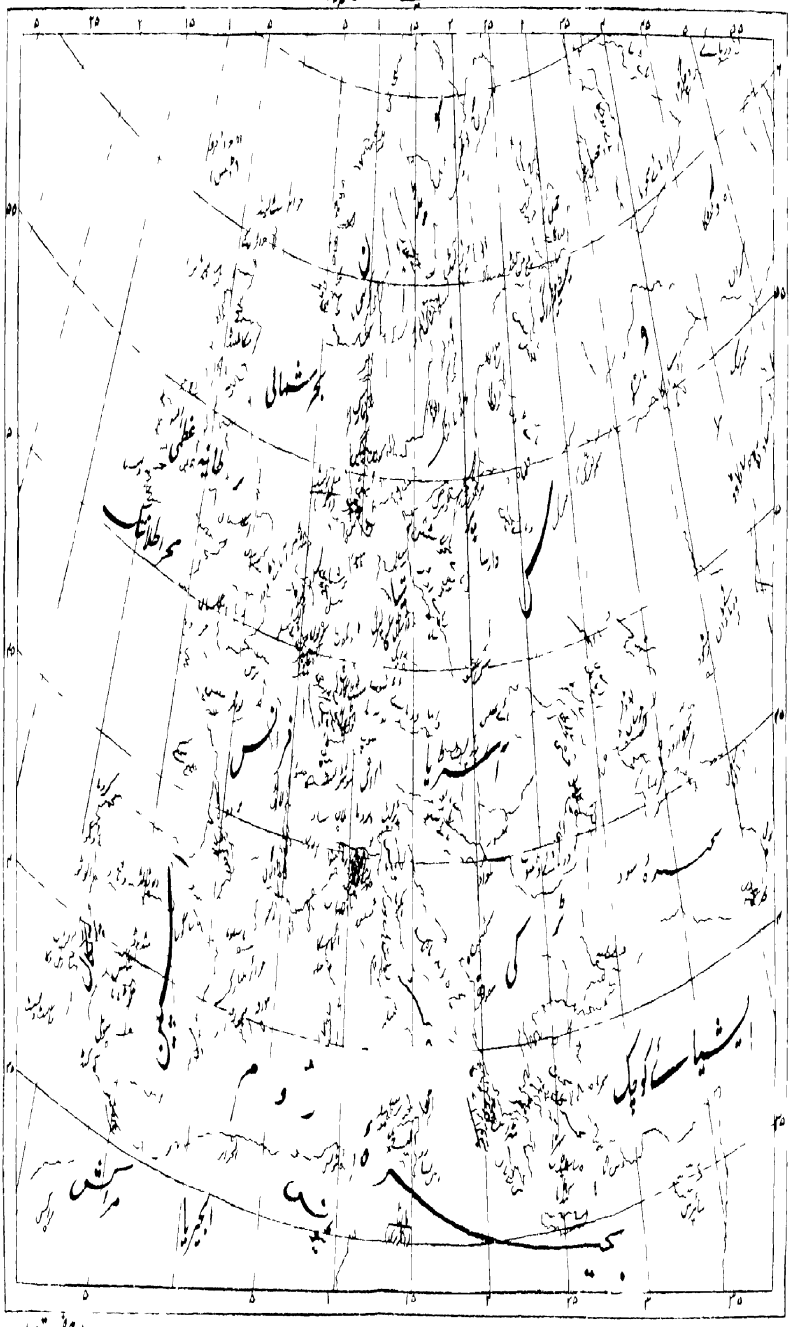
بحر شمالی
خلیج
محیط اطلانتک
ایشیا کا ایک
مراکش
الجیریا

یورپ سنہ ۱۸۱۵ء

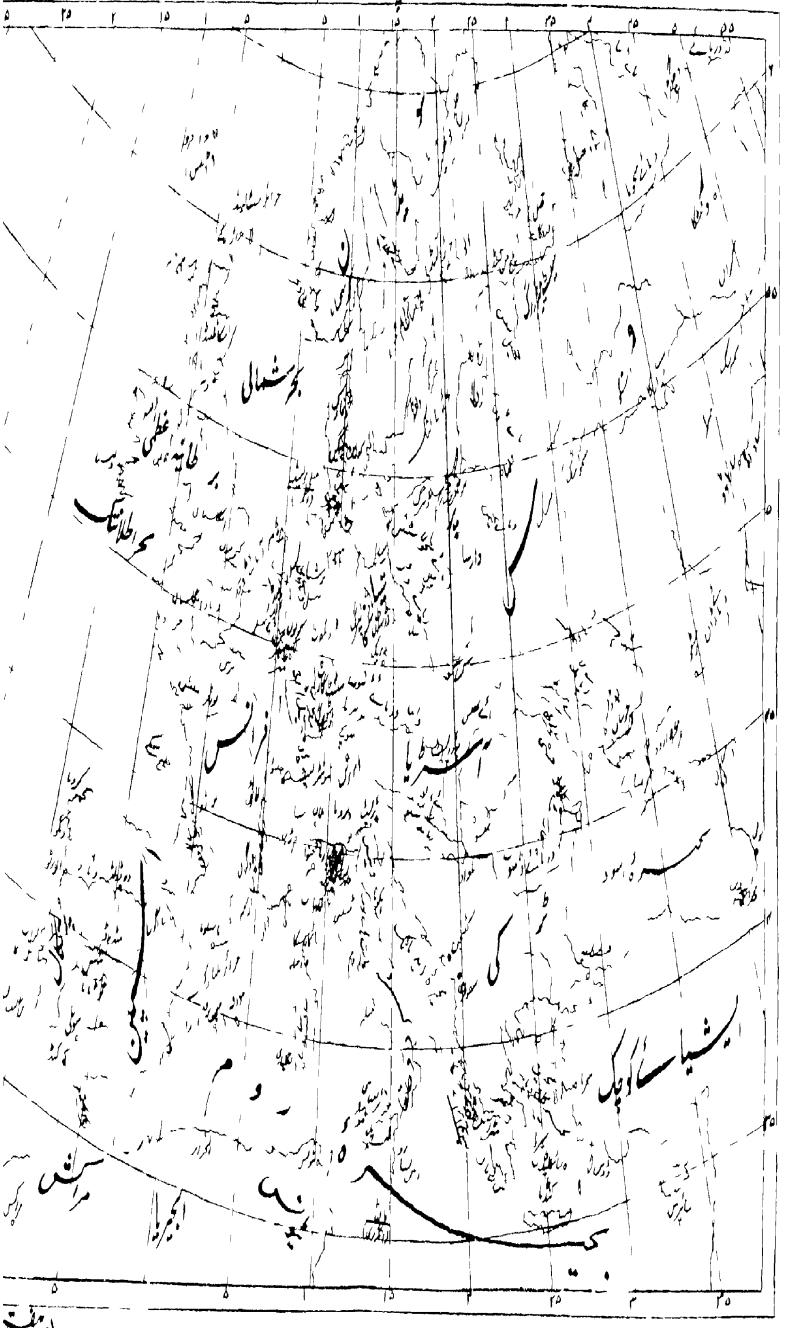

# غلط نامہ نقد بر یورپ

| صفحہ | سطر | غلط | صحت |
|---|---|---|---|
| ۲ | ۱ | ۱۷۱۵ء | ۱۷۱۵ء |
| ۳ | ۴ | کے کہاں | اسے جائے |
| ۶ | ۲۱ | مس | مس |
| ۱۲ | ۱۶ | تمہ | ہمارے |
| ۱۳ | ۲ | ا | وس |
| ۱۵ | ۸ | مصنفین | مصنفوں |
| ۱۶ | ۱۰ | جہاں | یہاں |
| ۱۷ | ۹ | مس | جنگہ |
| | ۱۰ | محبتیں | کب |
| | ۱۹ | سیا | یا |
| ۱۸ | ۲۲ | و | رو |
| ۲۰ | ۳ | ۱۰ | عوتا |
| ۲۱ | ۲ | اسد وہی زبان | آسٹروی روسی |
| ۲۱ | ۷ | ہرسیا | بھریسیا |
| ۲۱ | ۱۳ | ۱۰ | ۱۰۰ |
| ۲۱ | ۱۴ | انگلستان کر میہ | انگلستان امریکہ |
| ۲۲ | ۳ | حاسکتی | حاسکتی تھی |
| ۲۲ | ″ | لسہ کھے | رکھے |
| ۲۳ | ۳ | رکھے | ۱۰ ماوں |
| ″ | ۲ | ۱۰ ماوں | فلسفری |
| ۲۵ | ۱ | جاگری | یہ تی |
| | ۲ | ری | پاشاس |
| ۶۶ | ۱۳ | ماشاس | میہ ذی |
| ۲۰ | ۴ | لسرڈی | لسہ طلک |
| ″ | ۱۰ | کہدلگ | ما ہا |
| ۲۸ | ۵ | میرا | مٹوا |
| | ۱۲ | میٹرا | فرانسہ |
| ″ | ۱۸ | فرڈمی | دسماں |
| | ″ | فرزیماں | |

| صفحہ | سطر | غلط | صحت |
|---|---|---|---|
| ۲۵ | ۲۳ | ہا | ہی |
| | ۱۲ | ۱۰ | ڈیلکہ |
| | ۲۳ | | |
| ۳۱ | ۵ | | |
| ″ | ۱۱ | | |
| | ۱۴ | | |
| ″ | ۱۱ | | |
| ۳۳ | ۱ | | |
| | ۲ | | |
| | ۱۰ | | |
| ″ | ۲۳ | | |
| ″ | ۲۴ | | |
| ۴۴ | ۹ | ۱۰۰ء | ۱۷۴۷ء |
| | ۱۵ | | |
| ۴۵ | ۲ | | |
| ″ | ۲۲ | | |
| ″ | ۲۵ | | |
| ″ | ۱۲ | | |
| | ۲۱ | | |
| ۳۵ | ۱۵ | | |
| ۴۰ | ۲۲ | ۱۰۰ء | ۱۷۰۰ء |
| ۴۱ | ۲۵ | | |
| ″ | ۱۸ | | |
| ۴۲ | ۱۰ | | |
| ″ | ۱۹ | | |
| ۴۳ | ۲۳ | | |
| ″ | ۱ | | |
| ″ | ۷ | | |

| صفحہ | سطر | غلط | صحت |
|---|---|---|---|
| | | | |
| | | | |
| | | | |

| | | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۴۳ | ۱۳ | نام برل | نام برگ | ۶۹ | ۹ | آگر | کہ اگر |
| ″ | ۲۰ | متعصب | منصب | ۷۱ | ۱ | اعتبارات | احبارات |
| ۴۴ | ۷ | نیکلیسٹ ونیزی لاس | نیکیسٹ واسٹرلاس | ″ | ۲۱ | کے | بلجیم کے |
| ۴۷ | ۷ | نصہ | نیصرہ | ۷۲ | ۴ | پیٹر | پیری |
| ″ | ۱۴ | انتماعی | × | ۷۴ | ۲۳ | کے متعلق | کے اس نقطۂ نگاہ کے |
| ۴۸ | ۱۳ | لے | کے | | | | جو بیاضا بہ استداد |
| ۴۹ | ۱ | سائیلیڈ | سالطلڈ | | | | کے منعلق |
| ″ | ۲ | سایلیلڈ | سالٹی کاف | ۷۵ | ۱ | تھی | تھس |
| ۵۰ | ۱۹ | ریک | برگ | ″ | ۱۵ | کے وہی | کے وق کو مدلط رکھتے |
| ″ | ۲ | مولوہی کرجرک | ہوہملوہی کرچرگ | | | | ہوے وہی |
| ″ | ۲۱ | ایشیا | ولبشیا | ۷۶ | ۱۲ | ایسی عرر ترین | ایسے عرر رین اعرہ |
| ۵ | ۲۳ | ایسرمیا | لسیہ یمیا | ۷۸ | ۱ | قصیہ کا دستور | دستور کا معاملہ |
| | ″ | اسمعل | اسمعیل | ″ | ۱۰ | لسٹ آف آئس | لسٹپ آف اوٹس |
| ۵۲ | ۱ | اہل | کہ اہل | | ۲۵ | حصہ | حدہ |
| ″ | ۲۴ ۲۵ | اسٹیٹس | اسٹیٹس | | ″ | مہل | مہل بھا |
| ۵۴ | ۳ | میل | ریڈا | ۸۱ | ۹ | رٹلی | نوٹلی |
| | ۵ | عموی | عمومی | ″ | ″ | ۳ آگست | ۳۱ آست |
| ″ | ۶ | تیمر | مور | ۸۲ | ۱۲ | ۱۷۸۶ء | ۱۷۸۹ء |
| | ۱ | سٹیل | اسٹیٹس | ″ | ۲۱ | | |
| ۵۵ | ۴ | ڈیٹاس ومیں ہی ہوا | کاسٹاس واسس | | ۱۶ | سایلس | مائلر |
| | | | وی موٹہر ڈنک | ۸۹ | ۱۰ | سیسی ڈارسٹیٹ | ہیسی ڈارمسٹڈ |
| ″ | ۲۴ | یائے | کہے | ۹۱ | ۱۹ | سیسی وڈی ریس | سپی اوڈی ریسی |
| ۵۶ | ۲۵ | اسٹیس | اسٹیفس | ۹۲ | ۳ | کرامڈ | گرامڈ |
| ۵۸ | ۱۳ | سے | × | ۹۳ | ۲۱ | ڈیبرگ | ڈیٹرک |
| ۵۹ | ۷ | الحاق | اطاق | ۹۴ | ۹ | ہنگری | ہنگرن |
| | ۱۸ | ایی سی | ایی سی اس | ۹۶ | ۴ | آیورٹ | ایورٹ |
| ۶۰ | ۱۳ | وہ | × | ″ | ۱۱ | ہرٹرزرگ | ہرٹرگ |
| ۶۳ | ۲۲ | لیب | لعب | ۹۷ | ۷ | آرسوڈا | اُرسودا |
| ۶۵ | ۳ | سیاسی | سیاسی | ″ | ″ | ایک | ایکہ رلزلہ |
| ۶۶ | ۷ | مکس | مجلس | ″ | ۱ | الزیٹس | ارٹیٹس |
| ″ | ۹ | کوکٹی | کومٹی | ″ | ۱۵ | اسودا | آرسودا |
| ″ | ۲۳ | یلی | یلی | ″ | ۱۷ | قیمتی | قسم کی |
| ۶۷ | ۱۹ | سیٹی | سی اس | ۹۸ | ۱۵ | اسیاز | امپائر |
| ۶۹ | ۳ | کے حفاعت | کی حفاظت | ۹۹ | ۱۷ | ڈائٹ | ڈائٹ میں |
| ″ | ۸ | مدر | مدیر | ۱۳ | ۷ | تھی | تھے |

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|
| ۱۰۳ | ۲۵ | کے | کی |
| ۱۰۶ | ۱۴ | رب س | رپ س |
| ۱۰۹ | ۱۶ | عار | عدر |
| ۱۱۰ | ۱ | Dufoie | Durfort |
| ۱۱۱ | ۱۲ | Jacolin | Jacobin |
| ۱۱۲ | ۲ | Kannes | Varennes |
| ۰ | ۹ | عارس | مارس |
| ۱۱۳ | ۱۱ | میں سے | نے |
| ۱۱۶ | ۴ | Seridom | Serfdom |
| ۱۱۸ | ۲۰ | ٹوربوں | ماربوں |
| ۱۱۹ | ۱۷ | یہ | بہ |
| ۱۲۱ | ۱ | کوہیر | کوہر |
| ۱۲۳ | ۱۳ | ولیٹ | رولیٹ اور ڈموبیر |
| ۱۲۴ | ۱۵ | یا | ؛ |
| ۱۲۶ | ۵ | النوٹ | الرٹ |
| ۱۲۷ | ۹ | لوگے | موکے |
| ۱۲۸ | ۱۵ | آرتھرڈس | آرتھرڈس |
| ۱۲۹ | ۱ | قاتل بھی | ؛ |
| ۰ | ۶ | کمیٹیوں | کمیوں |
| ۱۲۹ | ۱۶ | والیس | والیسی |
| ۰ | ۱۷ | جلد | جید |
| ۱۳۰ | ۲۴ | فیول دلی | فنوں دلی |
| | | میا سیری | ما سری |
| ۱۳۳ | ۲۰ | کنوفیس | کموئیس |
| ۱۳۵ | ۱۱ | تناد ولس | تنا نس |
| | ۴ | میانڈ | نیانڈ |
| ۱۳۷ | ۷ | Targovitsa | Targovites |
| | ۹ | Liberum Veto | Literum Vets |
| ۰ | ۱۲ | جکوبیر | جکوبنز کی |
| ۰ | ۲۴ | Liberum Veto | Librum Vets |
| ۱۳۸ | ۲ | بالی (Baslo) | میل (Basle) |
| ۱۴۲ | ۹ | وعدہ | وعدے |
| ۰ | ۱۲ | انکو | انکو |
| ۱۴۳ | ۱۴ | وہ | وہ چوکہ |
| ۰ | ۲۳ | مارک شاہ | مارک شہزادہ |
| | ۱۶ | Conten | Centre |
| ۰ | ۲۰ | گارڈ | ڈاکے |
| ۰ | ۲ | اسی | ؛ |
| ۰ | ۰ | رہمانی | رہمانی |
| ۰ | ۱ | کے | کی |
| ۰ | ۲۵ | اس | اسے |
| ۰ | ۹ | ماریر | ماریر |
| ۱۴۴ | ۴ | اور تلاً | ہلا |
| ۰ | ۱۹ | حلی | حلی |
| ۰ | ۲۰ | جہوت | جہوریہ |
| ۰ | ۲۵ | د | لو |
| ۱۴۸ | ۱۷ | طراداری | طرفداری |
| ۰ | ۲۳ | فرانس | وانس |
| ۰ | ۲۵ | کے | کے |
| ۰ | ۲۲ | Terron | Terror |
| ۱۴۹ | ۲ | میں | میں نہ |
| ۱۶۱ | ۱۶ | Tommappes | Jemmappes |
| ۰ | ۲۱ | Rem | Rene |
| ۰ | ۲۱ | موری | موریو |
| ۰ | ۲۲ | کیرس لوٹرں | کیرس لوٹرں |
| ۰ | ۲۵ | سارلبر | سا گمو |
| ۰ | ۰ | Piedmontess | Piedmontese |
| ۱۶۲ | ۲۱ | جیبل | جیبل |
| ۱۶۳ | ۱۳ | سائے | سائے |
| ۰ | ۱۴ | ۱۹۶ | ۱۹۶ |
| ۰ | ۱۹ | Rahes Pierre | Robes Pierre |
| ۱۶۵ | ۲ | Bommune | Commune |
| ۱۶۶ | ۱۵ | برس | مرلن |
| ۰ | ۱۶ | ٹریلیارڈ | ٹریلیارڈ |
| ۰ | ۲۱ | کمیٹی | کبھی |
| ۱۶۷ | ۱۰ | (Law of themaximums) اور اسی دن | (Law of the maximums) |

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|
| ۱۶۶ | ۱۹ | سنٹر کٹ | میسٹر کٹ |
| | ۲۲ | ایلڈن ہوون | ایلڈن ہوون |
| | | Aldenhoon | Aldenhoon |
| ۱۷۱ | ۲۲ | Bou | Bour |
| | ۲۸ | کوبلنٹز (Coblen) | کوبلنٹز (Coblenz) |
| | ۲۵ | اے مورو | مورو |
| | ۲ | Moreaux | Moreau |
| ۱۷۲ | ۲ | Trieves | Trieves |
| | ۸ | Alps | Alps |
| | ۱۰ | ہگیں | ہگیں |
| | ۷ | مگیں | مگیں |
| ۱۷۱ | ۲۵ | مدروں | مدروں |
| ۱۷۲ | | صاوبر | صاوبر |
| | ۱ | لاڑ | لاڑ |
| ۱۷۳ | ۱۵ | Colonie | Colonie |
| ۱۷۴ | ۱۱ | لڑ | لڑ |
| | ۱۵ | ڈاٹھس | ڈاٹھس |
| | | guillotine | guillotine |
| ۱۷۶ | ۱۶ | بیسے کیس | بیسے کیس |
| | ۵ | جگہ | جگہ |
| | ۲۴ | گی | گی |
| | ۹ | کمویٹس | کمویٹس |
| | ۱۶ | کے | کے |
| | ۸ | ۱۷۹۵ء | ۱۷۹۵ء |
| ۱۷۹ | ۲۱ | فوجوں | فوجوں کی |
| | ۳ | تیرڑ | تیرڑ |
| | ۱۹ | والڑ | والڑ |
| | ۲۲ | کوئی | کوئی |
| | ۶ | ہوٹڈوی | ماں ڈوی |
| ۱۹۳ | ۱۱ | کسٹگلیوں | کسٹگلیوں |
| | ۱۴ | لونا پارٹ لے | لونا پارٹ |
| ۱۹۵ | ۲۴ | انگوس ٹاٹ | انگوس ٹاٹ |
| ۱۹۶ | ۵ | کرچیں | کرچیں |
| ۱۹۰ | ۱۹ | فتوحات | فتوحات |

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|
| ۱۹۹ | ۵ | کرپل | گرپل |
| | ۱۲ | ئے | ئے |
| | ۲۲ | ہوئے | ہوئے |
| | ۶ | لے ہول | لے ہول |
| | ۱۹ | لورلوسہ | لورلوسہ |
| | ۱۳ | ۲ دسمہ | ۲ دسمہ |
| | ۱ | دسمہ | دسمہ |
| ۲۱۳ | ۵ | کلاکیوو | کلیکیں فرٹ |
| | ۱۷ | لیوس | لیوس |
| | ۱۲ | کے | کے |
| ۲۱۵ | ۱۲ | استہ | استہ |
| | ۲ | ہس | ہس |
| | ۶ | عمل | عملی کا |
| ۲۲۰ | ۹ | ریاس | مرچہ وں |
| ۲۰۰ | ۱۹ | لی | گی |
| | ۲۵ | لی وار | لی لوار |
| ۲۱۸ | ۲۲ | اوں | لیوس |
| ۲۲۹ | ۱ | مسلسلا | یسکیا |
| ۲۱۰ | | | |
| ۲۲۰ | ۲۳ | صوبیتاں | یا صوبیتاں |
| ۲۱۸ | ۱۹ | ٹالو | وں الکلہ |
| ۲۲۶ | ۱۹ | | ردو |
| ۲۲۷ | ۲۵ | ۳ | ۳،۱۱۱ |
| ۲۳۱ | ۱۱ | قوں | دوں |
| | ۱۰ | ہڑ | سرتھیٹر |
| ۲۳۲ | ۱۹ | بھی | بھی |
| ۲۳۳ | | لوبیت | ریوبیج |
| ۲۳۶ | ۱۹ | لاٹوما | ردیا |
| ۲۳۰ | ۱۱ | لیاں | بکرل |
| ۲۴۱ | ۱۴ | کو میدمات | دمدلسرل |
| | ۱۷ | ہیم مرک | ہم مرک |
| | | سمیرل | سمیرل |
| | ۱۸ | لشرکیں | لشکیں |

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|
| ۲۴۴ | ۱۰ | کوب لنٹنز | کوب لنٹنز |
| ۲۴۷ | ۲۲ | کیوسکر | کیوسکہ |
| ۲۴۹ | ۱۷ | تنبنیز | ونیسیز |
| ۲۵۱ | ۲۴ | سوم | رسوم |
| ۲۵۳ | ۱۳ | تھا | * |
| ۲۵۴ | ۸ | لسانو | لسانو |
| ۲۵۵ | ۷ | امریلہ | امریکہ |
| 〃 | ۱۲ | پریسیٹ | پریسیٹ |
| 〃 | ۱۸ | پولون | پولوں |
| ۲۵۶ | ۱ | فرانس | فرانسس |
| ۲۵۷ | ۱۱ | بمقابل | مقابل |
| ۲۵۹ | ۱۲ | ہوتھے | ہوئے |
| ۲۶۶ | ۲۲ | سیسل و پائن | سیسل پائس |
| ۲۷۵ | ۲۴ | گیپ | کیپ |
| 〃 | 〃 | Cope | Capo |
| ۲۷۶ | ۲۰ | gonot | Junot |
| 〃 | ۲۲ | Generalo | Generals |
| ۲۷۷ | ۴ | Mititia | Militia |
| 〃 | ۱۲ | سرہیوڈال وہپل | سرہیوڈال رمپل |
| ۲۷۸ | ۱۰ | Ferden | Ferdinand |
| 〃 | ۱۱ | anstriao | austrias |
| ۲۸۴ | ۱۰ | لویو | لوبو |
| 〃 | ۱۳ | مل | پل |
| ۲۸۵ | ۱۲ | پرکیس برگ | پریس برگ |
| ۲۸۵ | ۱۴ | ٹروالینر | ٹرولینر |
| ۲۸۹ | ۱۷ | ڈینیز | ڈینز |
| ۲۹۲ | ۲۵ | ائیاب | البے |
| ۲۹۳ | ۱۰ | لیکھورس | لگھارن |
| ۲۹۸ | ۷ | فونیئز | فونیٹنز |
| ۳۰۲ | ۲۴ | پوسین | پولیس |
| ۳۰۵ | ۱۵ | شال | شمال |
| ۳۰۹ | ۵ | نلسٹ | ٹلسٹ |
| 〃 | ۱۵ | منصوضات | مقبوضات |
| ۳۱۱ | ۱۸ | ۱۸۰۶ء | ۱۸۰۲ء |
| 〃 | ۲۰ | موعورد | موعودہ |
| ۳۱۵ | ۳ | یھرجوز | برگاس |
| 〃 | 〃 | یرحور | |
| ۳۱۶ | ۴ | کے میں | کے اثنا میں |
| ۳۱۷ | ۲۵ | پرایاتھریسیاٹ | میریاتھریسیا سے |
| ۳۱۹ | ۸ | ڈیسدس | ڈرسڈن |
| ۳۲۰ | ۱۰ | کانٹھائین | کانسٹنٹائین |
| ۳۳۸ | ۱۵ | پارمان | پارما |
| ۳۳۹ | ۲۰ | بیسین | ونیمین |
| ۳۴۳ | ۸ | کرٹ | کرٹ |
| ۳۴۴ | ۵ | کو | * |
| ۳۴۸ | ۸ | لڈ | ہلڈ |
| ۳۵ | ۱ | گری سنر | گرینسنز |
| ۳۵۹ | ۱۸ | ۱۸۸۹ء | ۱۷۸۹ء |

تمت